DAMAGE BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_222483

UNIVERSAL
LIBRARY

G.U.P.—391—29-4-72—10,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۹۱۵ د ۳۱ Accession No.

Author

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتٌ

1926

مرثیۂ میرزا دبیر جلد دوم

Checked 1975

للہ الحمد والمنۃ کہ ان ایّام فرخندہ فرجام نضارت انضمام ندرت التیام مین گنجینۂ حزن و بکا خزینۂ دلسوز وجانفرسا ذخیرۂ ہوش ربا و ماتم افزا ذریعۂ وصول برکات دنیوی و وسیلۂ حصول نجات اُخروی مشتمل بر حالات پُرصعوبات حضرات شہدائے کربلا علیہم التحیۃ والثنا مصداق ہمانبای و ہماریحانتای والحسنؑ والحسینؑ سیّد اشباب اہل الجنۃ سراپا نظم بے نظیر اعنی جلد دوم مرثیہ ہای مرزا دبیر مرحوم تصنیف لطیف نخلبند گلستان سخنوری گل سرسبد بوستان برتری شہیرۂ امصار و دیار و حید العصر یکتای روزگار فخر ہندوستان مستغنی عن الوصف والبیان موجد مضامین روشن ضمیر میرزا سلامت علی صاحب مغفور المتخلص بہ دبیر جنکا کلام جملہ عیوب سے پاک و صاف اور جنکی بلاغت کا شہرہ قاف سے تا قاف ہے اور تمام زمانہ جن کا وصاف بخوشخطی و صحت تمام بمساعی جمیلۂ سنجیدہ کار پردازان

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپکر شائع ہوا

سنہ ۱۹۲۶ء

عبد ورق جزو

1926ء

۸۹۱۵ ۲۱۰۲۱
د - م

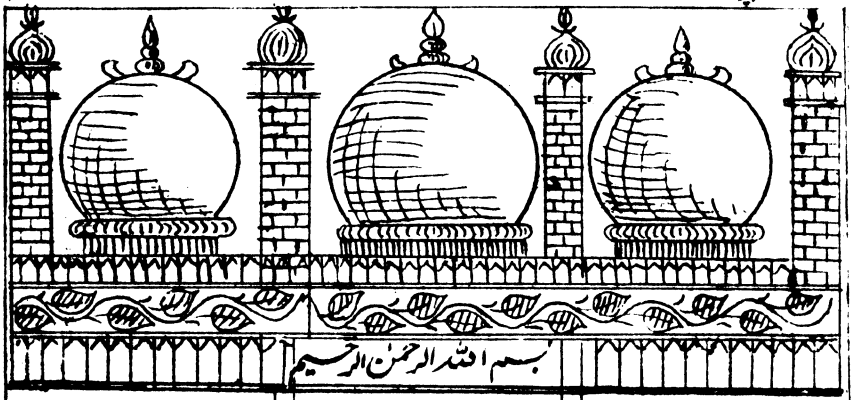

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱

جب وہ دردِ غم خدا داد ہوا
لاکھ کوشش سے نہ ضبطِ غم ہوا
منھ سے شعلہ سا نکل کر پھیل کر
سر سے خیمہ کے لگا دامن جلا

ہر ایک طرف مشغلۂ نوحہ گری تھا
فرزندِ یدُ اللہ چراغِ سحری تھا

۲

کہتی تھی اکبر سے یہ ہر دم سکینہ
کیا ہوا اے بھائی میرے کیا ہوا
کیوں نہیں کرتے ہو تم مجھ سے کلام
کیوں ہے تیور پر تمہارے اضطراب

گہ گہ کہتے تھے ہاتھ اُسکے وہ مَل مَل کے دہن سے
ہیہات بند چھینگے یہ ترے ہاتھ رسن سے

۳

کیا کہوں بابا سکینہ کے سوا
کوئی بھی ہے اس جہاں میں بے نوا
قابلِ رحم اس کی حالت ہے بہت
ہے یتیمی اور غربت ہے بہت

کیا فید رسن بندہ کے بھی واسطے اب ہے
ہمشکل پیمبر کا ہوں مین جائے ادب ہے

۴

آغوشِ مشتروں مین تو دختر کی جگہ تھی
اور پہلوؤں مین قاسمؑ و اکبرؑ کی جگہ تھی

بھلا نا رقیہ کو مین تھا نوحہ گری مین
کھائیگی طمانچہ تو مگر بے پدری مین

۵

گردن ہے مری خنجرِ فولاد کے خاطر
سب ظلم اسیری کے ہین سجاد کے خاطر

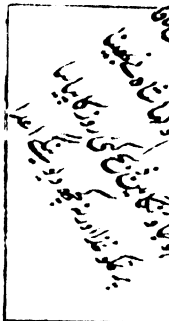

رو کر کہا یہ پیاس کے ہین رنج دلق مین
ارشاد کیا تیسرے فرزند کے حق مین

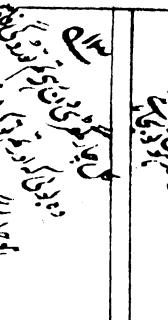

اب مرتبہ ان دونکا شاہ مدنی ہے
اکبر جو حسینی ہے تو قاسم حسنی ہے

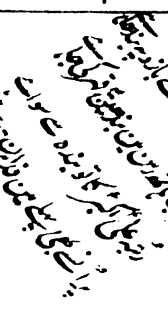

غلہ جو مرے خیمہ مین ہے آہ جلے گا
فاقہ شکنی کے لیے وہ نم کو ملے گا

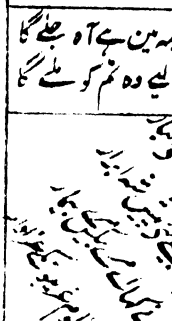

اولاد پہ اپنی تو یہ اکرام و عطا ہے
بن باپ کے بیٹے کے لیے دینے کو کیا ہے

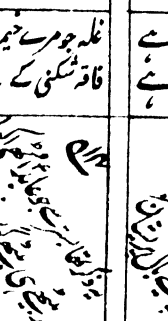

یا مال بدن ایسا ترا ہو گا ستم سے
ٹکڑے ترے لاشے کے نہین اٹھینگے کم سے

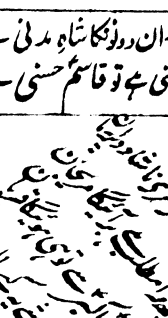

تو ملک امامت کی امیری بھی مبارک
زندان بھی یتیمی بھی اسیری بھی مبارک

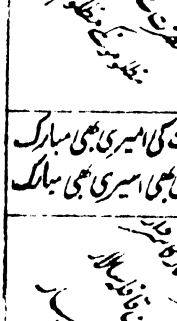

اب خلد کی جاگیر مجھے دیتے ہو عمو
یا زیور زنجیر مجھے دیتے ہو عمو

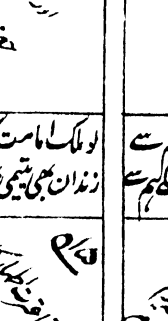

زندان کی آفات ہے اور نوحہ گری ہے
بے پردگی و بیکسی و دربدری ہے

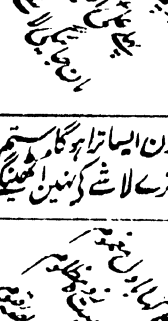

عمدہ جو مرے واسطے تجویز کیا ہے
کچھ آپ نے بھاوج سے بھی پوچھ لیا ہے

۱۷

[illegible]
اور گردن عمار بن یاسر پہ ہیں زخم
ہاتھوں میں مہار شتر صاحب تکریم
اور بار امامت میں وہ ہم شیر

حال اپنا یہ ہے گر کے نہ بستر سے اٹھینگے
بوجھ اتنے بھلا اک تن لاغر سے اٹھینگے

۱۸

لفظ سے مخاطب ہوا پھر یہ دلاں
اصوف در زخیم عباس مین لوجا
کیا کہتا ہے تو خوب ہے اے سید جری
عباس کے خیمہ مین کیا فضہ نے کہا

نے پیارے ہے فرزند کا نانے سوتے ہین عباسؑ
سرہنگے کھڑے رو بفلک روتے ہین عباسؑ

۱۹

اطفال کا خیمہ مین غلط شور ہوا بلکنا
اور سبزہ خود رو کا وہ ہر سمت لہلہانا
مرجان کی حرز کا نخون پہ چمکنا
اطفال کا خیمہ مین غلط شور ہوا بلکنا

تھا آب روان بند جو اس فوج خدا پر
لوگون نے تیمم کیا بس خاک شفا پر

۱۵

جو نیزہ مین آہن ہے وہی تیر مین آہن
جو تیغ مین آہن وہی زنجیر مین آہن

شہ نے کہا فضہ کو کیا کرتے ہین عباسؑ
وہ بولی کہ مرنیکی دعا کرتے ہین عباسؑ

۱۶

آتوقیر شہادت کی بہتر پہ ہوئی ختم
آغاز ہوئی حر سے اور اصغر پہ ہوئی ختم

۱۴

کہتے ہین کہ سرور شہ شاہ امم ہے
اک عہد ہے اب قول ہے اور ایک قسم ہے

میدان مین کفار علم کھول رہے ہین
لو صبح ہوئی مرغ سحر بول رہے ہین

۱۷

نہ بھوک سے نہ پیاس سے نہ ظلم و ستم سے
آخر ہوے شہ اکبرؑ و عباسؑ کے غم سے

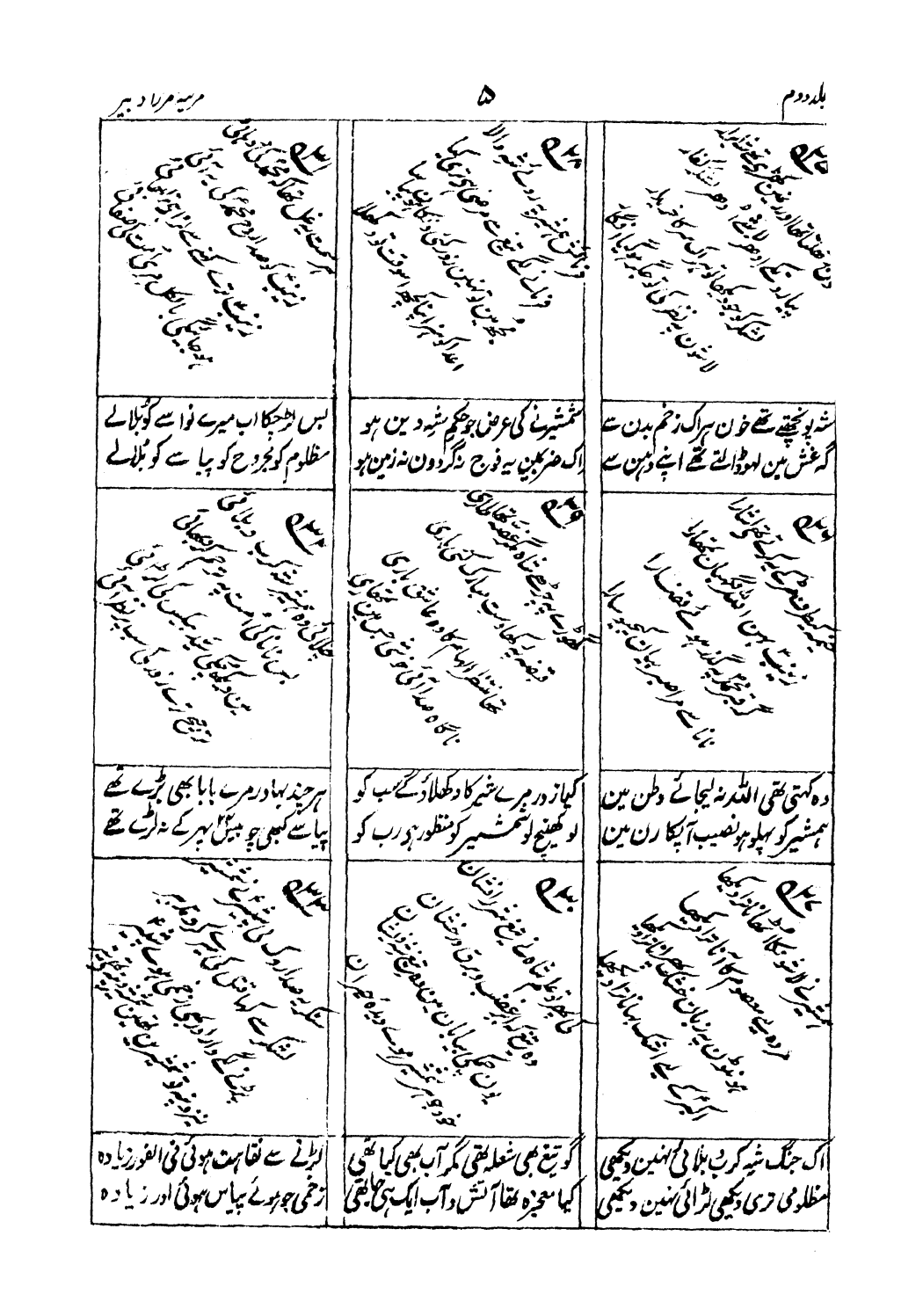

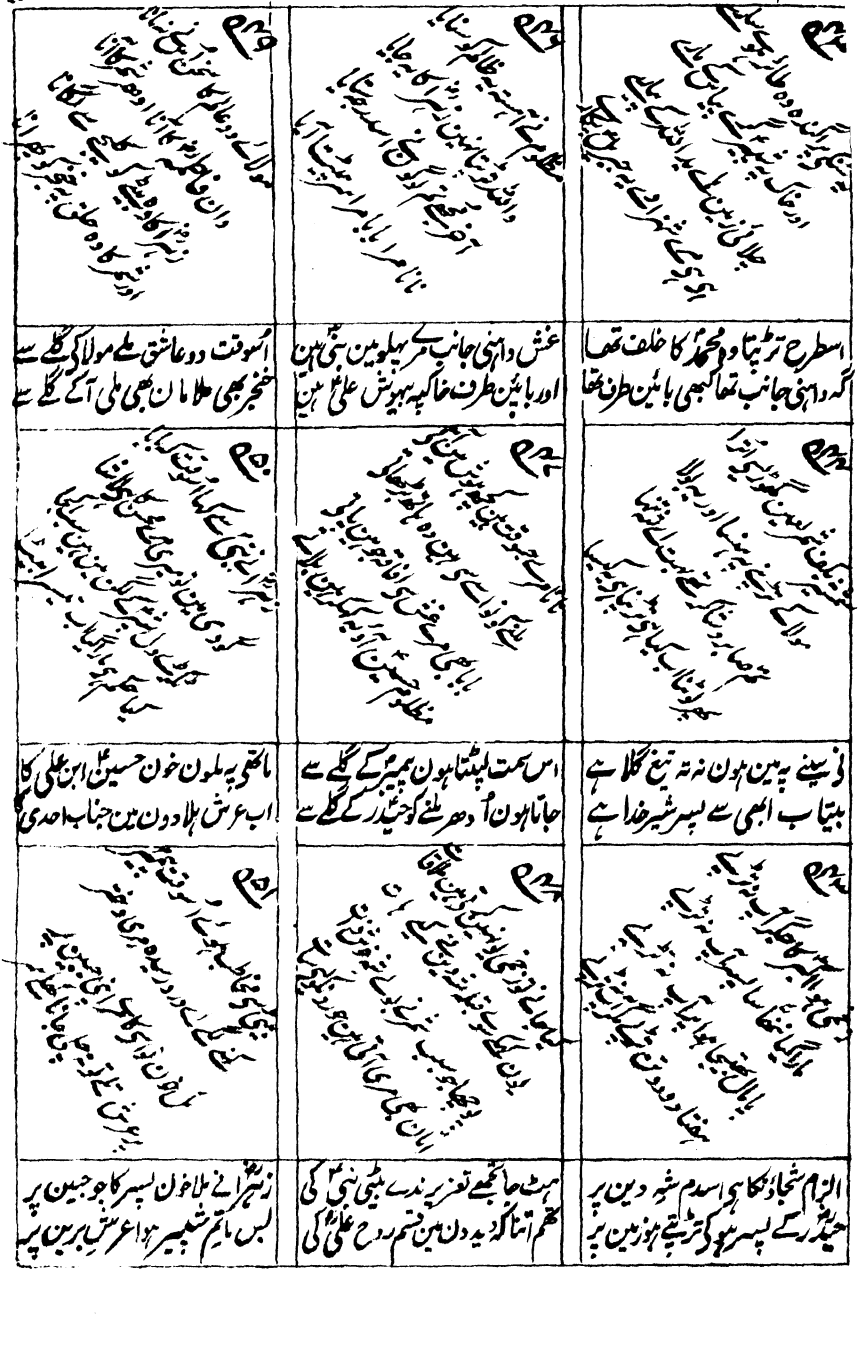

۵۲

آقا کو دبیر اب یہ بتا دو اب ہم مرد
اور اشک غم شاہ سے پھر بیخ کی دھو لو گرد
کیا یہ بھی اجاز نمائی میں ہے تو فرد
ہے بخشش عالم تو ولای در یاں ہم درد
اب وا بسطہا شک شقاوق سے دعا کر
بلبوس شفا سا رسے م یعقوب کو بھیجا کر

رباعی

جب فضل ابو تراب ہو جاتا ہے
زہرا کا لعب خواب ہو جاتا ہے
جلتا ہوا جب شب کو گھر حیدر پر چراغ
وہ صبح کو آفتاب ہو جاتا ہے

رباعی

اس شان سے نجف سے ترحم کو اٹھا
میزان میں یہ بھاری وہ سبکی بھر ا
اس پلہ میں تھا بخشش اور اس میں تھا گنہ
بھو بخشا وہ فلک سے پرے یہ زمیں پر ٹھہرا

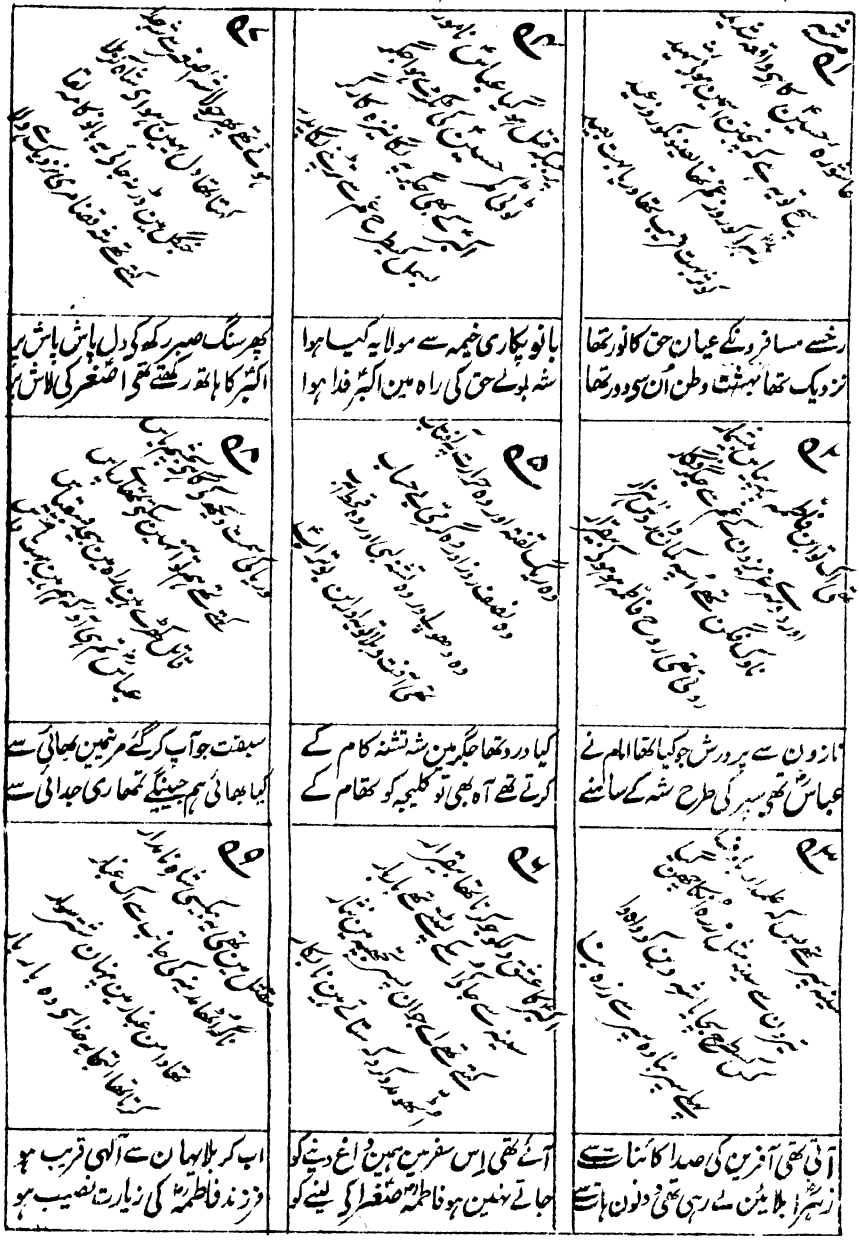

۱۴
ماتم نہ کرو حسینؑ کا ہے روز شہادت
ہے بیع فریضہ کہ یہ تحسین ہمیں ہو
ہے اجر کا دن صبر کا یہ دن ہمیں ہو
آئی ہے یہ آواز کہ ہے عید کا دن عید

۱۵
بانو پکاری خیمہ سے مولا یہ کیا ہوا
شہ بولے حق کی راہ میں اکبرؑ فدا ہوا

۱۶
کچھ سنگ صبر رکھ کے دل پاش پاش پر
اکبرؑ کا ہاتھ رکھتے تھے اصغرؑ کی لاش پر

۱۷
رشتے مسافروں کے عیان حق کا نور تھا
نزدیک تھا بہشت وطن اُن سے دور تھا

۱۸
نازوں سے پروریش جو کیا تھا الم نے
عباسؑ تھے سپر کی طرح شہ کے سامنے

۱۹
کیا درد تھا جگر میں شہ تشنہ کام کے
کرتے تھے آہ بھی تو کلیجہ کو تھام کے

۲۰
سبقت جو آپ کر گئے مرنے میں بھائی سے
کیا بھائی ہم جینگے تمہاری جدائی سے

۲۱
آئی تھی آفرین کی صدا کائنات سے
زہراؑ بلائیں لے رہی تھی دونوں ہاتھ سے

۲۲
آئے تھی اِس سفر میں ہمیں داغ دینے کو
جاتے نہیں ہو فاطمہؑ صغراؑ کے لینے کو

۲۳
اب کربلا یہاں سے الٰہی قریب ہو
فرزند فاطمہؑ کی زیارت نصیب ہو

اقبال ہو زیادہ شہ مشرقین کا
لشکر تو فضل حق سے بڑا ہے حسینؑ کا

پہلے یہ کہہ مراد ہے کیا اس کلام سے
فرمان کچھ یزید کا لایا ہے شام سے

اور سر بلند نہر پہ جو یہ خیام ہین
امنین یزید کے متقی تمام ہین

ہو پہنچا مین کب ہون ان کے راہ مراد پر
جب یان چڑھے ہین سبط پیمبر جہاد پر

بیکس ہے وہ غریب ہے اور تشنہ کام ہے
ہو جائے وہ بھی قتل تو قصہ تمام ہے

عباسؑ نامور کی ہو تجھ کو تلاش ہے
بے گور وہ پڑی ہوئی دریا پہ لاش ہے

دو چار روز گر یہان میرا مقام ہو
اغلب ہے دان مدینہ مین صغرا تمام ہو

کس جا جلوس سید عالی مقام ہے
اور کس طرف کو خیمۂ دربار عام ہے

چھوڑا نہ ہے کوئی شہ مشرقین کا
مدا ہے چھ مہینے کا بچہ حسینؑ کا

۲۳

زینبؑ مگر نکل پڑی حال تباہ سے
کیا کہا بھی گئے ہیں اُسے قتل گاہ سے

۲۴

آنکھیں جو میری کور ہوں شکر خدا کروں
سر ننگے دیکھا دختر زہراؑ کو کیا کروں

۲۵

وہ آہ کی کہ گنبد افلاک ہل گئے
صغراؑ کے بدلے قاصد صغرا اسل گئے

۲۶

اُس دم کیا سلام شہ کربلائی کو
زینبؑ سوار کرتی تھی جب اپنے بھائی کو

۲۷

بیکس ہو بے رفیق ہو بے غمگسار ہو
زینبؑ رکاب تھامے ہو اور تم سوار ہو

۲۸

نرغہ ہے ظالموں کا شہ مشرقین پر
ہے آج رن میں تیر افگنی حسینؑ پر

۲۹

عباسؑ کی حیات سے میری حیات تھی
میری سلامتی علی اکبرؑ کے ساتھ تھی

۳۰

ہنستے ہیں یہ میں روتا ہوں جب شور و شین ہے
دعوت کے بدلے کی یہ عداوت حسینؑ سے

۳۱

بانو کہاں ہے اور کہاں زینبؑ اکی جائے ہے
عرضی مریض فاطمہ صغراؑ کی آئی ہے

کیا جانئے فلک ہمیں اب کیا دکھائیگا
صغرا سے ہم ملیں گے خدا جب ملائیگا

بابا سے بھی یہ عرض ہیں کب بلاؤ گے
اکبر کو تھا پیام کہ لینے کب آؤ گے

قاسم تو بے کفن ہی پڑا قتل گاہ میں
بیٹھو گی اور نہ بیٹھو گی تم کس کے بیاہ میں

بینائی خط کے پڑھنے کی اب مطلقاً نہیں
اکبر کے غم سے نور بصارت رہا نہیں

مشکل کشائی کرتے تھے جو عید و جہان کی
جان بخشی آپ کیجئے اس ناتوان کی

لو الوداع پھر کے نہ اب ان سے آؤنگا
اکبر کی لاش کو خط صغرا سناؤنگا

اکبر کہاں جو جوہر شیدا کا خط پڑھے
عابد کو لاؤ وہ میری صغرا کا خط پڑھے

ڈالونگی آنچل اور نہ مہندی لگاؤنگی
بھیا تمہارے بیاہ میں میں بھی نہ آؤنگی

صغرا کو نامہ لکھتے تھے اس ارادے سے
گر گر پڑا قلم تہ بکیں کے ہاتھ سے

دو حسرتین رہین یہ شہ کم سپاہ کی
اک تیرے دیکھنے کی اک اکبرؑ کے بیاہ کی

سب سے وداع پھر وہ شہ دو جہان ہوا
ہو کر وداع قاصد صغرؑ روان ہوا

واللہ کھیل میں نہیں مشغول علی ہوں
تیرے بیان کرتی ہوں میں اور رنڈتی ہوں

پانی کو منع میں نہیں کرتا ہوں بھیجیو
جب بھیجو تو پیاس مری یاد کیجیو

لشکر میں دل نہ ہوگی کسی کے بیان سے
جب تک نہ پوچھ لونگی میں اپنی زبان سے

اعدا بنی کی آل کو در در پھرائیں گے
کم عمر ہے یہ ظلم اٹھائے نہ جائیں گے

پہونچا یہ خط مدینہ میں کار ثواب ہے
صغرؑ کے نامہ بر سے تو مجھ کو حجاب ہے

یہ لاڈلی سکینہؑ مری اشک بار ہے
صغرؑ کا نام لیتی ہے اور بیقرار ہے

قاصد وطن میں تو جو اسے لیکے جائیگا
یاں شہر کے طمانچے بھلا کون کھائیگا

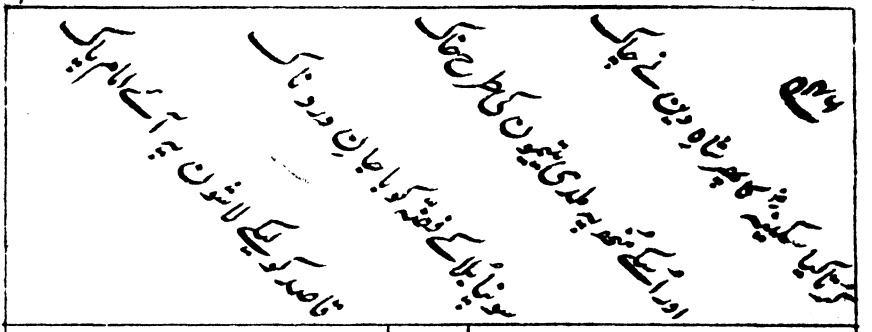

کرتا کیا سکینہ شہ دیں نے چاک
اور اس کے منہ پہ ماری یتیموں کی طرح خاک
سونا بلا کے فضہ کو با جانِ دردناک
قاصد کو بھیجا لاشوں پہ آئے امام پاک

رو کر کہا کہ گھر میں تو وہ شور و شین ہے | قاصد یہاں یہ حال سپاہ حسینؑ ہے

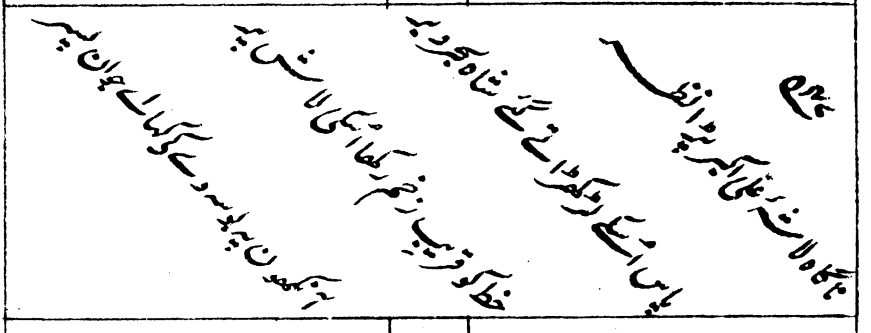

ناگاہ لاش علی اکبر پہ اٹھ گئے
پھر اس کے بعد لشکر بے شاہ بحر و بر
خط کو قریب زخم رکھا اس کی لاش پر
آنکھوں پہ بیٹے کے کہا اے جوان پسر

کیا سو رہے ہو خواب جوانی کو کم کرو | اٹھو جواب عرضی صغرا رقم کرو

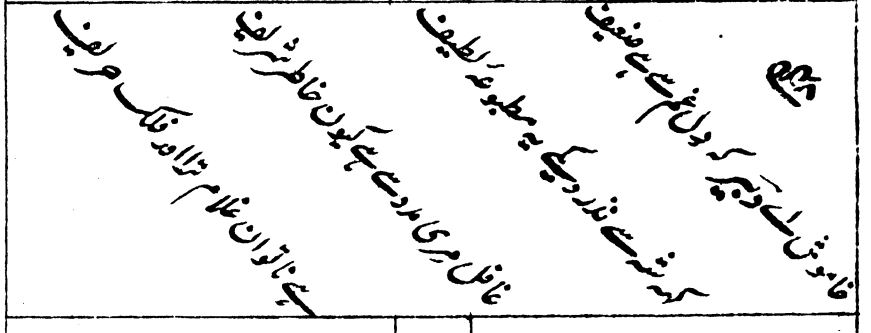

خاموش اے دبیر کہ دل غم سے ہے نحیف
کہہ شرح سے نذر دیکھے یہ مطبوعہ لطیف
غافل مری مدد سے ہے کیوں خاطر شریف
ہے ناتوان غلام ترا او فلک حریف

فریاد یا حسینؑ کہ اب اضطرار ہے | امداد یا حسین کہ غم بیشمار ہے

کیا بانو دستگیر کی شیرین کو دلاسا تھی
دل اُنہ تصدق تھا تو جان اُنپہ فدا تھی
واللہ بدو نیر بھی مجھے نیک نظر ہے
دو آنکھین ہین پر سب پہ مری ایک نظر ہے
بھجواؤن جو سوغات نہ رد کیجیو میری
خشکل ہین پکارون تو مدد کیجیو میری

سب خاک ہین تم فاطمہؑ کی نور بصر ہو
ہے عین خوشی میری جو منظور نظر ہو
اِک روز وہ ہوگا کہ یہ چادر نہ تنیگی
شیرین کوئی چیز آنکے اب ہمسے نہ لیگی
عابد سے عجب طرح جدا ہوتی تھی شیرین
یان روتے تھے سجاد وہان روتی تھی شیرین

مطلب تو ہی خوشنودی شاہ دو جہانسے
بخشا دل و جان اسکی بخشا دل و جانسے
فطرس کا ستم آج مجھے حق نے دیا ہے
شہزادہ جبرئیل نے آزاد کیا ہے
دنیا کا مجھے سب حشم و جاہ ہوا اکبر
اور سونکے سہرے سے کرا بیاہ ہوا اکبر

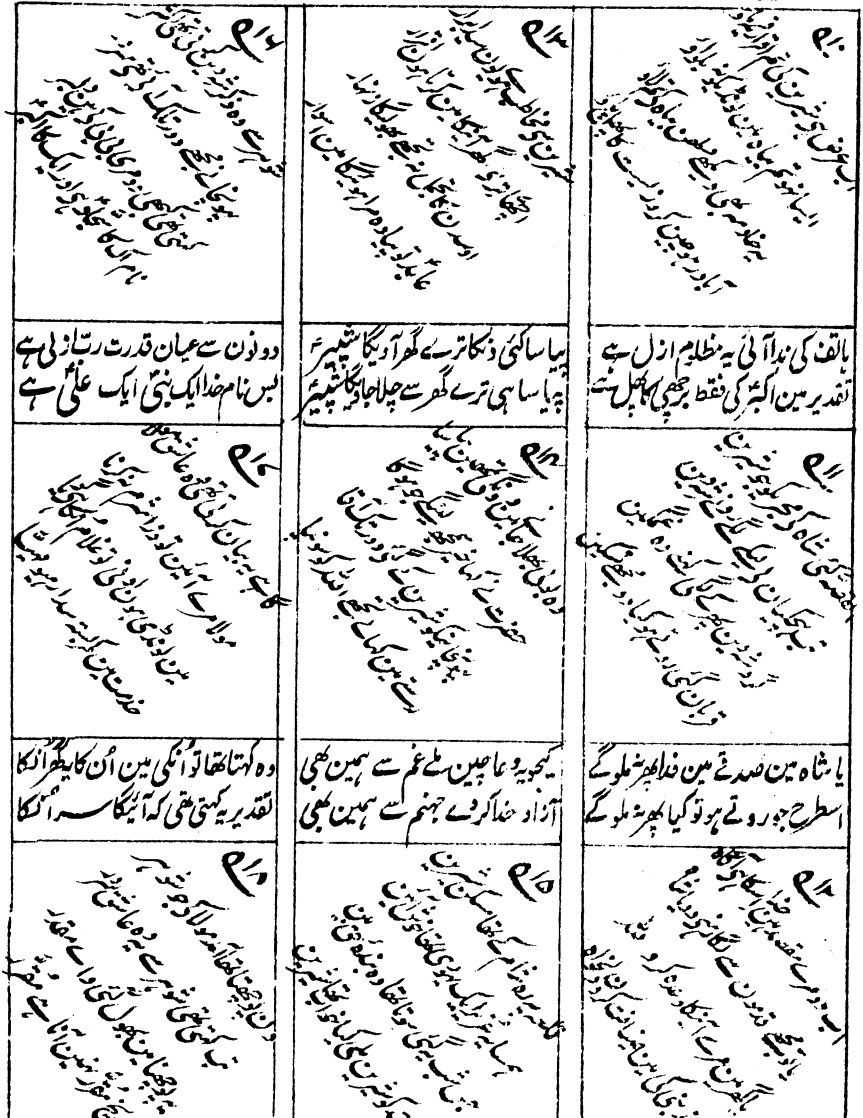
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸

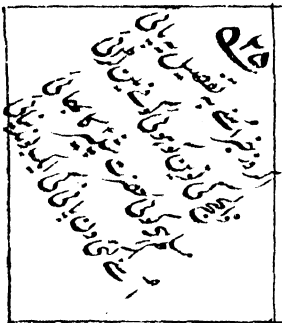

غش کرتی تھی اقرار امامت پہ جہان پر
اسکی نہ خبر تھی کہ سر آئیگا سنان پر

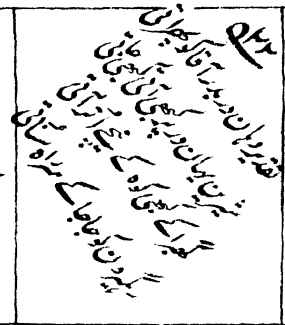

دنیا میں میں ہوں اور نہیں دنیا کی خبر مجھ
لوگو تمھیں کچھ دلبر زہرا کی خبر ہے

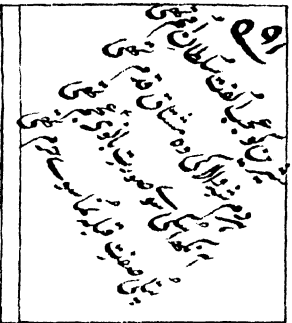

کی آب دم تیغ نے مہمانی مسلم
غرہ کو ہوئی کوفے میں قربانی مسلم

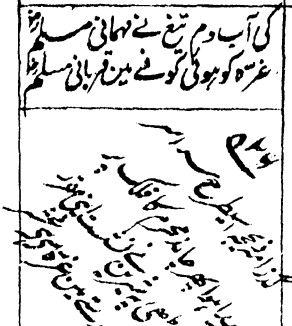

شہ کیلیے تیار کبھی کرتی غذا کو
مولا جو نہ آتے تو کھلا دیتی گدا کو

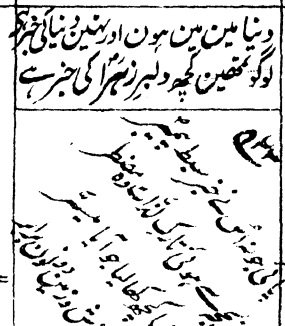

اندیشوں نے یہ حال کو تبدیل کیا تھا
پوشاک بدلنا بھی غرض چھوڑ دیا تھا

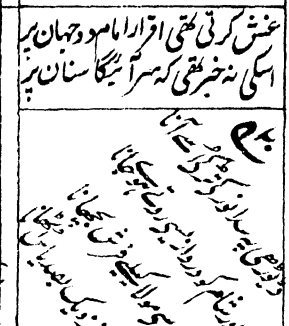

شہروں سے سلح باندھے ہوئے آتی ہیں فوجیں
کوفی کو شب و روز چلی جاتی ہیں فوجیں

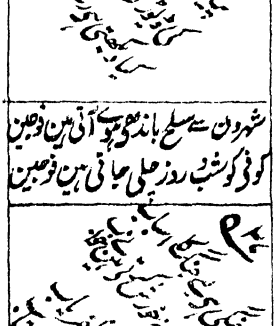

واں نکلے نبی قبر سے اور شاہ وطن سے
یاں روح نکلنے لگی شبیر کے بدن سے

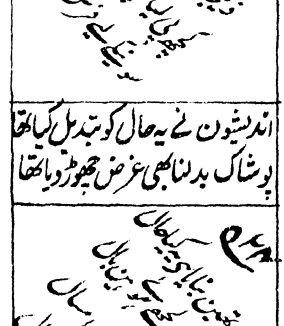

پوشاک کی کچھ مجھ کو خبر ہے نہ روا کی
اللہ بس اب خیر کرے آل عبا کی

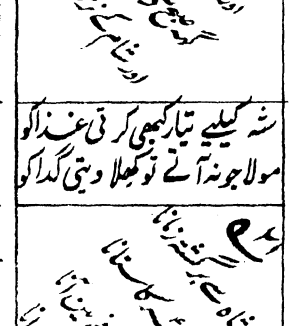

اے لشکر بو کہدو کہ دل میرا حزیں ہے
یہ جنگ حسینؑ ابن علیؑ سے تو نہیں ہے

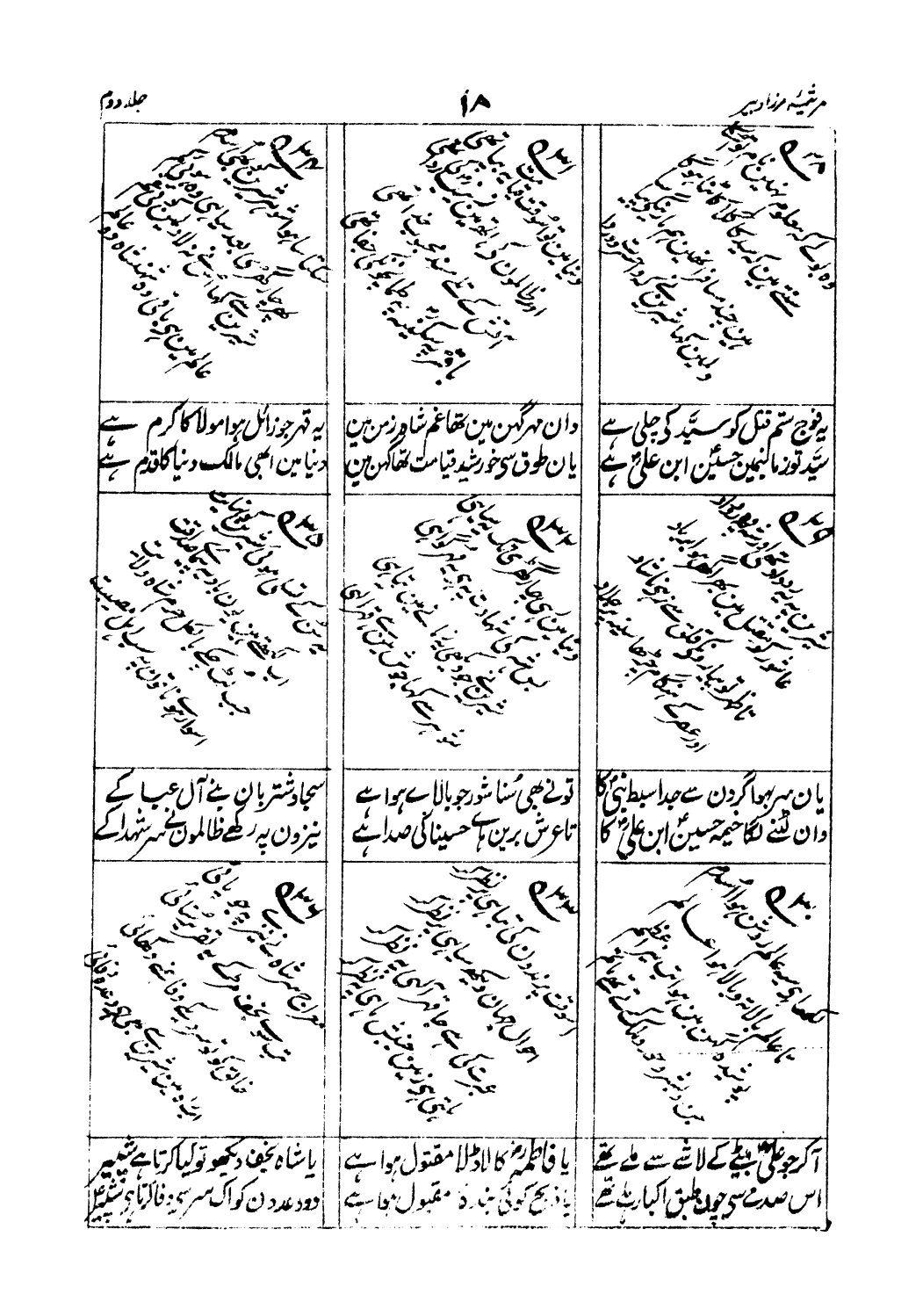

۳۴

ذہرا کی صدا آئی کہ شبیر کہاں ہے
عمر اکبر نالان میں اور دم میں فغاں ہے
آواز بھی آتی ہے کہ بابا میرے خدا ہے
ہیں خیمہ جدا فرش جدا لاش جدا ہے

لیکن مرا وعدہ بھی وفا کیجئے شبیر
اُمت کو قیامت میں بچا لیجئے شبیر

۳۵

تھوڑی سی ہے دم میں وہ بھی کھل جائے گی اک آن
لے آیا ہوں وعدہ پہ میں اے شاہ دو عالم
افسوس نہ بر آئی تمنا مری دل کی
حسرت ہی رہی ہائے تمنا مری دل کی
ہیں بند یہاں آنکھیں وہاں بند ہے دم بھی

دیکھا ہے ابھی صبح کو شبیر نے بھائی
پیغام بھی بہت تھے انھیں صدمے بھی ہیں بھاری

۳۶

ہاں اے فلک پیر جواں تھا ابھی عابد
کیا تیرا بگڑتا جو نہ مرتا کوئی دن اور
مقتل میں کہا شاہ نے لاؤ مری سجاد
کیا سبط نبی نسل علی ختم رسل ہے
کیا تیغ جفا کو بھی نہ آیا رحم ذرا سا

دیکھا تو نہ اکبر نہ حسین ابن علی ہے
اک نیزے پہ لیکن سر ہشتاد نبی ہے

۳۷

مشتاق مری شام و سحر رہتی ہے شیریں
پوچھو کوئی رستے میں کدھر رہتی ہے شیریں
آقا جو مرا پوچھے کہ کیا کرتی ہے شیریں
کہیو کہ شب و روز دعا کرتی ہے شیریں

گردن نہ اوٹھاتی ہیں ادھر کو نہ اُدھر کو
نیچے لیے گود میں جھکائے ہوئے سر کو

۳۸

اکبر کو دیکھ کر یہ کہا شاہ زمن نے
خوابوں میں نہ دیکھا کبھی یہ سرو چمن نے
اکبر جو نظر آئے کھڑے دشت محن میں
اک نور برستا ہے رخ شاہ زمن سے

وعدہ ترا لایا ہے ہمیں دشت بلا سے
پیتے بھی ہیں پیاسے ہی جائینگے بھی پیاسے

۳۹

جب ننھے سے ہاتھوں میں لی تلوار کہ اکبر
شبیر کے پہلو میں کھڑے ہو گئے اکبر
وہ بولے میں بن باپکا کہلاتا ہوں بھائی
وارث تو نہ کہہ تجکو میں سمجھاتا ہوں بھائی

آگے تھیں یہ سب پردہ نشین بالیں پہ ان کے
بندی ہے یہ سب پردہ نشینان عرب کی
اور اٹھتا ہے رہ رہ کے مرے دل میں بلا لو
وارث تو قضا کر گئے بے وارثی سب ہیں
توان سے خبر پوچھو سلطان عرب کی
نیزے سے جو اترو تو کلیجے سے لگا لوں

مظلوم اسے کہتی ہیں جب کہ یہ سر ہے
پوچھا یہ سکینہ نے کہ لوگو کدھر آئے
ان دو دھڑی بھر کا بھی جو نہ پیدائی قدر ہو
اور فوج جو یہ گرد ہے سب فوج عمر ہے
بولا سر شبیر کہ شبیر کی گھر آئے
ملتے ہیں دو دفعت اور تم امان دو جدا ہو

نسبت نہیں اس فوج کو فوج شہ دیں سے
زلف سر شہ بکھری ہوئی منھ پہ پڑی تھی
نوحہ سر عباس کا تھا ہائے سکینہ
یہ فوج تو بندی لیے آتی ہے کہیں سے
نیزوں کے تلے فاطمہ سر ننگے کھڑی تھی
تھی سر کی طرف کرتی کو پھیلائے سکینہ

۵۹

نیزہ پہ شہیدوں کے کٹے سر نظر آئے
شب کو کئی خورشید برابر نظر آئے

۶۰

ڈھونڈو گی کہاں ہم کو جو پھر غیر کہو گے
ہم ایسے گئے ہیں کہ پھر آباد نہ ہونگے

۶۱

ماں اب کو اکبرؑ کا خدا بیاہ دکھائے
شہزادی کئی مجھ کو دلہن اللہ دکھائے

۶۲

بیجان لے شیر ین کمین ایسا نہ غضب ہو
موقوف صدا ہائے حسینا ئی بہ اب ہو

۶۳

سیدانیو کی چین سے جو بین اپنا فقط ہے
مسلم کا ہوا خون یہ بیچ رکہ غلط ہے

۶۴

اب لاکھ تم انکار کرو کسکو یقین ہے
کیون تیدیو یہ بانو کی شبیر نہین ہے

۶۵

گو خاکپہ تم حال غریبی سے ہو بی بی
پر کیسی مشابہ مری بی بی سے ہو بی بی

۶۶

آیا د تو بی بی مری شہزاد یکا گھر ہے
اب گود مین بونا ہو دیا لوئی پسر ہے

۶۷

بانو نہ سہی بانو کی ہمشکل تو تو ہے
زہرا کی صدا آئی یہی میری بہو ہے

۴۴
زینب نے کہا گو تو رواں ہے شبیرؑ
لیکن ہے ابھی زخم سے خوں ہے شبیرؑ
وہ بولی کہ ہے ہے تو نہ جا ہے ہے ہے
ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے

۴۵
اب حاضری آقا میں ترے مرنے کی لاؤں
دو تم میں دہی تیرے یتیموں کو کھلاؤں
آ ننھے منے بھوکے بھکاریوں کو دیکھ
دوڑ کے تو فرض اب ترا ہے شبیرؑ

۴۶
وہ بولی تو چل آگے ترا دھیان کدھر ہے
شبیرؑ ترے ہاتھ میں نبیؐ زاد کا سر ہے
ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے
ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے

۴۷
مہمان ہوں میں مجھ سے کبھی کچھ بات نہ کریگی
یا اپنی ہی بی بی کی مدارات کرے گی
ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے
ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے

۴۸
اب گود میں میری مرا سردار ہے لوگو
مہمان مرا صادق الاقرار ہے لوگو
ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے
ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے

۴۹
زہراؑ کی صدا آنے لگی آل نبیؐ کو
لو بیبیو اب روؤ حسینؑ ابن علیؑ کو
ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے
ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے

۵۰
لکنت جو زباں کرتی ہے کیا تشنہ دہاں ہو
مولا مرا مجرا مری تسلیم کہاں ہو
ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے
ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے

۵۱
کیا لیکے یہ سر قبر بنانیکو چلی ہوں
بچھڑی ہوئی بیوؤں سنی ملانیکو چلی ہوں
ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے
ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے

۵۲
شبیرؑ کبھی صدقے تھی سر شاہ اممؑ پر
کہدو تھکی چھڑکتی تھی گلاب اہل حرمؑ پر
ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے
ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے

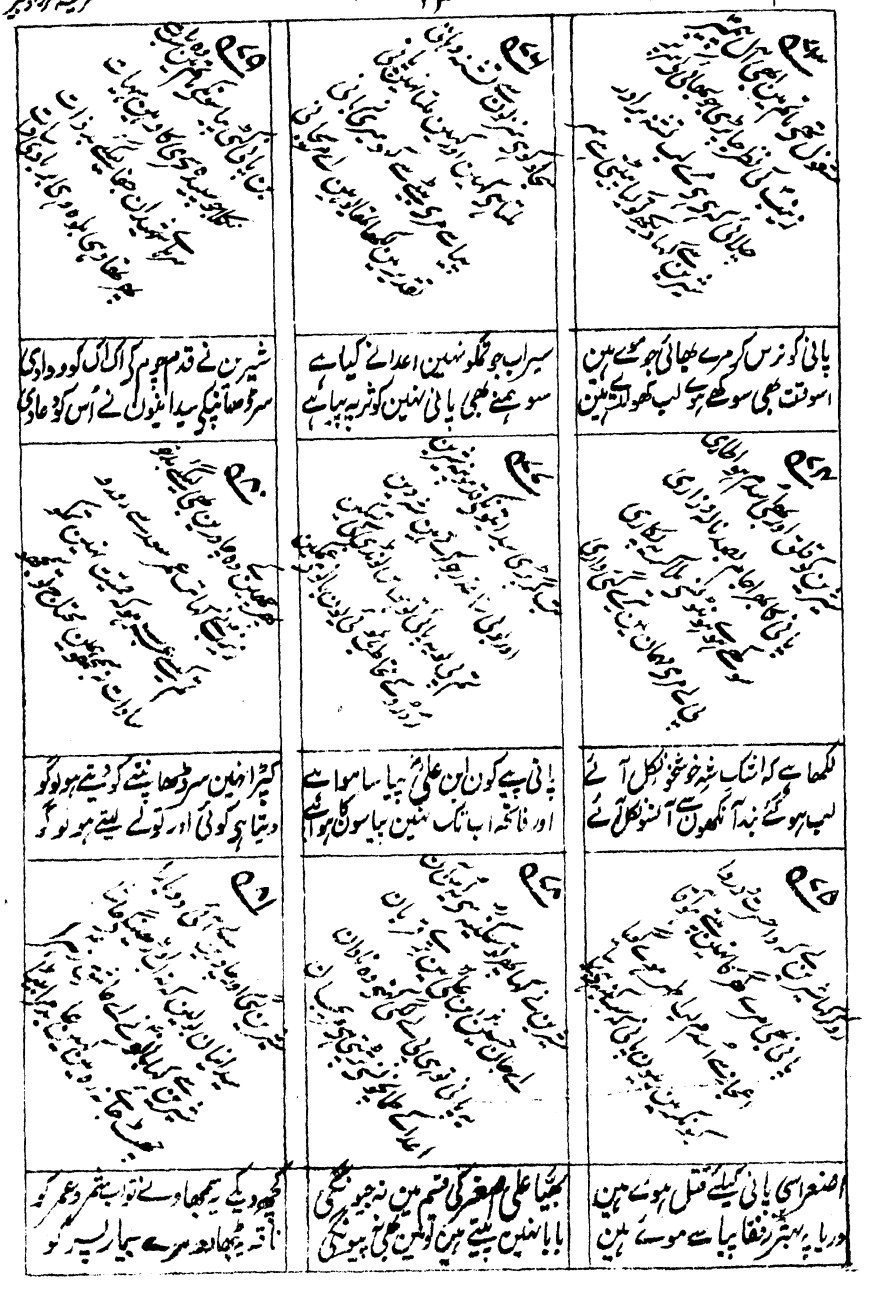

پانی کو ترس کر مرے بھائی جو موئے ہین
اسوقت بھی سوکھے ہوئے لب کھولے ہوئے ہین

شبیر نے قدموں پہ کی اک اک کو دعا دی
سر دھنتے تھے سب سید انیوں نے اُس کو دعا دی

لکھا ہے کہ اشک سرخ خونخوار نکل آئے
لب ہوگئے بند آنکھوں سے آنسو نکل آئے

پانی پیے کون ابن علی پیاسا سوا ہے
اور فاقہ اب تک نہین بیاسون کا ہوا ہے

بھیا علی اصغر کی قسم مین نہ جیونگی
بابا نہین پیتے ہین تو مین بھی نہ پیونگی

اصغر اسی پانی کیلئے قتل ہوئے ہین
دریا پہ بہتر رفقا پیاسے موئے ہین

کچھ دیکھ کے سمجھا وے تو اب ستم و غم کو
ناقہ بٹھا لو سر سے سیار پہ رستم کو

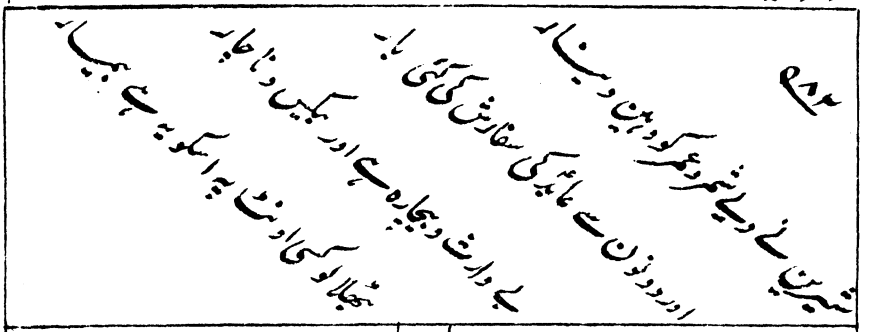
۸۲
شیرین نے دیا شمر و عمر کو دہن دب کر
اور دونوں سے بھائی کی سفارش کی کہی بار
بے وارث و بچارہ ہے اور بچیں دو نا چار
بھلا لو کسی اونٹ پہ اسکو یہ ہے بیمار
یہ بیڑی مجھے یا مرے شوہر کو پہنا دو
بن باپ کے بچے کی مگر جان بچا دو

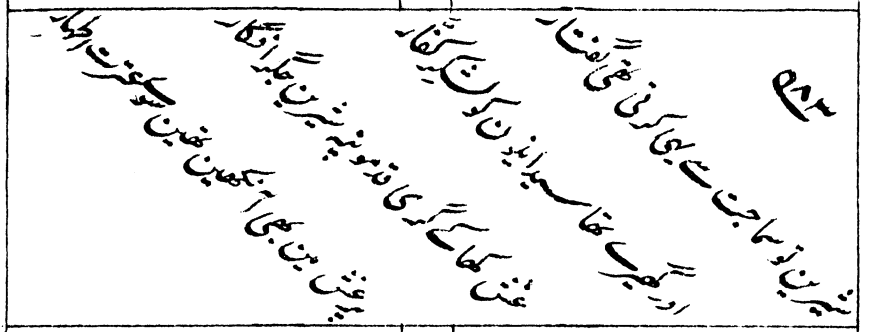
۸۳
شیرین نے سماجت سے بھی کرنی تھی لفظ ار
اور کھیل تھا سید ابن کو لڑنا کفار
غش کھا کے گری قدموں پہ شیرین جگر افگار
پیش بن بھی آنکھیں نہیں کھولتے سرکار
یاں روتی تھی شیرین وہاں بیڑیں بکا تھا
تا عرش برین ماتم شاہ شہدا تھا

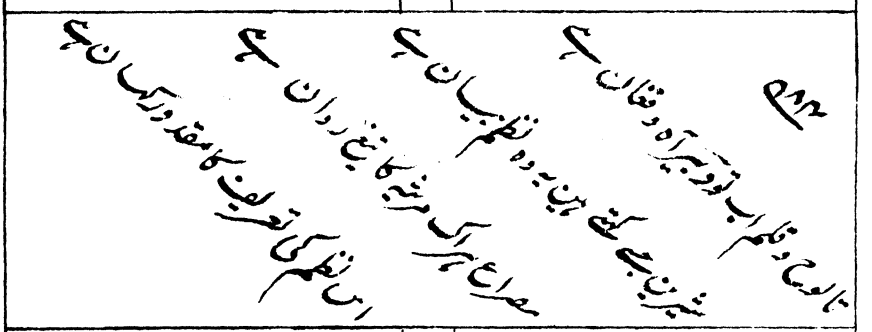
۸۴
یا رب دل شیریں تو دبیر آہ و فغاں ہے
شیریں نے کہے ہیں یہ دہ نظم بیان ہے
مصراع ہر اک مرثیہ کا تیغ رواں ہے
اس نظم کی تعریف کا مقدور کہاں ہے
منصف ہو تو دعوے نکرے لاف زنی کا
سکہ ہے مرے نام پہ شیریں سخنی کا

۱
گلگوں ہے رخ سپہر پہ خورشید کے سبب
ہر صبح عید ہوتی ہے عید اس کے سبب
خورشید بھی ہے ماہ کے ہالے میں اس کے سبب
کہتے ہیں کربلا کو سویدا اس کے سبب

مانند براق نبوی رخش ہے رَو میں
روح القدس آتے ہیں خوزادے کے جلو میں

۲
دل خون ہے جہان کا ہے جو ہوا ہے
ظلمات شب کا نور سحر ہو گیا ہے
دریا مصیبتوں کا تلاطم بپا ہے
اس سے کھسک کا کانپتا ہر اک ہوا ہے

عالم ہے ستارہ دلکا جو کانٹوں کی چمک سے
ہنستی ہے زمین ذرّوں کے دانتوں سے فلک سے

۳
دیکھا جو ظلم فوج کو اس بے حساب کا
دشت وغا میں آ گیا دریا عذاب کا
اعدا میں ہر طرف ہے تلاطم حباب کا
دریا سے آج ہو گا شناور کنارہ کا

بالائے زین کرد سواری کی نہیں ہے
پردے میں بلا گرد زمیں چرخ بریں ہے

۴
ہے ہے عدو کی فوج ستم گار آ گئی
ہے ہے کہ ظلم و جور کی سرکار آ گئی
ہے ہے کہ ابر بن کے وہ یلغار آ گئی
ہے ہے کہ موت لشکر اغیار آ گئی

یہ مصحف رخ بلبلوں کے پیش نظر ہے
ہر باغ میں سیپارۂ گل زیر و زبر ہے

۵
کیا میں نے کل کہا تھا کہ دن ہے بڑا کٹھن
دن کو ہوا ہے ظلمت شب کا سماں گہن
جو دیدہ ہے فلک پہ ہے خورشید کی جلن
کہتے ہیں جس کو خون شفق یہ وہ ہے کفن

اس مہر سے زمین کی جو قسمت بری ہے
دن کو ہے خور شید سیہ آج اوس پڑی ہے

۶
ہے ہے عدو کی فوج ستم گار آ گئی
ہے ہے کہ ظلم و جور کی سرکار آ گئی
ہے ہے کہ ابر بن کے وہ یلغار آ گئی
ہے ہے کہ موت لشکر اغیار آ گئی

یہ مصحف رخ بلبلوں کے پیش نظر ہے
ہر باغ میں سیپارۂ گل زیر و زبر ہے

۷
بالائے زین کرد سواری کی نہیں ہے
پردے میں بلا گرد زمیں چرخ بریں ہے

اللہ رے اثر معدلت شاہ زماں کا
دل سوز شہر یثربیہ کا ہے راہ تناں کا

۸
الیاس تک خضر کو ہوس سیر نہیں ہے
سیارہ تک ثابت ہے کہ اب خیر نہیں ہے

اکدم قدم گاہ زمیں جم نہیں سکتے
گردش میں ہیں فلطبین فلک تھم نہیں سکتے

۹
بالائے زین کرد سواری کی نہیں ہے
پردے میں بلا گرد زمیں چرخ بریں ہے

اللہ رے اثر معدلت شاہ زماں کا
دل سوز شہر یثربیہ کا ہے راہ تناں کا

۱۰

گردش مہ و خورشید کو گرد و نہ نہیں ہے
یہ پتلیاں پھرتی ہیں دم باز پسیں ہے

۱۱

رہجائینگے خود برق کہ پر کاے بھی جل کر
بہہ جائینگے تلوار دنکے جو ہنسی پھل کر

۱۲

بجلی کی تڑپ اور کڑک آج کہان ہے
بن بنکے فسر رن میں گا درمین نہان ہے

۱۳

گلچینوں کے رخ گلشن ہستی سے مڑے ہین
صیادوں کے بلبل کسطرح ہوش اڑے ہین

۱۴

تیغین ہین نیامونمین مگر آب نہین ہے
تلوک ہین ملے چلو نسے پر تاب نہین ہے

۱۵

تیلی تو ہر اک دٹ مین مرگانکے نہان ہے
بینائی مگر دیدۂ مردم سے روان ہے

۱۶

وان سورہ مین اک ذیر ہے یان شان عبد ہے
یان زیر نہین لشپت پہ تائید خدا ہے

۱۷

لڑتا نہین کچھ ذہن کوئی خاک لڑیگا
رن ہوگا نہ بن ہوگا وہ رن آج پڑیگا

۱۸

لڑنا نہین دربیش عذاب اپنے لیے ہین
اب انکا بھلگتا ہی جو اعمال کیے ہین

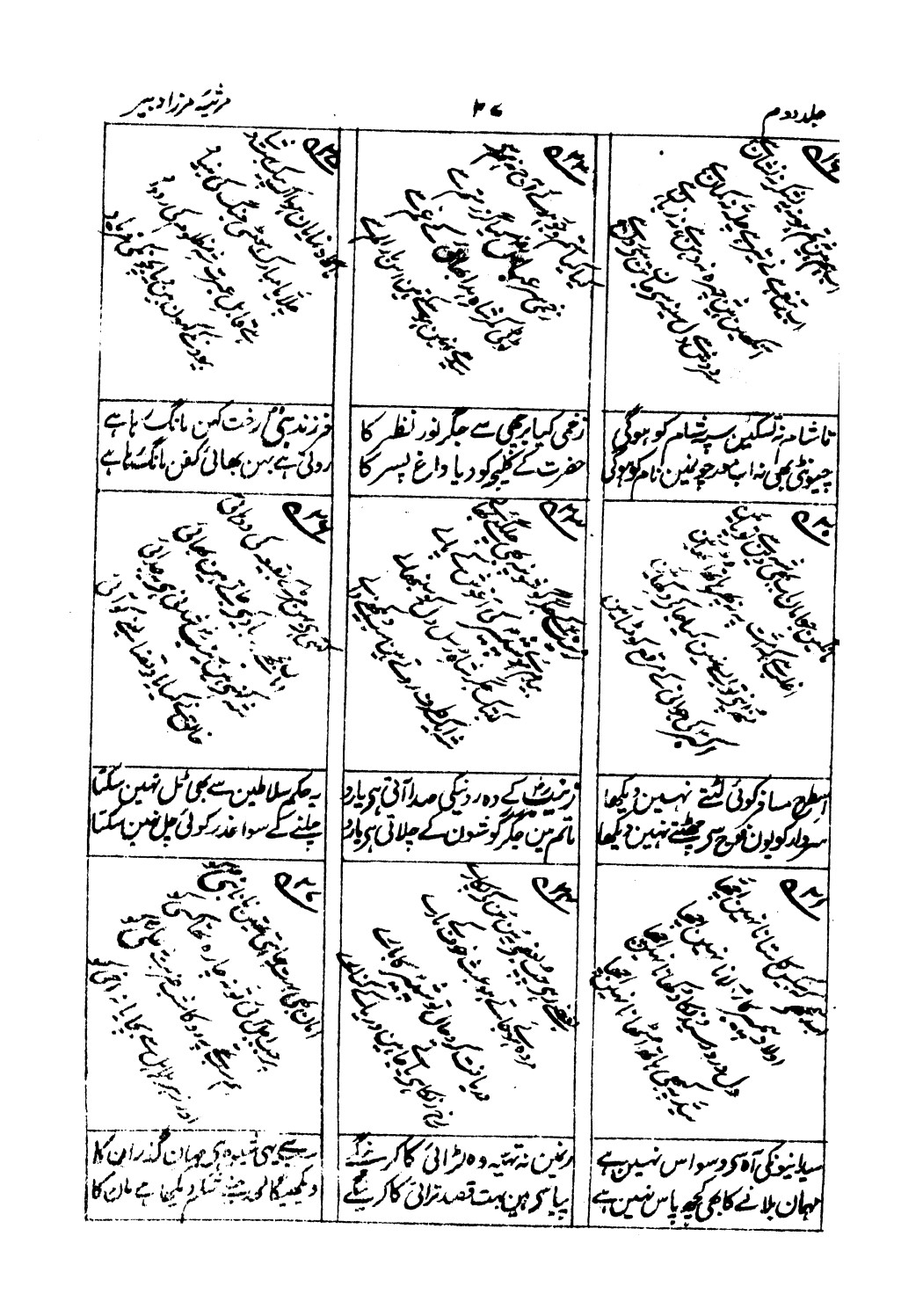

۲۸

بچے کی رفاقت بھی نہ کی ہائے لحد مین
تنہا علی اصغرؑ کو سلا آئے لحد مین

۲۹

جب شمر ہین فوج کرے بین نہ کرنا
فوجر کے تلے بھائی کو بیچین نہ کرنا

۳۰

غصہ شہ مردان کا بھلا دیجیو زینبؑ
اماں کے تحمل پہ نظر کیجیو زینبؑ

۳۱

بی بی کو تو بہلاتے ہین سب بیچ وطن مین
صغراؑ پہ کرو غور کہ تنہا ہی وطن مین

۳۲

اب حال نہ اپنون کے لئے غیر ہو میرا
مانگو یہ دعا خاتمہ بالخیر ہو میرا

۳۳

ناقہ دو نہ محمل دو نہ پانی نہ غذا دو
لیجا کے ہمین نانا کے روضہ پہ بٹھا دو

۳۴

بی بی کو نہ کوئی کوس ملک فوج لعین ہے
ہر قصہ کہین جانیکی اب راہ نہین ہے

۳۵

ایسے نہین بچھڑے کہ ملین قبر بنی سے
تا حشر نہ اب ہوگی ملاقات کسی سے

۳۶

رونا تھا تا قیامت حرم زار و حزین کا
اسوقت عزا خانہ تھا خیمہ شہ دین کا

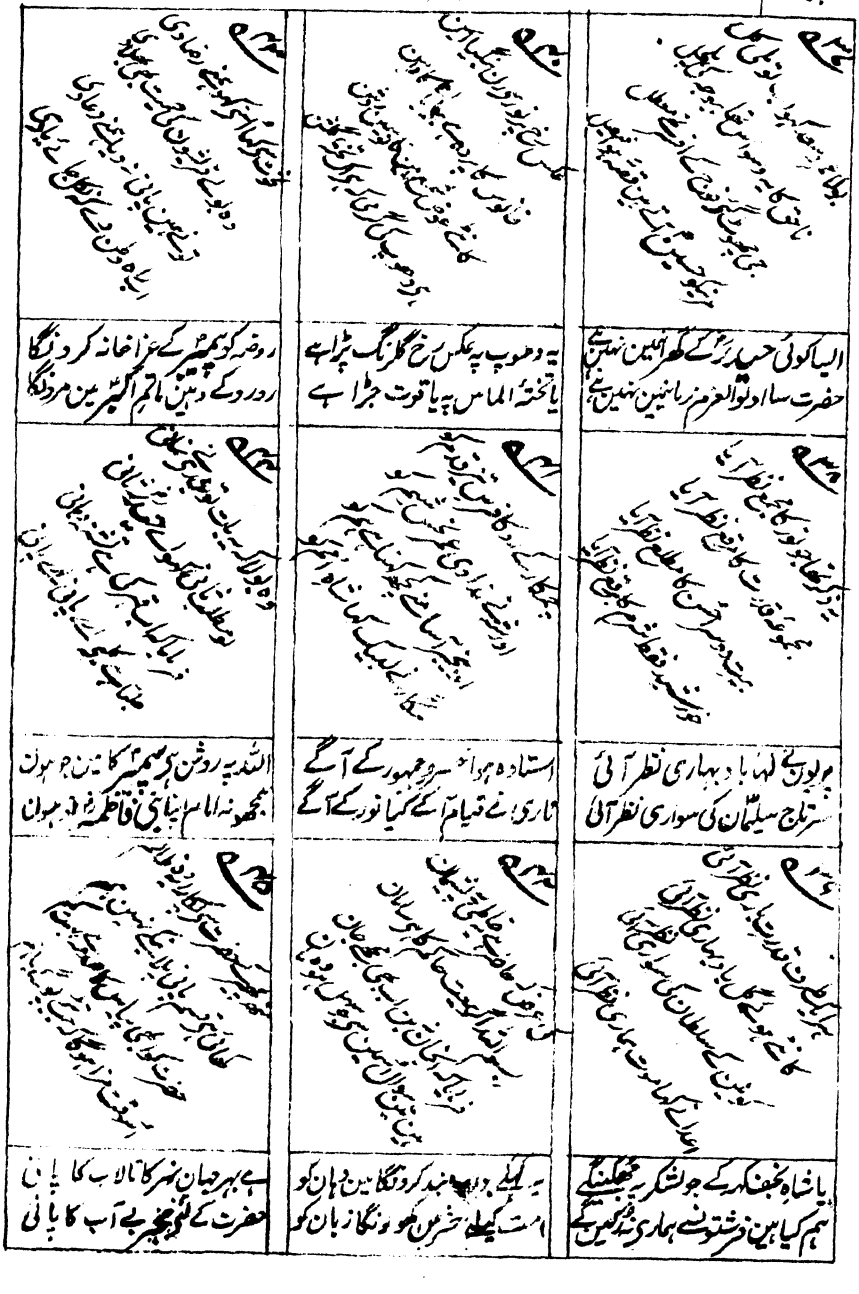

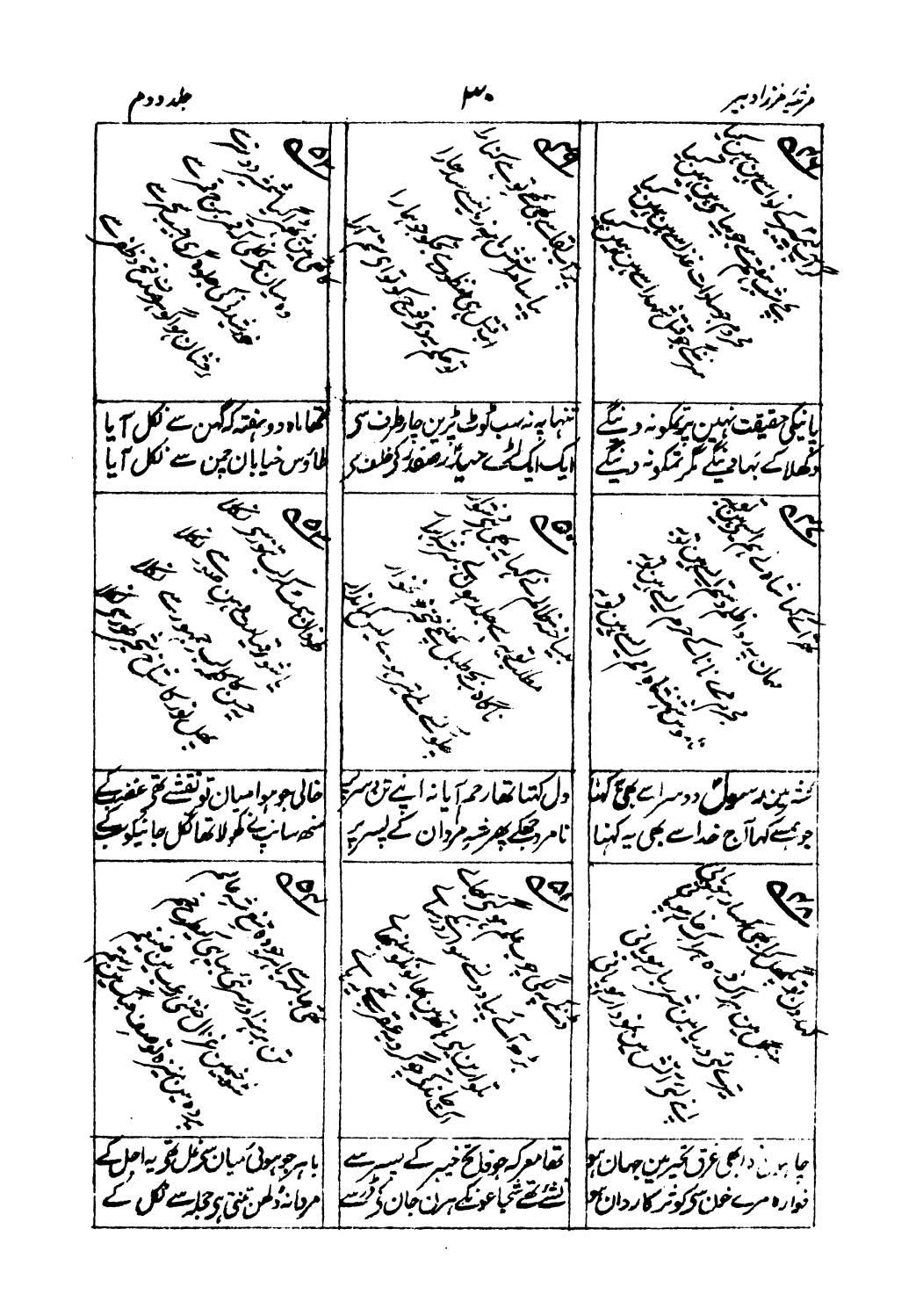

۴۹
گر ابر کرم کے لب پہ بھی ہیں بخل کے نشاں
بھیجا ہے مینہ جو ہم نے جو میاں تو کیا کیا
ہر قطرہ جو صدف سے ہوا ہے گہر نثار
سرسبز جو فلک نہ ہوا ہے تو کیا کیا

۵۰
بڑھکر یہ لشکر بھی ہوا تیغ بکنار
پیاسا ہر شخص ہر اک غیظ کے جوہر ہوا
ابر تکل کی غلطی جو جو ہوا
دیکھکر ہو فوج کو ہوا ہے تو کیا

۵۱
دو میان کی طرف کیا شمشیر زن نظر
فرخندگی کی جو ہوئی جیسے کہ سرخ
رخشاں ہوا وہ ہو کہ ہوئی تیغ ظفر

۴۹
یا نیکی حقیقت نہیں پر تکو نہ دینگے
دکھلا کے بہا دینگے مگر تکو نہ دینگے

۵۰
تنہا پہ نہ سب ٹوٹ پڑیں چار طرف سے
ایک ایک لڑے حیدر صفدر کی طرف سے

۵۱
تھا ماہ دو ہفتہ کہ گہن سے نکل آیا
طاؤس خیابان چمن سے نکل آیا

۴۹
ہو اسکا نشاں ہاتھ سے ہرگز نہ چھوٹے
مہمان پہ ہو وار تو کبھی نہ چوکے
جو حرم نہ ناں کہ حرم لے کے نہ چھوٹے
ہو وہ نہ شاہ اور ہو لے کے نہ چھوٹے

۵۰
دل کہتا تھا رحم آیا نہ اپنے تو پسر پر
نامرد جھکے پھر شہ مردان کے پسر پر

۵۱
تھا معرکہ جو فاتح خیبر کے پسر سے
نکلے تھے شجاعوں کے ہرن جان کے ڈر سے

۴۹
جا ہوں نہ ابھی غرق تحیر میں جہاں ہو
فوارہ مرے خون کی کوثر کا رواں ہو

۵۰
خالی جو ہوا میاں تو نقشے تھے غضب کے
منھ سانپ کے کھولا تھا نکل جانیکو سب کے

۵۱
باہر جو ہوئی میاں کی منزل تھی یہ اجل کے
مردانہ دلھن بنتی ہے حجلہ سے نکل کے

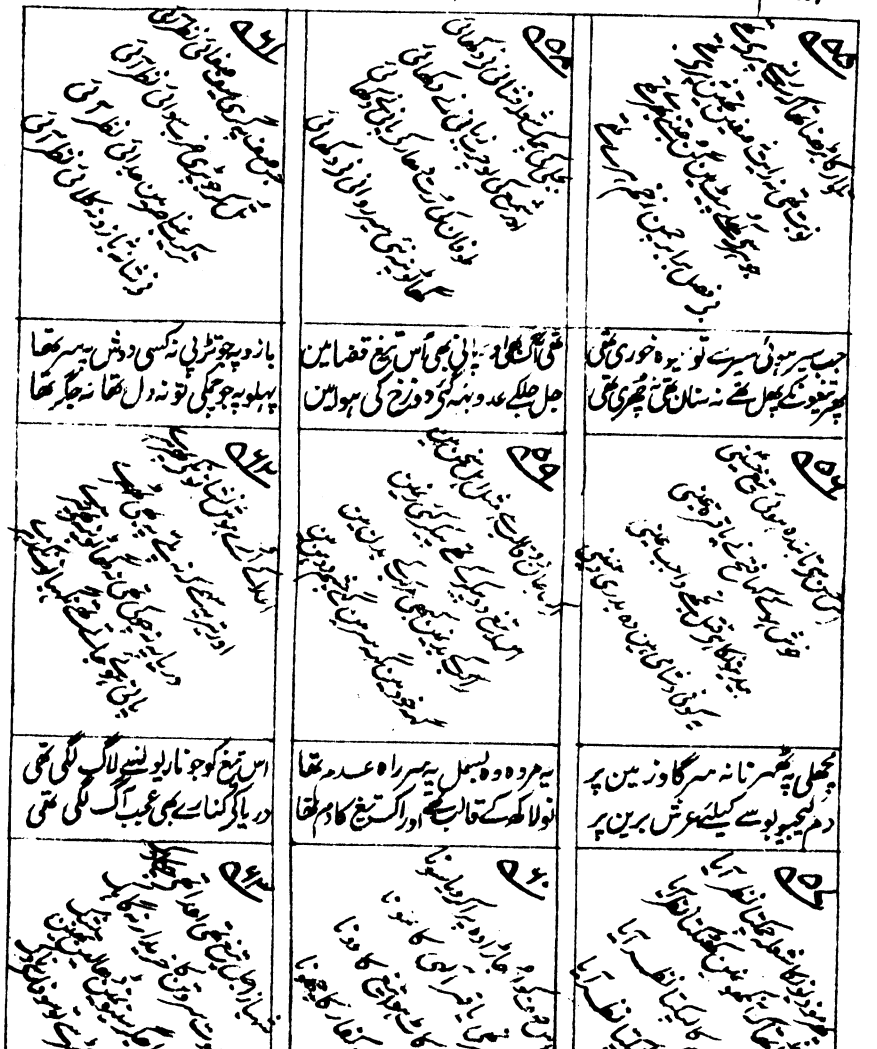

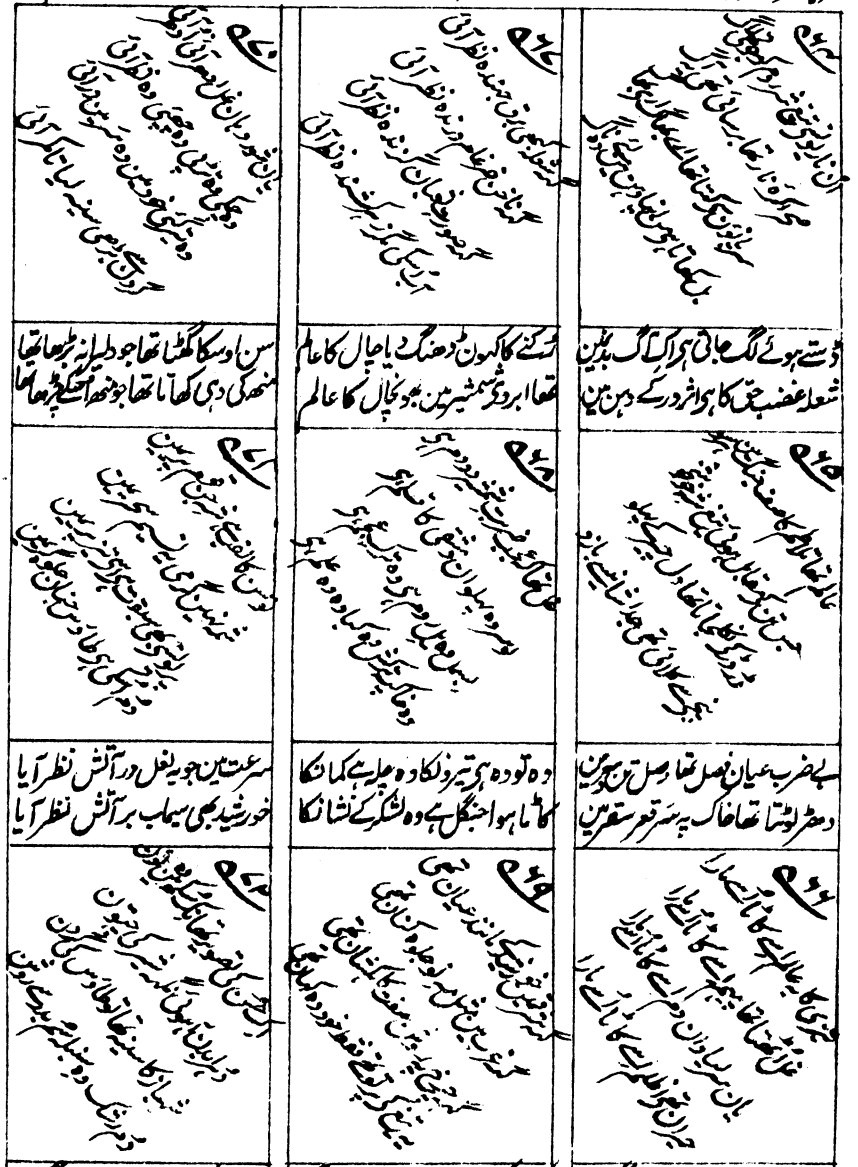

۲۴
اس تیغ کے سایے کا زمیں میں ہو گزر کیا
فیروز نہیں کسی مُردے کی گردن پہ جو سر تھا

۲۵
عالم تھا علم کا صفِ ماتم بچھا ہوا
جس تن کو دیکھتے تھے یہی تھا پڑا ہوا
ٹوٹے ہوئے تھے ہاتھ کسی کے کٹے ہوئے
بے ہاتھ کے کسی کے تھے بازو پڑے ہوئے

۲۶
بے ضرب عیاں فصل تھا وصل تن و سر میں
دھڑ لوٹتا تھا خاک پہ سر قعرِ سقر میں

۲۷
وہ تو وہ ہی تیر و نکاوہ چلا ہے کماں کا
کاٹا ہوا جنگل ہے وہ لشکر کے نشاں کا

۲۸
سر عت میں جو یہ نعل در آتش نظر آیا
خورشید بھی سیماب بر آتش نظر آیا

۲۹
کب دیکھنے میں صورتِ سیفِ دو سر آئے
ہاں موت نظر آئے تو یہ بھی نظر آئے

۳۰
جادو تھا کہ اعجاز تھا کرامات تھا گھوڑا
چھل بل تھا کہ پھلواری تھا ہلسات تھا گھوڑا

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۴

یاں آگ ہاں تیر و لگا باراں شرر میں پر
یہ سبز پری دیکھی کبھی روے زمیں پر

۸۵

وہ رحم کے قابل ہے ستائیگا اُسے کیا
جلتا ہے بدن تپ میں جلائیگا اُسے کیا

۸۶

جبکی تھی مخلوق فقط رحمت رب پر
منگواتا ہے آگ اُسکے لئے کیا یہ غضب ہے

۸۷

کن کو تو جلائیگا یہ کیا بے ادبی ہے
اس گھر میں کوئی اور نہیں آل نبی ہے

۸۸

جبتک کہ پسر فاطمہ کا سر نہ اُتارو
ناموس یداللہ کی چادر نہ اُتارو

۸۹

سیدانیوں میں غل ہوا فریاد و فغان کا
زینب نے کہا واری ارادہ ہے کہاں کا

۹۰

جبکہ کنیز زادیکا سر ہاتھ لگے گا
مفلس نہ کبھی ہوگا وہ زر ہاتھ لگے گا

۹۱

دیکھو تو وہاں بانی بیداد کھڑی ہیں
تیغوں کو نکالے ہوئے جلاد کھڑی ہیں

۹۲

وہ بلا کہ کسے زہر ہیں یہ بھی پیا ہے
ٹھہرو کہ ابھی سر میں یہ سودا بھی سما ہے
تنہا ہیں بہت فوج ہے یہ بھی ہے گماں
خونخوار کوئی تاک میں ہے گھات لگا ہے

۹۳

یہ کہہ کے بڑھے جانب میدان حسن آہ
دیکھا کہ پڑی خاک پہ وہ زینت ایمان آہ
بیٹا جو قریب آیا تو وا حسرت و اندوہ
بولا کہ ہے ہے تجھ پہ بھی اے نور دو چشم آہ

۹۴

سینہ سے لپٹ کر کہا کیا حال ہے حضرت
مُنھ زرد ہے اور خوں سے بدن لال ہے حضرت

۹۵

عادل ہے خدا بھول نہ تو عمل حضرت کو
کیا فوج ستمگار کی ظلم و ستم حضرت کو
یہ سنتے ہی بیتاب ہوا شاہ زمن آہ
اور سینہ پہ رکھ لیٹا اس ماہ کا منہ آہ

۹۶

فرمایا جو گذرے وہ گذر جانے دو بیٹا
آتی ہے بلا صبر کر آنے دو بیٹا

۹۷

ملنے کو شہید دلنشیں مری جان بہت تھا
لیکن یہ غضب ہے کہ پہ ارمان بہت تھا

۹۸

زینب نے جو دیکھا یہ ہوا کار جہاں کا
بیٹا ہے یہ کس کا یہ ہے کیا حال کہاں کا
بیتاب ہوئی بی بی دل آرام جہاں کا
بیٹا ہے یہ کس کا یہ ہے کیا حال کہاں کا

۹۹

بڑھکر قد رعنا نے زمانوں نے دکھایا
غربال کیا سینے کو پہلو کو جگر کو

۹۷

دم نکلا گلے سے کہ لہو بہہ گیا ہی ہی
مُنھ دیکھ کے سکتے میں چچا رہ گیا ہی ہی

۱۰۹

حضرت نے کہا مدعی سلطنت دیں کو ہے
الفاظ نظر آتے ہیں یاں آپ کی لب کو
قبلہ قرار اسکے مجھ بے خبر احسان میں نہ نظر
سب کچھ ہے مگر مالک دیں یاد نہیں تو

ممکن نہیں شبیرؑ تمھیں حکم وغا دے
پوچھا مجھے اس نکتہ تین خدا تم کو جزا دے

۱۱۰

اکبر نے کہا شاہ سے اے والد ذیشاں
یہ کل کا مدد گار نہ راضی ہو ستمگار
انکار سے حضرت کے رکا کیونکے وہ غدار
کی عرض کہ مجبور ہیں ہم آپ سے ناچار

فیر آپنے جانیکو کہا جاتے ہیں حضرت
پر حکم خدا ہے کہ ابھی آتے ہیں حضرت

۱۱۱

یہ کہکے فلک کی سو کمان وہ فلک کے
اور شہ کہا تاج مقرب کو ٹیکے سے
کی عرض کہ فرمان یہ ہے میرے ملک کے
نشانے پہ لیا اکبر شہ جن و ملک کے

نو لاکھ کی تیغیں ہیں اور اک اسکا گلا ہے
پیارا ترے پیار کیلئے گرفتار بلا ہے

۱۰۸

ہمکن نہیں شبیرؑ تمھیں حکم وغا دے
پوچھا مجھے اس نکتہ تین خدا تم کو جزا دے

۱۱۲

بولا کہ کیا حضرت نے عطا کی
جاؤ کہا شہ نے کہ شہا کی
جو ہو رضا تیری یہ بھی بجا کی
آج اسکا بھی بھائی سے ہے منھ کالا کی

ایسی کسی بسمل کو اذیت نہیں دیتے
جلاد تڑپنے کی بھی مہلت نہیں دیتے

۱۱۳

بھر جانب مقتل ابھی پرواز کریں ہم
جاکر مدد شاہ سرافراز کریں ہم
کیا پاس کیا پہلے پہ پھر تیسری ایک ہاری
فرمان امیر آج تو ہم جاری کرینگے

پھر جانب مقتل ابھی پرواز کریں ہم
جاکر مدد شاہ سرافراز کریں ہم

۱۱۴

آئی یہ صدا جاؤ اجازت ہے خدا کی
اکبر کو ملا حکم کہ تسلیم و رضا کی
باقی جو رہی خلق نے غارت ہے ہماری
بیباک ہوا لشکر سے وہ فوج پہ ہماری

یہ شوق مدد گاری شاہ دو جہاں تھا
رستے میں انھیں سالنر کا لینا بھی گراں تھا

۱۱۵

افسوس فرشتو کو بھی حیرت ہے یہ اکبر
اس وقت میں جب یاں کہ نہ ہمراہ ہیں لشکر
دادو کو ہوئے ہیں تو نظر آتی ہے یہ ٹھوکر
سر کاٹ کے رکھ لیگا کلیجا ہے یہ لاکر

زہرا و پیمبرؐ نے کفن خون میں بھرے ہیں
منھ اپنا علیؑ خلق پر بریدہ پہ دھرے ہیں

۱۱۶

جلاد ہے خونخوار کرے ظلم جو یاں کا
اکبر نے کہا مرحبا اے خسرو جاں کا
ہے ہے یہ کہا سن کے پسر شاہ زماں کا
اب کیا ہے سر اکبر بھی ہے صید سناں کا

کیونکر بھائی سفر میں یہی وعدہ تھا ہمسے
لاشے پہ رلاؤنگا تجھے لاکے وطن سے

۱۱۷

کی عرض کہ اے شاہ زمان و دوجہاں کا
ہے ہے یہ سنا سن کے پسر شاہ زماں کا
اب کیا ہے سر اکبر بھی ہے صید سناں کا
اب کیا ہے سر اکبر بھی ہے صید سناں کا

وارث ہے ہی میدان میں نہ بچے رہے گھر میں
کیا ہو گیا ہی ہی یہ غضب تین پہر میں

۱۱۸

کرتے تھے مدد کو وہ فرشتے جو زمین پر
صف باندھے کہ رونے لگے لاشِ شہِ دیں پر
پھرتی سے کہا شہ کا ملوں سے کہ حسین پر
ہاری کلی نہ صدقے ہو اس غنچۂ برین پر

ہمچشموں کو منھ اب تو دکھایا نہیں جاتا | کیا حکم ہے گردوں پہ تو آیا نہیں جاتا

۱۱۹

پہنچا ہوئی آواز کہ اب حق کا ہے فرمان
نافوں پہ ہوا شہ کے ملائک کا نگہبان
تعمیر ہو جب بقعۂ شاہِ شہیداں
روضے میں کرو ماتمِ شبّیر کا سامان

احسان خدا کا ہے یہ ہے حکم خدا کا | دو اسکے محبّوں کو ثواب اپنی بکا کا

۱۲۰

کرتا ہے محمد تیرے روضے میں بکا میں
ہر زائرِ پُر نور ہے تیرا ثنا خواں
اللہ کے ہمراہ بھی اب آئیں رو فرش پہ جا میں
پیغمبر و حیدر کے فرشتوں کو دعا میں

دنیا میں اگر دولتِ عقبا ہے تو یہ ہے | باقی مرے دل میں جو تمنّا ہے تو یہ ہے

۱

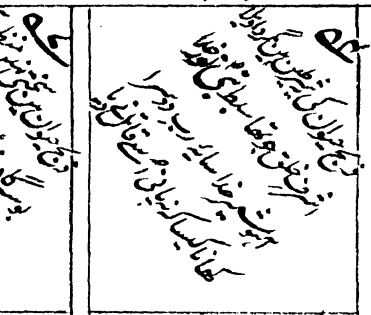

گو کہ تلوار بھری حلق پہ شمشیر باری
شکر پر خالق باری کا کیا ہر باری

۲

شرط نانی ہے کہ جمعہ ہو تو تاخیر کرو
جمعہ کو وقت نماز اُسکو نہ تکبیر کرو

۳

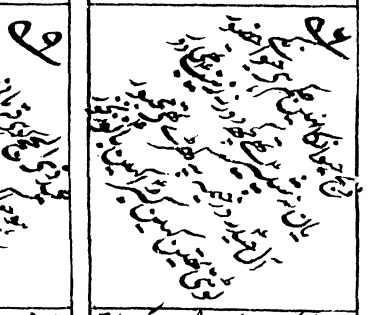

شرط تیجہ ہے کہ کارد نہ دکھاؤ اُسکو
ذبح کے پہلے قضا سی نہ ڈراؤ اُسکو

۴

حلق تر کرتے ہیں قصاب بھی قربانیکا
قطرہ اُمت نے نہ سیّد کو دیا پانیکا

۵

اُسکے سینہ پہ چڑھا شمر کلیجا دیکھو
جائے آداب پہ یہ بدعتِ بیجا دیکھو

۶

شاہ اُسکو وہ سو کہ شاہِ اُمم دیکھتے تھے
ذبح ہوتے تھے حسینؑ اہلِ حرم دیکھتے تھے

۷

منہ پہ تھا خاک ملے سر پہ تھا افسوس کا ہاتھ
ہاتھ کٹوا کے ہوا ذبح وہ مظلوم کا ہاتھ

۸

جلد دستی تو ستمگار کو خوش آتی تھی
تیغ بے آب بھی شمر پہ ٹک جاتی تھی

۹

العطش کی تھی صدا حلق تہِ دندان سے
پیاس کے مارے زبان کاٹتے تھے دندان سے

۱۰

منہ پہ تھا خاک ملے سر پہ تھا افسوس کا ہاتھ
ہاتھ کٹوا کے ہوا ذبح وہ مظلوم کا ہاتھ

۱۱

شب بفتم سے قلق دودھ نہ پینے کا تھا
تیسرا فاقہ تھا اور سن چھ مہینے کا تھا

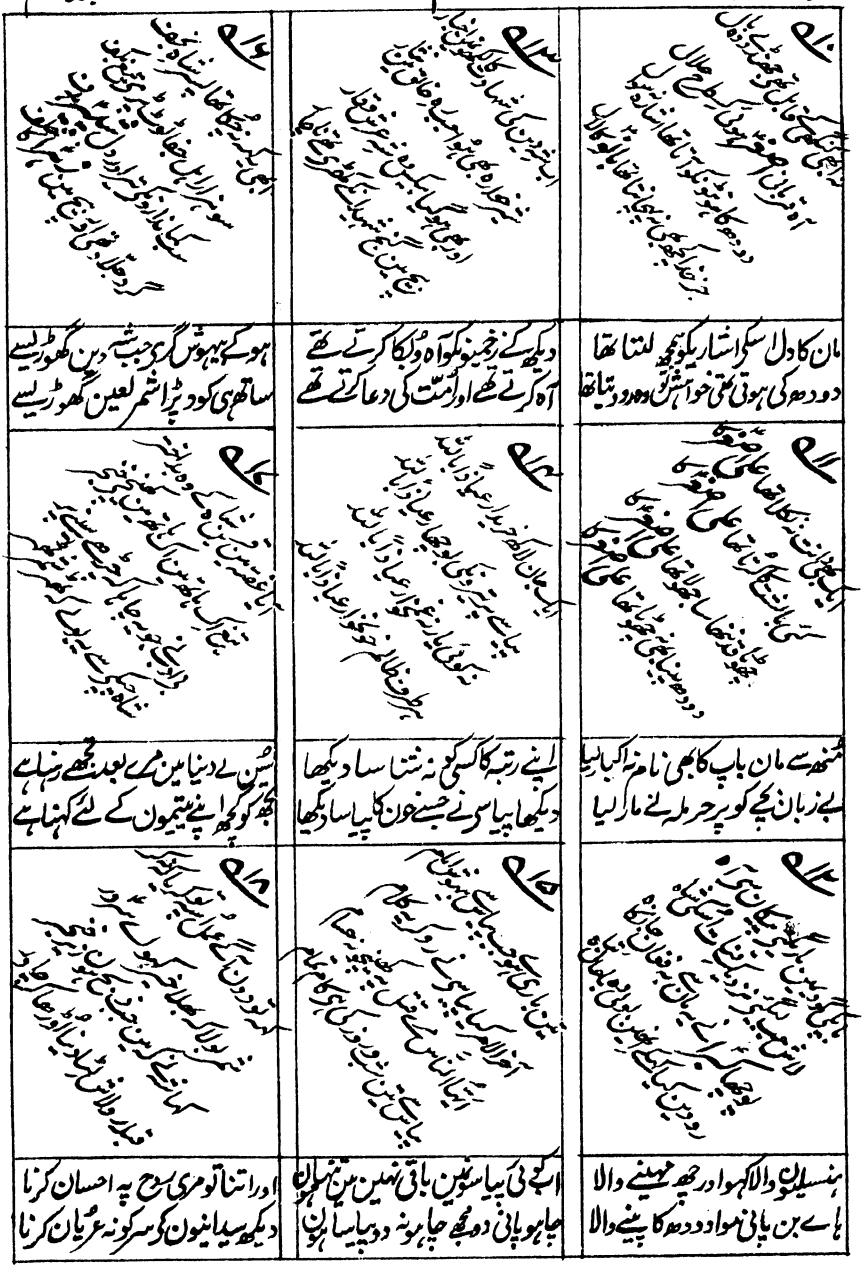

۱۰
ماں کا دل سکا اشارہ کو سمجھ لیتا تھا
دودھ کی ہوتی تھی خواہش تو دودھ دیتا تھا

۱۱
دیکھ کے زخمونکو آہ و بکا کرتے تھے
آہ کرتے تھے اور اُمّت کی دعا کرتے تھے

۱۲
ہوکے بیہوش گری جب سے دین گھوڑے سے
ساتھی ہی کود پڑا شمر لعین گھوڑے سے

۱۳
منھ سے ماں باپ کا بھی نام نہ اکبر لیا
بے زبان بچے کو پر حرملہ نے مار لیا

۱۴
اپنے رتبہ کا کسی کو نہ شناسا دیکھا
دیکھا پیاسے نے جسے خون کا پیاسا دیکھا

۱۵
حسین کہتے ہیں دنیا میں مرے بعد تجھے رہنا ہے
بھتیجو کچھ اپنے یتیموں کے لئے کہنا ہے

۱۶
ہنسلیوں والا کہوا در چھ مہینے والا
ہائے بن پانی مواد دودھ کا پینے والا

۱۷
اب کوئی پیاسا نہیں باقی نہیں میں تنہا ہوں
چاہو پانی دو مجھے چاہو نہ دو پیاسا ہوں

۱۸
اور اتنا تو مری روح پہ احسان کرنا
دیکھ سیدانیوں کو سر کو نہ عریان کرنا

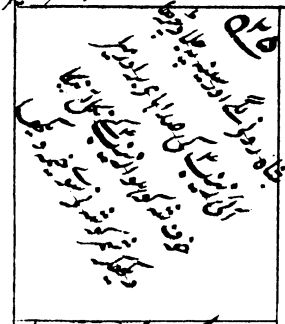

کل وارث ہوا باپ کی بیٹا بیٹی کا نہ بیٹی
جسکا وارث نہ ہو اس سے ملا لیتا کیا
ایسی ہی بیٹی کی ہیں لاش کو دیتے ہیں لحد
بیٹیوں کے سر پر خاک کے پھرا نے کیا

یا تو روضہ پہ نبی کے انھیں پہونچا دینا
یا انھیں وار ثونکی قبر پہ ٹھلا دینا

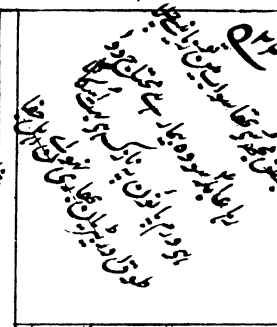

پاس کرنا نہ مرا خوف الٰہی کرنا
تازیانہ کوئی مارے تو مناہی کرنا

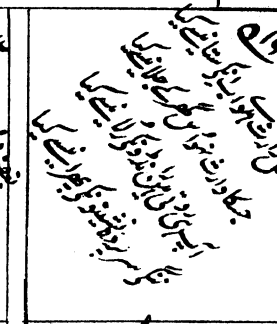

لب ہل سکتے تھے جو کہتے کہ جا او زینبؑ
ہاتھ اوٹھا کر کہا ڈیوڑھی پہ آؤ زینبؑ

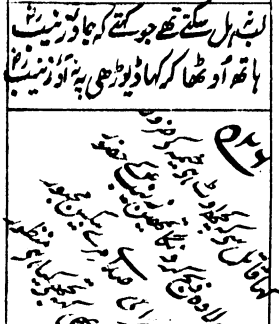

پیاسی بچون کو مرے پانی ذرا سا دینا
اور اگر پانی نہ دینا تو دلاسا دینا

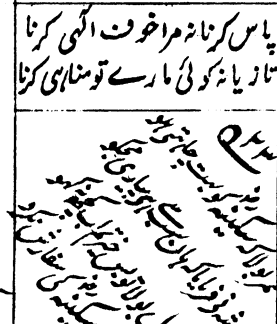

مین طمانچے سے مارونگا گھر کبھی لونگا
جتنی دیجائیگی ایذا اب اُسی کو دونگا

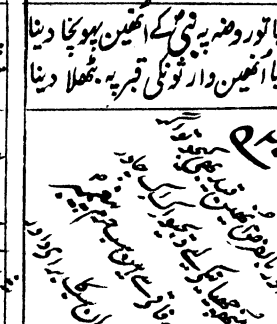

ہی ہی فکر تمھین در پہ بہن روتی ہو
فاطمہؑ روک کے چادر کو کھڑی ہوتی ہو

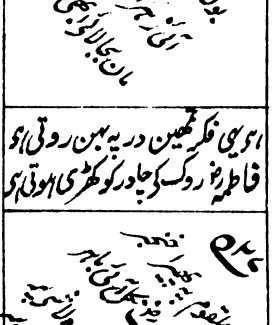

کل تلک تھی مرے سینے کی وہ سونیوالی
اب وہ ہی صاحب تم مری ہو نیوالی

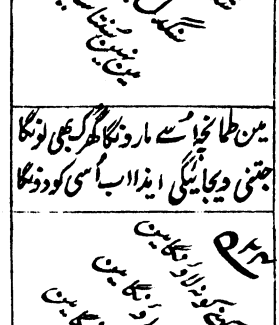

بے ردائی تو ہی ناموس پیمبرؐ کے لیے
تازیانہ ہی فقط عابدؑ مضطر کے لیے

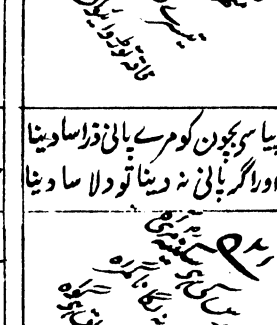

رو کے چلائی کہ میدان مین آئی زینبؑ
اور بھائی کے گلے لگنے نہ پائی زینبؑ

۲۸

جو وقفہ دیا باپ نے اجی ہاں باپ نے اجی
جلد سم کاٹ لیا ہاں باپ نے اجی
تیغ بیان نہ پیا باپ نے اجی
ذبح پیاسا ہی کیا ہاں باپ نے اجی
اسطرح کہ نہ بین بچھڑے کسی بھائی سے
کچھ وصیت بھی نہ کی اپنے مہان جائی سے

۲۹

فوج کے وقت جو ہوئی بین ان انگارہ بین
ہی تم کہتے سکینہ سے خبردار بین
بن کہو ایک بچون کی ہے غمخوار بین
لیکن اب ظلم سے اعدا کے ہاؤ ہا جا بین
فوج جاتی ہے سوے آل نبی بھائی
دار فی آل نبی کی کرو ہم کو بھائی

۳۰

اٹھو بھائی کہ لعین آ پہنچا کرو ہوار
اٹھو بھائی کہ آگ خیمہ بین فوج کفار
اٹھو بھائی کہ تمتمہ ہے بیٹا بیمار
اٹھو بھائی کہ جلی مسند شاہ ابرار
یون بن بھائی اپنے وقت بین آ جھوٹے بین
بھائی اصحاب بھی نزدیک علو لوٹے بین

۳۱

اٹھو بھائی کہ ریا بھی کا ہوا بار
اٹھو بھائی کہ سکینہ کے طمانچہ مارا
شور ماتم و فغان سے نکلا ہوا دل بارا
بس دگر اب نہین خاموش کرو قہر کا مارا
گر کہ حاسد نہ کہے تجھ کو سخن کی تو نہیں
تجھ کو کافی ہے شہنشاہ زمن کی تو نہیں

۴۱ مرثیہ

آخری روز امام مہ محرم ہے آج
آخری سید مظلوم کا ماتم ہے آج
دفتر دین نبی درہم و برہم ہے آج
حلق شبیر پہ اور خنجر ظالم ہے آج

مومنین ریز زمین تعزیہ دفناتے ہین
آج دنیا سے حسین ابن علی جاتے ہین

۴۲

آج رخصت کی ہے زینب سے حسین مظلوم نے
بیکسی ماں کی دکھائی ہے یتیمی بی بی
اہ قیامت کا یہ دن اور یہ مصیبت کی گھڑی
درد خیمہ سے یہ بیماری ہے شدت کی گھڑی

ہی یہ وہ صبح کہ سر دینے کو جاتے ہین حسین
الوداع آل پیمبر کو سناتے ہین حسین

۴۳

ہی یہ وہ صبح کہ رخصت ہین شہ دین ہوتے ہین
ہی یہ وہ صبح کہ ہاتھ پکڑے ہوئے سجاد کو سمجھاتے ہین

۴۴

ہی یہ وقت کہ ہی خاک اڑاتی زینب
شہ کو ہی آخری پوشاک پہناتی زینب

۴۵

اب سکینہ کو صبوری نہ بلوایا ہی
ہی معصوم کو صورت مین نہ دکھایا ہی
وہ جلی ہی گلے سے لگ کے نہ بہلایا ہی
شب کو بیٹی نے بہت ہاتھ نہ پھیلایا ہی

دیکھ کر بیٹی کا منھ سینہ پھٹا جاتا ہی
شمر ملعون کے طمانچون کا خیال آتا ہی

۴۶

اب علی اصغر بیمار کی باری آئی
دودھ بخشا نہ لبون پہ سکینہ روئی
خاک بھی بھی ہی قاسم کے بدن پہ ملی
منھ نہ دیکھا ہی کنارہ ہی پہ دولھا رو کے

اب منا بیٹون کو حضرت کی بہن دیتی ہین
شہ پہ ہو جائیو صدقے یہ قسم دیتی ہین

۴۷

ہی یہ وقت کہ رخصت ہی شہ دین ہوتی ہی
آج ہی فاطمہ کے در پہ عزا بچھتی ہی
آج ہی بانو دلہن بیوہ ہوئی جاتی ہی
آج ہی بیبیون کی چادر لٹی جاتی ہی

آج مقتل مین گل فاطمہ برباد ہوئی
آج نائب شہ مظلوم کے سجاد ہوئے

۴۸

آج ہی زینب دلگیر کی رخصت ہوگی
باغ مین حال کی نہ نخل کی نہ لالہ کی
آج ہی بیبیون کی چادر لٹی جاتی ہی
آج ہی بانو کی بھی مانگ اجڑتی ہی

آج برباد ہی زہرا کی کمائی ہوتی
آج پانی پہ ہی پیاسون سے لڑائی ہوتی

۴۹

آج ہی ہوگا نہ کوئی بیکس و تنہا ایسا
آج ہی ہوگا نہ کوئی بیکس و تنہا ایسا
آج ہی ہوگا نہ کوئی بیکس و تنہا ایسا
آج ہی ہوگا نہ کوئی بیکس و تنہا ایسا

آج میدانمین زخمی شہ دین ہوتی ہین
اپنے غمخوار دنکا لاشہ پہ گھڑے روتی ہین

خاک پر عرش معظم بھی گرا چاہتا ہے
شہر مظلوم کے سینہ پہ پڑھا چاہتا ہے

پسر فاطمہؑ پر جبکہ بڑی آفت تھی
یہی دن تھا یہی تاریخ یہی ساعت تھی

رونے ہین جور و ملک فاطمہؑ کی جانی کو
شیر اب آتا ہی لاشون کی نگہبانی کو

۱۹
ملگئی خاک مین شبیرؑ کی شاہی ہو آج
جرح پرسائے پرندونکو تباہی ہو آج

۲۰
صبر بھونکون یہ سر فیل رضا مانگتا ہی
سر شہ بخشش امت کی دعا مانگتا ہی

۲۱
بولین زینبؑ کہ گنہ کیا مرے بیمار کا ہی
اسکو مت مار دیہ مارا ہوا آزار کا ہی

۲۲
باپ کو مار کے جو میرے سرہانے آئے
کیا مجھے سوگ کے کپڑے ہو بنانے آئے

۲۳
ہم نبی فاطمہؑ سادات ہین اشراف ہین ہم
ہم سے تم صاف نہین تمسے مگر صاف ہین ہم

۲۴
تمکو ہم رنج دلانیکے لئے آئے ہین
طوق و زنجیر پہنانیکے لئے آئے ہین

۲۵
شور رتھا آفت تازہ ہی دکھائی جاتی
شیر کے پوتے کو بیڑی ہی پنھائی جاتی

۲۶
شاہنون سے بانوؑ سلطان مدینہ بولتی
اگر بھائی کی گردن سے سکینہؑ لپٹی

۲۸

قتل فرزند کو یہ ہونے نہیں دیوینگا
طوق عباسؑ ابھی خوش کہو پہن لیوینگا

۲۹

باپ کے سامنے بیٹے پہ ستم ہونے لگا
وہ اُدھر رونے لگا باپ اُدھر رونے لگا

۳۰

عذاب کوئی بھی درپیش جو تو لا دیگا
قتل یہ نازوں کا بالا ابھی ہو جا دیگا

۳۱

بیڑیاں مجھ کو پنھاؤ تو قدم حاضر ہین
عذر کس بات کا ہر طرح سے ہم حاضر ہین

۳۲

ہاتھ کیون اپنے بندھاؤ نہین اُست کیلیے
ہتکڑی آئی ہے بیٹا تری بیعت کیلیے

۳۳

کیون مصیبت مین سر شیمہ ہو ہوتی بیٹا
تم بھی آخر ہو اوسی شیر کے پوتی بیٹا

۳۴

دُکھ سہو قید رہو نالہ و فریاد کرو
کلمہ گویون کو جہنم سے پر آزاد کرو

۳۵

قید سے اتنا سراسیمہ نہین ہوتا ہون
تنگ سر کھلے مان بہنون کو مین روتا ہون

۳۶

تنگ سر کھو نہ تم بانو کو اور زینبؑ کو
میں چھپائے ہوئی ہون اپنی ردائین سب کو

حل مشکل کو یدا للہ ہین آئے بیٹا
طوق ہا تھو نہ پہ چلینگے وہ اٹھائے بیٹا

لرزہ مین لاش شہنشاہ مدینہ آئی
خون بھرا کرتا دکھانے جو سکینہؑ آئی

کم محبت کوئی اس درجہ بھلا کرتا ہے
آکے اتنا بھی نہ بولے کہ یہ کیا کرتا ہے

ایک مظلوم نظر بند تھا بے پیرو معین
شیر شبیرؑ کا جکڑا گیا زنجیر و معین

آپکے سینہ پہ ظالم جو چڑھا ہی بابا
اُسنے دشمی مرے کا نو نکو کیا ہی بابا

اپنے دلسے نہ سکینہؑ کو بھلانا بابا
قید مین روز مرے خواب مین آنا بابا

لاشے اب اُنکو دکھاؤ اُنکو
خیمو مین روئے ہین نین بھی رلاؤ اُنکو

سہل مت جان سکینہؑ کا رلانا ظالم
بھول جائیگا غریبونکا ستانا ظالم

عرض کرتا ہے کہ اب مقصد اپنا دین مین
یا علیؑ چھوڑکے در تیرا کہان جاؤنگین

رباعی

حاصل جسے اقبال کی حضوری ہوجائے
عصیاں کی تری گی دوری ہوجائے
اس محفل عالی مجلس پر نور حسینؑ
ناری بھی یہاں آئے تو نوری ہوجائے

رباعی

احسان ہیں کیا کیا مجھ عاصی پر آپ کے
اے تو بنا یہ مصطفیٰ ہیں آپ کے
گر مرحبا ای سے دن بھی تمہاری خاطر
بیٹے پہ وطن کو کربلا میں آئے

رباعی

جو مجلس ماتم میں یہاں روتا ہے
ہر فرد گنہ اس کی خدا دھوتا ہے
ثابت ہے یہ حدیثوں سے کہ قطرہ اشک
ہر زخم حسینؑ کی دوا ہوتا ہے

رباعی

افسوس کہ جو مالک کوثر ہوئے
پانی نہ دیا دشمن بے پر ہوئے
ماں جائے پہ تھوکر کی اکبرؑ کی نہ فکر
دردا سر زینبؑ پہ بھی چادر نہ رہے

۱
ذکر اُس کے سخن کا ہی جو فخر فصحا ہے
خود آیۂ رحمت ہی سخن وحی خدا ہے

۲
الہام کا رتبہ سخن پاک سے جانا
قرآن کو قرآن دہن پاک سے جانا

۳
پالوس ہوا آپ کے رسولِ عربی کا
سنتے ہی کلام اُسنے پڑھا کلمہ نبی کا

۴
جانے دو شرف انکا جو قرآن کو جانے
قرآن ہے اول انھیں بھیجا ہے خدا نے

۵
ہے فخر رسولانِ سلف ذات انھیں کی
رکھتی ہے دو عالم پہ شرف بات انھیں کی

۶
اُمید زبان قطع ہے خوبی بیان سے
دندانِ نبی دانتوں کے جداتبع زبان سے

۷
سب حال ہے آئینہ دلِ خیر امم پر
دو لفظوں کے مانند دو عالم ہیں قلم پر

۸
قبلے کی خبر تھی نہ کسے عیش و طرب میں
پر اپنی جماعت کا وہ قبلہ تھا عرب میں

۹
پیرہن پڑھوں عناسبق علم و ہنر کا
طالب ہوں میں عینک کے عوض نورِ نظر کا

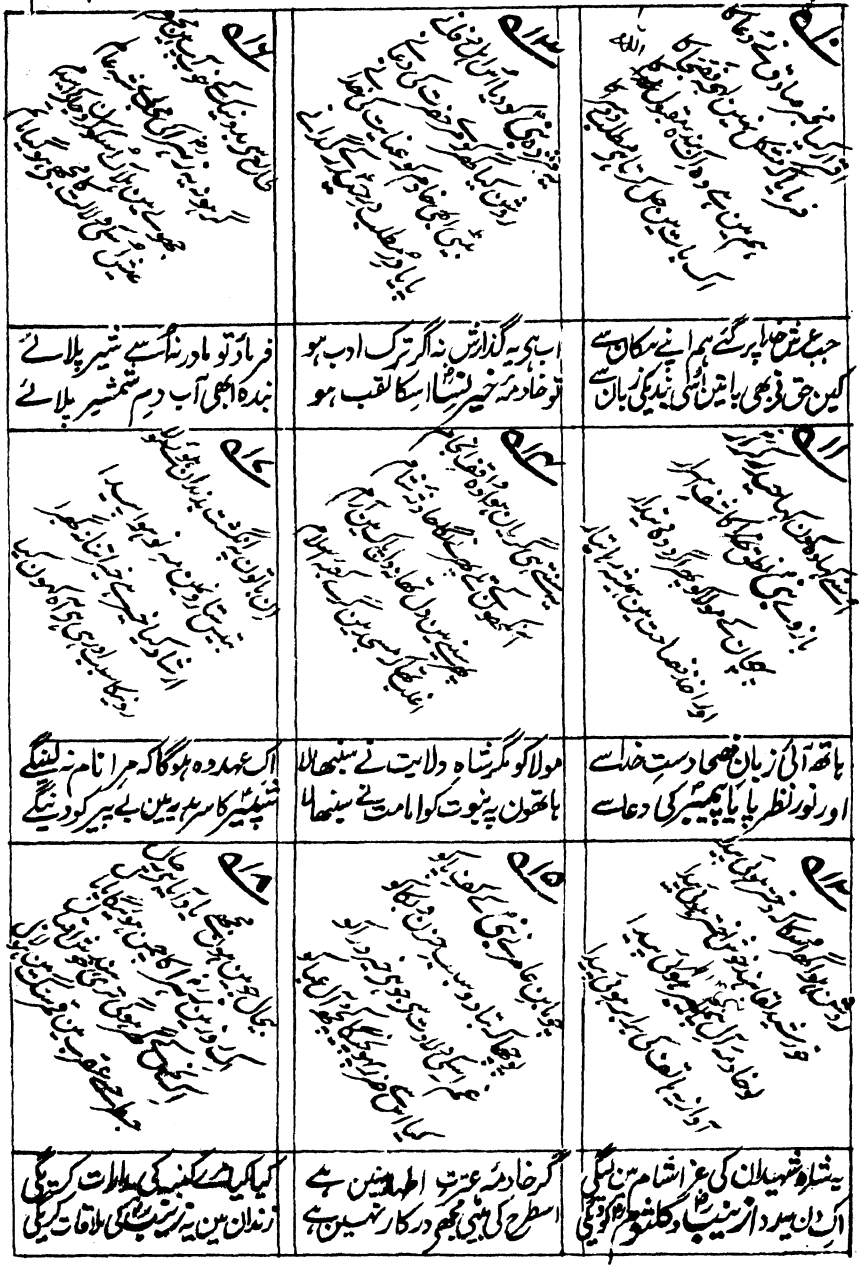

۱۹

وہ بیکسوں کا آسرا وہ بے وطن کا گھر
وہ بے پدر یتیم کا ماں جائے کا پدر
وہ بے برادروں کا برادر وہ بے پسر
وہ بے ردا کا ساتر و بے چادر کا چادر
وہ بے عصا کا عصا وہ بے یار کا یار

۲۰

شیعو یہ بے پدر کا کلمہ گویوں پہ جور کے
ہم ہونگے فوج حکم سے اللہ احد کے

۲۱

اس کی لحد کی وہ ذرہ ہے مری نور نظر ہے
سر پر بھی اسی خاک کا منظور نظر ہے

۲۲

افزود و توانائی بھی ایک پہ گھڑی تھی
حیدر کی دلاوری کی گھٹی میں پڑی تھی

۲۳

سب بیٹیاں ہیں بیٹوں کے یا رب جہان میں
پہونچا دو مجھ کو خدمت خاتون جنان میں

۲۴

ہر آنکھ کا تارہ مہ کامل نظر آیا
بچپن ہی میں فرق حق و باطل نظر آیا

۲۵

ہر قسم کی خوبی سے وہ آراستہ پایا
مادر نے دھو کے سادہ دودھ پلایا
نظروں کے گرد پھرا کئے عفت میں جھولا یا
گہوارے کی جنبش سے دلاور کا سا یا

۲۶

اس خاک کا سر مہ جو ہوا بند کو بر
اس خاک کی آبی ہے جو ہے چشم کو نور
تھا خاک میں نم نیند کو ہر دم فا طمہ زہرا
یا رات کو بچوں نے کبھی کھو میں نہ پھرا

۲۷

شکر خدا کہ آپ کی خدمت کو پا گئی
بیٹی کی آرزو تھی بہو کام آ گئی

۲۸

نکہت کا یہ سرمہ تھا نہ یہ طور کا سرمہ
ہاتھ آیا تھا شبیہ کو فقط نور کا سرمہ

۲۹

ہم کار براری کو ہماری ہوئے پیدا
ہم تکیہ زیر داری کو تمھاری ہوئے پیدا

۳۰

یہ کہکر دفن فاطمہ زہرا غم گسار
کی دل دہی فضہ کی کہ اب تو نہ کر پکار
پیارو ہوئی بی بی تو ہوا وہ بھی بے پدر
دکھیا تجھے فقط دم فاطمہ کی تھی

۳۱

کی دل دہی فضہ کی کہ اب تو نہ کر پکار
پیارو ہوئی بی بی تو ہوا وہ بھی بے پدر
دکھیا تجھے فقط دم فاطمہ کی تھی

۳۲

یاں قبح فضاحت ہے وہاں حسن بیان ہے
رہنا تجھے منظور یہاں ہے کہ وہاں ہے

۳۳

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۳۴

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۳۵

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۳۶

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۳۷

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۳۸

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۳۹

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۴۰

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۴۱

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۴۲

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۴۳

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۴۴

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۴۵

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۴۶

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۴۷

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۴۸

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۴۹

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۵۰

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۵۱

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۵۲

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۵۳

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۵۴

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۵۵

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۵۶

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۵۷

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۵۸

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۵۹

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۶۰

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۶۱

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۶۲

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۶۳

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۶۴

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۶۵

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۶۶

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۶۷

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۶۸

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۶۹

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۷۰

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۷۱

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۷۲

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۷۳

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۷۴

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۷۵

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۷۶

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۷۷

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۷۸

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۷۹

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۸۰

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۸۱

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۸۲

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۸۳

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۸۴

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۸۵

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۸۶

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۸۷

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۸۸

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۸۹

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۹۰

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۹۱

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۹۲

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۹۳

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۹۴

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۹۵

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۹۶

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۹۷

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۹۸

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۹۹

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۱۰۰

اس طفل کا ہر حرف ہے اک نکتۂ دیں کا
یہ قرۃ العین ہے حسین اور حسین کا

۳۸

[illegible]

[illegible]

۳۹

[illegible]

۴۰

[illegible]

۴۱

[illegible]

۴۲

[illegible]

۴۳

[illegible]

۴۴

[illegible]

۴۵

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۵۵

وہ بیسواؤں کے بیمار داری کی خبر کو جانا
شتابی سے اُٹھا کر ہاتھ اور دامن کو پہچانا
پھر اس کے گھر کو فوراً وہاں سے لے کے روانہ ہوا

یہاں بزمِ مصیبت ہے وہاں عیش و خوشی ہے
واں عزت و حشمت ہے یہاں فاقہ کشی ہے

۵۶

فریبِ دنیا سے کر دو دل کو
وہ کر دو تو یہ کر دو فاسق کی کثرت
یہ بندہ مرا بھائی ہے سب اہلِ عیال
رکھتا ہے خدا کا نام ہر دم لب پر

تبدا تمھیں کون بھلا دے نجف ہے
وہ ہند سکا پوتا ہی یہ زہرا کا خلف ہے

۵۷

وہ بیمار کی پرسش کو جانا یقیم
شیطان کا وہ وسوسہ سے جانا بچانا
وہ دردِ یتیمی کا وہ ایذا سے آرام
وہ دیر سے گھر آنا وہ فاقہ سے اسلام

وہ جہل میں بوجہل یہ دانش میں نبی ہے
وہ بخل میں قارون یہ بخشش میں علی ہے

۵۸

وہ سیدانی جو بندی تھی آزاد کیا ہے
لیکن مرے جان اور حضرت ہی نے یہ کیا ہے
دنیا میں کسی کی نہ ہوئی ایسی حمایت
کہتے تھے خدا بخشے بڑی نیک بی بی تھی

اب میل کسے دولت دنیا کی طرف ہے
کافی مجھے تا زیست یہی فخر و شرف ہے

۵۹

وہ بندہ موحد وہ عبادت میں یکتا
یہ طور کا شعلہ وہ تجلی کا تماشا
وہ بخشے ہوئے بندوں کی بخشش کا سبب یہ
وہ عاصی و غافل یہ گنہگاروں کا ملجا

یہ خیر ہے وہ شر یہ نکوئی وہ بدی ہے
وہ بندہ ہے بلاشک یہ خلیل احدی ہے

۶۰

وہ نارِ فروزاں کو زقوم بھجایا
وہ زخم سے ہم دم کو مرے یار نے پایا
وہ یوسفِ بے مثل کو یعقوب سا بیٹا
وہ قبر سے بھی جس نے قیامت کو اٹھایا

اور مصحفِ معبود کی صحت یہ فقط ہے
وہ حرف غلط لفظ غلط غلط فر غلط ہے

۶۱

وہ زندگی میں بھی نہ جھکا ظلم پہ جابر
وہ مرنے پہ بھی ہے ظلم سے ڈرتا ہوا قادر
وہ ظلم سے ہے ظالم و مظلوم کا ناصر
وہ قبر سے بھی ہے عدل و قیامت کا برابر

زنار ہے وہ گردنِ ارباب خطا کا
اور نام خدا سجدہ ہے یہ دست خدا کا

۶۲

وہ ظلم پہ ہے ظالم و مظلوم کا حامی
وہ ہے ستمِ ظلم کا ہر راہ سے ناہی
وہ ہے ستمِ ظلم کا ہر راہ سے ناہی
وہ ساتھ ہے ہر ایک کے ہر حال میں راضی

نخوت ہو اگر ملک پہ اُس اہلِ جفا کو
رلجاتے ہیں یاں دونوں جہاں ایک گدا کو

۶۳

وہ خاک کہ ہے جس پہ ترا مرقدِ انور
اب تک ہے معطر ترے روضہ کی فضا سے
ساتھ اور ہے اس خاک کی یاں مرقدِ انور
ہے خاک کی تاثیر کہ ہے خاک کا جوہر

اللہ کا ڈر ہے نہ پیمبر کا ادب ہے
سادات کی لونڈی پہ یہ کیا قہر و غضب ہے

امید مدد پر نجف پاک کو دیکھا
سیدانیوں کے مشوق زیارت میں مرد نگی
یہ دہم نہ تھا اسکو کہ لٹیجا سگی زینب
تھا ہند کا احوال مگر سوگ نشین کا
یہ دھیان نہ تھا زلف بندھی ہوگی کسی سے
لشکر تو چلا شام سے شبیر وطن سے

گل تازہ کھلا قتل شہ تشنہ گلو سے
سبزہ ہوا لالے کی طرح لال لہو سے

محشر ہے بپا مالۂ جنات و ملک سے
دنیا میں برستا ہے لہو آج فلک سے

کیوں قتل وہ ہونے لگا کیا اُسنے خطا کی
کچھ کہہ کوئی تقصیر امام دوسرا کی

ناگاہ مصلا اُسے گلگوں نظر آیا
ملبوس جو پہنے تھی وہ پرخون نظر آیا

اس معرکہ میں تیر اخر نہ ہوا خالی
ہلتی ہے زمیں کس سے زمانہ نہ ہوا خالی

اس کہنے سے تیرے مرا دل کانپ رہا ہے
کچھ اصل ہی اسکی کہ مری صندسی کتا ہے

سمجھی کہ بلا چرخ سیہ فام سے اُتری
پڑھتی ہوئی وہ ناد علی بام سے اُتری

تاریکا کمین نام نہیں چرخ کہن میں
اک روز نہ شمس و قمر آئے تھے گہن میں

اسدرجہ جو تو اُنپہ تصدق ہو فدا ہے
بسلا تو کہ زہرا سے قرابت تجھے کیا ہے

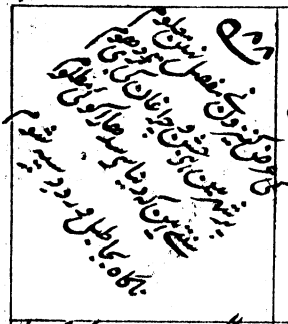

پوچھا نہ کسنے یہ جن بند و کو ہو خوف خدا کا
رشتہ ہو اطاعت کا عقیدہ ہو ولا کا

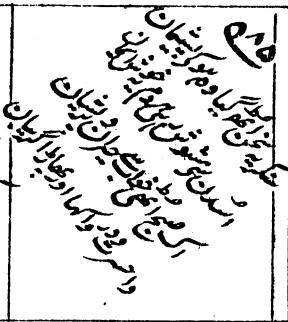

گھبرا کے خواصون نے کہا خیر ہو بی بی
حال آپکا اسوقت بہت غیر ہو بی بی

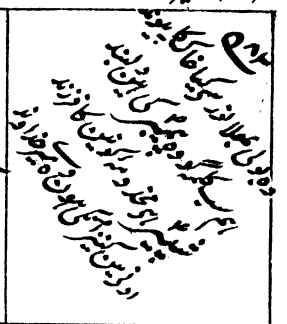

دل ہلگئے جنبش مین زمین و فلک آئے
سر ننگے بنی فاطمہ ناکے تلک آئے

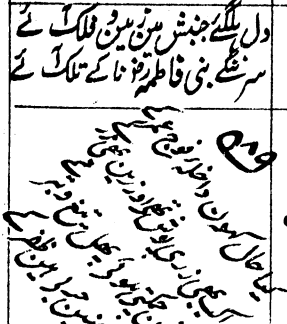

بیکا ہو بال انکا تو مین بھی نہ جیونگی
یان بیٹھنا کیسا نہ کھڑے پانی پیونگی

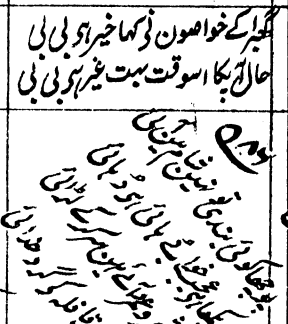

اُس نسوہ مرثہ ترسے مواسن پہ بسے ہین
اُس قافلے کی آگے نبی پیٹ رہے ہین

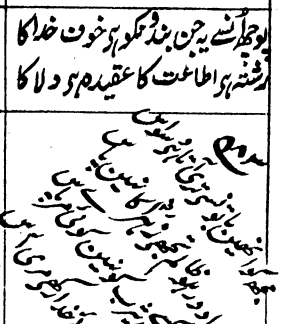

ان بجلیون نے باغ نبی خشک کیا ہی
شیر نکا انھین مچھلیون نے خون پیا ہی

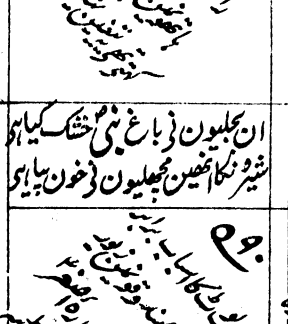

دنیا کیلئے آل عبا کو بھی تو بھولا
بندون کو تو بھولا تھا خدا کو بھی تو بھولا

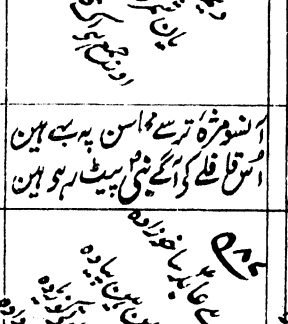

اک بی بی کے سر کھلنے سے حال کھلا ہین
گویا کہ مری فاطمہ کے بال کھلے ہین

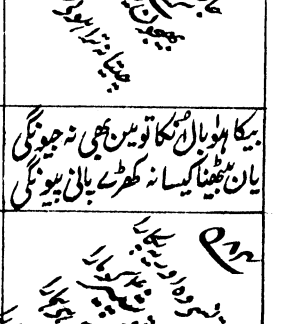

غل تھا وہ اثنا عشر ہو حسین ابن علی کا
یہ سید و سجاد کے سر ہین یہ کنبہ ہو نبی کا

۹۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۹۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۹۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۹۴

تشہیر ہوئی کوچہ و بازار مین زینبؑ
بازار سے اب جاتی ہی دربار مین زینبؑ

تھا مقنعۂ زر خواہر بے پیر کے سر پر
پھرتا نہ تھا شبیرؑ کی ہمشیر کے سر پر

سر ننگے یہ ہمشیر امام مدنی ہے
ہی ہی نہ کہو بے ادبی بدتمیزی ہے

۹۵

ذی حلم و مروت نہ حیا ہے نہ ادب ہی
بے پردہ کیا پردہ نشینون کو غضب ہے

چلائی کہ فریاد رسول عربی کی
یہ توہری سیدانی نواسی ہی نبی کی

کرسی سے گری ہند جگر بین مٹھ کو پھرا کے
سر پیٹتی باہر گئی چادر کو گرا کے

۹۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۹۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۹۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۹۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۰۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۰۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۰۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۰۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۰۱

بانو کی حسین سم کے عابد کی بلا لی
منھ پھیر لیا قبلہ سے اور آنکھ چرا لی
زینب نے عجب نعرۂ حیدری مارا
حاکم سے کہا سوچ نہ خالق کی ہے یاری

بنت شہ مردان ہوں نہ مر نیسے ڈرونگی
اسوقت تو قائل تجھے مجمع مین کرونگی

۱۰۲

سر کھلے ہوئے کی ہے فضا بند نقاب
دیکھا نہ کسی نے رخ زینب کبھی بیتاب
دل کانپ گیا ہاتھ سے تلوار گری ہے
آنکھون کو جو نیچا کیا ہیبت نے علی کی

سب نے ادب ہند سے منھ پھیر لیے ہین
ہم آل نبی ہین انکی تماشے کے لیے ہین

۱۰۳

بولا کہ ہے ہے یہ تو ہے بیکس کی پناہ
دیکھا کبھی نہ زینب و کلثوم نے یہ راہ
پھولون سے تھا جو ہودج زینب کا گہوارہ
یہ بنت یداللہ کا ہے وہ دار الامارہ

سر ننگے ہی یہ صاحب معراج کا کنبہ
یا ہے یہ کسی بیکس و محتاج کا کنبہ

۱۰۴

واجب ہے تجھے بانوی دلگیر کی حرمت
وہ ہی تری حرمت یہ ہی شبیر کی حرمت

۱۰۵

منھ فق ہوا ہوش اڑ گئے حضرت کی بہن کے
گھبرا کے گری سر پہ شہنشاہ زمن کے

سب قوم کے اشراف ہین خاصان خدا ہین
بے وارث و والی ہین گرفتار بلا ہین

۱۰۶

چلاتا ہی تو ہند کی صورت کو نہ دیکھو
فرماتے ہین حیدر مری عترت کو نہ دیکھو

۱۰۷

رکھ لیجیے پردہ مری عترت کا حیا کا
صدقہ علی اکبر کی جوانی کی قضا کا

سر ننگے ہی یہ احمد مختار کا کنبہ
یا اور کسی خاصۂ غفار کا کنبہ

۱۱۰
حیران ہوں اے اندر کہ شاہ کونین
یہ ماجرا آج غیر سے فاطمہ کون
پوچھا کہ بھلا خیر ہے فاطمہ کون
بیبی نہ کہی گئی کہ بی بی زینب

۱۱۱
ہے ہے بھری اک زہر کی ہی اسمین کہ بھوے
بالکل کسی بی بی مین نہ بی بی کی بو آئے
بھولی ہوں نہ زینب کو مین حیدر کی صدا کو
پہچانتی ہون مین تو جگر گوشۂ زہرا کو
آنکھون مین ہی پھرتی ہی اس انور کی ادا کو
کونڈی ہی اولاد خوار نکو خوار انھین کی
صورت یہ انھین کی ہی یہ گفتار انھین کی

۱۱۲
زہرا کا گھرانا بجھی کیا بھول گیا ہی
زینب کا ٹھکانا بجھی کیا بھول گیا ہی
نیلین اٹھانا بجھی کیا بھول گیا ہی
تسلیم کو جانا بجھی کیا بھول گیا ہی

۱۱۳
زینب کا برادر غضنفر ہی
اس زلف کی خواری کی خبر اور ہی کچھ ہی
لیلاے جگر بند شہ خیبر ہی
زینب کا برادر ہی برادر ہی

۱۱۴
زینب کی زبان کی یہ اثر ہی
اس زلف کی خواری کی خبر اور ہی کچھ ہی
لیلاے جگر بند شہ خیبر ہی
زینب کا برادر ہی برادر ہی

۱۱۵
اے اکبر مہ پیکر نازک بدن اے ہی
اے ہی ہی مری جان کی جان اے ہی
اے ہی ہی مری جان کی جان اے ہی
اے ہی ہی مری جان کی جان اے ہی

زینب پہ بلا مین ہی شبیہ کرب و بلا کا
خود ہند ہی وہ وارث اس گھر کی خدا کا
زینب پہ ستم ہی ستم اور آج ہوا کا
خورشید ہی وہ ماہ ہی وہ نور خدا کا
محتاج ہوئی کس کی ساداتون کی ردا کے

زہرا کی طرح خاص قدیر ازلی ہو
سو مین کہون لاکھون مین کہ تم بنت علی ہو
اے ہی ہی مرے مولا یہ ترا بیر ہی لگن مین
ہی ہی مری شہزادی یہ زینب ہے رسن مین

کنبہ یہ بلا مین ہی شبیہ کرب و بلا کا
اور قافلہ لوٹا ہوا شاہ شہدا کا
اے ہی ہی مرے مولا یہ ترا بیر ہی لگن مین
ہی ہی مری شہزادی یہ زینب ہے رسن مین

آداب پیمبر نہ کیا ہاے شقی نے
اس طشت کی خاطر تمھین بالا تھا نبی نے
آنکی یہ لیاقت ہی کہ دربار مین آئین
سر کھولے ہوے شام کے بازار مین آئین

حیران ہون اے اندر کہ شاہ کونین
یہ ماجرا آج غیر سے فاطمہ کون
پوچھا کہ بھلا خیر ہے فاطمہ کون
بیبی نہ کہی گئی کہ بی بی زینب

آواز یہ آئی کہ شہ کرب و بلا کی
اے اکبر مہ پیکر سیہ کار ہوا کی
اب کس لب پہ ہی نوحہ ی شاہ شہدا کی
ہی ہی مری جان کی جان اے ہی

۱۱۶
حضرت سے کہا قتل کو میدان مین آئے
سر بیچنے کو نکلے تھے سر بیچ کے آئے
کہتا تھا جو ہر ایک سے ہی ساتھ ہی سائے
دعا دی لا اولاد نہ خدا کسی کو کرے

۱۱۷
زینب کا وہ زینب کو سہارا ہی جتانا
دشمن عیان یار نمودار ہی جتانا
خالون جان یار نمودار ہی جتانا
کہنا ہی ارے قوم نمودار ہی جتانا

۱۱۸
ہے ہے بھری اک زہر کی ہی اسمین کہ بھوے
بالکل کسی بی بی مین نہ بی بی کی بو آئے
بھولی ہوں نہ زینب کو مین حیدر کی صدا کو
پہچانتی ہون مین تو جگر گوشۂ زہرا کو
آنکھون مین ہی پھرتی ہی اس انور کی ادا کو
کونڈی ہی اولاد خوار نکو خوار انھین کی
صورت یہ انھین کی ہی یہ گفتار انھین کی

مین پیار کی موتی کا ہیکو ہون نگینا
یہ کہتی ہی منھ پھیر کے رو رو کے زینب
شیر ببر مین چرخ دو شین سر کو اوٹھاے
اب شہر کے جو نین پھرے نوک سنان پر

۱۱۸
یوسف کی بھی فرشتوں نے کی صدق
یوسف نے بے نیازی و خدا کی کی صدق
بھائی نے بھائی کی نہ کی صدق
بیٹے نے باپ کی نہ کی صدق
بیٹی نے باپ کی نہ کی صدق
کونین نے کی عترہ و فا کی کی صدق

۱۱۹
آقا کو بیڑیوں میں جکڑے ہوئے لائے
قاسم کو بھی بلائے علی اکبر کو بھی بلائے
عباس کے بھی ہاتھ کٹے ہوئے لائے
اصغر نہیں تو ننھی سکینہ دکھائے
آواز دی سر سے کہ تنہا نہیں ہوں میں
سب کہنے لگے ہم تو فدا ہوں نہ کہو غم ہیں

۱۲۰
یہ سنتے ہی خود ہو گئے حکم کیا جاؤ
ہمسا کی سب عورتوں کو جلد لے آؤ
اس لونڈی کو مولا کا عزادار بناؤ
ایسے ہی مجھ سے سب کی محبت کا بتاؤ
بولا سر شبیر کہ اجر اس کا خدا دے
دو حرف یہی بانی سکینہ کو بلا دے

۱۲۱
چلائی سکینہ کہ میں قربان تھا جاؤں
بازو مرے کھلوا دو میں لاشہ کو بچاؤں
بولا کہ ابھی ظالم نے ظالم نہ بجھاؤں
یہ سنتے ہی لیٹا رہا جو کچھ کہ کہا ہے
لاشہ ابھی دو دن کی خبر لیجیے بابا
جا دیکھ بھی لی اماں کو دلا دیجیے بابا

۱۲۲
خاموش ہو بیکس کی بہو خون دل افگار
ہر دو نے نظر کی کہ تباہی ہوئی اظہار
دیکھے نہ گئے ہائے یہ اسلام کے غمخوار
آہ و فغاں و نالہ و افگار و شرر بار
طالب ہیں تو نیزوں و سناں میں کبھی سر کے
پرزے ہوئے خیمے کے سب اللہ کی گھر کے

۱ قطعہ

قرآن میں صورہ یک کا یہ کس کا
اور خاتم پیغمبر یہ ہے کس کا
خورشید جو یہ سا یہ ہے کس کا
فیضان اثر لنحر گرانمایہ ہے کس کا

(اللہ)

وہ کونسا بندہ ہی جو ہمنام خدا ہے
ممکن ہی مگر عالم امکان سے جدا ہے

۲ قطعہ

وہ کس کا ہی کہ جبریل ہے جسکا ہی ہمسر
یوسف جہاں منہ ہ دیکھ کے ہی ہوا زر
ہی کون جسے خضر جپتا ہی عطا کر
ہے آبِ بقا کا جو فقط ایک ہی گوہر

وہ کون ہی جو فخر ہوا حکمتِ رب کا
عیسے بھی ہی اک نسخہ نویس اُسکے مطب کا

۳ قطعہ

کس کا ہی یہ روضہ کہ جبیں سا ہی
نظارہ جہاں کا ہی جو اول ہی آخر ہی
نقش کف پا کس کا جو راحت روح دیں ہی
خوبی کی ہی گنجائش کونین یہ کونین ہی

گر خاک ہی تو کحل جواہر کی خوشی ہے
گر خار ہی تو میل بے سرمہ کشی ہے

۴ قطعہ

ہی خاص الٰہی یہ کرم عام ہے کس کا
کونین نوالہ خور انعام ہے کس کا
وہ شمع حرم کون ہی یہ بزم دوران
ناموس خطا صف ملائک ہی نگہبان

کس نور سے آدم کا شرف خاک نے پایا
کس طور سوا اوج ابد افلاک نے پایا

۵ قطعہ

وہ کس کا ہی کہ نفس یہ ہی جبریل کا ہمدم
بگشت سبب صبح کے یعنی انجیل
ہے عیسے مسیحا کی جو تعریف میں تنزیل
موسی کی ہی توریت کو کس نے کیا تحمیل

وہ کون ہی اوا در جے کل مصحف رب ہی
بچپن میں الف بے کی طرح در دہن سب ہی

۶ قطعہ

کس پیغمبر کے سیارہ ایام
کس کے یہ صفا کے رضا نامہ اسلام
مجموعہ یہ کس کا شہ زادہ اقوام
کس فرد کے ہی ہوا آوازہ انعام

رتبے میں تو برتر تھا پیمبر کے برابر
کھاتا تھا غذا بیٹھ کے قنبر کے برابر

۷ قطعہ

کس فخر خوشی کا یہ جہان خیمہ دیں
ہی کون کہ بیضہ یہ دو عالم ہی نگیں
ہی کون کہ بیضہ یہ دو عالم ہی نگیں
ہے کس کے ظہور سے ظہور اول و آخر

دشمن نہ کچھ گرم ہوا جلنے سے گھر کے
وہ کیا تھا مگر رہگیا اللہ سے ڈر کے

۸ قطعہ

وہ کون ہی جسے کہ کیا فاقہ فاقا
بے فاقہ کے خم دیا ہلال کو فاقا
سبحہ نہ نکالا کبھی کس کو خدا کہا
دنیا کو ملا تھا نہ تھا کس کو ملا فاقا

وہ کون ہی جو ہمدم و ہمراز ہوا ہی
اور ہمسر و ہمدوش پیمبر ہوا ہی
اک فرد میں ہی جو ہمہ لشکر ہوا ہی
اک ذات میں ہی جو ہمہ دفتر ہوا ہی

وہ کون ہی جو ہمدم و ہمراز ہوا ہی
اور ہمسر و ہمدوش پیمبر ہوا ہی
اک فرد میں ہی جو ہمہ لشکر ہوا ہی
اک ذات میں ہی جو ہمہ دفتر ہوا ہی

۹ قطعہ

وہ کون ہی جو خاتم کونین کا ہی ہمدم
اور ساتھ گروں بھی نہ دیا کسی نے یہ دم
اک فرد میں ہی جو ہمہ لشکر ہوا ہی
اک ذات میں ہی جو ہمہ دفتر ہوا ہی

وہ کون ہی جو خاتم کونین کا ہی ہمدم
اور ساتھ گروں بھی نہ دیا کسی نے یہ دم
اک فرد میں ہی جو ہمہ لشکر ہوا ہی
اک ذات میں ہی جو ہمہ دفتر ہوا ہی

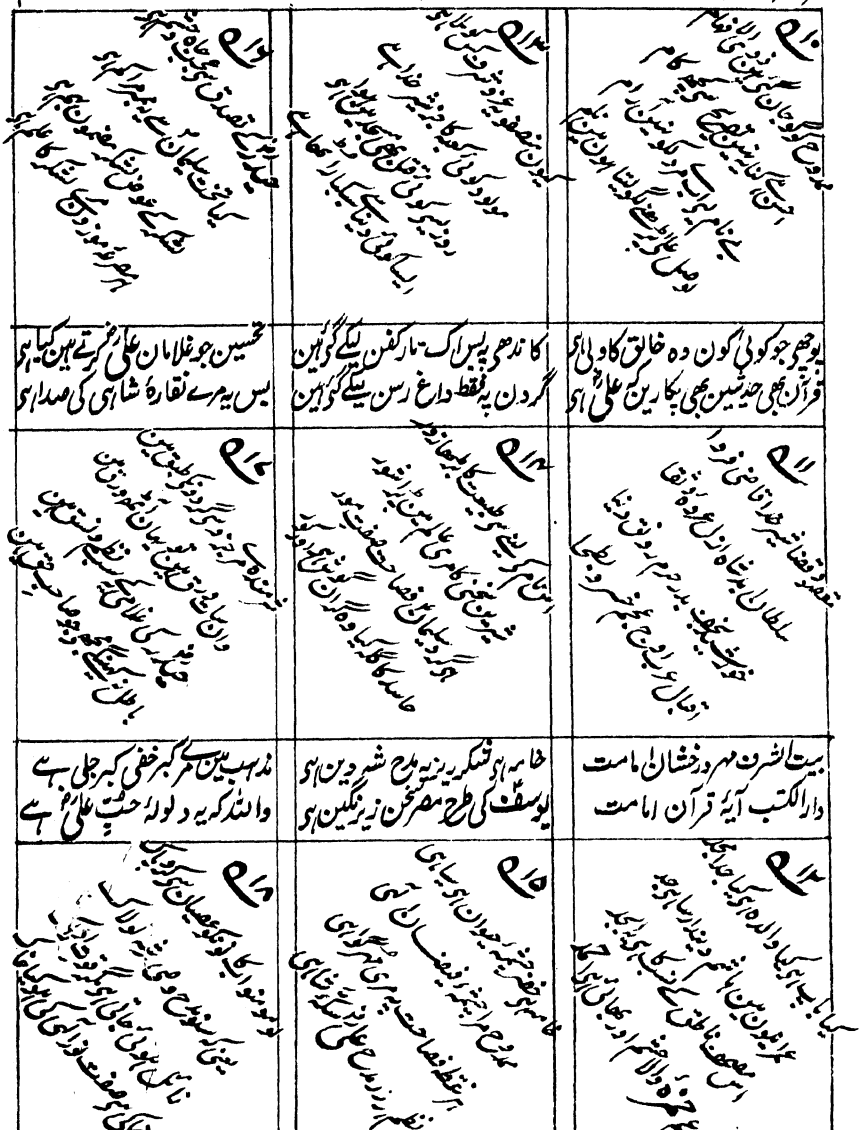

۱۰
ہوں اُس کی جو جان اُس کی ہیں اُس کی فقط
احسن کا ہیں یہ مدحتِ قبیح کلام
بے نام ہیں یہ سب کے نہیں نام
وصل علی کرے جو پڑھے گا ہوں یہ تمام

۱۱
پوچھی جو کوئی کون وہ خالق کا ولی ہے
قرآں بھی حدیثیں بھی پکاریں کہ علیؑ ہے

۱۲
کاندھے پہ اس کے تارِ کفن لے کے گئے ہیں
گردن پہ فقط داغِ رسن لے کے گئے ہیں

۱۳
تحسین جو غلامانِ علیؑ کرتے ہیں کیا ہے
بس یہ مرے نقارۂ شاہی کی صدا ہے

۱۴
بیت الشرف مہر درخشانِ امامت
دار الکتب آیۂ قرآنِ امامت

۱۵
خامہ ہے شکر ریز یہ مدحِ شہِ دیں ہے
یوسفؑ کی طرح مصرِ سخن زیرِ نگیں ہے

۱۶
مذہب میں مرے مہرِ علیؑ خفی کا جلی ہے
واللہ کہ یہ دولۂ حبِّ علیؑ ہے

۱۷
مقبولِ قضا شیرِ خدا قاضیِ اوّل
سلطانِ ولایت شہِ اقلیمِ تولا
خورشیدِ مخیّر بدرِ جرم و سخا و نوال
اقبال عدالت کرمِ خشم و تحمل

۱۸
وہ احمدؐ لیمیم ہویدہ دستِ احد ہے
مولا اسد اللہ کی مان بنتِ اسد ہے

۱۹
آقا کی بدولت ہے زر افشاں دہنِ اپنا
مشقِ رخِ خورشید ہے رائج سخنِ اپنا

۲۰
اس مدح کا خاتمہ نہ ادا ہو دوسرے
آغاز نبیؐ سے ہو تو انجام خدا سے

۱۹

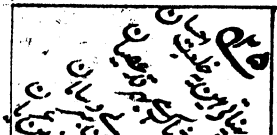

ہر گوش صدف کو گہر افشاں دیے ہیں
زیبِ صدرِ گوش درِ وعظ کیے ہیں

۲۰

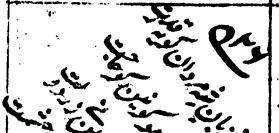

فرمائی جو خدمت وہ ہیں فی الفور ادا کی
عبدہٗ کی اطاعت نے قضا کی بھی قضا کی

۲۱

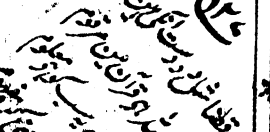

یعنی کو شرف ہاتھ سے قرآں کو قلم سے
خطبہ کو شرف نام سے منبر کو قدم سے

۲۲

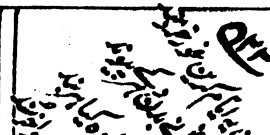

باقی نہ رہی عالمِ امکاں کو ہوس بھی
ٹھہرا ایسا ہفتہ بھی مہینہ بھی برس بھی

۲۳

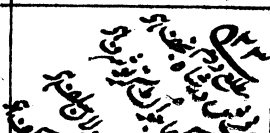

قندیل در قصرِ علیؑ عرش بریں ہے
سنگِ درِ حیدرؑ سرِ جبرئیلِ امیں ہے

۲۴

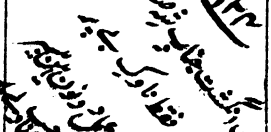

فخر انکے قدم سے ہوا اللہ کے گھر کا
جیسے پسر نیک سے ہو نام پدر کا

۲۵

سب عقدے کھلے عہدِ شہ عقدہ کشا میں
باقی ہے گرہ مصلحۃً بندِ قبا میں

۲۶

پر انکی قناعت ہے فزوں حدِ بیاں سے
جز نامِ خدا کچھ نہ لیا اپنی زباں سے

۲۷

جو کچھ دیا بندوں کو خدائے ازلی نے
بتلا دو وہ کہنے دیا اللہ و علیؑ نے

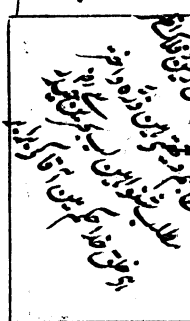

پیمائش پر خاک زمین ہا تھ سو کب ہو
چاہین تو فلک بیضہ ہو اور بیضہ فلک ہو
آگاہی ہر پوشیدہ سو بھی تیر خدا کو
لاکھون ہی سلیمان ہین در یا علی کے
گرد دھیان گران گوش کری شاہ کرب کا
ہو عہد مین انکے یا دب شرع نبی کا
پڑھتے ہین نبی خطبہ امامت مین علی کی

کہتی ہیں نبی مجھ پہ ہیں احسان تمہارے
تعریف علی سنتے ہو قربان تمہارے

عالم تھا یہ کچھ فوج شہنشاہ فلک پر
خورشید تماشے کو چڑھا بام فلک پر

زہرا سے خبر دار نبی اس پہ فدا ہے
امت سے نگہبان کہ زہرا سے سوا ہے

خالق نے وصی روز ازل جس کو کیا ہے
اب تم بھی وصی اس کو کرو حکم خدا ہے

عید رشتہ اقلیم رسالت کی جلو میں
گویا کہ امامت بھی نبوت کی جلو میں

نوزائیدان جو سرکشت امام دوسرا تھا
فوارۂ خورشید میں آب اس کا بھرا تھا

کافر نہ بتا میں کہیں پیغمبر دیں کو
پھر سنگ سے توڑیں نہ وہ دندان دو بیں کو

بیعت بسر دست امیر آج سے ہوگی
شیعوں میں بنا عید غدیر آج سے ہوگی

۵۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہر نخل ہی صاف آئینۂ طلعت کی اخر ہے
ہر سان ہی تر لے کوئی عینک جو نظر ہے

۵۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

افسانۂ تعریف مخالف سے کہو گی
ہاں گیارہ اماموں کی میں قبضے میں ہو گی

۵۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

واں صاعقہ گر تا دل دشمن پہ تو کم تھا
پر خیبر ہوئی بیچ میں مولا کا قدم تھا

۵۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حیدرؑ کے قدم سے شہ لولاک کے پاسے
دو درجہ بلند اور ہوا عرش علا سے

۵۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہم دیکھینگے اب عالم ہستی کی طبق کو
کرتی ہیں نبیؐ آج وصی نائب حق کو

۶۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

عاشق ہیں نبیؐ اور علیؑ کرب ہرا کے
سب اپنے درود آکے پڑھیں ساتھ خدا کے

۶۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہر رتبہ ترقی سے گیا چرخ بریں پر
ذرے تو فلک پر تھے ستارے تھے زمیں پر

۶۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جبار ہی قہار ہے قادر ہی احد ہے
تو اب ہے وہاب ہے عادل ہی صمد ہے

۶۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اسکے ید قدرت کی اگر حد ہے فزوں ہیں
ہم سب گہر یک صدف کن فیکوں ہیں

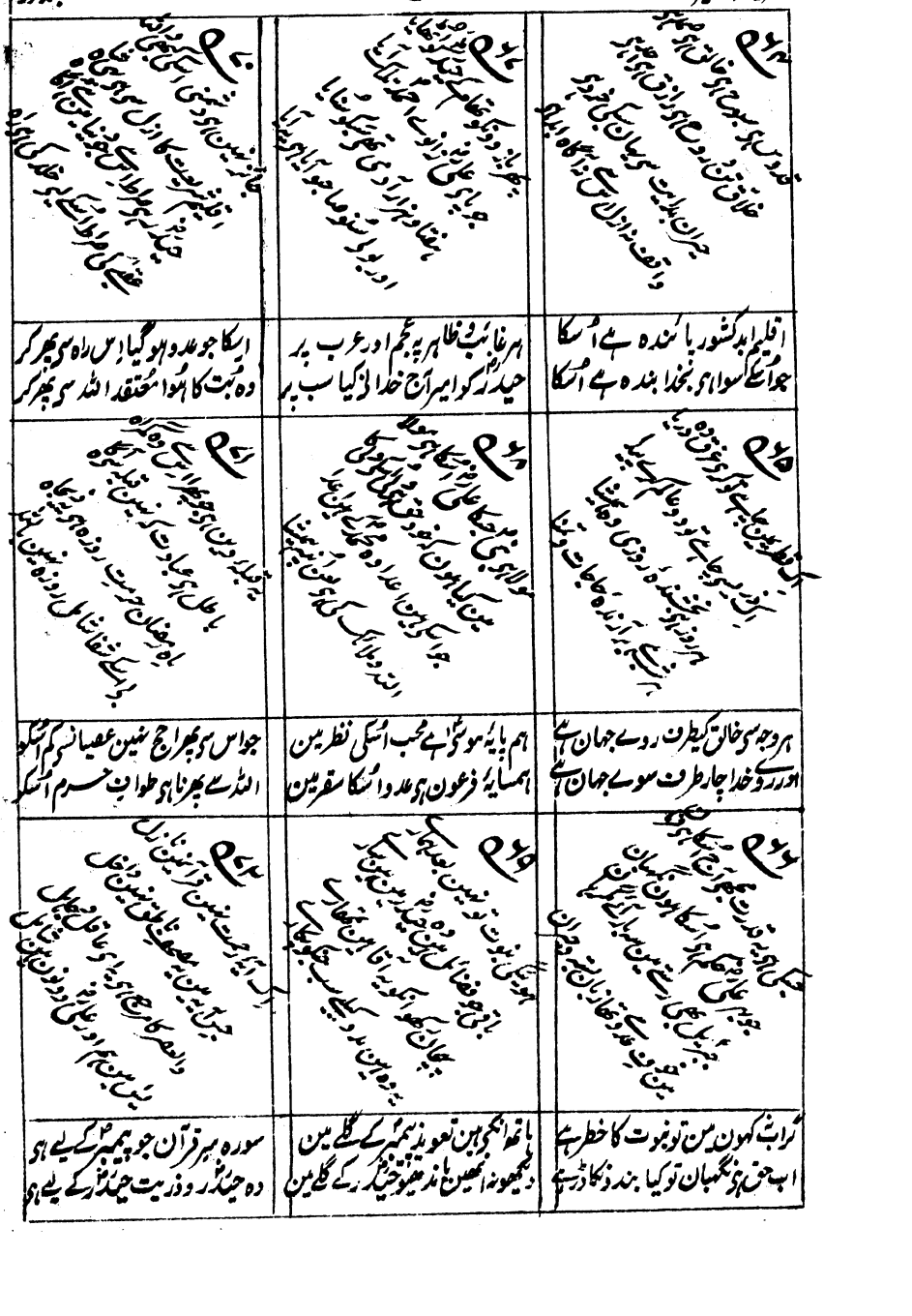

۷۶

[illegible] عدو ہو گیا دشمن کوئی فاسق
خالق کی عبادت نہ کی کیا بندۂ خالق
جو غیر کا طالب ہوا اور اسکا نہ عاشق
وہ شیخ ہی خالف ہوا اللہ سے موفق

گر آج محب اسکے تمام اہل زمین ہوں
دوزخ نہ رہے ایک بھی سب خلد بریں ہوں

۷۷

اگر دونوں شخص کو کیا کفر نبوت
دعا بھی کو نبوت کہ جھٹلائی ہدایت
انکار امامت کا ہوا انکا نبوت
منکر جو نبوت کا ہوا وہ منکر حضرت

جو وحدت اللہ کا منکر ہوا یارو
کافر ہوا کافر ہوا کافر ہوا یارو

۷۸

دشمن کی کلا ہو گی نہ اس کو کوئی پہنچا
جس سر کو غرور اور جس کا ہو گا بھی نہ پہنچا
جس سر کو غرور اور جس کا ہو گا بھی نہ پہنچا
جس سر کو غرور اور جس کا ہو گا بھی نہ پہنچا

دشمن کو خدا دوست کو ملک ہو کہ بشر ہو
زوجہ ہو کہ مادر ہو پدر ہو کہ پسر ہو

۷۹

[illegible] اول خلق ہوا وہ ربانی الاسلام
[illegible] اسکے بعد اسکا بھی نام
[illegible] اسکے خلف یازدہ میں اسکے خلف کا نام
[illegible] ہے اسکی شرع کا اور ملک کے اعلام

ذریت آدمؑ تو بڑھی شیث نبی سے
اور نسل مری ہو گی حسینؑ ابن علیؑ سے

۸۰

[illegible] اللہ ہے اور دیکھو زمانہ
یہ رفعت قدر ہے جو کسی کو نہ ملا ہے
یہ سر ہے مرا اور یہ سینہ ہے مرا ہے
یہ در ہے مرا اور یہ دروازہ مرا ہے

یہ کشور ایمان ہے ویران نہ کرنا
یہ جامع قرآن ہے پریشان نہ کرنا

۸۱

[illegible] شب ہجران
[illegible] ہے جو ہے [illegible]
[illegible] ہے جو ہے [illegible]
[illegible] ہے جو ہے [illegible]

جو پشت پدر سے ہی وفا اس سے کریگا
مادر پہ خطا ہی جو خطا اس سے کریگا

۸۲

[illegible] ہے جو ہے [illegible]
[illegible] ہے جو ہے [illegible]
[illegible] ہے جو ہے [illegible]

اگر حشر میں شیعوں کو وہ عصیاں کی سزا دے
ابھائے علیؑ بیچ میں اور سب کو بچا دے

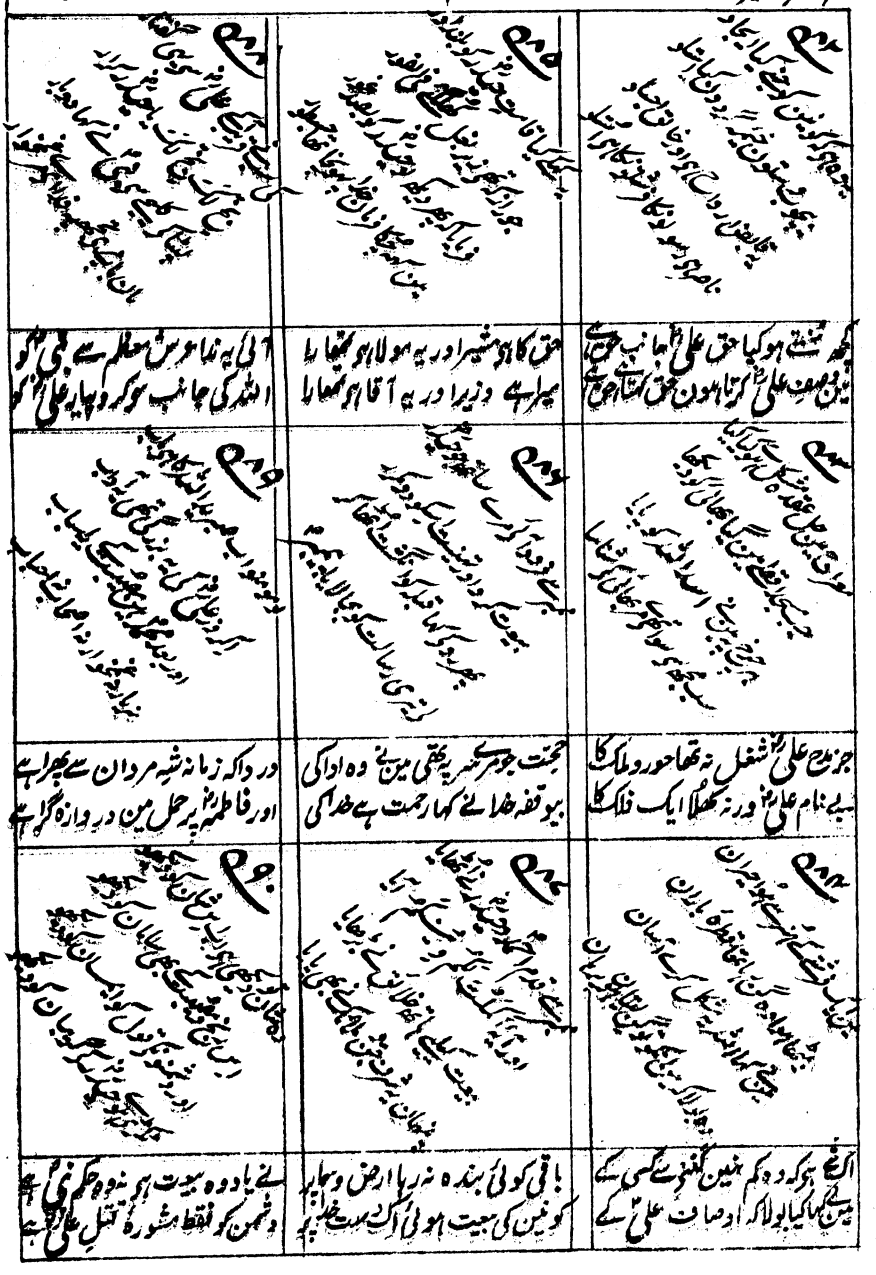

۹۱

کیا ہمسر کلب بوتراب کا کفار
پروردگی ہے تیغ سے تقریب نوک کار
جنبش کریں جو شیر خدا کے کرار کے بازو ہوئے ہیں دشمن دیں سب کے زار کے

یہ زور علیؑ اور خلائق سے جدا ہے
کیوں سب سے سوا زور ید دست خدا ہے

۹۲

کس منہ سے کہوں ہیبت و قوت یہ علی کی
اک ضرب سے تھی کوہ و بیاباں میں تہی کی
جس کے لب تیغ آگ کو ہوا پر نہ ہری کی
جبریل کے اطفال جہاں گل کی ہری کی

کر دیتے تھے ہیکل جو علیؑ دست رسا کو
اسپان دوندہ نہ اٹھا سکتے تھے پا کو

۹۳

کس منہ سے کہوں زور ید شیر خدا کے
کس کے ہیں یہ لچھن یہ نشان اور یہ ادا کے
تھرائے ہیں ہر بحر میں ہر دشت میں ہو ہو
وہ نقش ہیں جو پا کے نہ ہاتھ کے نہ ید کے

اللہ رے دعی شہ لولاک کی طاقت
ہر پنجہ میں ہے پنجتن پاک کی طاقت

۹۴

کیا ذکر ہو زور ید شیر خدا کا
کھنچوا دیا ہے جس نے در قلعہ خیبر
پھینکا تھا علی نے یہ در قلعہ خیبر
فرمایا علاج تم کو الا بعد عصا

بیتاب زمین تھی دل یعقوبؑ کے مانند
پر صبر و قرار آ گیا ایوبؑ کے مانند

۹۵

کیا ذکر ہو اس شیر خدا کی ظفر کا
جو کام کیا اس نے وہ ہے کام پیمبر کا
دانستہ جو ترک اس نے کیا ہے در خیبر کا
فرمایا جو حق نے یہ ہوئے ہیں ید حق پر

اخبار زمین پر کہ کہوں عرش بریں پر
گر عرش پہ ہوئیں تو سنوں حال زمیں پر

۹۶

کیا ذکر ہو اس شیر خدا کی ظفر کا
جو کام کیا اس نے وہ ہے کام پیمبر کا
دانستہ جو ترک اس نے کیا ہے در خیبر کا
فرمایا جو حق نے یہ ہوئے ہیں ید حق پر

اخبار زمین پر کہ کہوں عرش بریں پر
گر عرش پہ ہوئیں تو سنوں حال زمیں پر

۹۷

کیا ذکر ہو اس شیر خدا کی ظفر کا
جو کام کیا اس نے وہ ہے کام پیمبر کا
دانستہ جو ترک اس نے کیا ہے در خیبر کا
فرمایا جو حق نے یہ ہوئے ہیں ید حق پر

اخبار زمین پر کہ کہوں عرش بریں پر
گر عرش پہ ہوئیں تو سنوں حال زمیں پر

۹۸

کیا ذکر ہو اس شیر خدا کی ظفر کا
جو کام کیا اس نے وہ ہے کام پیمبر کا
دانستہ جو ترک اس نے کیا ہے در خیبر کا
فرمایا جو حق نے یہ ہوئے ہیں ید حق پر

اخبار زمین پر کہ کہوں عرش بریں پر
گر عرش پہ ہوئیں تو سنوں حال زمیں پر

۹۹

کیا ذکر ہو اس شیر خدا کی ظفر کا
جو کام کیا اس نے وہ ہے کام پیمبر کا
دانستہ جو ترک اس نے کیا ہے در خیبر کا
فرمایا جو حق نے یہ ہوئے ہیں ید حق پر

اخبار زمین پر کہ کہوں عرش بریں پر
گر عرش پہ ہوئیں تو سنوں حال زمیں پر

۱۰۱

حق نے شرف نادعلی کس کو دیا ہے
کہدو حق و باطل کو جدا کس نے کیا ہے

مارا ہی چچا نے وہ ستمگار سزا ہے
سب نے کہا یہ آپ بتادے تو مزا ہے

ذرّوں سے زیادہ دیا زار اہل زمین کو
گوہر دیے تارونسی سو اخرج برین کو

۱۰۲

ہے کون جو ہمسر ہو علی شیر خدا کا
یا حسن نہیں فضل میں ہمشیر خدا کا
فرزند ہے کیا ہاتھ کا اس تیر خدا کا
ہوں ایسے ہی خصم سو ہزار اور جو ہوا کا

مردہ وہ لئے سب در مسجد پہ کھڑے ہیں
قاتل نہیں ملتا ہے تردد میں پڑے ہیں

۱۰۳

حیدر نے کہا اچھا ابھی سر کو قلم کر دو
ہاں ہاں نہ کرو ظلم نہ کرو ظلم نہ کرو
ہاں ہاں نہ کرو ظلم نہ کرو ظلم نہ کرو
اٹھو بچھاؤ فوراً تخت پر بٹھاؤ

تکبیر ادا کر کے کہا شیر خدا نے
کس نے مجھے مارا ہے وہ بولا کہ چچا نے

۱۰۴

پچھتاؤ گے یہ حال نہ کرتے ہیں نہ کہتے
فاقوں سے بلکتے ہیں پھٹے کرتوں کو پہنے

۱۰۵

راہی بنجف پاک کو سب پیر و جوان تھے
نابالوت کے ساتھ ہزاروں کے روان تھے

غیروں کے لیے بخشش پوشاک سدا تھی
ثابت نہ سر فاطمہ زہرا پہ ردا تھی

۱۰۶

رنج دو وہ جس حال میں ہیں کہنے سے کیا کام
تکلیف کا اظہار میں خالق کا گلا ہے

۱۰۹
کہا ہارون نے اک فقہ کو بیٹا
اسے پیدا کیا یا اس فقہ نے اسکو
جو فقہ نے طلا کر دیا اکسیر سے مس کو
اللہ نے بخشا تھا جو فقہ لقب اسکو
فقہ نے طلا کر دیا اکسیر سے مس کو

۱۱۰
فقہ کے طلا کے رکھا شیخ نے نام
حمد کرتے ہیں ہم بھی ان اسم کے نام
کرتی جو گدا ان کے فقہ قبلہ کو یاد
ہوتا ہے گدا نین کا حاصل خوشحال

۱۱۱
فقہ کے طلا کے رکھا شیخ نے نام
حمد کرتے ہیں ہم بھی ان اسم کے نام
کرتی جو گدا ان کے فقہ قبلہ کو یاد
ہوتا ہے گدا نین کا حاصل خوشحال

۱۱۲
حمد کرتے ہیں ہم بھی ان اسم کے نام
کرتی جو گدا ان کے فقہ قبلہ کو یاد
ہوتا ہے گدا نین کا حاصل خوشحال

۱۱۳
کرتی جو گدا ان کے فقہ قبلہ کو یاد
ہوتا ہے گدا نین کا حاصل خوشحال

۱۱۴
ہوتا ہے گدا نین کا حاصل خوشحال

۱۱۵

۱۱۸

جب حق نے خلق فرمایا کہ ہو ولایِ علی
کہتا ہوا ابلیس یہ پھرا یا سو کوس مغرب
اگر دو ہو جس پر یوں خلقت خدا کی
میں کون ہوں جو دنیا میں رہنے پاؤں یارب

۱۱۹

جو تجھ سے مخالف ہیں وہ بیشک سقر میں ہیں
تو اور ترے شیعہ جہنم سے بری ہیں

۱۲۰

بانگِ حق ہے جان علیؑ بیچ میں اللہ و نبی کے
جاں علیؑ کی ہے اللہ و نبی دونوں نگہباں ہیں علیؑ کے
دیکھیں جو ہوں نبی کی طرف سے خبر رسا
دانستہ ہوں جو حق سے علیؑ کے بر آشنا

۱۲۱

اس واسطے ہے جزو اذاں نام علیؑ کا
اللہ و نبیؐ اور علیؑ دیکھو تو کیا ہے
اور دوسرا لطف یہ بھی ہے کہ جو بولا

۱۲۲

کہتے ہیں جسے شانِ کریمی سو دکھا دی
کافر نے تو دشنام دی حیدرؑ نے دعا دی

۱۲۳

ہر جا ہے بہ ہر گام ایک نبیؐ ایک وصی کا
باطل ہے ہر اذان جس میں نہیں نام علیؑ کا
ڈھونڈھو تو نشان بھی نہیں حیدر کرار کا یہاں
باقی فقط اک نام مبارک ہے اذاں میں

۱۲۴

سر ٹیڑھا خدا کیلئے اب دھیان کدھر ہے
یہ تیغ ہے اور حیدرؑ کرار کا سر ہے

۱۲۵

قاتل نے خریدی ہے علیؑ کے لیے تلوار
جس تیغ سے دشمن کا ہوا سر شجر دار
اس جرأت میں ہر ایک نے دیکھا ہے دو وار
اور زہر میں بجھوائی ہے کمبخت نے ہر بار

۱۲۶

مسجد سے عیاں ہے علیاؑ کی صدا ہے
ممبر کو وجود دیکھا تو دیوار پہ لا ہے

۱۲۷

اب بچوں کو شیعوں کے کیا تیرے حوالے
دنیا سے تنگ آیا ہوں تو مجھ کو لو اٹھا لے

۱۲۸

ہر چند کہ ہے ہیچ مدح سے تری اعلیٰ
جو وصف نماز اس کے ہوا نیچے کا رتبہ
فرمایا ہے قرآن میں اذاں کہنے کو تو نے
سن لے اسی باعث سے ترا نام محمدؐ

۱۲۹

تم عید کے دن رو دو گے شبیرؑ سے لپٹ کر
روئیگا حسنؑ باپ کے ممبر سے لپٹ کر

۱۳۰

اس جا نہ ٹھکانا ہے نہ دنیا میں ٹھکانا
تا حشر رہا جب سے جہنم کا نشانہ
اے کعبہ خدا کی کہو اب آ کے تو سنبھالا
بیکس ہے سر پر کوئی علیؑ کے نہ تمہارا

۱۳۱

اے صاحبو اب حسنؑ کی دعا کیا ہو بیاں
آتے ہیں نبیؐ خواب میں شاداں ہیں شاداں
اے بی بی شہادت کی قسم کھاتے ہیں ہنستا
اے ماں تجھے اب حسنؑ علیؑ جانتے ہیں ہم

۱۲۷

[illegible]

حیدر کی سواری اسکے فرودس چلی ہے
جاگو یہ شب قدر شب قتل علیؑ ہے

۱۲۸

[illegible]

عشہ مرے اعضا میں ہے اور دل بھی حزیں ہے
تجھ کوئی خالق کیلئے پاس نہیں ہے

۱۲۹

[illegible]

دوزخ بھی ہی جنت بھی ہی درگاہ خدا میں
دیکھوں مجھے کیا ملتا ہی طاعت کی جزا میں

۱۳۰

[illegible]

مرقد کے قصور میں مرے ہوش گئے ہیں
مسکن ہے نیا اور مصاحب بھی نئے ہیں

۱۳۱

[illegible]

دور و زر ہے دنیا میں بس اب قوت ہمارا
اکیسوں کو اٹھیگا تابوت ہمارا

۱۳۲

[illegible]

ٹکڑے بہت انکے ہو حیدرؑ کی نظر میں
کہتے ہیں مدینے میں گئے سب کے وہ گھر ہیں

۱۳۳

[illegible]

ٹکڑے جو گرے چار طرف کوتو وہ کیا ہیں
ہر شیعہ حیدرؑ رکے لئے سنگ عزا ہیں

۱۳۴

[illegible]

کل شیعہ بھی سر کھولیں گے اور لاکھ حرم بھی
زہراؑ کی صدا آئی کفن پھاڑینگے ہم بھی

۱۳۵

[illegible]

گلدستہ ہو حیدرؑ رسے سرافراز ہمیشہ
یارب ہے دنیا میں یہ آواز ہمیشہ

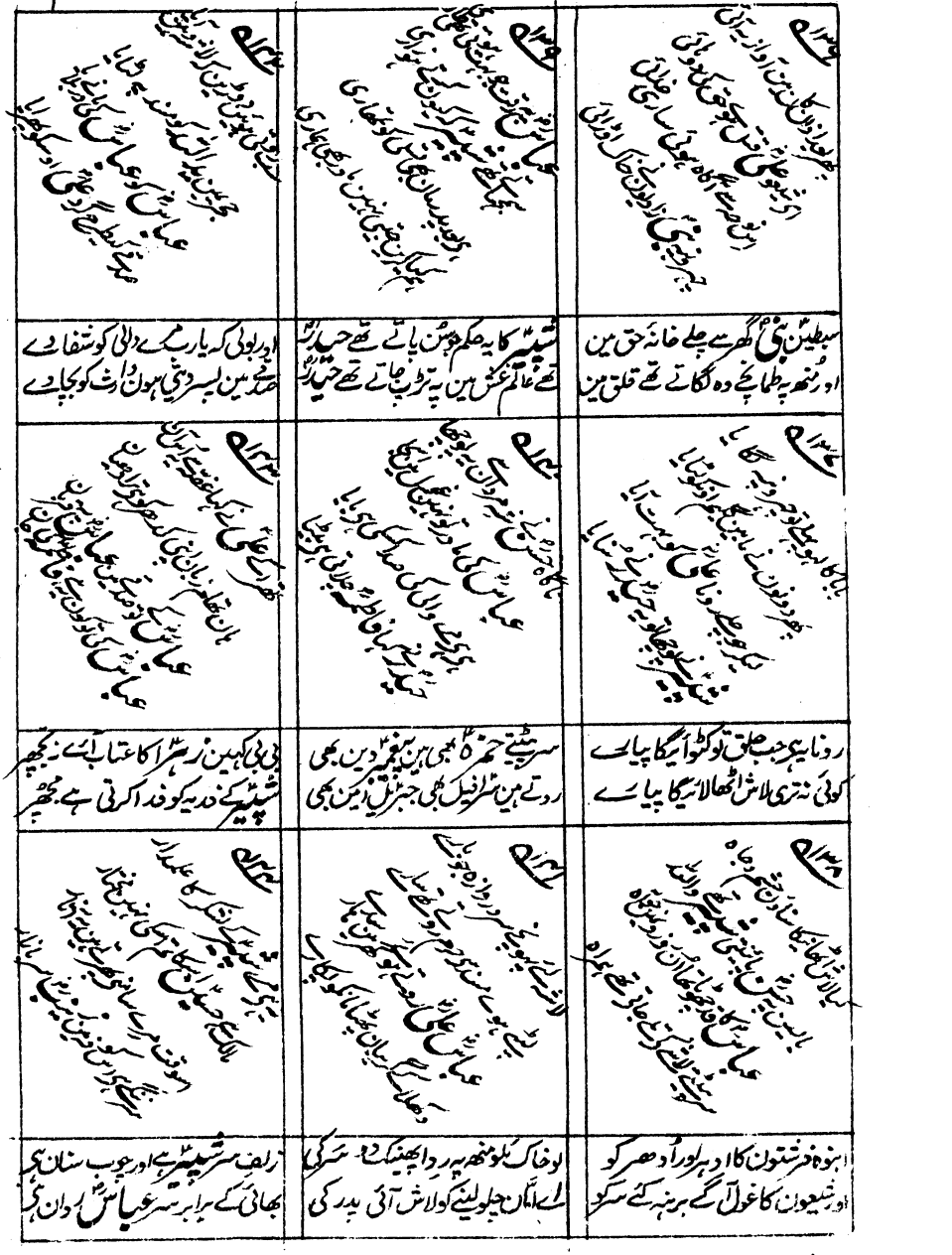

۱۴۱

یہ سنکے قلق آل نبی کو ہوا افزود
ناگاہ کیے کمال عاشق معبود
ہنکیں بندھا قاتل بھی ہو دو زیر ہو جود
حاضر ہو یہاں یا وہیں قیدی ہو مردود

فرمایا کہ ظالم کو جواب آئیگا مجھ سے
لاؤ نہ مرے سامنے شرمائیگا مجھ سے

۱۴۲

پھر جوش کر وہ کرو قاتل کو بلاؤ
ہاں کھولکے ہنکیں سے ابھی اسکے لاؤ
تم بھی اور دو دھ کے بھی کوزے بناؤ
جو بیوسے کہ خفہ ہے ہوں خفہ وہ منگاؤ

اسدم کوئی سمجھے نہ حقیر اسکو نظر میں
قاتل کی ضیافت ہے، ید اللہ کے گھر میں

۱۴۳

کیا فہم ہے جلاد کو فرحت جو ہوئے ہے
مفلوم ہے اسکا کہ یہ ہیں یا نہ ہیں ہے
بیڑی کو لو اتھوں سے اتھکڑوہ دکھائے
اہ حیدر بابا کے عوض تیر کھائے

قاتل کی تو ہنکیں کھلیں سرکار علیؑ میں
سادات بندھے ہاتھ گئے بزم خفی میں

۱۴۴

اور شام کو افطار جو کرنے لگے مولا
اک ساغر زہر اپنے لیے قاتل کو بھی بھیجا
پر زہر بھی تیغا کا گویا کہ عوض تھا
اسنے نہ پیا پھیر دیا بولے یہ آقا

کہدو کہ خوشی ہو ترا زخمی نہ جیے گا
دیکھو تو مرے ہاتھ سے شربت تو پیے گا

۱۴۵

جز یہ کہ بانی ہے ابھی مارنے کا مضمون
اور تازہ مضامین ہیں بہت حد سے افزون
یہ خنجر افغاں علیؑ سے ہو افزون
ہے عرض دبیر اب یہ محمدؐ کے وصی سے
ایسا نہ کچھ تم دو کہ نہ حاجت ہو کسی سے

رباعی

ہر چند ہزار سال آدم روئے
یعقوب بھی فرزند کو پیہم روئے
جس غم کو یہاں بیان قدرت نے کیا
ہم کیا روئیں اس غم کو جتنا کم روئے

رباعی

لے دونوں جہاں میں کون تیرا ہے
سر کھولے ہوئے فاطمہ یاں پھرتی ہے
جو جو کہ یہاں آئی ہے غم کھائی ہے
سلامی
جس جس نے دیا حسین ابن علی کا ہے

رباعی

یا شیر خدا اللہ
دعا کر کہ ابھی آ کے ہو پورا ختم ہو
یا نہیں کہتا ہے تو بیڑا آتی
اللہ کے بندے پہ برا وقت ہو

رباعی

غائب کو دوا اور نہ غذا دیتے ہیں
سادات کو قید اس مہینے میں کیا
فیدی کو بھی جرم بن چھڑا دیتے ہیں

۱ مرثیہ گھر صبح شہادت سے ہے ویران تمھارا اے مومنو کیا ہوگیا مہمان تمھارا	۲ اس صبح کفن پوش علمدار رہوا ہے ٹھنڈا ہاعلم احمد مختار رہوا ہے	۳ مردم نے سبیل اشکوں کی آنکھوں میں دھری ہے ساغر تو ہیں سب خشک پہ چشمو میں تری ہے
۴ گلزار حسینی پہ خزاں آگئی ہے ہے عشرہ گیا کیا رونق دنیا گئی ہے ہے	۵ یہ کہکے بنی تعزیہ خانے سے سدھارے او مومنو شبیر زمانے سے سدھارے	۶ ہستی وہ ہے جو صرف رضائے خالق کی رضا میں خالق کی رضا ہی غم شاہِ شہدا میں
۷ جو تعزیہ اٹھا غم تازہ نظر آیا جاتے ہوئے ہر گھر سے جنازہ نظر آیا	۸ اب شمعوں کی باری نہ چراغوں کی ہے باری جلتے ہیں دل شیوہ کے داغوں کی ہے باری	۹ یوں پاؤں کے عصیاں تھے جدا حق کرم سے ہر ایک قدم نقش قدم جیسے قدم سے

۱۱

شبیہ نکے لئے قصر جنان چھانٹ رہی ہیں
اس گھر میں بنی خلد کے گھر بانٹ رہی ہیں

۱۲

ہم حشر کو ہر عذر گنہگار سنینگے
رونے میں خطا کی تو نہ زنہار سنینگے

۱۳

ہے کس کی عزا داری میں یہ خلق عزادار
ہر فرد ہے ماتم زدہ ہر قوم ہے غمخوار
ہر سمت سے ہر در سے ہر اک راہ سے ہر بار
آنسو کا بہا ہے فقط اک سو کوئی دو کوئی چار

۱۴

رونے کے لئے چشم ہے کافی سو عطا کی
پھر تم نے جو گریہ نہ کیا عین خطا کی

۱۵

ہر شیعہ مصاحب ید اللہ نبی کا
حقا یہ ہے دربار حسینؑ ابن علیؑ کا

۱۶

صدقے میں غلامان شہنشاہ زمن پر
تسلیم کے ماتم میں ہیں عابدؑ کے چمن پر

۱۷

مانونگا سفارش نہ علی کی نہ نبی کی
روئے نہ غم شبیہ حسینؑ ابن علیؑ کی

۱۸

بیان عقدہ ہے وان عاصیونکا عقد کشا ہے
بیان بیعۃ ہے وان اوج شہادت کا ہما ہے

۱۹

[illegible] بھائی بھی اعداد جو ہوئے ہیں ہمراہ
[illegible] کے اور ہیں شمعوں کا گلوری
[illegible] نظارت کا نہیں نظر ہے
[illegible] کو کیونکر نہ ہو دل درد سے

۲۰

[illegible] کہ ہار کسی عہد میں تھا ایک گنہگار
[illegible] بے کسی کی نہ کسی کا اجل آئی کبھی بار

۲۱

[illegible] جو صدا لب حسنیا کی کبھی بار
[illegible] کو فن اٹھے دیا نیا کہ دلدار
[illegible] سے کفن ہو نہ سر شہ ابرار

۲۲

[illegible] کہ خوب خلعت تھا کہ سب عیب ڈھکے تھے
آلسو کفن پاک میں موتی سے ٹکے تھے

۲۳

[illegible] کہ دیکھا جو غش آنکھ کے تل میں
[illegible] ہیں یہ چشم میں ثابت ہیں دل میں

۲۴

[illegible] کہ دیکھا جو بیٹھ کر
[illegible] ہیں ہم مرد بچے ہیں
[illegible] ہیں ہلکی ہے خلق ہیں

۲۵

[illegible] کہ دیکھا جو غش آنکھ کے تل میں
[illegible] ہیں یہ چشم میں ثابت ہیں دل میں

۲۶

[illegible] کہ دیکھا جو بیٹھ کر
[illegible] ہیں ہم مرد بچے ہیں
[illegible] ہیں ہلکی ہے خلق ہیں

۲۷

[illegible] کہ دیکھا جو غش آنکھ کے تل میں
[illegible] ہیں یہ چشم میں ثابت ہیں دل میں

۲۸

[illegible] کہ دیکھا جو بیٹھ کر
[illegible] ہیں ہم مرد بچے ہیں
[illegible] ہیں ہلکی ہے خلق ہیں

۲۹

[illegible] کہ دیکھا جو غش آنکھ کے تل میں
[illegible] ہیں یہ چشم میں ثابت ہیں دل میں

۳۰

[illegible] کہ دیکھا جو بیٹھ کر
[illegible] ہیں ہم مرد بچے ہیں
[illegible] ہیں ہلکی ہے خلق ہیں

۳۱

[illegible] کہ دیکھا جو غش آنکھ کے تل میں
[illegible] ہیں یہ چشم میں ثابت ہیں دل میں

۳۲

[illegible] کہ دیکھا جو بیٹھ کر
[illegible] ہیں ہم مرد بچے ہیں
[illegible] ہیں ہلکی ہے خلق ہیں

۳۳

[illegible] کہ دیکھا جو غش آنکھ کے تل میں
[illegible] ہیں یہ چشم میں ثابت ہیں دل میں

۳۴

[illegible] کہ دیکھا جو بیٹھ کر
[illegible] ہیں ہم مرد بچے ہیں
[illegible] ہیں ہلکی ہے خلق ہیں

۳۵

[illegible] کہ دیکھا جو غش آنکھ کے تل میں
[illegible] ہیں یہ چشم میں ثابت ہیں دل میں

۳۶

[illegible] کہ دیکھا جو بیٹھ کر
[illegible] ہیں ہم مرد بچے ہیں
[illegible] ہیں ہلکی ہے خلق ہیں

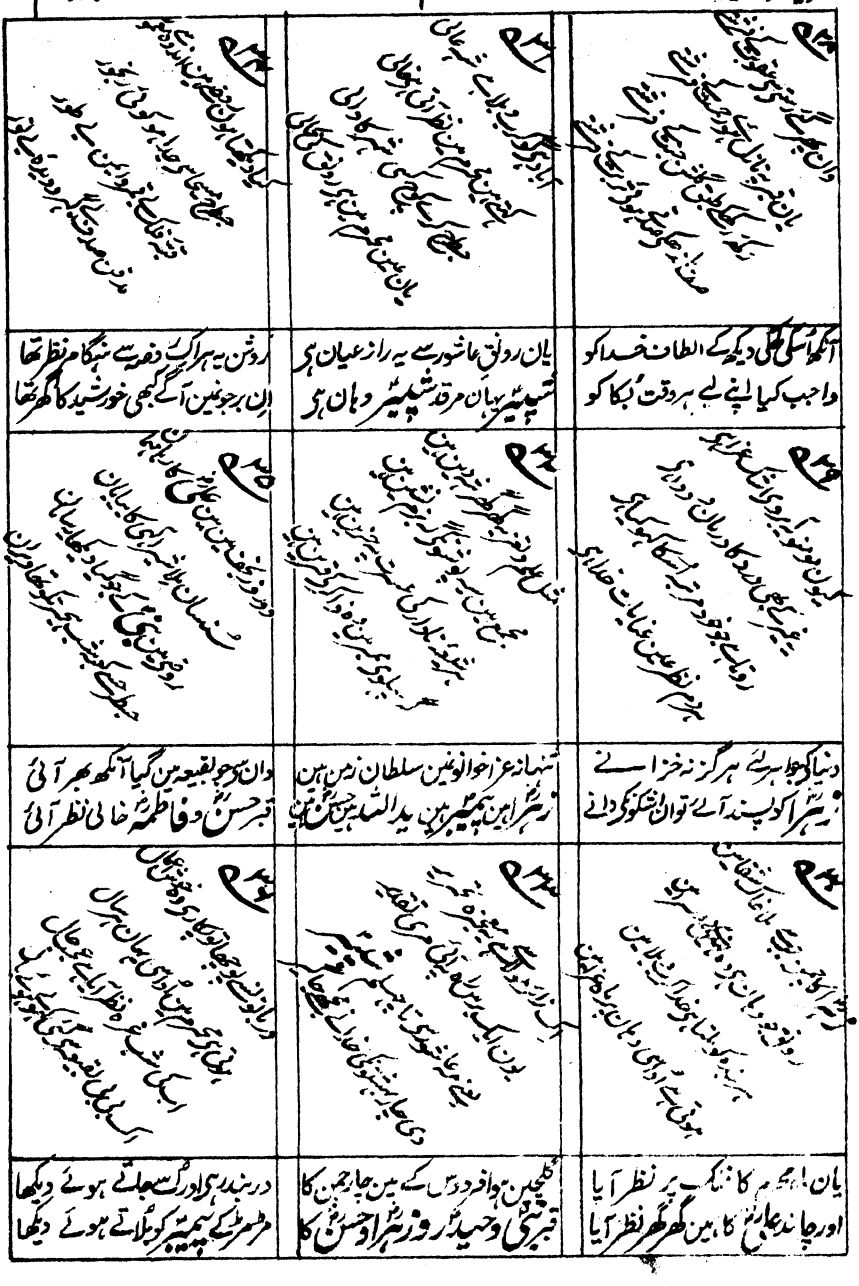

جب خواب میں پوچھا علی نیک کسی نے
شبیرؑ کے ماتم کا دیا حکم نبیؐ نے

ثابت نہیں پوشاک کے پھٹنے سے کسی کی
سر ننگے ہیں ماں بہنیں حسینؑ ابن علیؑ کی

گر الفت و اخلاص میں صادق ہیں تو وہ ہیں
دنیا میں جو شبیرؑ کے عاشق ہیں تو وہ ہیں

پہلو میں علیؑ روتے ہیں مظلوم خلف کو
وہ آتے ہیں شربت کو یہ جاتے ہیں نجف کو

پیارا ہے حسینؑ انکو وہ پیارے ہیں نبیؐ کے
وہ چاند خدا کا یہ ستارے ہیں نبیؐ کے

شبیرؑ و یداللہ و نبیؐ و حسنؑ آئے
یاں پنجتنی روئے ادھر پنجتنی آئے

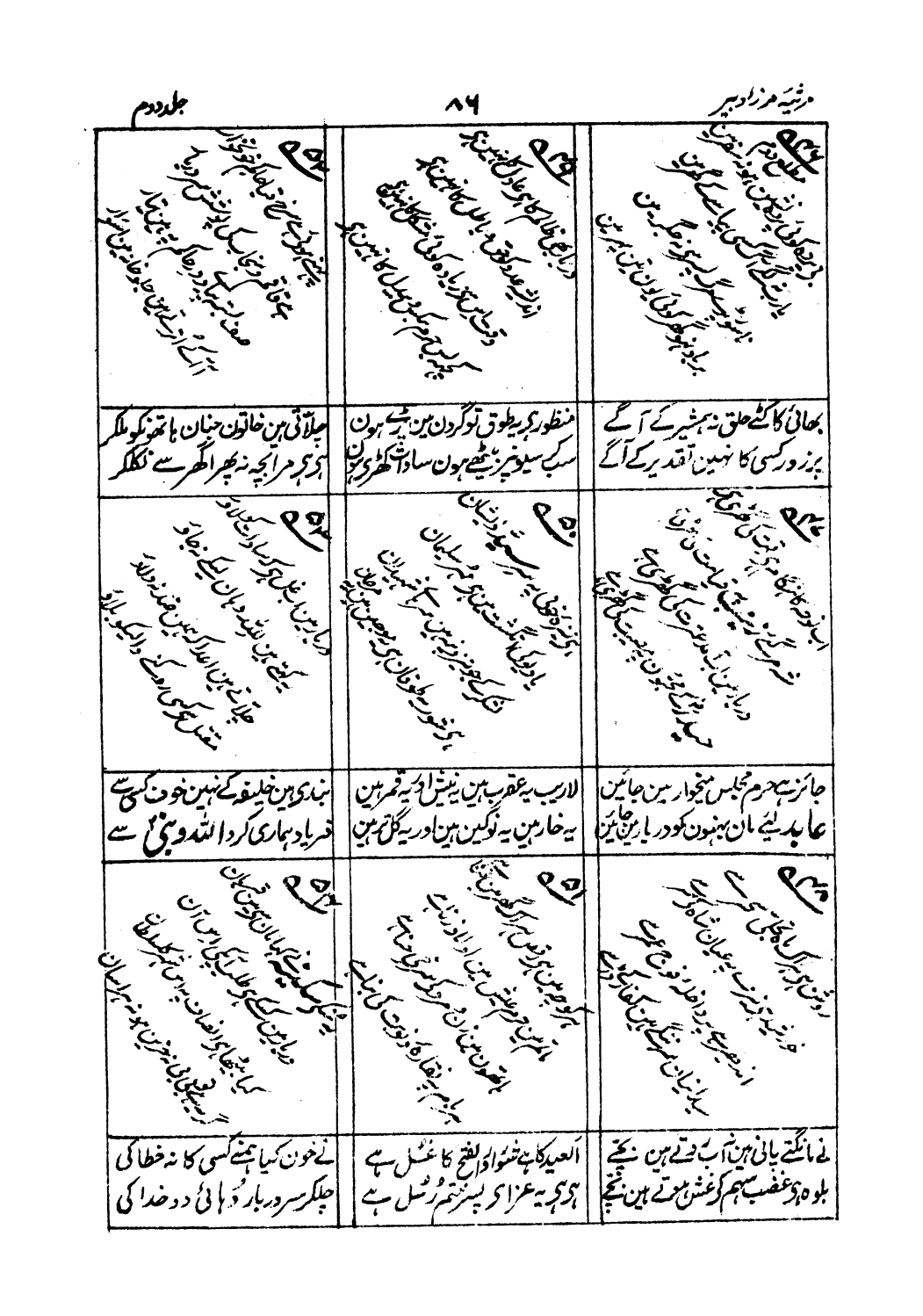

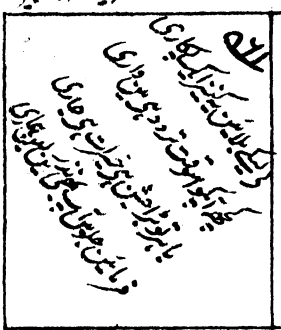

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲

۱۰۳

۱۰۴

۱۰۵

۱۰۶

۱۰۷

۱۰۸

۱۰۹

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱

۱۵۲

۱۵۳

۱۵۴

۱۵۵

۱۵۶

۱۵۷

۱۵۸

۱۵۹

۱۶۰

۱۶۱

۱۶۲

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

۱۶۶

۱۶۷

۱۶۸

۱۶۹

۱۷۰

۱۷۱

۱۷۲

۱۷۳

۱۷۴

۱۷۵

۱۷۶

۱۷۷

۱۷۸

۱۷۹

۱۸۰

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

۱۹۳

۱۹۴

۱۹۵

۱۹۶

۱۹۷

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰

۲۰۱

۲۰۲

۲۰۳

۲۰۴

۲۰۵

۲۰۶

۲۰۷

۲۰۸

۲۰۹

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۲

۲۱۳

۲۱۴

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۷

۲۱۸

۲۱۹

۲۲۰

۲۲۱

۲۲۲

۲۲۳

۲۲۴

۲۲۵

۲۲۶

۲۲۷

۲۲۸

۲۲۹

۲۳۰

۲۳۱

۲۳۲

۲۳۳

۲۳۴

۲۳۵

۲۳۶

۲۳۷

۲۳۸

۲۳۹

۲۴۰

۲۴۱

۲۴۲

۲۴۳

۲۴۴

۲۴۵

۲۴۶

۲۴۷

۲۴۸

۲۴۹

۲۵۰

۲۵۱

۲۵۲

۲۵۳

۲۵۴

۲۵۵

۲۵۶

۲۵۷

۲۵۸

۲۵۹

۲۶۰

۲۶۱

۲۶۲

۲۶۳

۲۶۴

۲۶۵

۲۶۶

۲۶۷

۲۶۸

۲۶۹

۲۷۰

۲۷۱

۲۷۲

۲۷۳

۲۷۴

۲۷۵

۲۷۶

۲۷۷

۲۷۸

۲۷۹

۲۸۰

۲۸۱

۲۸۲

۲۸۳

۲۸۴

۲۸۵

۲۸۶

۲۸۷

۲۸۸

۲۸۹

۲۹۰

۲۹۱

۲۹۲

۲۹۳

۲۹۴

۲۹۵

۲۹۶

۲۹۷

۲۹۸

۲۹۹

۳۰۰

۳۰۱

۳۰۲

۳۰۳

۳۰۴

۳۰۵

۳۰۶

۳۰۷

۳۰۸

۳۰۹

۳۱۰

۳۱۱

۳۱۲

۳۱۳

۳۱۴

۳۱۵

۳۱۶

۳۱۷

۳۱۸

۳۱۹

۳۲۰

۳۲۱

۳۲۲

۳۲۳

۳۲۴

۳۲۵

۳۲۶

۳۲۷

۳۲۸

۳۲۹

۳۳۰

۳۳۱

۳۳۲

۳۳۳

۳۳۴

۳۳۵

۳۳۶

۳۳۷

۳۳۸

۳۳۹

۳۴۰

۳۴۱

۳۴۲

۳۴۳

۳۴۴

۳۴۵

۳۴۶

۳۴۷

۳۴۸

۳۴۹

۳۵۰

۳۵۱

۳۵۲

۳۵۳

۳۵۴

۳۵۵

۳۵۶

۳۵۷

۳۵۸

۳۵۹

۳۶۰

۳۶۱

۳۶۲

۳۶۳

۳۶۴

۳۶۵

۳۶۶

۳۶۷

۳۶۸

۳۶۹

۳۷۰

۳۷۱

۳۷۲

۳۷۳

۳۷۴

۳۷۵

۳۷۶

۳۷۷

۳۷۸

۳۷۹

۳۸۰

۳۸۱

۳۸۲

۳۸۳

۳۸۴

۳۸۵

۳۸۶

۳۸۷

۳۸۸

۳۸۹

۳۹۰

۳۹۱

۳۹۲

۳۹۳

۳۹۴

۳۹۵

۳۹۶

۳۹۷

۳۹۸

۳۹۹

۴۰۰

۴۰۱

۴۰۲

۴۰۳

۴۰۴

۴۰۵

۴۰۶

۴۰۷

۴۰۸

۴۰۹

۴۱۰

۴۱۱

۴۱۲

۴۱۳

۴۱۴

۴۱۵

۴۱۶

۴۱۷

۴۱۸

۴۱۹

۴۲۰

۴۲۱

۴۲۲

۴۲۳

۴۲۴

۴۲۵

۴۲۶

۴۲۷

۴۲۸

۴۲۹

۴۳۰

۴۳۱

۴۳۲

۴۳۳

۴۳۴

۴۳۵

۴۳۶

۴۳۷

۴۳۸

۴۳۹

۴۴۰

۴۴۱

۴۴۲

۴۴۳

۴۴۴

۴۴۵

۴۴۶

۴۴۷

۴۴۸

۴۴۹

۴۵۰

۴۵۱

۴۵۲

۴۵۳

۴۵۴

۴۵۵

۴۵۶

۴۵۷

۴۵۸

۴۵۹

۴۶۰

۴۶۱

۴۶۲

۴۶۳

۴۶۴

۴۶۵

۴۶۶

۴۶۷

۴۶۸

۴۶۹

۴۷۰

۴۷۱

۴۷۲

۴۷۳

۴۷۴

۴۷۵

۴۷۶

۴۷۷

۴۷۸

۴۷۹

۴۸۰

۴۸۱

۴۸۲

۴۸۳

۴۸۴

۴۸۵

۴۸۶

۴۸۷

۴۸۸

۴۸۹

۴۹۰

۴۹۱

۴۹۲

۴۹۳

۴۹۴

۴۹۵

۴۹۶

۴۹۷

۴۹۸

۴۹۹

۵۰۰

۵۰۱

۵۰۲

۵۰۳

۵۰۴

۵۰۵

۵۰۶

۵۰۷

۵۰۸

۵۰۹

۵۱۰

۵۱۱

۵۱۲

۵۱۳

۵۱۴

۵۱۵

۵۱۶

۵۱۷

۵۱۸

۵۱۹

۵۲۰

۵۲۱

۵۲۲

۵۲۳

۵۲۴

۵۲۵

۵۲۶

۵۲۷

۵۲۸

۵۲۹

۵۳۰

۵۳۱

۵۳۲

۵۳۳

۵۳۴

۵۳۵

۵۳۶

۵۳۷

۵۳۸

۵۳۹

۵۴۰

۵۴۱

۵۴۲

۵۴۳

۵۴۴

۵۴۵

۵۴۶

۵۴۷

۵۴۸

۵۴۹

۵۵۰

۵۵۱

۵۵۲

۵۵۳

۵۵۴

۵۵۵

۵۵۶

۵۵۷

۵۵۸

۵۵۹

۵۶۰

۵۶۱

۵۶۲

۵۶۳

۵۶۴

۵۶۵

۵۶۶

۵۶۷

۵۶۸

۵۶۹

۵۷۰

۵۷۱

۵۷۲

۵۷۳

۵۷۴

۵۷۵

۵۷۶

۵۷۷

۵۷۸

۵۷۹

۵۸۰

۵۸۱

۵۸۲

۵۸۳

۵۸۴

۵۸۵

۵۸۶

۵۸۷

۵۸۸

۵۸۹

۵۹۰

۵۹۱

۵۹۲

۵۹۳

۵۹۴

۵۹۵

۵۹۶

۵۹۷

۵۹۸

۵۹۹

۶۰۰

۶۰۱

۶۰۲

۶۰۳

۶۰۴

۶۰۵

۶۰۶

۶۰۷

۶۰۸

۶۰۹

۶۱۰

۶۱۱

۶۱۲

۶۱۳

۶۱۴

۶۱۵

۶۱۶

۶۱۷

۶۱۸

۶۱۹

۶۲۰

۶۲۱

۶۲۲

۶۲۳

۶۲۴

۶۲۵

۶۲۶

۶۲۷

۶۲۸

۶۲۹

۶۳۰

۶۳۱

۶۳۲

۶۳۳

۶۳۴

۶۳۵

۶۳۶

۶۳۷

۶۳۸

۶۳۹

۶۴۰

۶۴۱

۶۴۲

۶۴۳

۶۴۴

۶۴۵

۶۴۶

۶۴۷

۶۴۸

۶۴۹

۶۵۰

۶۵۱

۶۵۲

۶۵۳

۶۵۴

۶۵۵

۶۵۶

۶۵۷

۶۵۸

۶۵۹

۶۶۰

۶۶۱

۶۶۲

۶۶۳

۶۶۴

۶۶۵

۶۶۶

۶۶۷

۶۶۸

۶۶۹

۶۷۰

۶۷۱

۶۷۲

۶۷۳

۶۷۴

۶۷۵

۶۷۶

۶۷۷

۶۷۸

۶۷۹

۶۸۰

۶۸۱

۶۸۲

۶۸۳

۶۸۴

۶۸۵

۶۸۶

۶۸۷

۶۸۸

۶۸۹

۶۹۰

۶۹۱

۶۹۲

۶۹۳

۶۹۴

۶۹۵

۶۹۶

۶۹۷

۶۹۸

۶۹۹

۷۰۰

۷۰۱

۷۰۲

۷۰۳

۷۰۴

۷۰۵

۷۰۶

۷۰۷

۷۰۸

۷۰۹

۷۱۰

۷۱۱

۷۱۲

۷۱۳

۷۱۴

۷۱۵

۷۱۶

۷۱۷

۷۱۸

۷۱۹

۷۲۰

۷۲۱

۷۲۲

۷۲۳

۷۲۴

۷۲۵

۷۲۶

۷۲۷

۷۲۸

۷۲۹

۷۳۰

۷۳۱

۷۳۲

۷۳۳

۷۳۴

۷۳۵

۷۳۶

۷۳۷

۷۳۸

۷۳۹

۷۴۰

۷۴۱

۷۴۲

۷۴۳

۷۴۴

۷۴۵

۷۴۶

۷۴۷

۷۴۸

۷۴۹

۷۵۰

۷۵۱

۷۵۲

۷۵۳

۷۵۴

۷۵۵

۷۵۶

۷۵۷

۷۵۸

۷۵۹

۷۶۰

۷۶۱

۷۶۲

۷۶۳

۷۶۴

۷۶۵

۷۶۶

۷۶۷

۷۶۸

۷۶۹

۷۷۰

۷۷۱

۷۷۲

۷۷۳

۷۷۴

۷۷۵

۷۷۶

۷۷۷

۷۷۸

۷۷۹

۷۸۰

۷۸۱

۷۸۲

۷۸۳

۷۸۴

۷۸۵

۷۸۶

۷۸۷

۷۸۸

۷۸۹

۷۹۰

۷۹۱

۷۹۲

۷۹۳

۷۹۴

۷۹۵

۷۹۶

۷۹۷

۷۹۸

۷۹۹

۸۰۰

۸۰۱

۸۰۲

۸۰۳

۸۰۴

۸۰۵

۸۰۶

۸۰۷

۸۰۸

۸۰۹

۸۱۰

۸۱۱

۸۱۲

۸۱۳

۸۱۴

۸۱۵

۸۱۶

۸۱۷

۸۱۸

۸۱۹

۸۲۰

۸۲۱

۸۲۲

۸۲۳

۸۲۴

۸۲۵

۸۲۶

۸۲۷

۸۲۸

۸۲۹

۸۳۰

۸۳۱

۸۳۲

۸۳۳

۸۳۴

۸۳۵

۸۳۶

۸۳۷

۸۳۸

۸۳۹

۸۴۰

۸۴۱

۸۴۲

۸۴۳

۸۴۴

۸۴۵

۸۴۶

۸۴۷

۸۴۸

۸۴۹

۸۵۰

۸۵۱

۸۵۲

۸۵۳

۸۵۴

۸۵۵

۸۵۶

۸۵۷

۸۵۸

۸۵۹

۸۶۰

۸۶۱

۸۶۲

۸۶۳

۸۶۴

۸۶۵

۸۶۶

۸۶۷

۸۶۸

۸۶۹

۸۷۰

۸۷۱

۸۷۲

۸۷۳

۸۷۴

۸۷۵

۸۷۶

۸۷۷

۸۷۸

۸۷۹

۸۸۰

۸۸۱

۸۸۲

۸۸۳

۸۸۴

۸۸۵

۸۸۶

۸۸۷

۸۸۸

۸۸۹

۸۹۰

۸۹۱

۸۹۲

۸۹۳

۸۹۴

۸۹۵

۸۹۶

۸۹۷

۸۹۸

۸۹۹

۹۰۰

۹۰۱

۹۰۲

۹۰۳

۹۰۴

۹۰۵

۹۰۶

۹۰۷

۹۰۸

۹۰۹

۹۱۰

۹۱۱

۹۱۲

۹۱۳

۹۱۴

۹۱۵

۹۱۶

۹۱۷

۹۱۸

۹۱۹

۹۲۰

۹۲۱

۹۲۲

۹۲۳

۹۲۴

۹۲۵

۹۲۶

۹۲۷

۹۲۸

۹۲۹

۹۳۰

۹۳۱

۹۳۲

۹۳۳

۹۳۴

۹۳۵

۹۳۶

۹۳۷

۹۳۸

۹۳۹

۹۴۰

۹۴۱

۹۴۲

۹۴۳

۹۴۴

۹۴۵

۹۴۶

۹۴۷

۹۴۸

۹۴۹

۹۵۰

۹۵۱

۹۵۲

۹۵۳

۹۵۴

۹۵۵

۹۵۶

۹۵۷

۹۵۸

۹۵۹

۹۶۰

۹۶۱

۹۶۲

۹۶۳

۹۶۴

۹۶۵

۹۶۶

۹۶۷

۹۶۸

۹۶۹

۹۷۰

۹۷۱

۹۷۲

۹۷۳

۹۷۴

۹۷۵

۹۷۶

۹۷۷

۹۷۸

۹۷۹

۹۸۰

۹۸۱

۹۸۲

۹۸۳

۹۸۴

۹۸۵

۹۸۶

۹۸۷

۹۸۸

۹۸۹

۹۹۰

۹۹۱

۹۹۲

۹۹۳

۹۹۴

۹۹۵

۹۹۶

۹۹۷

۹۹۸

۹۹۹

۱۰۰۰

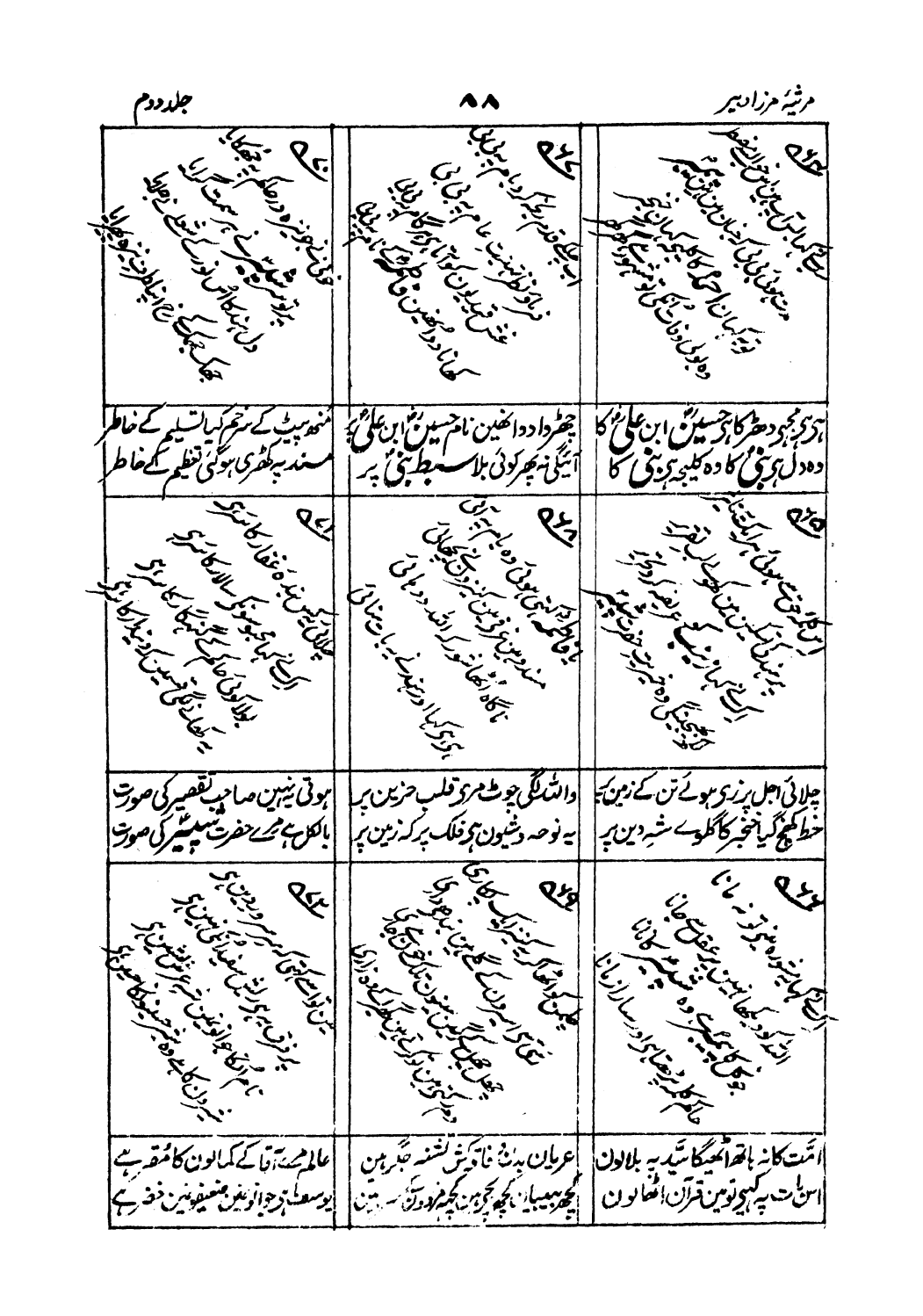

۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵
مطرب ہوئے تسبیح بکف پھینک کے دف کو رقاص کھڑے ہو گئے قبلے کی طرف کو	اللہ و نبی نے یہ کہاں حکم دیا ہے قرآن سے حدیثوں سے حرام انکو کیا ہے	کونین کے حاکم ہیں یہ محکوم خدا ہیں مظلوم ہیں محتاج ہیں مسکین ہیں گدا ہیں
۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸
نے تھرکنے قلقل مینا کی صدا تھی مجلس میں فقط ہائے حسینا کی صدا تھی	زندان میں نے آتی نہ جاتے نظر آئے اور لاشۂ شبیرؑ کو ہم دفن کر آئے	جسوقت یہ سب گردنیں ڈالی ہوئی آئے ہاتھوں پہ نبیؐ طوق سنبھالی ہوئے آئے
۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱
ہم زور خدا لطف خدا قہر خدا ہیں سحر اور دکھاتے ہیں ہم اعجاز نما ہیں	کھول آتے ہیں ہم جا کے جہان عقدۂ پر پیچ بستی میں بندھے اب تو تجھے آ کے کھڑے ہیں	سینے پہ میں ہوں اور سر سادات کھلا ہو زہراؑ جو ابھی کھول دے بالائے تو کیا ہو

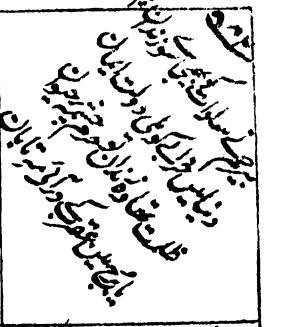

سجاد تھے خورشیدہ زندان کہن تھا
یہ ربط بن یونس تھے وہ ماہی کا دہن تھا

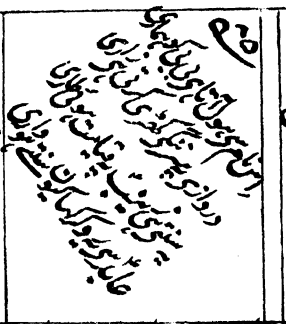

دیکھیگی ضرور آن کر ہند آل نبی کو
کیون کہنے کے وارث تو چھپا لیگا پھوپی کو

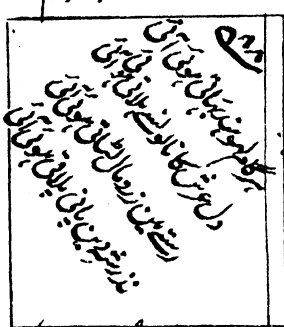

خیرات ادھر دی اور ادھر حق سے دعا کی
ہو خیر الٰہی پسر خیر النساء کی

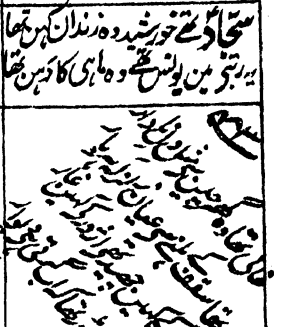

سونیکا ٹھکانا تھا نہ سامان خورش تھا
در پر زن حاکم کی کنیز و لکا بورش تھا

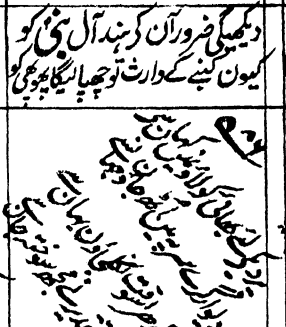

پروی کیلئے ہائے نہ شبیر کو چھوڑا
بھائی کو قضا لیگئی ہمشیر کو پھوڑا

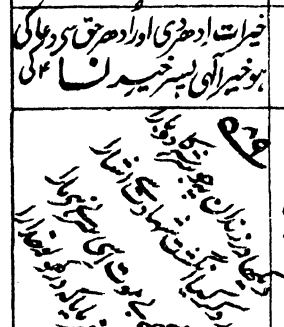

سنتے ہی یہ آواز مشوش ہوئی زینب
یان قفل کھلا اور وہان غش ہوئی زینب

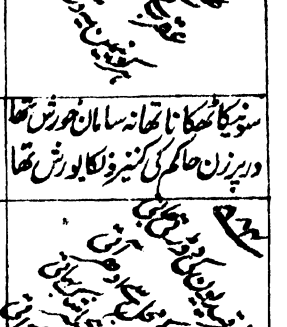

ہم پہ نہیں کہتی ہین کہ خاموش رہو تم
رونے نہین مگر ہائے حسینا نہ کہو تم

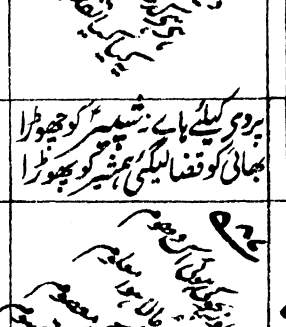

تب ہند ملی آہ نبی زاد سے جھٹ کر
سر دانیان بند ہین جب آئین یہان لڈ کر

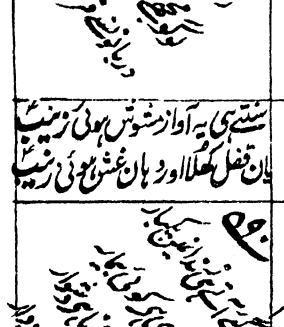

لے سکتا ہی کروٹ نہ اٹھا سکتا ہی سر کو
دم توڑتا ہے بند کیے دیدۂ تر کو

۹۱

شوکت میں جلالت میں اسی تھے بلا میں
اس عہد کے یوسف ہو تمھیں خلق خدا میں

۹۲

یوسف نے زمانے میں یہ محشر نہیں دیکھا
ماں بہنوں کو بلوے میں کھلے سر نہیں دیکھا

۹۳

بالکل پسر فاطمہؑ کا طرز بیان ہے
گویا ترے منھ میں شہ مردان کی زبان ہے

۹۴

آداب مرا کیا کہ حقیر اور حزیں ہوں
ہوں سوگ نشیں کنجی کا اور خاک نشیں ہوں

۹۵

ہم گھر میں رہے اور سفر کر گئے بابا
ملنے کی بھی امید نہیں مر گئے بابا

۹۶

آنکھوں کے تلے پھرتی ہے سجاد کی صورت
تم ہو حسن پاک داماد کی صورت

۹۷

یوسف پہ پڑی تھے نہ کبھی ایسے جفا کے
یہ تو کھا اور رونے لگے لپٹ دکھا کے

۹۸

یوں تو مجھے کیا کیا نہیں سامان نظر آیا
اک خواب مگر سخت پریشان نظر آیا

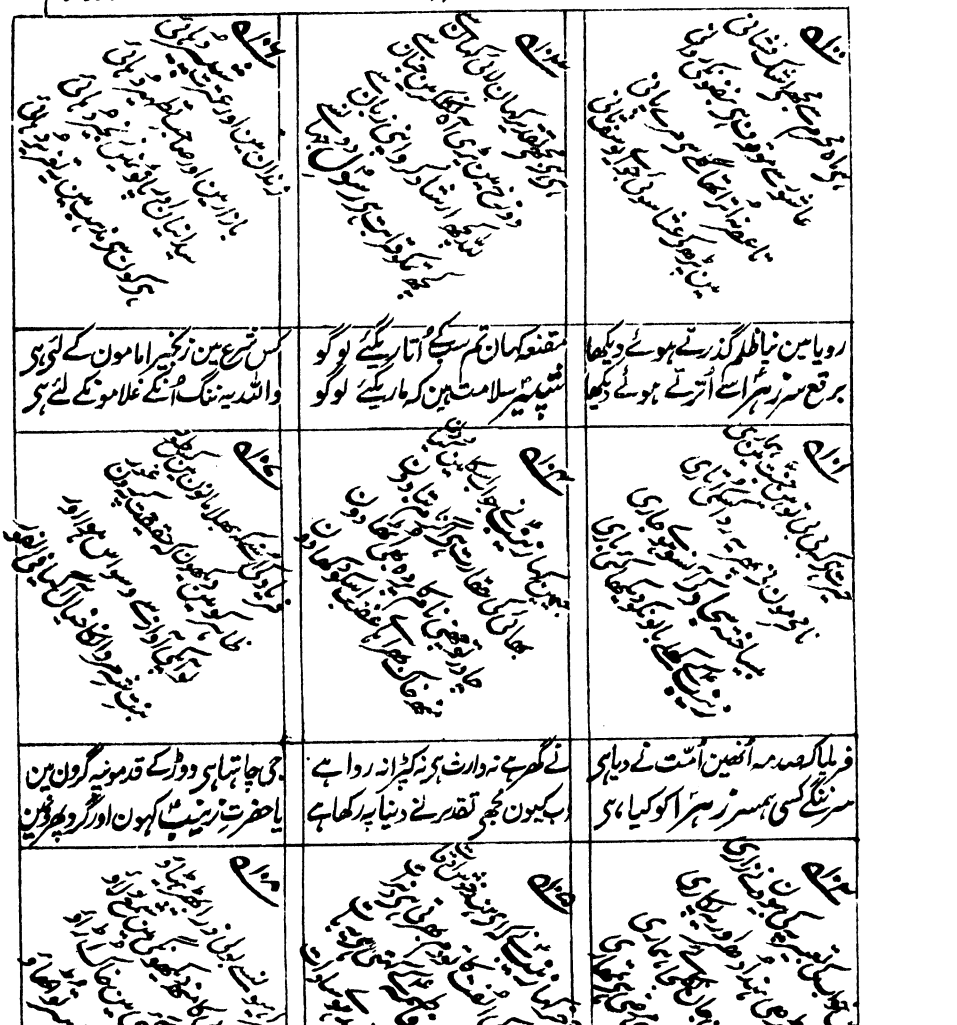

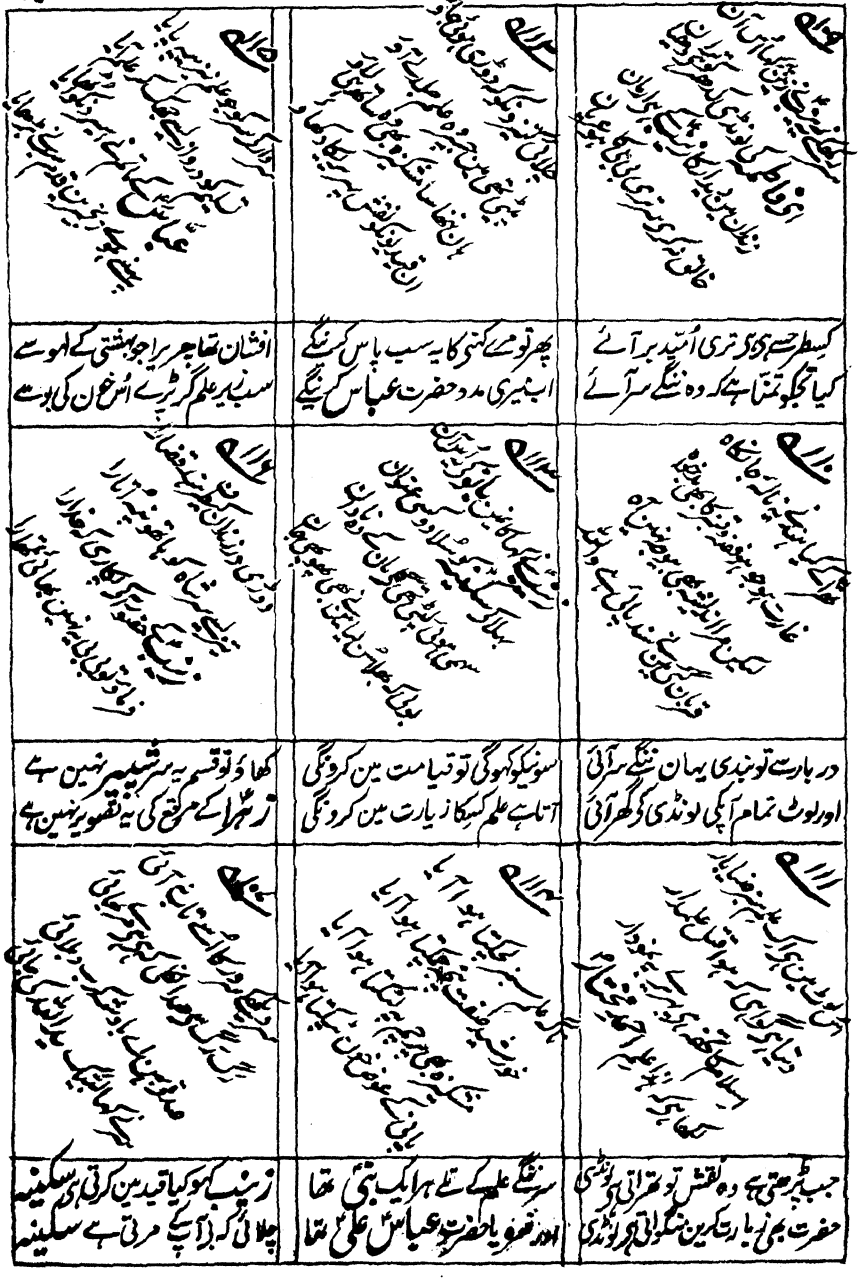

کسطرح سے ہو دی تری اُمید بر آئے
کیا تجکو تمنا ہے کہ وہ ننگے سر آئے

پھر تو مرے کہنے کا یہ سب پاس کرینگے
ابنیری مدد حضرت عباس کرینگے

افشان تھا جبر یرا جو بہشتی کے لہو سے
سب نیر علم گر پڑے اُس غم کی بو سے

در بار سے تو بندی یہاں ننگے سر آئی
اور لوٹ تمام آپکی لونڈی کی گھر آئی

سونیکو کہو گی تو قیامت مین کرونگی
آتا ہے علم کسکا زیارت مین کرونگی

کھاؤ تو قسم یہ سر شبیر نہین ہے
زہرا کے مرقع کی یہ تصویر نہین ہے

جب بڑھتی ہے وہ نقش تو تھراتی ہے لونڈی
حضرت بھی زیارت کرین منگواتی ہے لونڈی

سر ننگے علم کے تلے ہر ایک بتی تھا
اور تھو یا حضرت عباس علی تھا

زینب کہو کیا قید مین کرتی ہے سکینہ
چلائی کہ آپکے مرتی ہے سکینہ

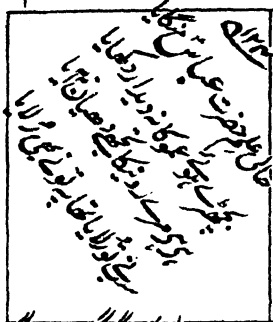

پوچھا اسرا قدس نے کہ کیا کرتی ہو بانو
یہ بولی کہ اکبرؑ کے لئے مرتی ہے بانو

زندان مین بٹھا رکھونگی گھر جانے نہ دونگی
مین تجھ سے چچا جان کو اپنے ابھی لونگی

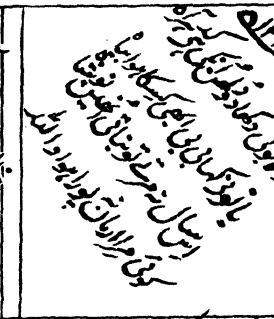

اکبر کی دلھن کیسی کہ بات آنے نہ پائی
مین آہ نہ لیسی کہین بھجوانے نہ پائی

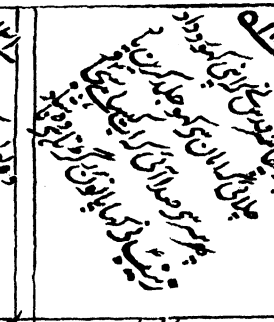

زندان مین سادات کا دربار یہی ہے
شبیرؑ کی لوٹی ہوئی سرکار یہی ہے

کہتی تھی کہ کیون عمر مے غمخوار نہ آئے
بابا کا علم آیا علمدار نہ آئے

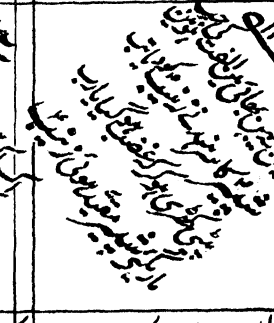

سردار کیا مدت مین ہین کون انکو بلالے
ایسے نہین روٹھے کہ کوئی انکو منالے

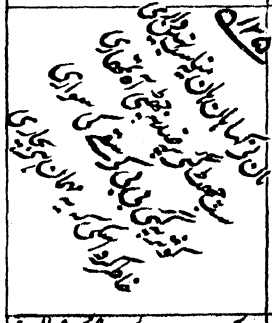

فرزند جوان کٹے سرا پا ہوا میرا
دنیا مین خراب بڑھاپا ہوا میرا

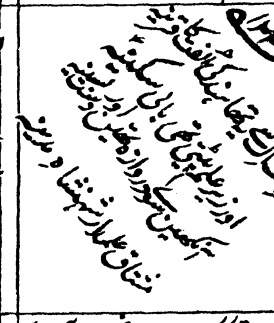

سر پیٹ کے دیتی ہون صدا تیر خدا کو
تنہا کہ چھپایا ہے کہان میرے چچا کو

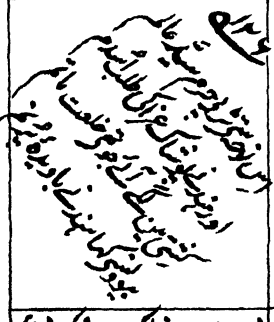

خود پہنو یہ پوشاک سیہ مجکو پنھاؤ
سیدانیو شبید کا عزادار بناؤ

خاموش دبیر اب نہیں کہنے کا کسی سے مقصود
زرّیں میں ہیں بہتر شہ والا کے کفن دو گور
چھڑیو یہ علم رکھ دیو بانسہ کا سر پہ نور
باندھی صف ماتم حرم شہ نے بدستور

ہاتف نے کہا پشت پہ زہراؑ بھی کھڑی ہے | سردار و علمدار کے پُرسے کی گھڑی ہے

سلام

مرثیہ

قطعہ

سلام

مرثیہ

قطعہ

مرثیہ

شاہ کہتے تھے نہ دیکھا کبھی ایسا لشکر کا داغ
اسکو بھگا گیا وہی جو صاحب دلاور ہے

بولے علمدار کیا مجھ کو اجازت ہے یہ
میرا دادا حضرت جبریل کا استاد ہے

شاہ کہتے تھے دکھا فاصلہ کو لاش سے لاش
پھینکیا اور پھینکا اور یہ بڑا ماہر ہے

کیا فزا تھا لب خنجر میں کہ اتنا کاٹا
ساقیٔ کوثر کے گویا شیر نے پیا ہے

رات کو دولھا بنا اور اسکھڑی مارا گیا
میرے قاسم پہ جو بیتی ہے جری ہی بیتا ہے

جب ملا تیغ شجر نے مار اسکندر کہا
کھول بیٹھے ہو دوا دی چاہیے فریاد ہے

سید مظلوم کے ہاتھ سے صدقے دل و جاں
قید اندوہ و الم سے دل مرا آزاد ہے

قطعہ

مثلاً

قتل جب قاسم ہوا تب نعرہ کہا اے آسمان
بندگان حق پہ یوں آفت اسی کی ہوتی ہے

تضمین

مجھ میں ہو کر آئے حرم جب بہ قتل گاہ
زینب پکاری بھائی کو لاشے پہ ناگاہ

وہ وقت یہ ہوا آئی ہے بالجالت تباہ
مضمون جانگداز ہے میں بات کیا کہوں کچھ کہہ کے آہ

مسہل است گر رود سر من بر سنین
زینبؑ اگر اسیر شود وائے بر حسینؑ

تضمین

جب فاطمہؑ صغرا کا ول بھر میں گھبرایا
اور نعرۂ ظالم سے دم ہونٹوں کو آ کر آیا

جز غم کوئی ہمدم ہمسر نہ جو زینب نے پایا
ناچار یہ ہو غصے میں بابا کو یہ سمجھایا

ای باد شہ ذیشان داد از غم تنہائی
دل از تو بجان آمد وقتیست کہ باز آئی

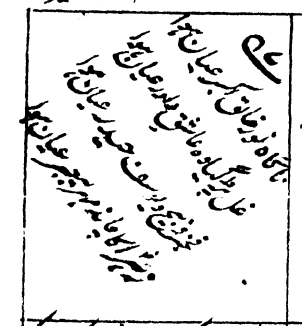

تسلیم فتح کرتی ہے جھک جھک کے راہ میں
آمد امام دین کی ہے نادر و گاہ میں

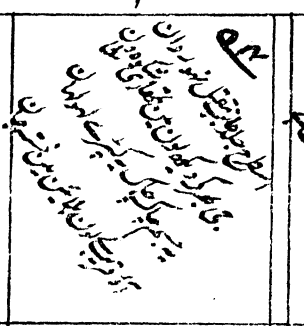

طلعت ہے سرخ تیرو لے تن ہے پھٹا ہوا
اسوقت میرا لال ہے دولھا بنا ہوا

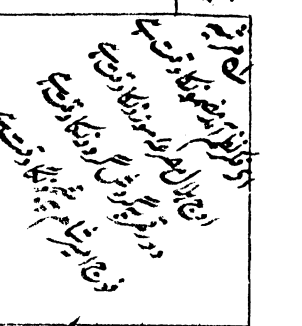

اللہ رے چمک رخ روشن کے نور کی
پرتو سے جسکے خاربنی سمع طور کی

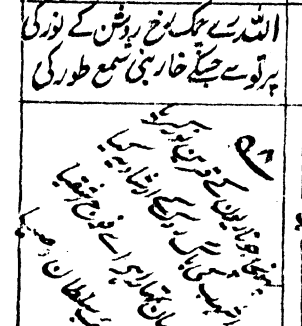

اِس سین پر جو حضرت شہ جن و ملک گئے
دن کو شفق کے پردے میں تارے چھپ گئے

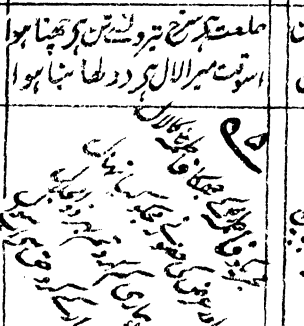

فخر نبی حسینؑ نہ میرا ملول ہو
یارب مرد بسر کی شہادت قبول ہو

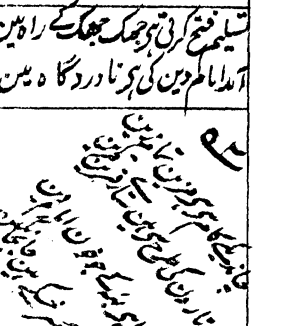

ہر چند پاس آبگا پر دل سے دور ہے
خیراب بھی فوج ستمگر ہو جانتک ضرور ہے

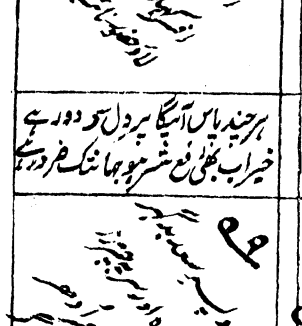

بچپن سے مشق کرتے تھے دوش رسول پر
بس ختم شہسواری ہے تجھ دل علول پر

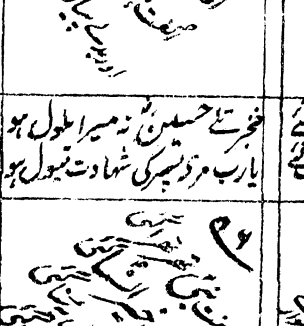

مہنیا دو اب نہ فوج غرور کی
سرنذر دو وہ آئی سواری حضور کی

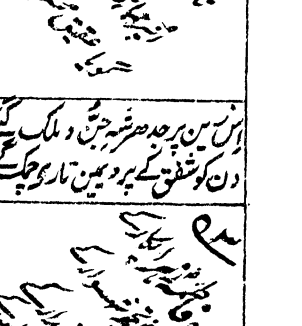

کیا قہر ہے یہ چین ستمگر کے واسطے
وہ لوں نہ پاس مالک کوثر کے واسطے

۱۱۰

اس صبح کو وہ یورش بیداد طلب لشکر
بنیاد ستم ظلم و جفا جس سے ہوئی ہے
اس کل کے دن اس سال پہ اس ماہ پہ اس روز
کرتے ہیں یہ ظالم ستم آل عبا جس سے

فی الفور سب نمود ہی فی الفور کچھ نہیں
مثل حباب آنکھ کھلی اور کچھ نہیں

۱۱۱

کیا شاہ خوش جزا کی کمر کو ہیں بل خمیدہ
وہ جا بجا کی کاٹ وہ خنجر کی شاخ و بال
وہ سر سناں کفن کا وہ خوں کا لباس لال
وہ تازہ تازہ کی ہوئی بادِ خزاں رسیدہ

اکبر ذرا اس دیار کو کوچ اس دیار کا
دہشت وہ قبر کی وہ علاطم فشار کا

۱۱۲

اس دشت میں جو آل پیمبر کی چاہ ہیں
یوسف کی طرح ہونگے خدا کی پناہ میں

آہوں میں اے یہ زمانہ کا سال ہے
اور اپسے تجھ کو خواہش جاگیر و مال ہے

۱۱۳

وہ ہے بلندی کا عالم وہ ہے نشیب کا حال
وہ ہے زمین کی حالت وہ ہے زمان کا حال

ڈالی علی کے قبر میں بھی چین کرتے ہیں
منکر ہے سب سوال نکیرین کرتے ہیں

۱۱۴

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۱۵

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۱۶

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۱۷

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۱۸

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۱۹

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۲۰

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۲۱

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۲۲

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۲۳

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۲۴

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۲۵

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۲۶

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۲۷

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۲۸

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۲۹

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۳۰

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۳۱

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۳۲

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۳۳

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۳۴

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۳۵

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۳۶

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۳۷

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۳۸

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۳۹

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۴۰

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۴۱

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۴۲

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۴۳

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۴۴

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۴۵

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۴۶

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۴۷

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۴۸

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۴۹

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۵۰

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۵۱

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۵۲

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۵۳

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۵۴

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۵۵

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۵۶

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۵۷

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۵۸

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۵۹

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۶۰

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۶۱

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۶۲

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۶۳

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۶۴

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۶۵

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۶۶

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۶۷

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۶۸

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۶۹

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۷۰

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۷۱

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۷۲

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۷۳

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۷۴

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۷۵

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۷۶

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۷۷

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۷۸

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۷۹

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۸۰

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۸۱

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۸۲

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۸۳

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۸۴

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۸۵

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۸۶

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۸۷

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۸۸

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۸۹

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۹۰

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی ہے ایک ساتھ
فرزند کی جگہ ہے تو بھتیجا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھائی تو بیٹا ہے ایک ساتھ
ہے ایک ساتھ بھتیجا تو بھائی ہے ایک ساتھ

آئی اجل تو آپ اکیلے چلے گئے
سب کچھ تھا گھر میں جمع مگر کچھ نہ لے گئے

۱۹۱

بیٹا ہے ایک ساتھ تو بھائی

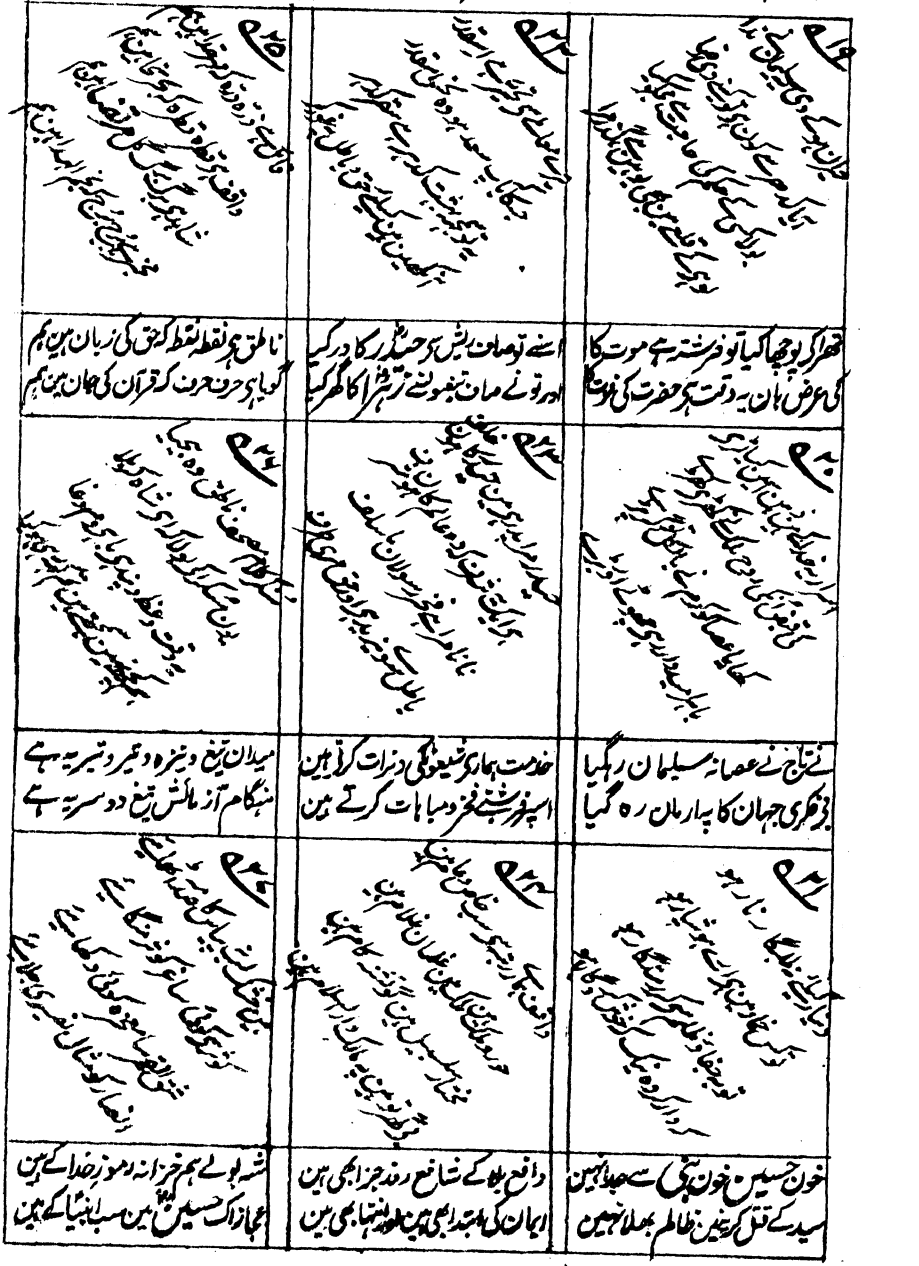

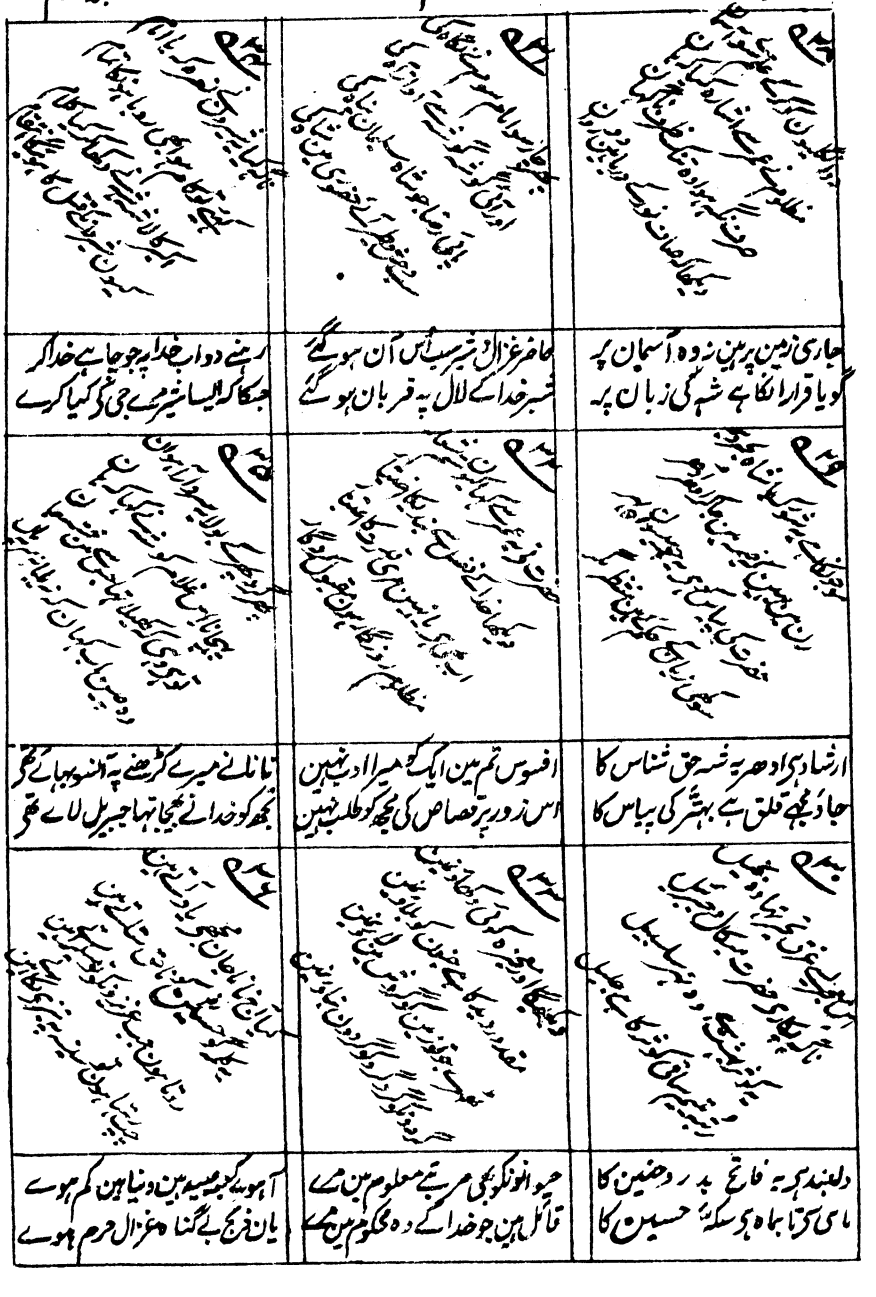

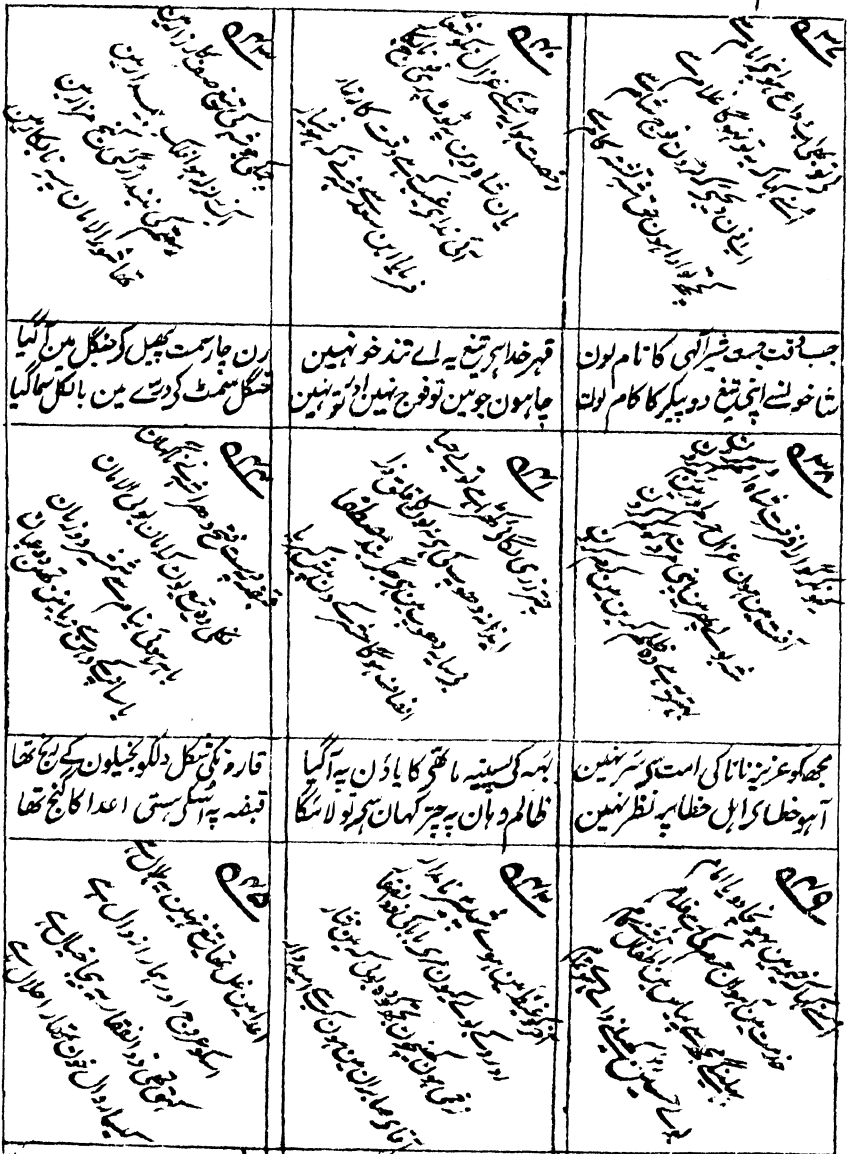

جب وقت جنگ شیر الٰہی کا نام لوں
شاخوں سے اپنی تیغ دو پیکر کا کام لوں

قہر خدا ہر تیغ یہ اے تند خو نہیں
چاہوں جو میں تو فوج نہیں اور تو نہیں

رن چار سمت پھیل کر جنگل میں آگیا
جنگل سمٹ کے درے میں بالکل سما گیا

مجھ کو عزیز نانا کی امت سے سر نہیں
آہو خطا کی اہل خطا پہ نظر نہیں

بہہ کی سینہ ماتھے کا یا دن پہ آگیا
ظالم وہاں پہ چیر کہاں ہے تو لا سکا

قارہ نکی سکل دلکو نجیلوں کے لیج تھا
قبضہ پہ اسکی ہستی اعدا کا کنج تھا

زینب کے سات آٹھ برس کے پسر گئے
اکبرؑ بھی مر گئے علیؑ اصغرؑ بھی مر گئے

اگر نثار ہونے لگے مرتضا علیؑ
کھینچی جو ذوالفقار علیؑ کہکے یا علیؑ

اب شمر نحس ہے نہ عمر ہے نہ مرہ ہے
رستی کے ماہ و سال کا پہلا ہی غرہ ہے

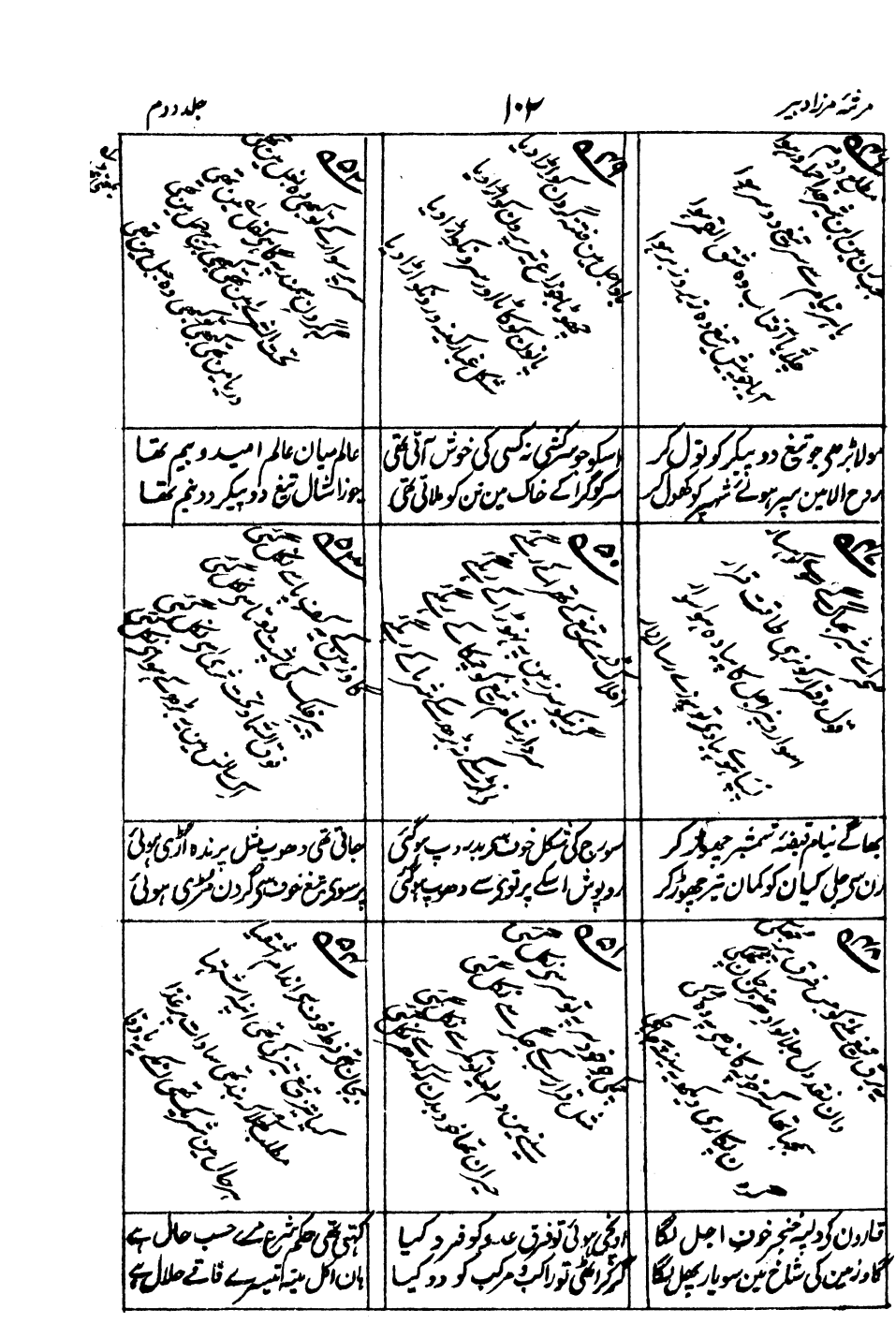

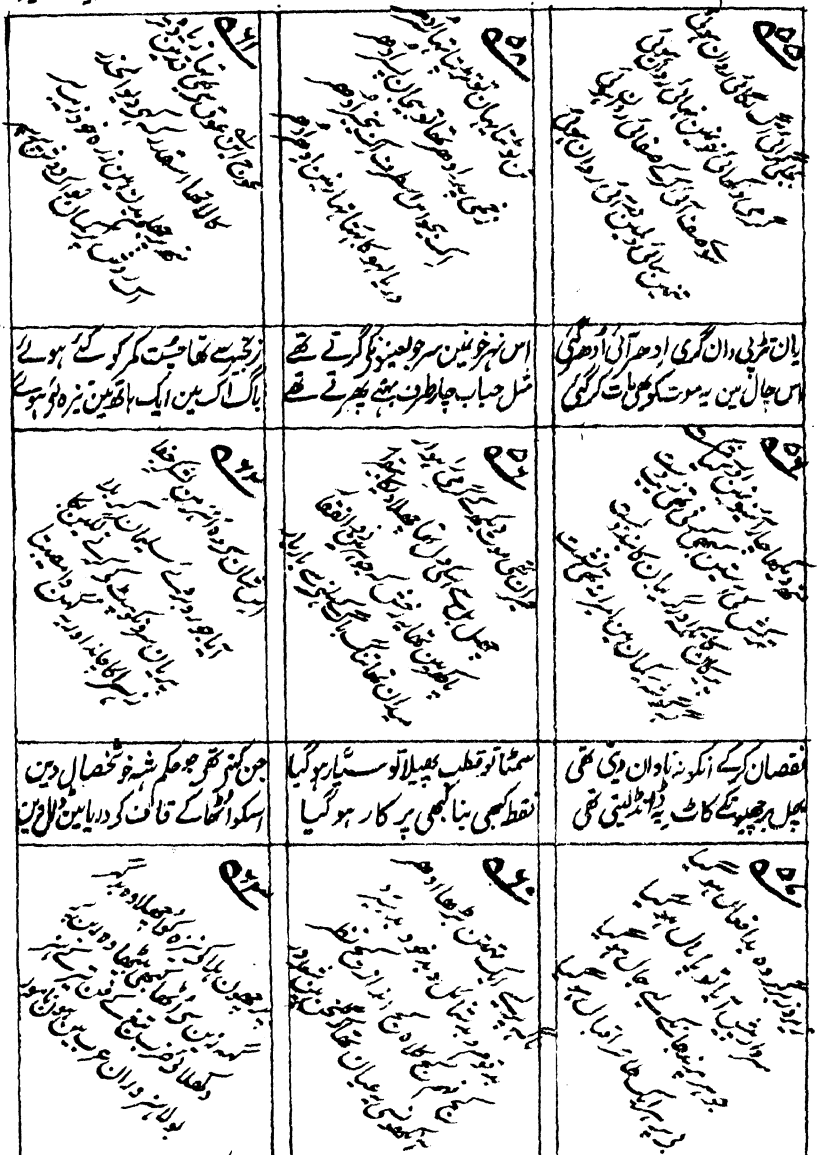

یاں تڑپی واں گری ادھر آئی اُدھر گری
اس چال میں یہ موت کو بھی مات کر گئی

اس نہر میں سر جو لیئے فلک گرتے تھے
مثل حباب چار طرف بہتے پھرتے تھے

زخمی سے تھا حجامت مکر کو کئے ہوئے
باگ اک میں ایک ہاتھ میں نیزہ لئے ہوئے

فصاد کرکے انکو نہ نادان دیتی تھی
پھل برچھیوں کے کاٹ کے ڈالے لیتی تھی

سمٹا تو قطب پھیلا تو سیارہ ہو گیا
نقطہ کبھی بنا کبھی پرکار ہو گیا

جن کہنے تھے جو حکم شہ خوش خصال دیں
اسکو اٹھا کے قاف کی دریا میں ڈال دیں

بازو کی پھڑکیوں سے تو نیت نہ بھرتی تھی
جو رنگ تھا بیان عناصر کو کرتی تھی

قسمت میں جو عذاب جہنم زیادہ تھے
آنکھوں سے رخ پہ دوڑ رہے خوں کشادہ تھے

سرتاج سرکشان حجاز و عراق ہوں
شمشیر سر بزیر یکے فرق من میں جان ہوں

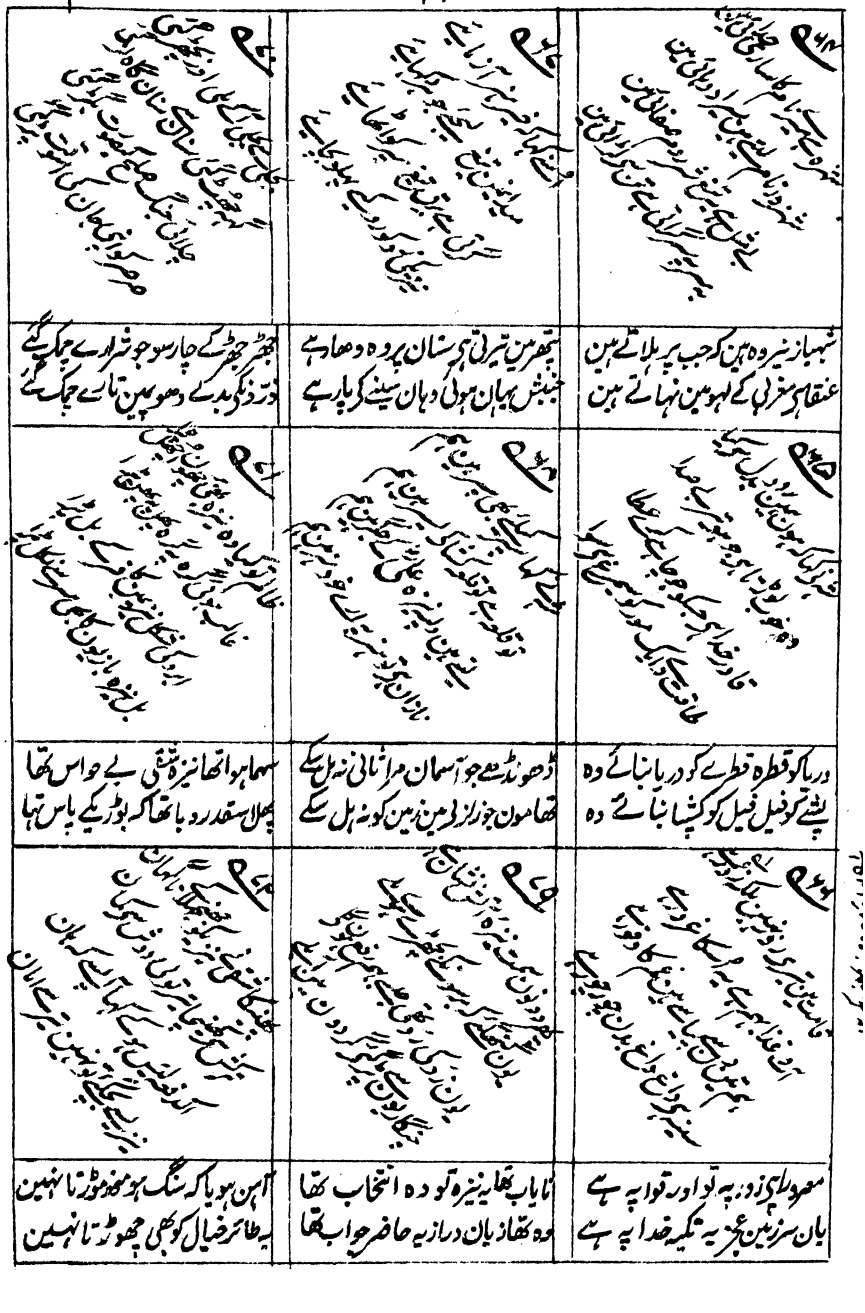

شہباز زیر وہ ہیں کہ جب پر ہلاتے ہیں
عنقا ہے مغربی کے لہو میں نہاتے ہیں

پتھر میں تیرتی ہے سنان پر وہ دھار ہے
جنبش یہاں ہوئی وہاں سینے کے پار ہے

جھڑ جھڑ کے چار سو جو شرارے چمک گئے
در در ذنگ بدلے دھوپ میں تارے چمک گئے

دریا کو قطرہ قطرے کو دریا بنائے وہ
پشے کو فیل فیل کو کشتا بنائے وہ

ڈھونڈھے جو آسمان مرا ثانی نہ مل سکے
تھامون جو زلزلے میں زمین کو نہ ہل سکے

سہما ہوا تھا نیزۂ شقی بے حواس تھا
پھل سا قدر رہا تھا کہ بوڑیے پاس تھا

معمور اپنی زور پہ تو اور قوا پہ ہے
یاں سر زمین عجز یہ تکیہ خدا پہ ہے

نایاب تھا یہ نیزہ تو وہ انتخاب تھا
وہ تھا زبان دراز یہ حاضر جواب تھا

آہن ہو یا کہ سنگ ہو منھ موڑتا نہیں
یہ طائر خیال کو بھی چھوڑتا نہیں

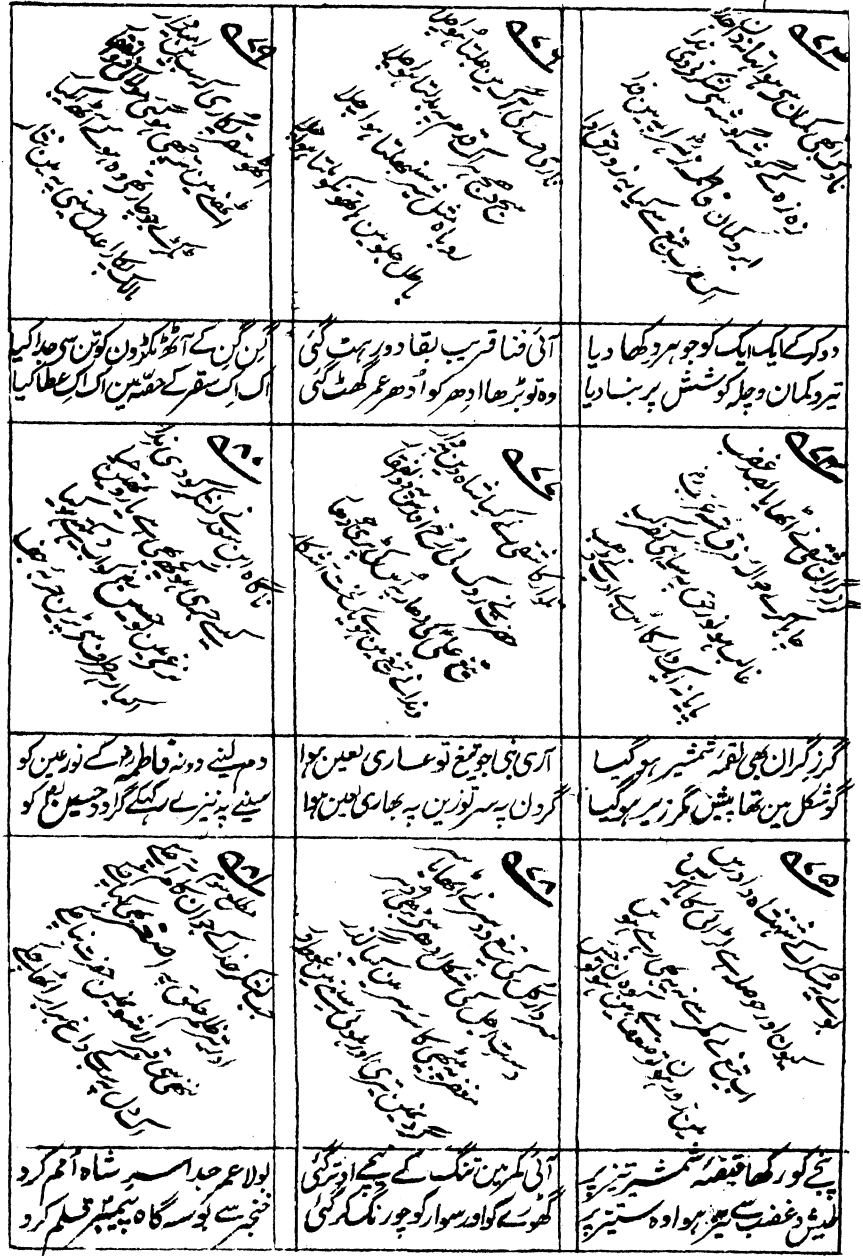

دو کر کے ایک ایک کو جوہر دکھا دیا
تیر و کمان و چلہ کو شش پر بنا دیا

آئی فنا قریب بقا دور رہ گئی
وہ تو بڑھا ادھر کو اُدھر عمر گھٹ گئی

گن گن کے آٹھ مکڑوں کو تن سے جدا کیا
اک اک سقر کے قصہ میں اک اک عطا کیا

گر زگران بھی لقمۂ شمشیر ہو گیا
گو شکل میں تھا بیش مگر زیر ہو گیا

آری ہی جو تیغ تو عاری یعین ہوا
گردن پہ سر نوزین پہ بھاری یعین ہوا

دم لینے دو نہ فاطمہؑ کے نور عین کو
سینے پہ نیزے رکھکے گرا دو حسینؑ کو

پنجے کو رکھا قبضۂ شمشیر تیز پر
لبریز دو غضب سے بھرا ہوا وہ ستیز پر

آئی کمر میں تنگ کے پہنچے اُتر گئی
گھوڑے کو اور سوار کو چور نگر گئی

بولا عمر جدا سر شاہ اُمم کرو
خنجر سے بوسہ گاہ پیمبرؐ قلم کرو

۹۴

پیدل سوار گرد سب اُس آن ہو گئے
بیکس کے قتل ہونیکے سامان ہو گئے

۹۵

آقا کو نہ سکینہؑ نہ زینبؑ کی یاد تھی
اس بزم میں جو رد تے ہیں اُن سبکی یاد تھی

۹۶

آنکھوں کو کھولا اور کہا مُنھ ہی رہا علیؑ
قربت میں کانپ کانپ گئے مرتضےٰ علیؑ

۹۷

زہراؑ نے دل کو قبر میں کیونکر سنبھالا تھا
ان حرلوں کیلئے تو نہ بیٹے کو پالا تھا

۹۸

بازو کو ڈھونڈھنے لگے اور نوحہ کو
آخر کو غش نے آکے اُتارا حسینؑ کو

۹۹

سینے پہ بیٹھا ہی یہ نیا دل کا کینہ ہے
گنجینۂ علوم الٰہی یہ سینہ ہے

۱۰۰

قابو میں انگلیاں تھیں یہ ہونیا امام کا
سر خاک پر پٹکتا تھا تسمہ نظام کا

۱۰۱

دریا لہو کا سینہ سے ہی اُبل پڑا
ٹکڑا جگر کا ساتھ انی کے نکل پڑا

۱۰۲

پانی پلا دے اب تو مرا حال غیر ہے
بولا تشنگی کہ اور بھی تڑپو تو سیر ہے

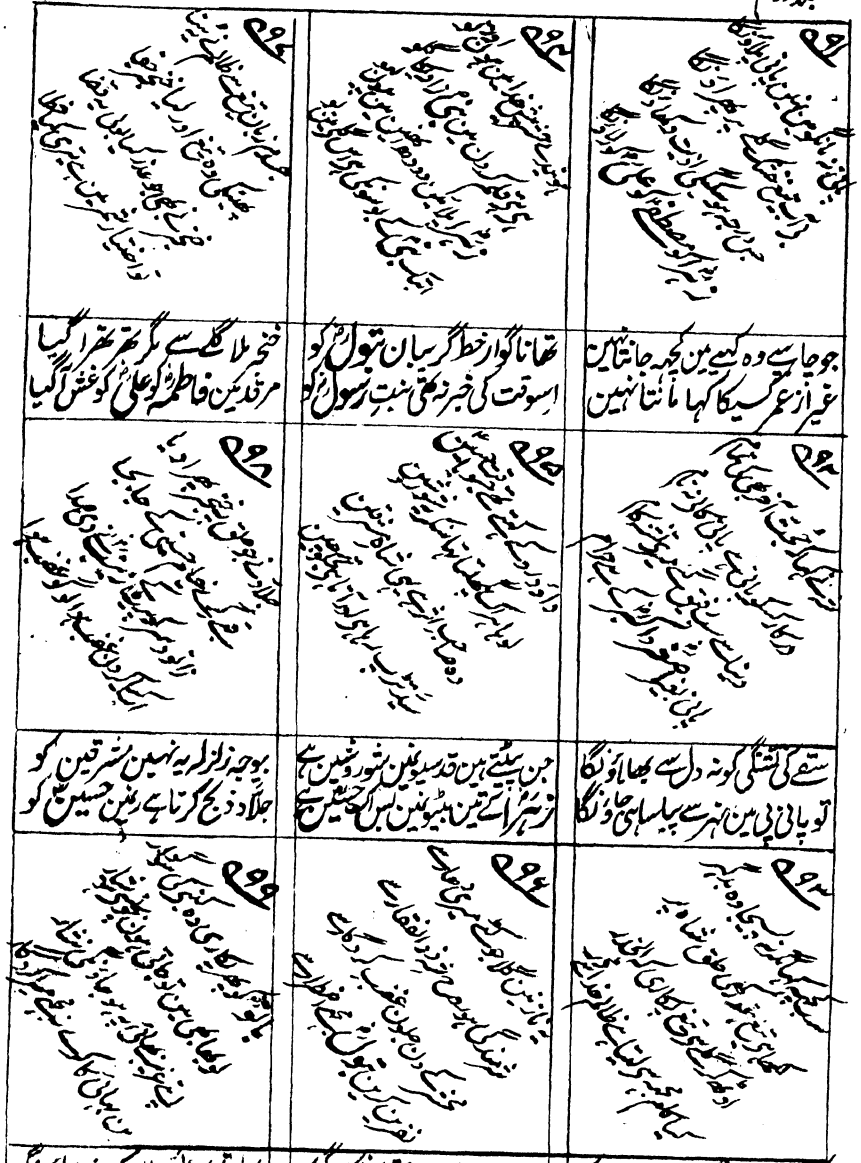

جو چاہے وہ کہیے میں کچھ جانتا نہیں
غیر از عمر کسیکا کہا مانتا نہیں

تھا ناگوار خط گریبان بتول کو
اسوقت کی خبر نہ تھی نسبت رسول کو

خنجر ملا گلے سے مگر تھرتھرا گیا
مرقد میں فاطمہؑ کو علیؑ کو غش آگیا

قسمے کی تشنگی کو نہ دل سے بھاؤنگا
تو پانی پی میں نہر سے پیاسا ہی جاؤنگا

جن پیتے ہیں قدسی نہیں شور و نہیں ہے
زہرا کے تین بیٹوں میں بس اک حسینؑ ہے

بوجہ زلزلہ یہ نہیں مشرقین کو
جلاد ذبح کرتا ہے رہیں حسینؑ کو

کس دل سے تو نے ڈالدی یہ قبول کی
ہے ہے یہ بوسہ گاہ ہے میرے رسولؐ کی

جادو رہا اطاعت حق سے نکل گئی
تو بد قصور میرے کلیجے پہ چل گئی

پہلے تو بھائی جان کو اپنے جاؤنگی
پھر اونکے ساتھ اپنے گلے کو کٹاؤنگی

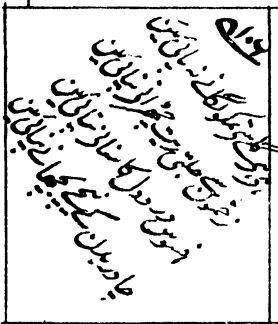

ہی ہی تمھاری جانے والے بھی مر گئے
کس جا ہو کس طرف ہو کہاں ہو کدھر گئے

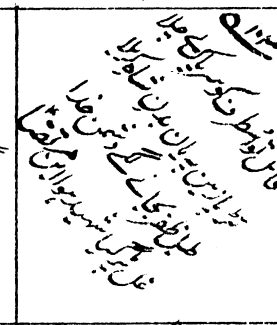

کھیتی علی کی لٹ گئی بستی اُجڑ گئی
پردیس میں حسینؑ سے زینبؑ بچھڑ گئی

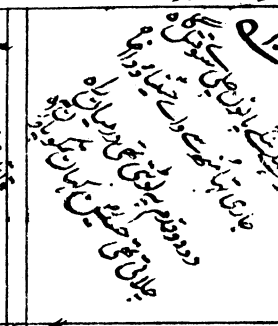

ہی ہی یہ میرے آتے ہی بیداد ہو گئی
تم ہو گئے شہید میں برباد ہو گئی

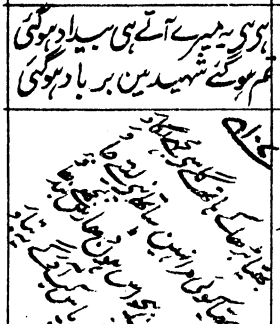

یا ابن فاطمہؑ ہے میں زہراؑ کی جائی ہوں
دیدار آخری کی تمنا میں آئی ہوں

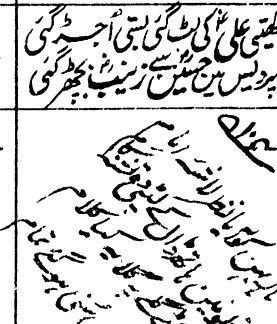

گھر سے نکل کے اور مقدر اُلٹ گیا
پہونچی جو پاس میں تو سر پاک کٹ گیا

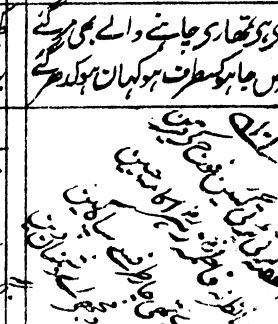

تنہا سدھارے ساتھ کسی کو نہ لے گئے
ڈھونڈھوں کہاں کہاں تمھیں کاندھا نہ دے گئے

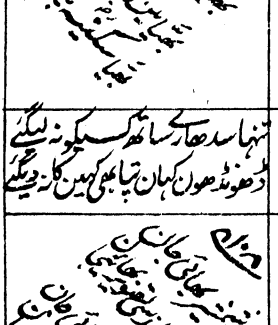

زینبؑ حسینؑ میں تک ابھی آنے پائی تھی
یاں بیگناہ کے سر تن میں جدائی تھی

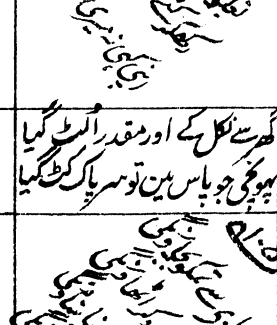

کیا جلد جلد ستم نے سر کو جدا کیا
منہ سے حضور کا نہ کوئی حق ادا کیا

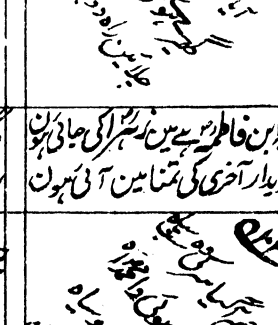

تدبیر کوئی موت سے چلتی نہیں مری
ناچار ہوں کہ جان نکلتی نہیں مری

۱۰۸

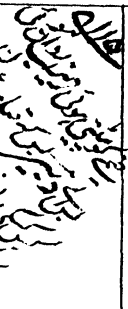

اب دونوں وقت فاتحہ کو کون جائیگا
اب کون شمع قبر پہ میری جلائیگا

آقا سے عرض کر مری امداد کیجئے
ناشاد ہوں خدا کے لئے شاد کیجئے

۱۱۰

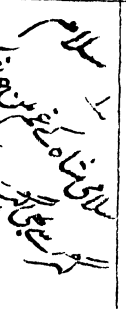

لاکر کفن بھائی میں مظلوم بھائی کو
ہوتا اگر وطن تو لکھتی گدائی کو

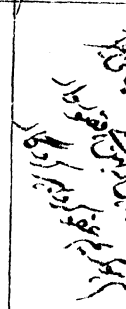

آئی کٹے گلے سے ندا ہم خفا نہیں
تقدیر میں یوہیں تھا تمہاری خطا نہیں

۱۱۱

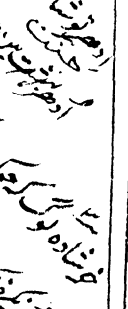

خدمت کو اکبرؑ اور حمایت کو بھائی ہے
تکلیف اور کنیز ہے جو ماں جائی ہے

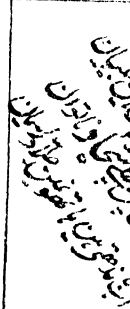

دست خدا یتیم پہ ظالم اٹھاتے ہیں
دیکھ عصب سکینہ کو سیلی لگاتے ہیں

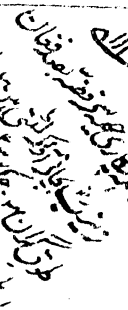

سلام

سلام اس شاہ پر جس نے غریبی میں جو اشک بار رہے
سلام اس پر کہ جس کے غم میں عالم اشکبار رہے

سلام اس پر کہ جس کے واسطے ماتم بپا ہوا
سلام اس پر کہ جس کے غم میں عالم مبتلا رہے

سلام اس پر کہ جس کے غم میں حوروں نے عزا کی
سلام اس پر کہ جس کے غم میں جبریل کربلا رہے

سلام اس پر کہ جس کے غم میں خاک سر پہ اڑائی
سلام اس پر کہ جس کے غم میں عرش خدا رہے

آزیدنگ ہاں شہ کی حسین کا ہم سر
دنیا میں آن جو زینب ہو تو ہو

یہ دونوں ماجرے دنیا میں یاد گار ہوئے

کہ ہمشیر شہ مظلوم سے تشبیہ دیجئے
فصاحت بیٹھ کر روتی ہے جس کے نوحہ خوانی پر

دیا جواب یہ زینب نے روکر
کہ ہم شبیر کی ہمشیر ہیں بس

ہوئے جو قید میں ہم فخر ہے یہ
فصاحت کی بلاغت کی ہے ہم پر

ہوئے ہیں ہم جو زنداں میں شہ بطحا کے ہمراہی
ہمارے ہاتھ میں ہے طوق و زنجیر اور ہم ہیں سپاہی

۱
جب قطع کی مسافتِ شب آفتاب نے
فرقِ ضیا پہ چتر کیا کم شباب نے
ہمت رسا نے شہ کو اٹھایا جناب سے
اس نیند کی نہ تھی کبھی غفلت عتاب سے

۲
دیکھا جو فوجِ شام کو لشکر کی اور چلے
بجھ کر سب کے نعرۂ جنگ آزما گرے
فرطِ عطش سے تھے جگر و دل تڑپ رہے
بجھتے ہی تھے چراغ کہ پروانے جل گئے

۳
دشمن کی جا ہے مال غنیمت پہ دل گرا
مطلق خیالِ فتح سے غفلت ہوا فزا
فرزند و اقربا کو بھی اپنے وہ آشنا
دیکھا نہ پھر کسی نے کسی کی طرف ذرا

۴
اسمائے پاک عین ہیں اک اک کو ورد تھے
پرزے بھی ہو کے نسخۂ ناطق کے گرد تھے
روشن چراغ الفتِ خالص پہ کر گئے
پیاسے کے ساتھ پیاسے لڑے پیاسے مر گئے

۵
سب جانتے ہیں قبر میں سوتی ہے فاطمہؑ
ان بیکسوں کی خاک پہ روتی ہے فاطمہؑ
۶
اس فوج کے پیادوں کی کیا پوشش و سلاح
اک اک سوار ناقۂ نورِ بہشت کا
کیا کیا شہیدِ غزوۂ بدر و حنین ہیں
افضل سمجھ رہے ہیں یہ رفقائے حسینؑ ہیں

۷
انکو کفن بھی بیکفنی میں ملا سوا
اک جامہ وار داس فضل خدا ملا
۸
فرمان دیں اگر شہِ دیں ہم رکاب سے
سر سے رواں ہو دشمنِ دیں خاک و خواب سے
کیا بارگاہ قرب خدا کی ہے راہ سے
کیا باخبر ہیں آپ کے جد و پدر سے

۹
تن سر سے اور سر ہو سنانِ تبر سے جدا
بردل ہو کہ ضربتِ شمشیر سے جدا
کفار کی شکست و ہزیمت کا ذوق تھا
دل کو حصولِ غنیمت کا شوق تھا
تن سر سے اور سر ہو سنانِ تبر سے جدا
بردل ہوئے نہ حضرت شبیرؑ سے جدا

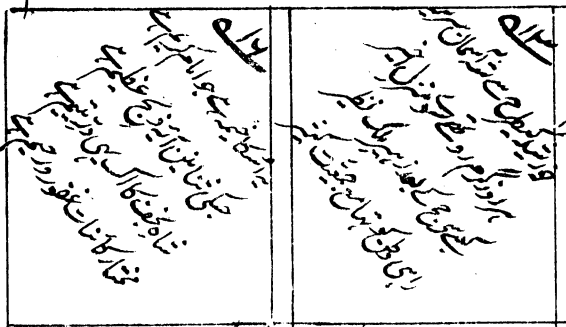

کوئی وطن سے ساتھ ہوا کوئی راہ سے
اور سب نے راہ خلد کی لی قتل گاہ سے

منزل میں اوج اختر امید کا ہوا
اک جا مقام ذرہ و خورشید کا ہوا

فخر ملائکہ شرف جبرئیلؑ ہے
یا قوت گوشوارۂ عرش جلیل ہے

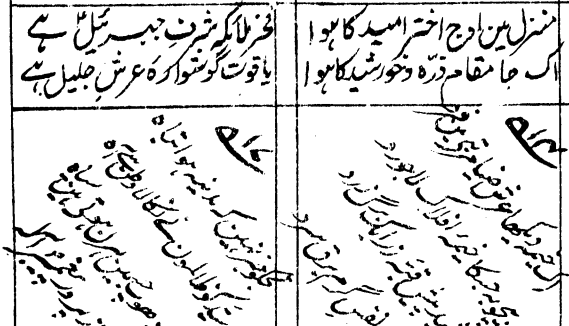

بردانہ سان طواف چراغ حرم کیا
اک ماہ میں تواب دوچ کا بہم کیا

کیا خیمہ کی شکوہ ہی کیا آب و تاب ہے
فرش زمین پہ عرش بریں کا جواب ہے

سن لے کہ قافلے میں ہے یہ شور فاطمہؑ
فریاد بے چراغ ہوئی گور فاطمہؑ

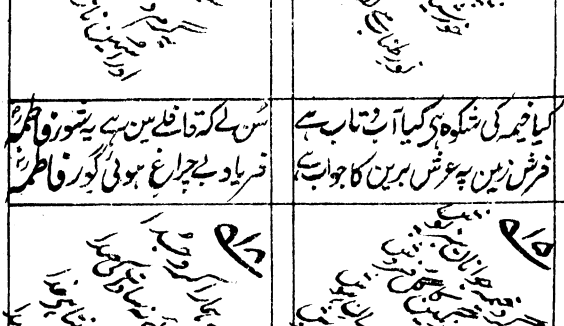

یاں آرزوے حج میں شہ پاک لے تڑپتے تھے
کوفہ میں فرج مسلم مظلوم ہوتے تھے

سجدہ کرائے زہیر تو قف گناہ ہے
یہ بارگاہ قبلۂ ایمان پناہ ہے

ختم دعا نے دیدہ و دل تر کیا کیا
اپنے نبیؐ کی آل کو خود بے ردا کیا

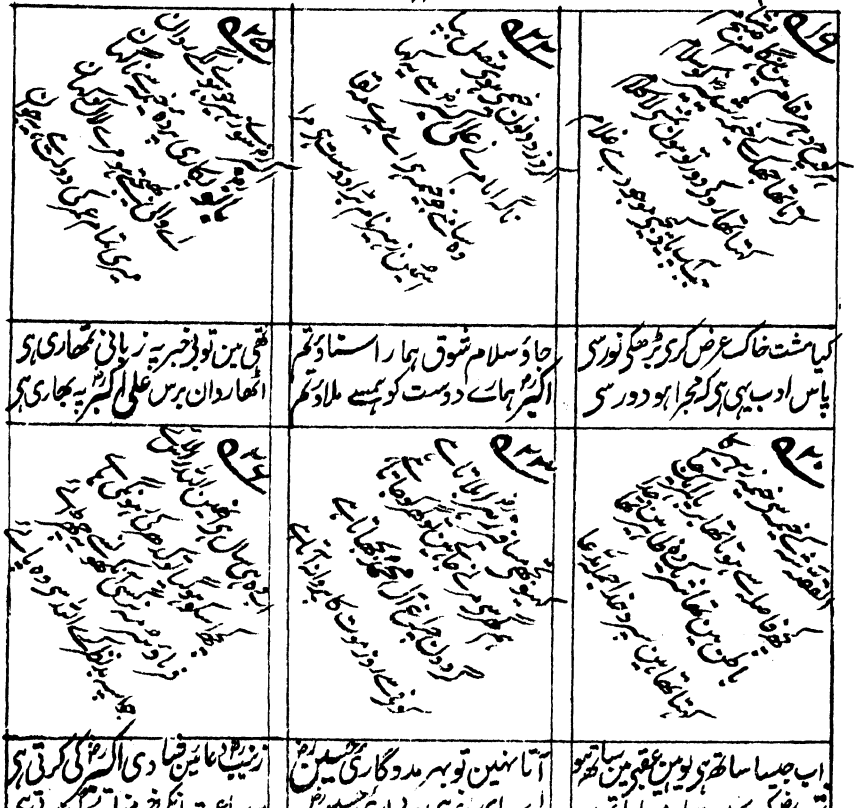

کیا مشت خاک عرض کری بڑھکی نور سی
پاس ادب یہی ہی کہ منجرا ہو دور سی

جاؤ سلام شوق ہمارا سناؤ تم
اکبرؑ ہمارے دوست کو ہمسے ملاؤ تم

تھی میں تو فخر پہ زبانی تمھاری ہی
اٹھارواں برس علی اکبرؑ پہ بھاری ہی

اب جیسا ساتھ ہی یونہی عقبیٰ میں ساتھ ہو
تسلیمؑ کی رکاب ہو اور میرا ہاتھ ہو

آتا نہیں تو بہر مدد گاری حسینؑ
اے وای بر غریبی و بیماری حسینؑ

زینبؑ دعائیں دیتی ہی اکبرؑ کی کرتی ہی
ہر ساعت انکی خیر منانے گذرتی ہی

تبدیل کاہی دخل نہیں ہر نوشت میں
دوزخ ہی جسکو چاہو بلا دو بہشت میں

خالی مرے جنوں سی یا اکبر زمانے کو
اصغرؑ چلے ہیں ساتھ مرے تیر کھانے کو

دشمن کو اور دوست کو پہچان لیجیے
اکبرؑ کو جان آل عبا جان لیجیے

۲۸

اندیشہ جان کا نہیں اکبرؑ کو راہ میں
دسویں کو قتل ہونگے محرم کے ماہ میں

۲۹

اور زوجۂ زہیر جو عفت شعار تھی
فانوس خیمہ میں وہ نہاں شمع وار تھی

۳۰

محفل شمیم عطر عرق سے مہک گئی
خیمہ میں ایک نور کی بجلی چمک گئی

۳۱

گیسو ہیں دونوں کاندھوں پہ اور پڑے ہوئے
دروازہ پر رسولؐ خدا میں کھڑے ہوئے

۳۲

قدرت کا ہے جمال خدا کا جلال ہے
کونین میں مثال نبیؐ بے مثال ہے

۳۳

داخل جو وہ جوان ہوا خیمہ گاہ میں
نقش قدم کیطرح جھکیں آنکھیں راہ میں

۳۴

گہہ قلبگاہ رک کے پر پا خرد شں تھا
گہہ رد و خنا فداتؑ کے نعرہ کا جوش تھا

۳۵

فہرست خط و خال رسولؐ زمان ہیں
فرد جمال خاتم پیغمبران ہیں

۳۶

پر اس سفر میں بھوک ہے رہگو نہ پیاس ہے
صغرؑ اک یاد میں دل اکبرؑ اداس ہے

۳۷

تجھکو طلب کیا ہے حسینؑ غریب نے
سیدؑ نے نبیوں نے مصیبت نصیب نے

۳۸

جس وقت اپنی مردنکو غیرت دلاتی ہین
برقع انھین اتار کر اپنا اڑھاتی ہین

۳۹

جب وقت جنگ نعرہ یا فاطمہؑ کرون
سو لشکر یزید کا مین خاتمہ کرون

۴۰

غم اپنی جان کا تھا نہ اسباب و مال کا
پر تھا قلق تباہی اہل و عیال کا

۴۱

بالکل فنا ہی شہ مردان بھلا دی آج
تلوار بانٹ دینے کی بھی غیرت اٹھا دی آج

۴۲

ایمان دیا بہشت دی اور مال فرد دیا
احسان نبیؐ کا فراموش کر دیا

۴۳

رد قبول ہین مجھے اندیشے آتے ہین
کیا جانے حسینؑ کیون بلاتے ہین

۴۴

خاک سیاہ کردون ابھی منکرین کو
رستم ذرا دیکھو آنکھ اٹھا کر حسینؑ کو

۴۵

نکلا نہیں حسینؑ بھی کچھ ملک لیکے
جاتا ہی ہم سبھون کی لیئے جان دیکے

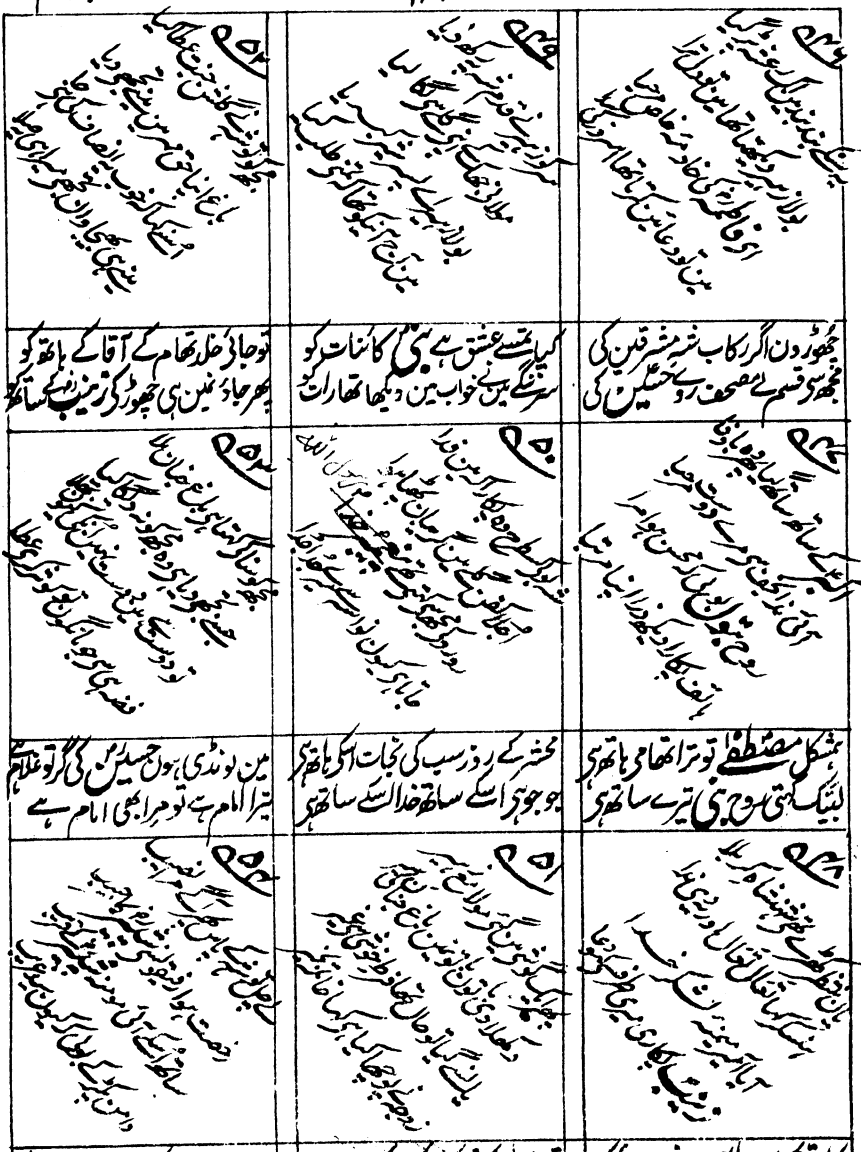

۴۹
بولا زبیر دیکھا تھا میں تعویذ زرد
اے فاطمہ کی خادمہ ماں جائی بہن
۵۰
بولا زبیر جھک کے بہت مضمحل ہے بی بی
میں نے جو آج خواب میں دیکھا تمہارا حال
۵۱
بولا زبیر دیکھا تھا میں تعویذ زرد
اے فاطمہ کی خادمہ ماں جائی بہن
۵۲
بولا زبیر جھک کے بہت مضمحل ہے بی بی
میں نے جو آج خواب میں دیکھا تمہارا حال

پہلے تو بھیجا سبط پیمبر نے بھائی کو
جب پاس آیا آپ گئے پیشوائی کو

تو جاؤ طن کو مجھ کو تو کوثر کی چاہ ہے
بی بی تری وہ راہ ہے یہ میری راہ ہے

ذوالجناح کا زہیر کو رستہ بتا دیا
کیا میں نہ تھی کنیز جو دل سے بھلا دیا

جھکڑوں اگر کاب شہ مشرقین کی
کیا تم سے عشق ہے بی بی کائنات کو

تو جاؤ خلد تھام کے آقا کے ہاتھ کو
پھر جاؤ نہیں ہی چھوڑ کر زینب کے ساتھ کو

ہشکل مصطفےٰ تو ترا تھامو ہاتھ ہے
محشر کے روز سب کی نجات اسکے ہاتھ ہے

میں لونڈی ہوں حسین کی گر تو غلام ہے
تیرا امام ہے تو مرا بھی امام ہے

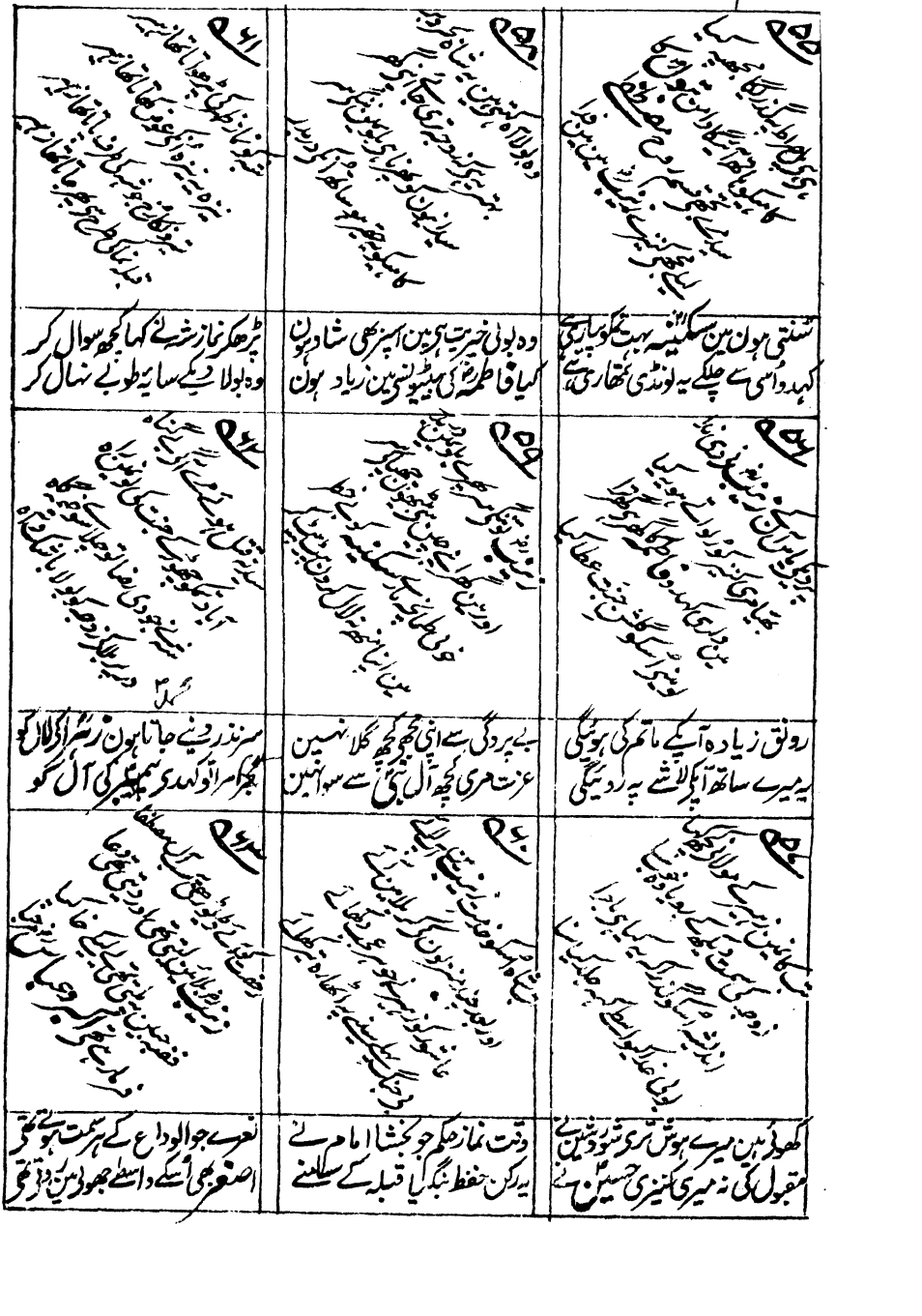

۵۸

۵۹

۶۰

سنتی ہوں میں سکینہ بہت تم کو پیار ہے
کہدو اسی سے چلکے یہ لونڈی تمھاری ہے

وہ بولی خیریت ہے میں اسپر بھی شاد ہوں
کیا فاطمہ کی بیٹیو نسی میں زیاد ہوں

پڑھکر نماز شہ نے کہا کچھ سوال کر
وہ بولا تیرے سایۂ طوبے نہال کر

۶۱

۶۲

۶۳

رونق زیادہ آپکے ماتم کی ہوگی
یہ میرے ساتھ آپکے لاشے پہ روئیگی

بے پردگی سے اپنی مجھے کچھ گلا نہیں
عزت مری کچھ آل نبی سے سوا نہیں

سر نذر دینے جاتا ہوں زہرا کے لال کو
بھر اکر اؤ کہدی پیمبر کی آل کو

۶۴

۶۵

۶۶

کھولی نہیں میرے ہوش تری شورشوں نے
مقبول کی نہ میری کنیزی حسینؑ نے

وقت نماز حکم جو بخشا امام نے
یہ رکن حفظ بنگیا قبلہ کے سامنے

نعرے جو الوداع کے ہر سمت ہوئے تو
اصغر بھی اسکے واسطے جھولے میں رو دیئے

مالو کے ساتھ سیّد والا کو رویو
مجھ کو نہ رویو مرے آقا کو رویو

شہ رو کے گرد چہرہ کی دامن سے جھاڑ کر
زخموں کو باندھا چادرِ تطہیر پھاڑ کر

جب یا علیؑ مدد دیں قلم سے رقم کروں
مضمون غیب مثل الف بے رقم کروں

روتے ہیں تیرے جانسے سبا اور حسینؑ
خالی پڑا ہے میمنہ لشکرِ حسینؑ

طالع یہ رشک مہر ہوا جبکہ زین پر
سایہ کہیں نہ دھوپ سے دیکھا زمین پر

دیکھو تو کیا جمال زہیر ابن قین ہے
یہ ابن قین خاص شہ مشرقین ہے

ہمدم مرے رفیق مرے آشنا مرے
محرم مرے شفیق مرے یار وفا مرے

مایوس ہر طرف سے گروہ عدو ہوا
استادہ حامل علم آزرد ہو ہوا

صادق مثال شمس و قمر کی نہ آئی نہ
کیا تاب منھ تو دیکھو جو برروہوا آئینہ

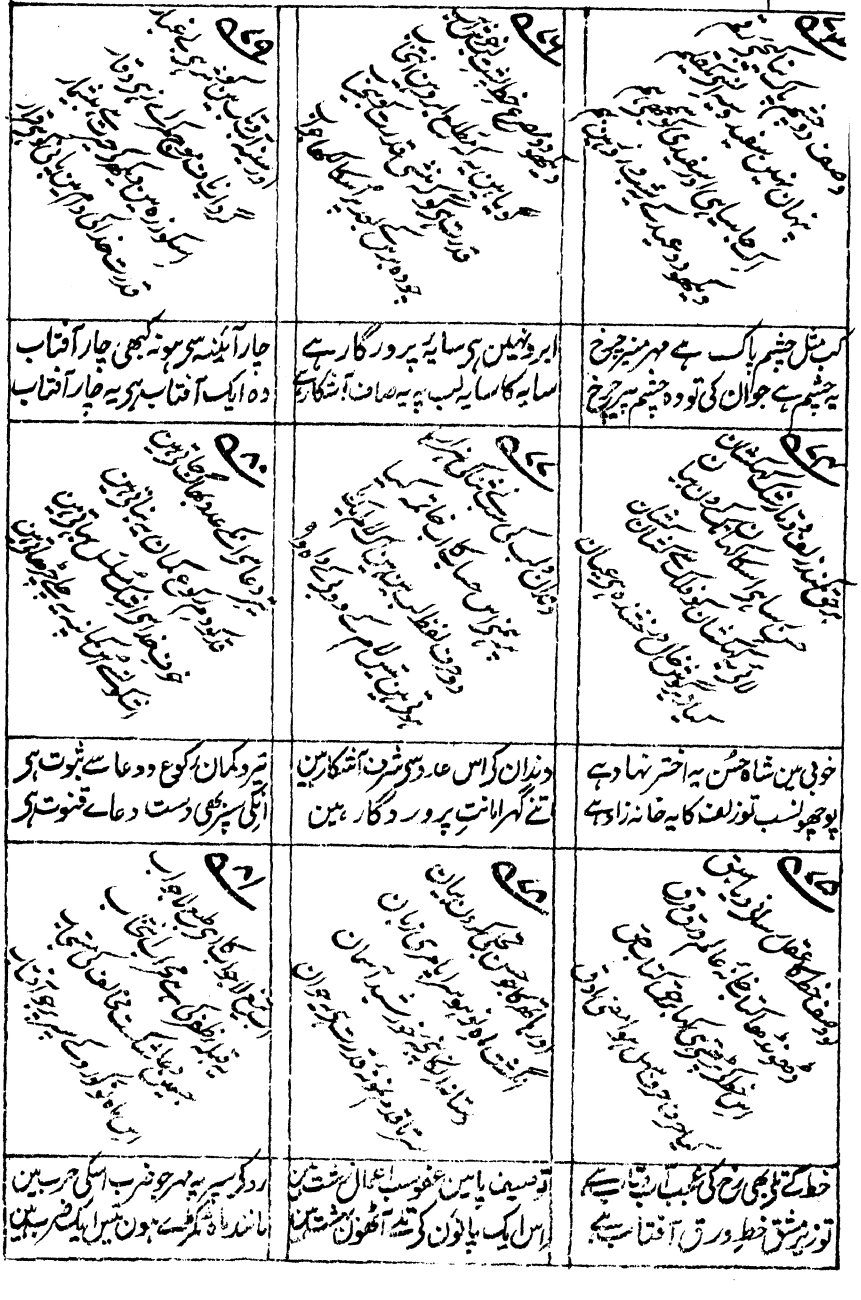

کب مثل چشم پاک ہے مہر منیر چرخ
یہ چشم ہے جوان کی تو وہ چشم پیر چرخ

ابر و نہیں ہی سایہ پروردگار ہے
سایہ کا سایہ لب پہ یہ صاف آشکار ہے

چار آئینہ ہی ہونہ کبھی چار آفتاب
وہ ایک آفتاب ہی یہ چار آفتاب

خوبی میں شاہ حسن یہ اختر نہاد ہے
پوچھو نسب تو زلف کا یہ خانہ زاد ہے

دندان کہ اس عدد سے شرف آشکار ہیں
تنے گہر امانت پروردگار ہیں

تیر و کمان رکوع و دعا سے ثبوت ہی
انکی سپر بھی دست دعائے قنوت ہی

خط کے تلے بھی رخ کی عجب آب و تاب ہے
تو زیر مشق خط ورق آفتاب ہے

تو صیف پائیں عفو سب اعمال زشت ہیں
اس ایک پائوں کے تلے آٹھوں بہشت ہیں

رد کر سپر پہ مہر جو ضرب اسکی حرب ہیں
مانند ماہ نکلے ہوں تیر ایک ضرب ہیں

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

تیغوں نے زانو آہن تیغ زہیر کو
جوہر ہزار چشم سے نکلا تھا سیر کو

رستہ نہ غیر کو چہ سوفار پاتے تھے
پیکاں صفت فگار سر تیر آتے تھے

احسنت بابا کتنے ہیں اس نیک نام کو
جھکتا ہے یہ علیؑ کی صدا پر سلام کو

دندانۂ تیغ لے گیا پیدا تو کیا کیا
زور عدو پہ خندۂ دندان نما کیا

سایہ کہیں رہا تن اعدا کہیں رہا
بس جو جہاں گرا وہ وہاں کا وہیں رہا

شہ کو ندا دی آؤ عدو قتل کر گئے
مولا پکارے ہم تھے مرے سے مر گئے

دست تہی بنا دیا ہر اک نیام کو
نیزہ کی بھی گرہ میں نہ تھا مال نام کو

تعریف یاں زہیر کی جب شاہ کرتے تھے
زینبؑ دعائیں دیتی تھی یہ واہ کرتے تھے

شبیہ چوکا دے حیدر کو آتے تھے
حیدر زبر سینہ وہ لاشہ چھپاتے تھے

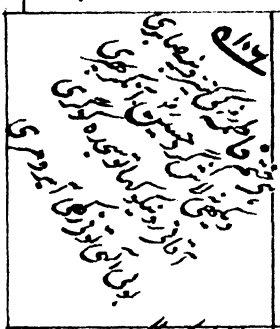

یہ دابنی طرف تو وہ بشاش ہوتا ہے
اور بائیں سمت دیکھ کے مظلوم روتا ہے

یون لشکر اٹھا کے در خیمہ پر حسینؑ
اصحاب کو دلاش کے اونکے سر حسینؑ

بانوؑ کو کوکھ مانگ کا صدمہ نہ دیکھیو
اللہ میری بی بی کو بیوہ نہ کیجیو

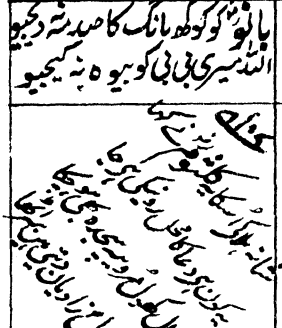

واقف نہیں ہیں کون یہ مخدومۂ سریر
شہ نے کہا یہ مادرِ مظلومہ ہے مری

کہہ دو علیؑ کی بیٹیاں آکر بکا کریں
زینبؑ مرے رفیق کا حق ادا کریں

کچھ سنتی ہو کہ کیا شہ دلگیر کہتے ہیں
منھ ڈھانپنے کو لاش پہ شبّیر کہتے ہیں

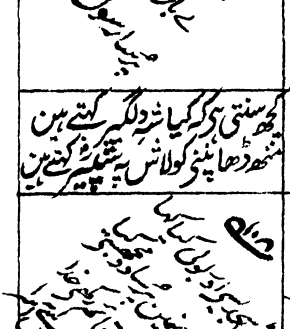

وہ بولا حسینؑ سے یہ عمر دی نے کہا
دلہان ابن فاطمہؑ صغرا تھیں یہ کہا
اور دیکھ لے بتول کی بیٹی ہیں یہ کہا
یا رہبر ہدیٰ یہ ہیں زینبؑ و مصطفیٰ

اعدا سب اسکے قتل پہ خنجر لگائے ہیں
اب حضرت حسینؑ تمھاری حوا ہیں

گرد آکے بین اہل حرم کرتے آتے تھے
وہ شور گریہ آتی تھی یہ روتی جاتی تھے

شوہر کو رو کہ اجر ثواب اپنا کھو نہیں
وارث تو میرا جیتا ہی پھر کیسکو رو نہیں

۱۰۹

[illegible]

بدخواہ ہوں تو ماتم شبیر میں رہو
اے لوگو فاطمہؑ کے بھرے گھر میں رہو میں

۱۱۰

[illegible]

پر سر مرے غلام کا اے نیکذات دے
اپنی رسولؐ زادی کا ماتم سیات دے

۱۱۱

[illegible]

ماتم میں میرے نالہ و زاری نہ کیجیو
ہر نصف شب دعا مرے شیعوں کو دیجیو

۱۱۲

[illegible]

اصغرؑ نے کھا کے تیر جفا مسکرا دیا
شیر خدا کے بچوں نے جنگل لسا دیا

۱۱۳

[illegible]

غش میں عدو کا تیغ لگانا وہ تول کر
اور دیکھنا حسینؑ کا وہ آنکھیں کھول کر

۱۱۴

[illegible]

کہندی نے تازہ ظلم کیا نیزہ مار کر
سیدؑ کا تاج لیگیا سر سے اتار کر

۱۱۵

[illegible]

غش سے جو سکینہؑ نے پیمبرؐ کو یاد کر
زخموں کو بیٹھ کر لگی بابا سے فریاد کر

۱۱۶

[illegible]

زینبؑ پکارتی ہے کہ غش آیا بھائی کو
ہاں لوٹ دے علیؑ و نبیؐ کی کمائی کو

۱۱۷

[illegible]

نکلے جو خیمہ سے رسولؐ زادیاں
فاقہ سے یا پیاس سے بیکس بیکساں

۱۱۸

[illegible]

سر کٹ چکا تو نعش کے زیفن نکالیا
اور لاشہ فاطمہؑ نے گلے سے لگا لیا

بحالِ

سب اہلِ حرم بیبیاں کرتی تھیں یہ فریاد
اولاد فاطمہؑ پہ مصیبت کا وقت ہے

زینبؑ اسیر ہوتی ہے آفت کا وقت ہے
مولا سے کر دعا یہ اجابت کا وقت ہے

اب ہند سے غلام کو آقا بلا لیجے
آنکھوں سے مجھ کو روضۂ اقدس دکھایئے

رباعی

زہرا کی دلاسا میں ہے صادق نکلی
کیا معتقدِ خیر و خیر صادق نکلی

فرزندان میں جو شب کو اُن کا تھا شمار میں غل
کاذب سے محل سے صبح صادق نکلی

رباعی

کہتی ہے زمیں بھی آج میں ہوں
زیرِ قدمِ صاحبِ زمن ہوں

آواز دفِ نشاط کی ہوتی ہے بلند
ظرفِ مے و بربطِ سخن ہوں

سہرا ابھی سر پہ باندھے ہیں بھی کٹاتے ہیں
دولھا ابھی بنے ہیں ابھی مرنے جاتے ہیں

اللہ حافظ اہلِ حرم منہ سے بول کے
کبریٰ کے گرد رونے لگے بال کھول کے

کوئی رہا نہ لشکرِ شاہ شہید میں
تا ظہر یہ ستم ہوا عصر یزید میں

اب کہکے نامراد ہمیں خلق روئیگی
شادی ہماری روز قیامت میں ہوئیگی

اُسوقت سب ہلینگے طبق آسمان کے
کبریٰ جو مہر بخشی لاشے پر آن کے

بلو میں آستین نقاب اپنی کیجیو
محشر میں اس نشانسے ہمیں ڈھونڈ لیجیو

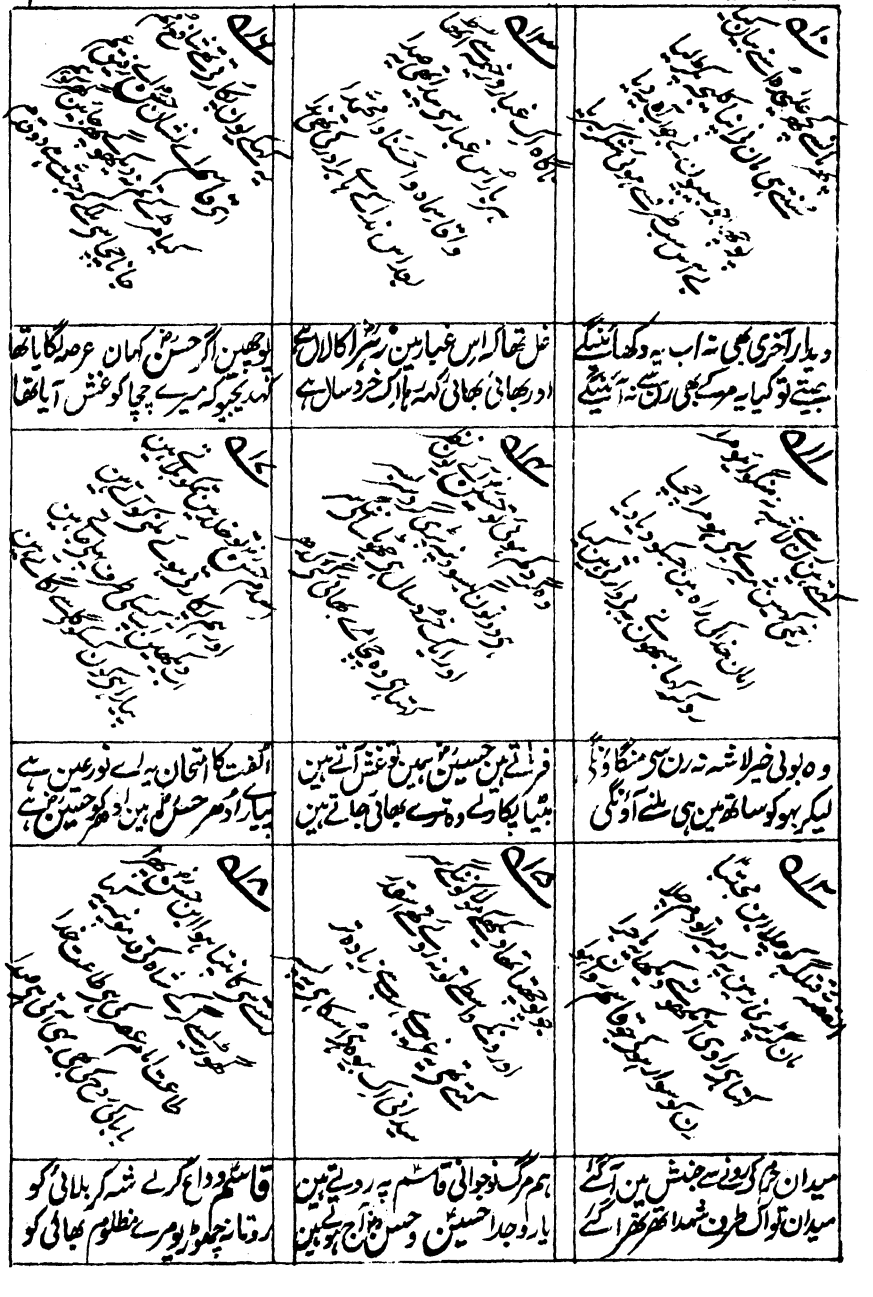

دیدار آخری بھی نہ اب یہ دکھائینگے
جیتے تو کیا یہ مرکے بھی رن سے نہ آئینگے

غل تھا کہ اس غبار میں زہرا کا لال ہے
اور بھائی بھائی کہتا ہا اک خردسال ہے

لو جھین اگر حسنؑ کہان عرصہ لگایا تھا
کہدیجیو کہ میرے چچا کو عشق آیا تھا

وہ بولی خیر لاشہ نہ رن سے منگاؤ تم
لیکر بہو کو ساتھ میں ہی لینے آؤنگی

فرماتے ہیں حسینؑ ہمیں تو عشق آتے ہیں
بیٹا پکارے وہ ترے بھائی جاتے ہیں

الفت کا امتحان یہ لے نور عین ہے
پیارا ادھر حسنؑ ہیں ادھر کو حسینؑ ہے

میدان میں جو آکے ہوئے ابن مجتبا
ہاں کیا ہے ارادہ کہو اے نور دیدہ جا

ہم مرگ نوجوانی قاسمؑ پہ روتے ہیں
یارو جدا حسینؑ و حسنؑ آج ہوتے ہیں

قاسمؑ وداع کرلے شہ کربلا کو تو
رونا نہ چھوڑ یو مرے مظلوم بھائی کو

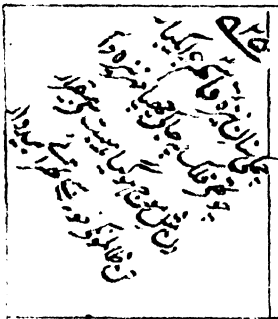

آزاد مر کے بھی نہیں ہم تو غلام ہیں
ہم ہیں شہید شاہِ شہیدانِ امام ہیں

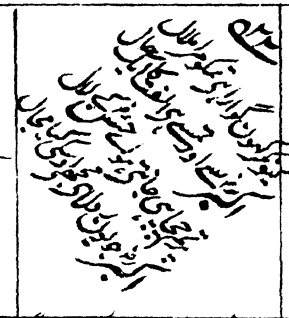

آئی ندا کہ سب لوہیں جنت کو جائینگے
اکبرؑ تو کیا تمھیں علی اصغرؑ رولائینگے

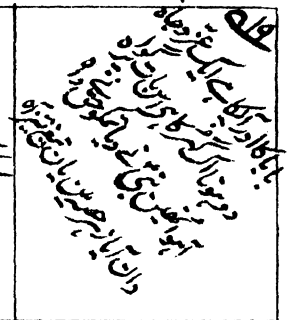

بیدل فقط نہ رن میں گرہ خشقی ہوا
نقارہ دوہل کا بھی قالب تہی ہوا

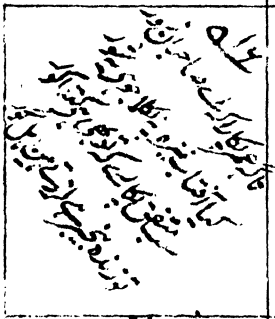

صدقے تری تیرے سبز جوانی کا باغ ہے
شہ نے کہا پھر اسکا صلہ اب یہ داغ ہے

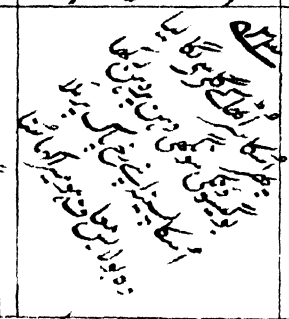

شہ نے کہا شکستہ جیا کا نہ دل کرو
ہنے تمھیں بجل کیا تم بھی بجل کرو

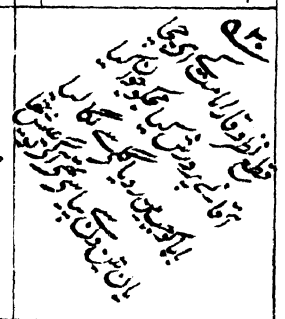

روشن وہ شمس ہے کہ خجل جس سے ماہ ہے
یہ مہر خاندانِ رسالت پناہ ہے

دل تکتو ہے برابر سجاد جیا ہتا
بابا تمھارے ہوتے تو میں ڈا جیا ہتا

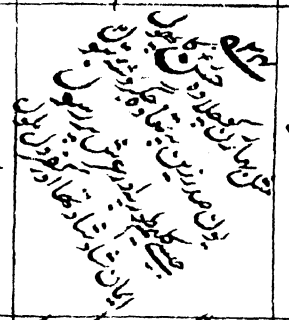

بہر سلام گرد سواری فلک جھکے
اوج فلک سے مجرے کو حور و ملک جھکے

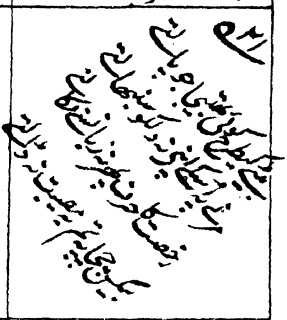

میں دیکھوں کونسا یہ شجاع دلیر ہے
دیکھا تو تھرتھرا کے کہا یہ تو شیر ہے

چاروں پسر بھی ہیں تیغ آزمائی کو
بھیجے اس جوان چلتی کی لڑائی کو

کر وار تیغ میان سے کاندھے سے ڈھال لے
لے پہلے اپنے دل کی تو حسرت نکال لے

مارا جو اسکی تیغ پہ خال نیام کو
تیغ گلی کیطرح سے توڑا احسام کو

مردم جمال پاک پہ جب چشم وا کریں
پھیلا کے ہاتھ پنجۂ مژگاں دعا کریں

قاتل کا ہاتھ اٹھتی کا اٹھا بس اوٹھ رہا
اک ہاتھ میں نہ ہاتھ رہا اور نہ سر رہا

اُس تیغ سے دو چار جو چار آئینہ ہوا
اُس چار آئینہ کا ہزار آئینہ ہوا

پیدا جو کی ہے آبرو اہل جدال سے
سوڑھے کھودوں اک ان بیوفا لال سے

دل مطمئن سے غصہ سے سینہ بھرا ہوا
ہمراہ سو سوار دنکا اسکے پرا ہوا

کھینچا جو اسکو زور سے بھال کر دیا
جب گر چکا تو گھوڑے سے پامال کر دیا

گو تین بھائیوں کی قضا کا ملال ہے
لیکن ہنوز ہمت جنگ و جدال ہے

نیزے پہ یوں اٹھا لیا اُس نابکار کو
جنبش رکاب کو نہ خبر راہوار کو

قربان ضرب تیغ کے اور اس کمال کے
کیا پھل تھا تیغ کا کہ کٹے پھول ڈھال کے

پانی مرے چچا پہ کئی دن سے بند ہے
میں وہ ہوں جس کو مرگ جوانی پسند ہے

قاسمؑ کے رخ پہ نور شجاعت نمود تھا
بیٹوں کے غم سے چہرہ ازرق کبود تھا

جون قافیہ وہ فتح کی گو پیروی میں تھا
خط شکست مصرع تیغ علیؑ میں تھا

ہر چند تیغ سے کہیں نیزہ بلند تھا
پر شکر کیطرح جدا بند بند تھا

سینہ وہ ڈھال عینِ حسینؑ سب جھول تھے
بیٹوں کے چار داغ وہاں چار پھول تھے

دو ٹکڑے ایک قد کے برابر کٹے اس طرح
اک شعر کے دو مصرع موزون ہوں جس طرح

۵۵

وہ بولی خیر جاؤ میں اب کچھ نہیں کہتی
لاشے پہ اپنے شوق سے جا کر گرو تڑپ کر
حضرت نے دیکھکر یہ کہا ہائے کیا کیا
یاشاہ جان پیاسوں کی کیونکر نکلتی ہے
روح جوان سنا ہے تڑپ کر نکلتی ہے

۵۶

فارہ خون کا تھا کہ رگ گلو تھی
دیکھی جو یہ تڑپ تو کہا ہائے کیا کیا
اور یہ بھی کہا ہائے کیا ہوگیا
جو پوچھتا ہے آرزو اس نور عین کی
کہتا ہے سب سے شکل دکھا دو حسینؑ کی

۵۷

پیچا نوا آنکھیں کھولو ذرا دیکھو غور سے
یہ تمکو کون روتا ہے بابا کے طور سے

۵۸

ہمکو تو بھائی کی بھی نہ صورت دکھائی دی
دم ٹوٹتے نظر جو پڑی تھی تو ماں کی اور
خشاک ملال کی رہی ہوں تو ماں کی اور
جاؤ تمہارے ذبح ہوں تم نہ دیکھنا

۵۹

ہمکو تو ڈھونڈتی ہیں ان آنکھوں سے تم نہ ڈھونڈ
اس واسطے یہ تم سے کہا تھا کہ تم نہ دیکھ
اپنی دعا میں بھی تمہیں مانگا نہیں کبھی
کہتا ہے بار بار یہ اٹھا دو حسینؑ میں

۶۰

دامن اٹھا کے سینہ دکھا دیجیے مجھے
اور پھر گلے سے اپنے لگا لیجیے مجھے

۶۱

لون نامراد کوئی نہ دنیا میں فوت ہو
خاک شفا کھلانا کہ آسان موت ہو
سر کھد میرے ہاتھ سے نیزہ تم کاٹ کر مرا
آئین چیچا تو نذر کرے لاشہ سر مرا

۶۲

دیکھا وہ ماہ سا ہے زمین پر پڑا ہوا
سر کاٹنے کو سر پہ ہے قاتل کھڑا ہوا
بولا تڑپ کے بخت میں کیا نا رسا رہے
کٹتا ہے سر بھی اور نہ آئے چچا رہے

۶۳

غل تھا کہ قتل شاہ کا داماد ہوگیا
لو گھر حسنؑ حسینؑ کا برباد ہوگیا

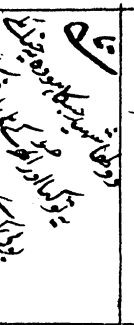

اگر کسی نے بال پریشان کر دیے
موجود سب زندانی کے سامان کر دیے

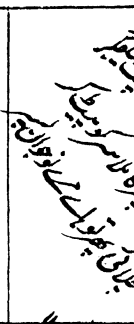

واری دھن کو بیوہ بنانے کو دیگئے
بیٹا نہ کوئی مجھکو کھلانے کو دیگئے

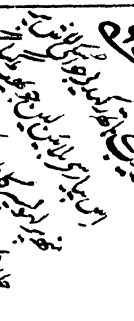

برچھی کا زخم سینہ مین ناسور لائی ہو
دم توڑنے کو اماں کے پہلو مین آئی ہو

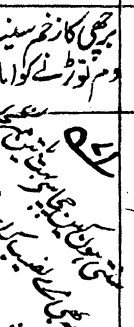

گر ایسی چپ ہیگی تو بیجان ہو دیگی
جب تک تم کہو گے پسر کو رو دیگی

کیونکر سنون گر ٹکڑے مرے دل کے ہوتے ہین
کہکر جوانا مرگ تمھین لوگ روتے ہین

ہشیار ہو حسین سواری منگاتی ہین
لو مرنیکو تمھاری چچا جان جاتے ہین

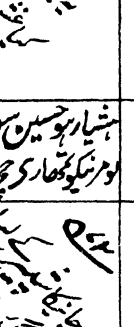

کہتی تھی آنکھین کو رین دل پاش پاش ہے
لوگو کہان گدڑ مرے مینڈھی کی لاش ہے

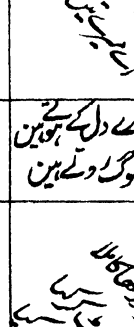

بہو بنایا تمنے دھن مین بنائی ہون
اپنی بہو کے ہاتھ مین مہندی لگائی ہون

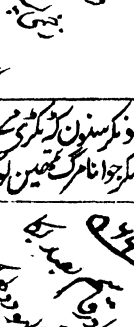

رو کو چچا کو فاطمہؑ کا حق ادا کرو
اے اماں چھوٹے بیٹے کو اپنے فدا کرو

رباعی

جلاّد کے روکنے والوں سے شہ دیں نے کہا
ماتم نہ کرو لوگو نہیں جز بہ خدا
الفت میں ہے مجھ کو علی اکبرؑ سے لگاؤ
رشتے میں ہے بھتیجا زیارت میں بھتیجا

پرسا جدا جدا دو شہ کربلائی کو
کیسا اجل نے لوٹا حسنؑ کی کمائی کو

رباعی

لاشے کے گرد گھیں سر نعشے بیان
آکر دھن تو بائیں بھی مرحانے ماں
بس اب تو بیکسی ابو تراب کے بچے بیان
مجلس میں ہر طرف کو ولایت ہوئی عیان

کہہ حق سے سب ملائکہ مدح حسنؑ کریں
یہ ہی صلہ قبول اسے پنجتنؑ کریں

رباعی

میدان میں جب آئے شہ عرش بارگاہ
لو لاں بعد کسی بیعت یا شاہ
منھ پھیر کے حضرتؑ نے یہ غصے سے کہا
لاحول ولا قوۃ الا باللہ

رباعی

اصغرؑ کیلئے شغل فغاں رکھتے ہیں
مرقد میں سے شاہ زماں رکھتی ہیں
چلاتی ہے باؤ کہ سونا جنگل
حضرت سے بچے کو کہاں رکھتے ہیں

رباعی

تا حشر ہے شبیرؑ کا ماتم باقی
پرزید کا عرصہ ہی بہت کم باقی
بخشا لوگناہ سال بھر کے اپنے
دو دن ہی رہا اور محرّم باقی
چہلم کے بھی ایام ہے کم باقی

رباعی

یا علیؑ آپ کے کرم کی ہے دھوم
بھیجا شربت برائے قاتل شوم
اس عنایت سے ہو گیا معلوم
دوستان را کجا کنی محروم
تو کہ با دشمنان نظر داری

رباعی

رونق پہ ہے سرکار حسینؑ ابن علیؑ
بیٹھے ہیں عزادار حسینؑ ابن علیؑ
کہتے ہیں ملک پھنکے ہر اک گوہر اشک
دربار ہے دربار حسینؑ ابن علیؑ

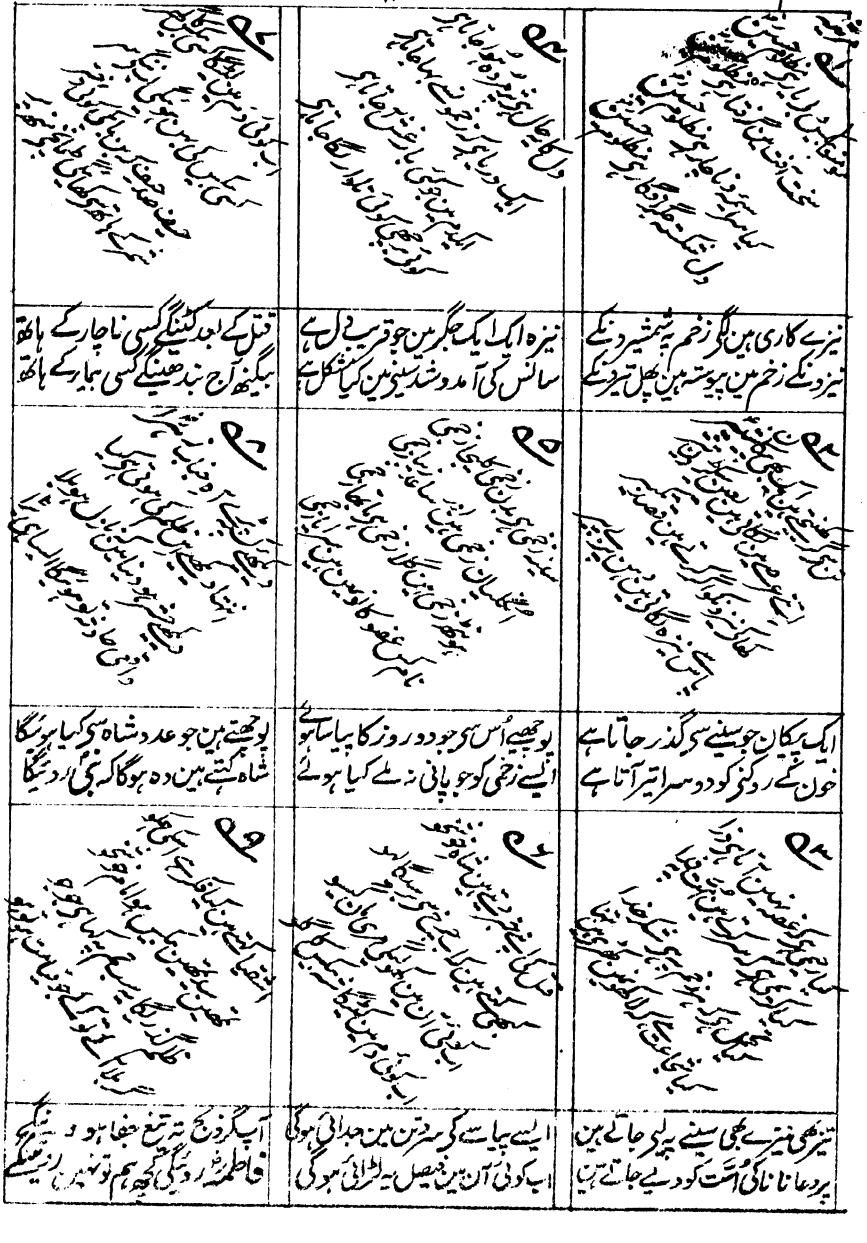

نیزے کاری ہیں لگر زخم پہ شمشیر دنکے
نیزہ ایک ایک جگر میں جو قریب دل ہے
قتل کے بعد کٹینگے کسی ناچار کے ہاتھ

ایک بیکان جو سینے سے گذر جاتا ہے
پوچھیے اُس سے جو دو روز کا پیاسا ہوئے
پوچھتے ہیں جو عدد شاہ سے کیا ہوگا
شاہ کہتے ہیں وہ ہوگا کہ کبھی نہ ہوگا

تیر بھی تیرے بھی سینے پہ لیے جاتے ہیں
ایسے پیاسے کی سر قبر میں جدائی ہوگی
آپ گر ذبح نہ تیغ جفا ہو تو ہے ننگ

پر دعا نانا کی اُمت کو دیے جاتے ہیں
اب کوئی آن میں فیصل یہ لڑائی ہوگی
فاطمہؑ روئیگی کچھ ہم تو نہیں روئینگے

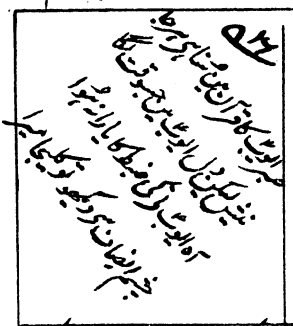

ننگے سر کوفی مین زینبؑ کو جو لیجا دینگے
قید کے رسم مین جو جو وہ بجالا دینگے

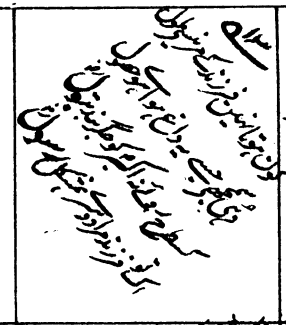

ہوش کس شخص کے اس غم مین بجا رہتے ہین
پوچھو تو صاحب اولاد کیا کہتے ہین

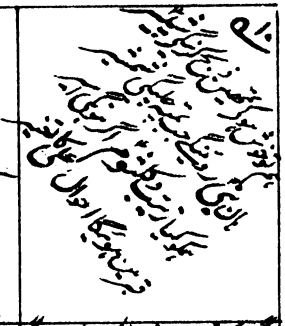

زخم کتنے ہین عیان داغ ہین پنہان کتنے
تیر نے کتنے ہین لگے سینے مین پیکان کتنے

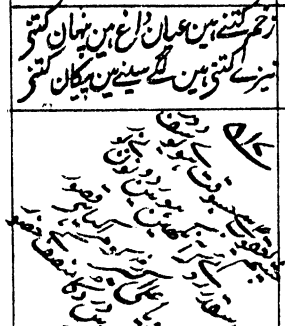

آپ جا بر مین ذرا پھر خوف ہی کیا مرنے کا
رویئے آپ کوئی رحم نہین کرنے کا

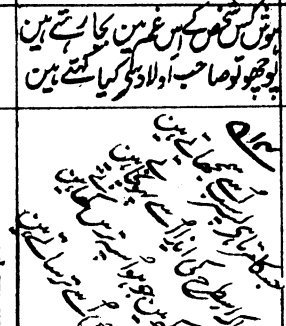

ہے گلے سے نہین پانی دیا یا نہ دیا
حیف اکبرؑ کا کسی نے تجھے رسا نہ دیا

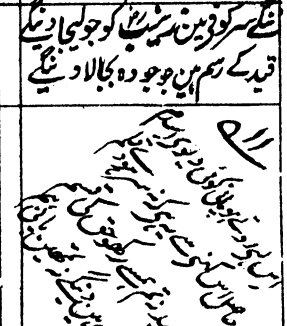

زندہ یعقوبؑ نے پھر اپنے پسر کو دیکھا
مین نے زخمی علی اکبرؑ کے جگر کو دیکھا

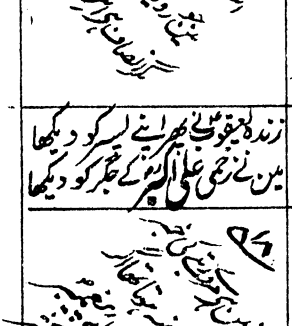

یہ تو سمجھو کوئی ناحق بھی بھلا رد تا ہی
ٹکڑے اکبرؑ کی جدائی سے جگر ہوتا ہی

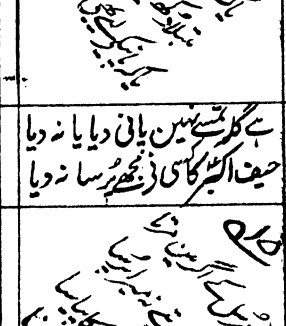

حیف تم لوگ مجھکو کسی قابل سمجھے
تسے محشر مین مرا خالق عادل سمجھے

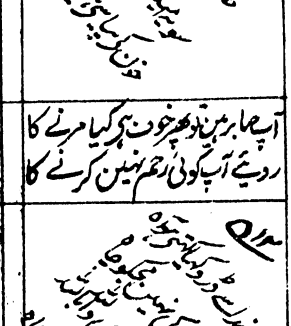

مین تو امت پہ خدا کرتا ہون سر کو اپنے
تجھ پہ صدقے کیا نانا نے پسر کو اپنے

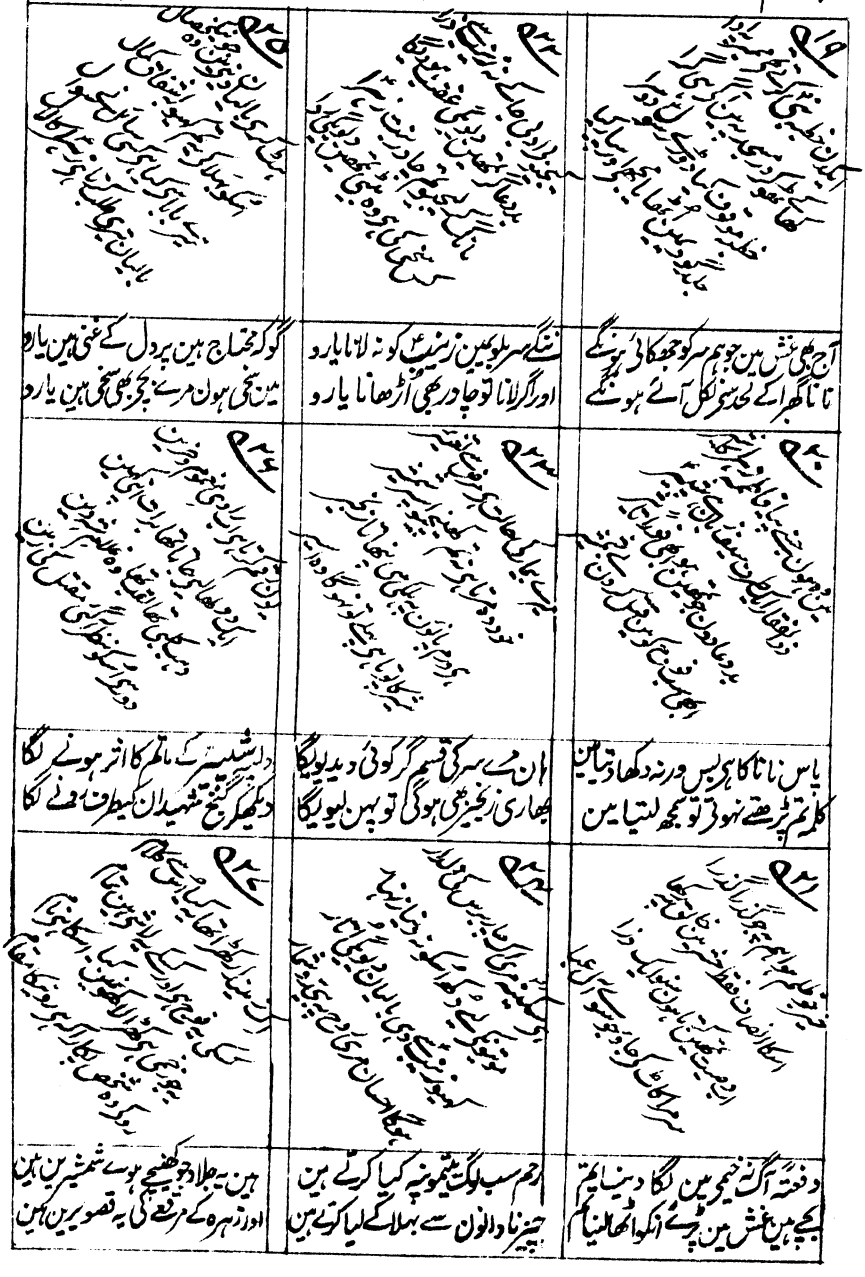

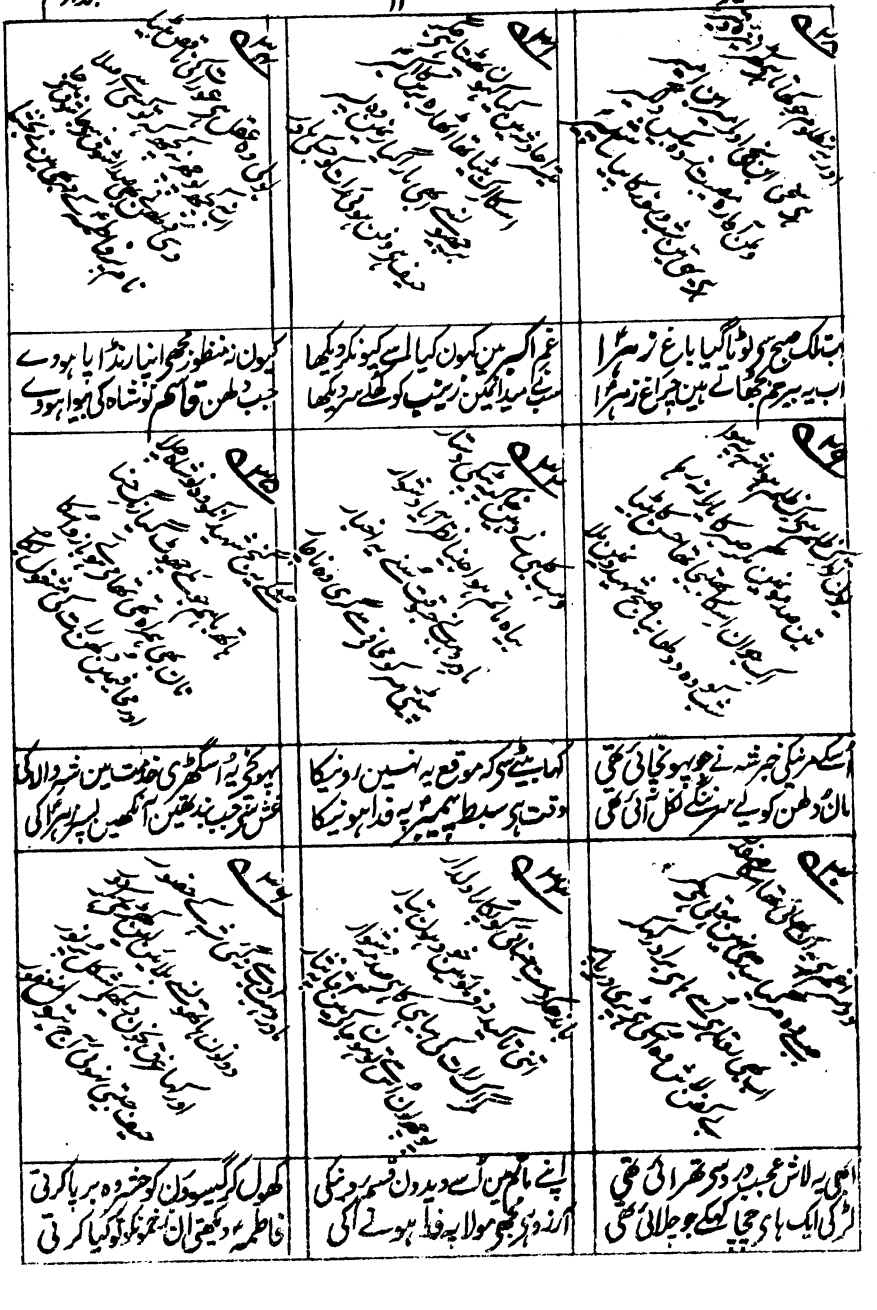

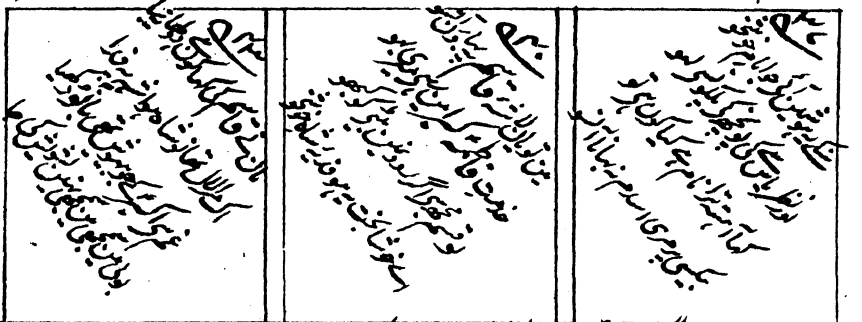

دوستی میں مری سب لوگ ضرر پاتے ہیں
رحم اس شہر میں سیّد پہ نہیں کھاتے ہیں

یہ تو کہیو کہ کہوں لاش اسکی برابر ہووے
پائینتی لاشۂ قاسم کی میسّر ہووے

دل میں حسرت نہ رہی دھیان یہ آیا ہوگا
سر نے دولھا مرے اکبر کو بنایا ہوگا

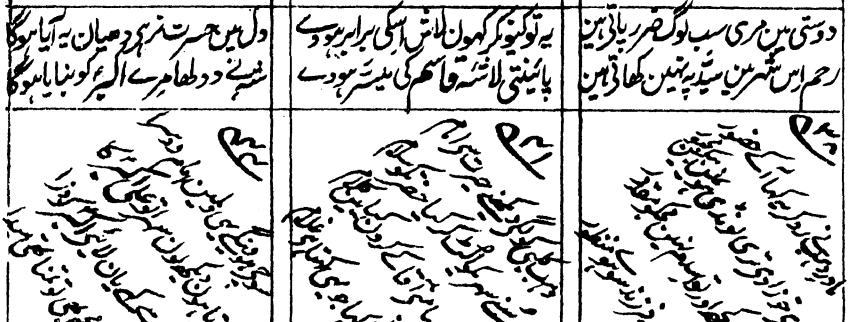

حق یہ زہرا کی کنیزی کا ادا کرتی ہوں
رات کا بیا پا پسر تجھ پہ فدا کرتی ہوں

روئے بیساختہ شہ اسکی پُر ارمانی پر
نامرادی پہ جوانی پہ پریشانی پر

پہلے اک ہاتھ سے چہرہ کی بلائیں لونگی
دوسرے ہاتھ سے سر کی بلائیں لونگی

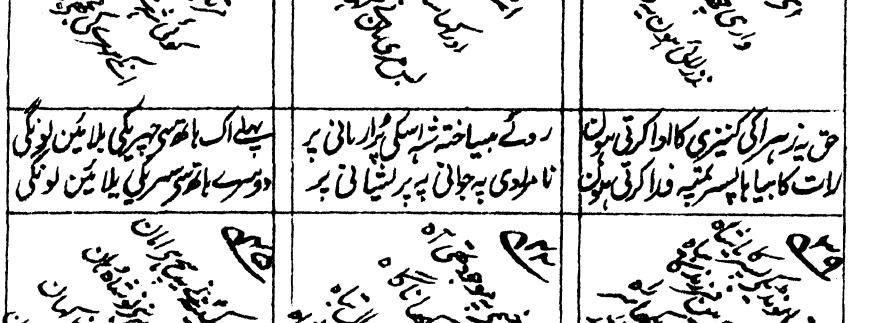

اسکے مرنے پہ ہوں اب شاہ زمن بھی راضی
ماں بھی اس دولھا کی راضی ہو پھلن بھی راضی

جب وہ شاہ کرد و نواح جھکا دیتا ہے
پسر فاطمہ گھبرا کے نکالتا ہے

بھائی قاسم کی طرح انکو نہ مہلت دونگی
اٹھتے تو نیگ ابھی کونگی اسیدم لونگی

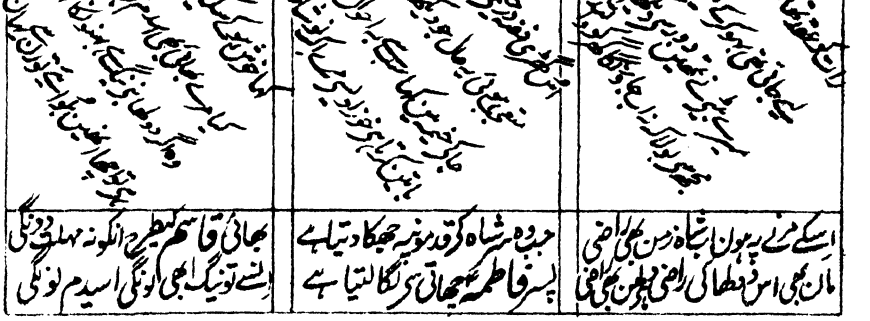

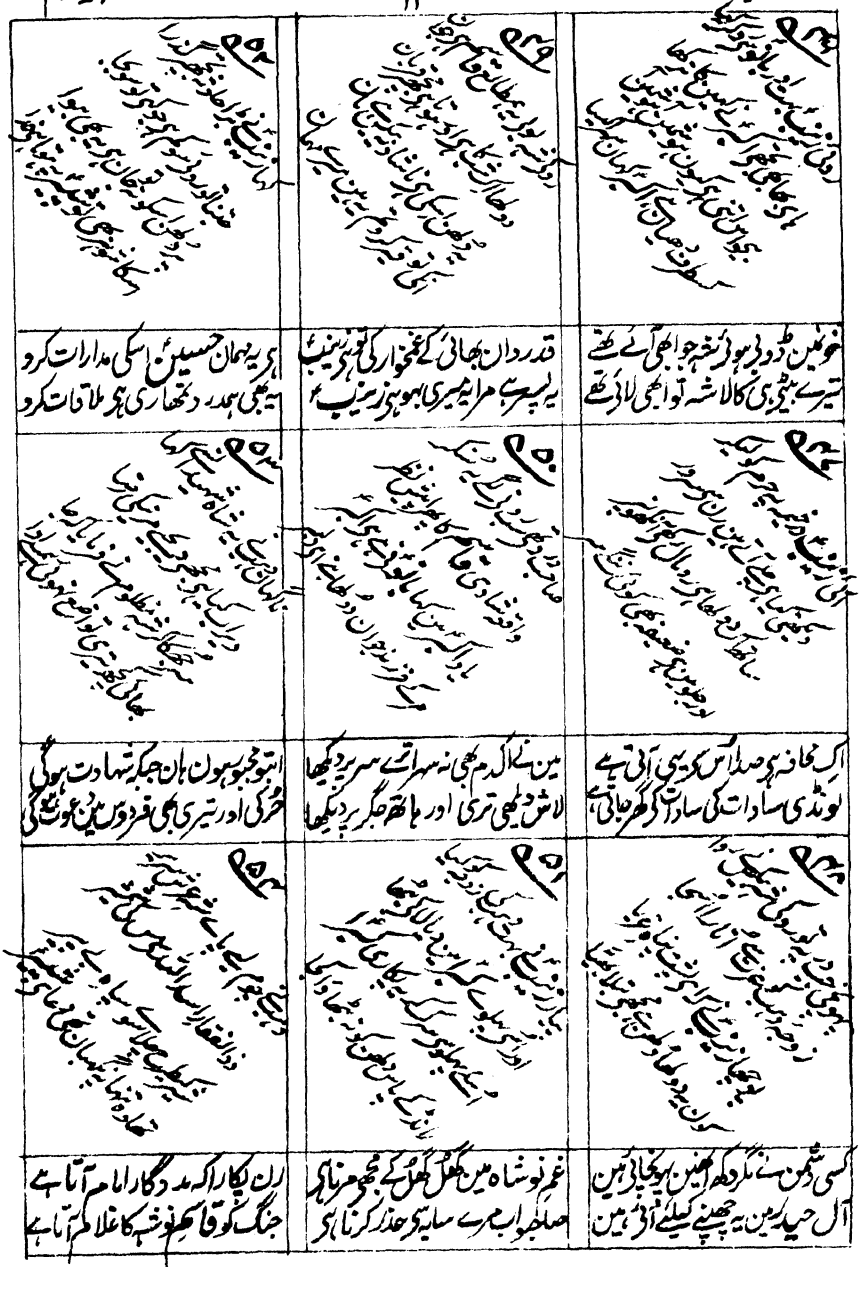

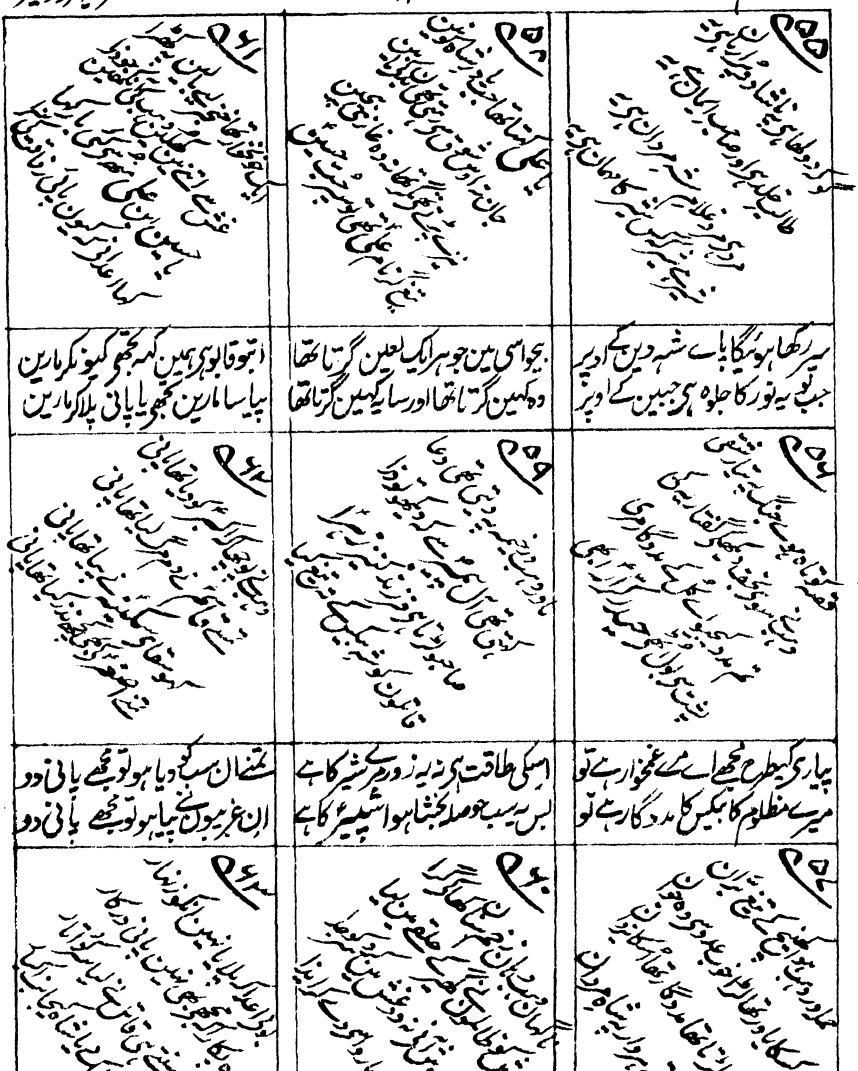

۵۵
گر زرد دکھائی ہے تو کیا رنگ ہے یہ بھی
طالع خجل ہے اور عجب ڈھنگ ہے یہ بھی
ہر چند کہ ہے شہ کے غلاموں کا یہ سردار
خدمت میں شہ کی ہے تو بہت تنگ ہے یہ بھی

سر رکھا ہوگا یا شہ دیں کے اوپر
جب تو یہ نور کا جلوہ ہے جبیں کے اوپر

۵۸
یا علی کہتا تھا جب ضرب لگاتے تھے لعین
جان نہ اور شق تھا جب تیغ چلاتے تھے لعین
ضرب جب ایسی تھی جب ایسے لگاتے تھے لعین
یا علی کہہ کے ہر اک ضرب پہ آتے تھے لعین

یہ اسی میں جو ہر ایک لعین گرتا تھا
وہ کہیں گرتا تھا اور سایہ کہیں گرتا تھا

۶۱
یا حسین ابن علی کہہ کے پکارا ظالم
یا حسین ابن علی کہہ کے پکارا ظالم
یا حسین ابن علی کہہ کے پکارا ظالم
کیا علی کہہ کے پکارا کہ پکارا ظالم

ابتو قابو ہے ہمیں کہہ کے تجھے کیونکر مارین
پیاسا مارین تجھے یا پانی پلا کر مارین

۵۶
پھر کہا یوں کہ ہے بیمار تو بیمار سہی
دیکھ کر تجھ کو ہوا ہے دل غمخوار سہی
ہم سے دشمن ہے تو دشمن سے مددگار سہی
ہے یہ بیکس تو ہوا کرے بیکس زار سہی

پیاری کیطرح مجھے اے مرے غمخوار ہے تو
میرے مظلوم کا بیکس کا مددگار ہے تو

۵۹
یاد دل میں ہے یہ تیغ بھی دیا
کرتی تھی کل اس سے پیاسے کو دیکھ تو ذرا
ماجرا جو ہے سنا فرزند سے ہر کہ
خائنوں کو نہ شریک کسی نے کیا

اسکی طاقت ہے نہ یہ زور مرے شیر کا ہے
بس یہ سب حوصلہ بخشا ہوا شبیر کا ہے

۶۲
کہتے ہیں کہ اگر تم کو دیا تھا پانی
کہو تم نے بھی کسی وقت پیا تھا پانی
کہو تم نے بھی کسی وقت پیا تھا پانی
کہو تم نے بھی کسی وقت پیا تھا پانی

تمنے ان سب کو دیا ہو تو تجھے پانی دو
ان غریبوں نے پیا ہو تو تجھے پانی دو

۵۷
کہا دیکھا کہ ہے تیغ بدن پر عریاں
کہا یارا نہ رہا تھا کہ ہو عریاں تن پر
کہا یارا نہ رہا تھا کہ ہو عریاں تن پر
کہا یارا نہ رہا تھا کہ ہو عریاں تن پر

کون تھا تیغ کی ہیبت سے جسے فرق نہ تھا
اور اگر فرق نہ تھا جسم نہ تھا فرق نہ تھا

۶۰
کہا ان نے کہ ہے زخم سے گلگوں مغفر
کہا ہے خون سے آنکھوں کے بھی اندھا ہے بصر
کہا ہے خون سے آنکھوں کے بھی اندھا ہے بصر
کہا ہے خون سے آنکھوں کے بھی اندھا ہے بصر

ایک باری نہ گلے کو تہ خنجر کاٹو
ہاتھ کاٹو کبھی گہہ پانوں کبھی سر کاٹو

۶۳
کہا اعدا نے کہ ہے تیغ سے بیکار نہ ہاتھ
کہا ہے ہاتھ سے بھی ہیں یہ ہاں درکار
کہا ہے ہاتھ سے بھی ہیں یہ ہاں درکار
کہا ہے ہاتھ سے بھی ہیں یہ ہاں درکار

سر گرا پائے تہمتنشاہ امم کے اوپر
سجدۂ شکر کیا یہ نے قدم کے اوپر

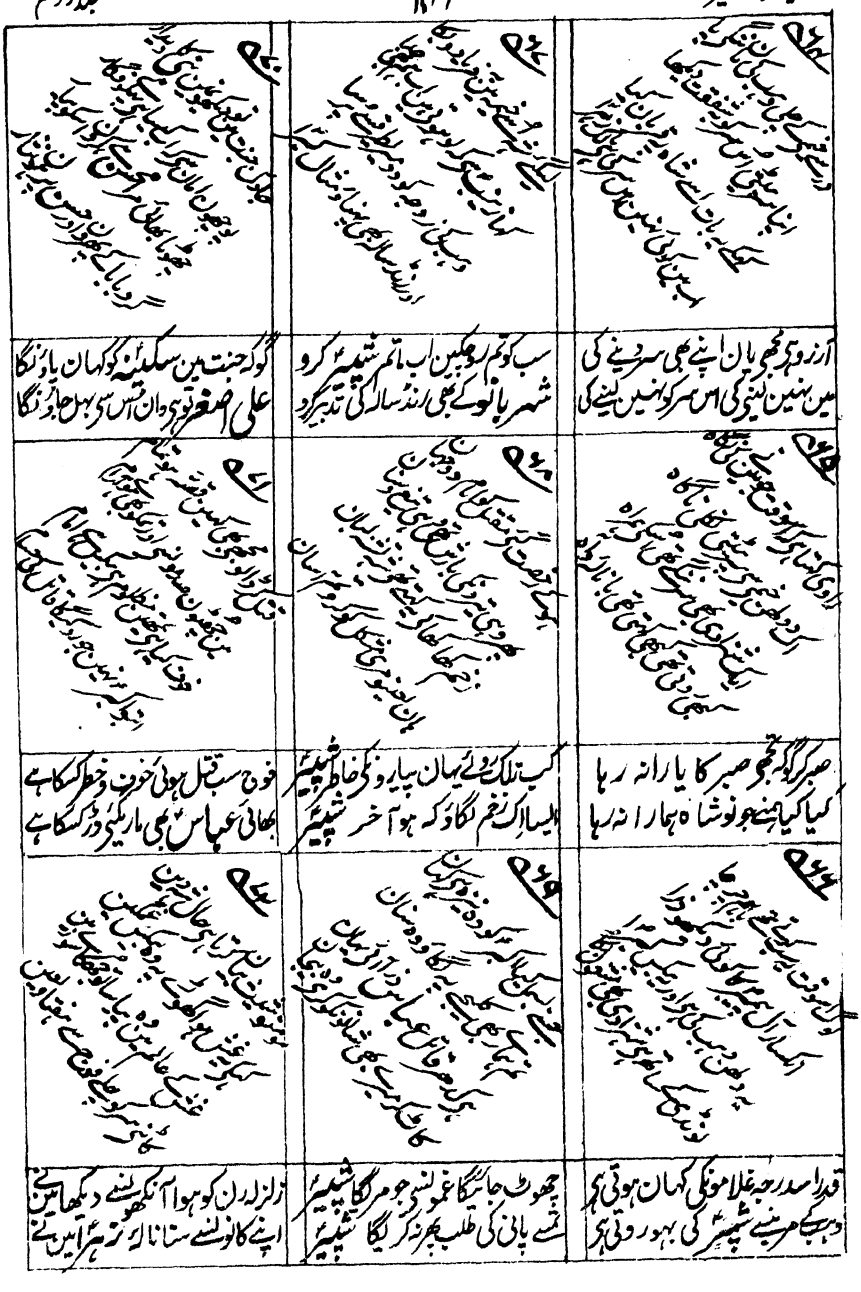

آرزو ہے مجھ یہاں اپنے بھی سر دینے کی
میں نہیں لیتی کسی اس سر کو نہیں لینے کی

سب کو تم روؤ گے پر اب ماتم شبیر کرو
شہر بانو کے بھی رانڈ سالا کی تدبیر کرو

گو کہ جنت میں سکینہ کو کہاں پاؤ گے
علی اصغر تو ہو وہاں اس سے بہل جاؤ گے

صبر کر گو تجھے صبر کا یارا نہ رہا
کیا کیا ہنسے جو نوشاہ ہمارا نہ رہا

کب تلک روئے یہاں پیاروں کی خاطر شبیر
ایسا اک زخم لگاؤ کہ ہو آخر شبیر

فوج سب قتل ہوئی حرف غلط کس کا ہے
بھائی عباس بھی مارے گئے ڈر کس کا ہے

قدر اسد رجعہ غلاموں کی کہاں ہوتی ہے
دیکھ کر منہ سے شبیر کی بہو روتی ہے

چھوٹ جائیگا غموں سے جو مرا شبیر
تم سے پانی کی طلب پھر نہ کریگا شبیر

زلزلہ ران کو ہوا آنکھوں سے دیکھا ان نے
اپنے کانوں سے سنا نالۂ زہرا ان نے

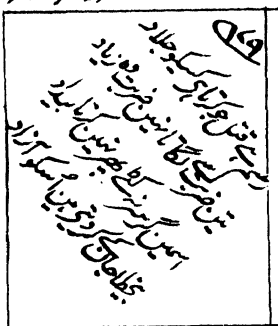

گرد تینیں لیے یہ لوگ کھڑے تھے زمیں
شاہ جلتی ہوئی ریتی پہ پڑے تھے زمیں

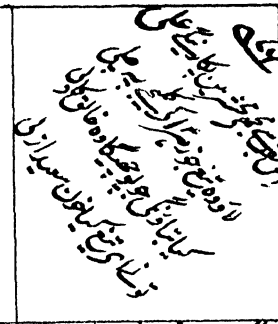

کس گنہ پر مرے شبیر کے سر کو کاٹا
تو نے اے تیغ محمدؐ کے جگر کو کاٹا

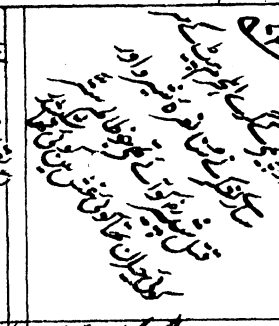

دست بردار نہ سید سے یہ خونریز ہوا
تیغ جتنی ہوئی کند اتنا ہی یہ تیز ہوا

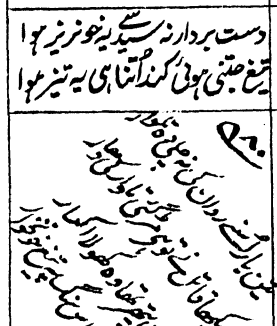

گو کنارہ میں نہ مجکو وہ نظر آتی تھی
پر میں سنتا تھا کہ بی بی کوئی چلاتی تھی

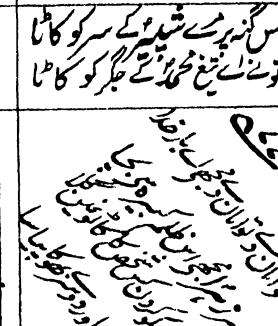

جب سنا ان نے شمر کے تہہ کر گلے پر مجکو
فاطمہؑ رو کے بھر تھامے حسینؑ مجکو

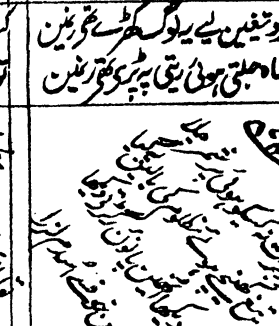

حیف ہی تیغ تو اس ظلم سے پرہیز کرے
شمر تھرے یہ اگر گر کر اسے پھر تیز کرے

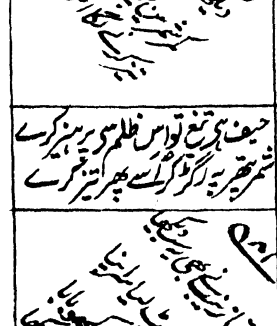

مجھ سے جلاد ترے دوست کا سر کاٹتا ہی
سر نہیں کاٹتا زہرا کا جگر کاٹتا ہی

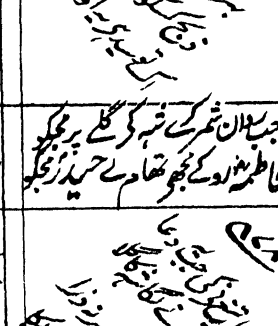

مثل اس ماں کے جوان جسکا پسر مرجاوے
ایک ہی لال ہو اور وہ بھی قضا کر جاوے

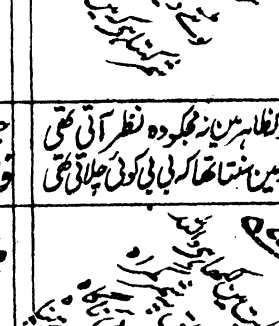

تیر بھائی کیلیے تیغ جفا ہوتی ہے
پوچھتا کوئی نہیں مجھ سے کہ کیوں روتی ہے

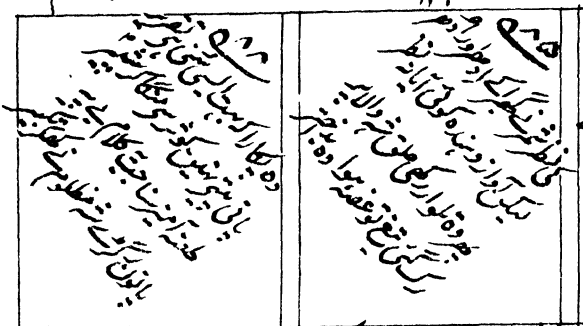

رکھ تو محفوظ مجھے روح علیؑ کا صدقہ
دے نجات آتش دوزخ سے نبیؐ کا صدقہ

کی نظر طیش و غضب سے شہ دیں کے اوپر
توڑ کر پھینک دی تلوار زمیں کے اوپر

پانی حیلہ تھا فقط فاطمہؑ کے جانی کا
صاف اک چشمہ نمودار ہوا پانی کا

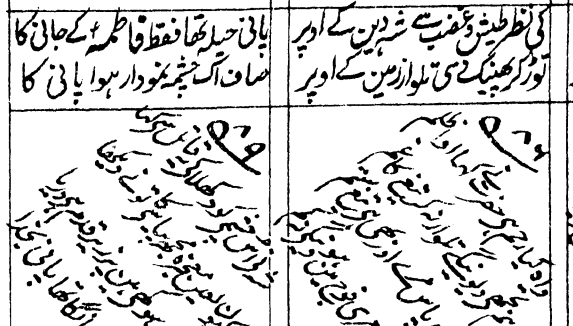

ڈر خدا کا نہ ادب احمد مختارؐ کا ہے
شمر کو دھیان فقط خلعت و دینار کا ہے

جو کہ دلمیں ہے زبانسے بھی وہی کہتا ہوں
اب میں بن ذبح کیے آپکو کب رہتا ہوں

میں تو ور زسے ہوں کس کام میں تا پانی
قتل اکبرؑ بھی ہوا اسکو پلاتا پانی

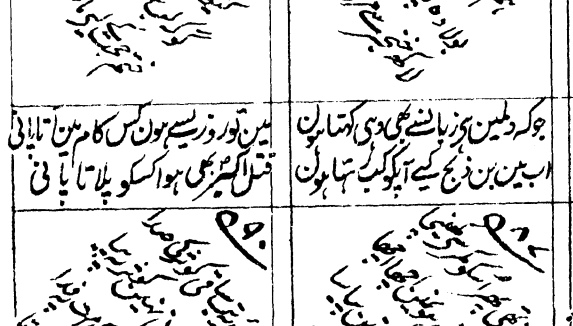

اسکے جدنے کیا انگلی سے قمر دو ٹکڑے
اسکی خاطر سے ہوا ایک گہر دو ٹکڑے

جا کے نانا سے کہونگا مجھے مہمان کیا
مرتے دم شمر نے پانی دیا احسان کیا

کہو قاتل سے کہ اب حلق پہ خنجر رکھے
فاطمہؑ روتی ہے زانو پہ تو سر رکھے

رباعی

میدان مین کوئی جانے والا نہ رہا
اور کوئی گلا کٹانے والا نہ رہا
جو مارا گیا اُسے تو لائے شبیرؑ
شبیرؑ کا کوئی لانے والا نہ رہا

رباعی

بانو کہتی تھی میرے جانی اکبرؑ
برباد ہوئی تیری جوانی اکبرؑ
اِس گلشنِ دہر مین برنگِ لالہ
ہی داغِ جگر تیری نشانی اکبرؑ

رباعی

شہ کے رفقا رخصت رن مانگ جاکے
جنّت مین گئے تیر و سنان کھا کھا کے
راوی نے لکھا ہے صبح سے ظہر تلک
شہ رویا کیے لاش پر لاش اٹھا کے

۹۱

رباعی

بس دبیر اب وہ مصیبت مین کروں کیا رقم
جسطرح رخصت ہوا ترجمۂ ذبح عظیم
عرض کر شاہ سے اے خاصۂ معبود رحیم
تو سخی ابن سخی ہے تو کریم ابن کریم
کردہ احسان کہ مدّاح ترا شاد رہے
لب پہ تعریف تری دل مین تری یاد رہے

رباعی

بانو نے کہا نہ لال پیٹے پایا
ارمان مرا کہے نہ نکلے پایا
تھی آرزو یا نوں چلتے دیکھوں اکبر
اصغر مرا گھٹنیوں نہ چلنے پایا

رباعی

مرقد میں نہ کیوں شاہ مدینہ پیٹے
زینب اسیرئ تربت میں کیوں نہ سینہ پیٹے
تھے ہاتھ لئے قید خانہ میں جب
بابا کے واسطے سکینہ پیٹے

رباعی

کہتی تھی سکینہ خیمہ جلتا دیکھا
خنجر کو گلوئے شہ پہ چلتا دیکھا
زینب کی ہوئے کان اور ہلا یا کھائے
اس بیٹی نے بہن کے کیا کیا دیکھا

رباعی

جھنکل رسول حق کا لاشا دیکھا
کٹتے ہوئے حلق شاہ دیں کا دیکھا
زینب کہتی تھی آہ لوگو میں نے
اک روز دو بیٹیوں کا کیا کیا دیکھا

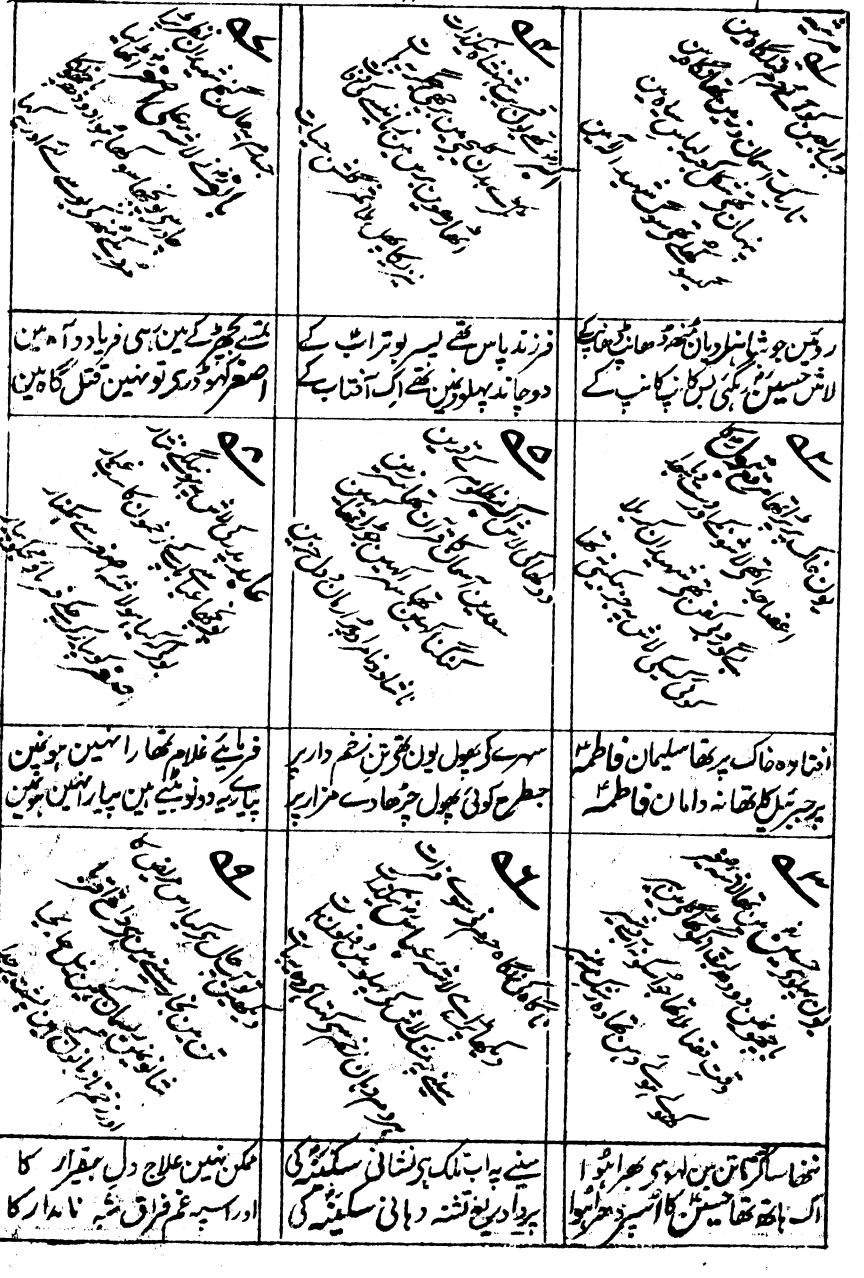

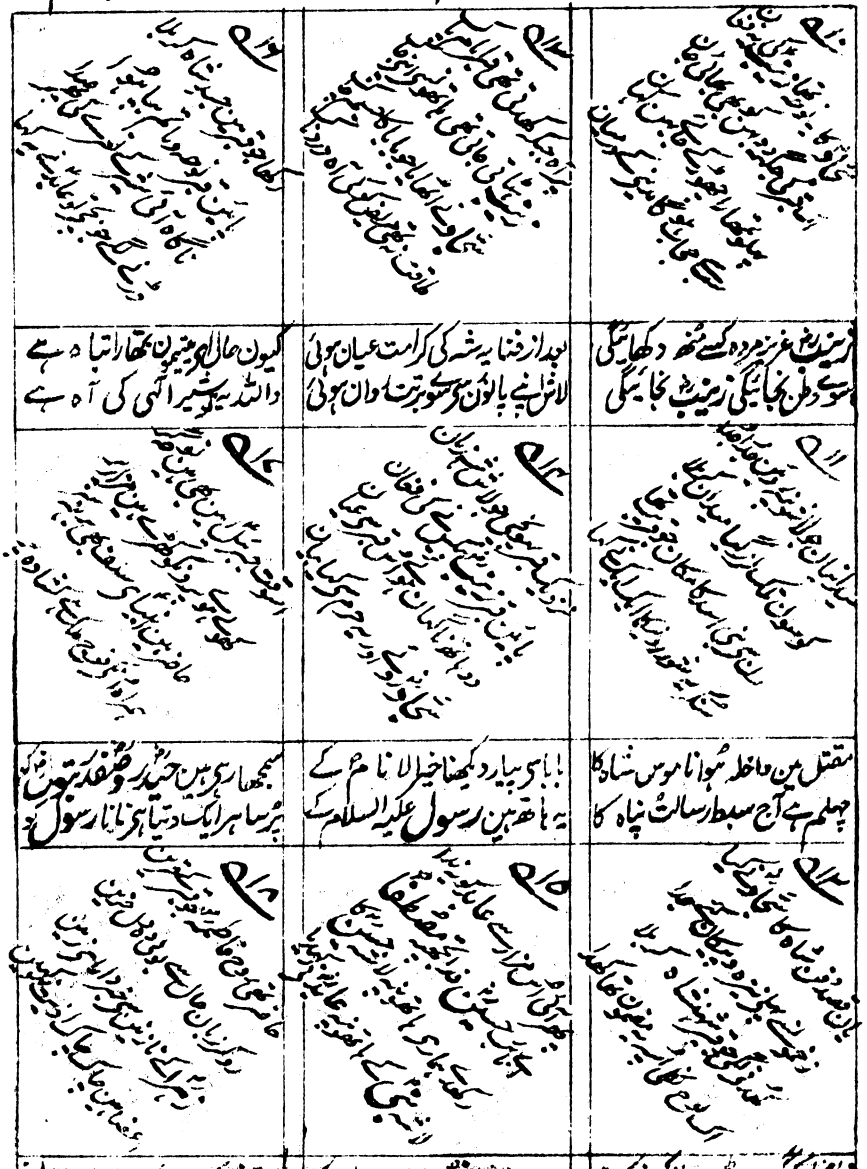

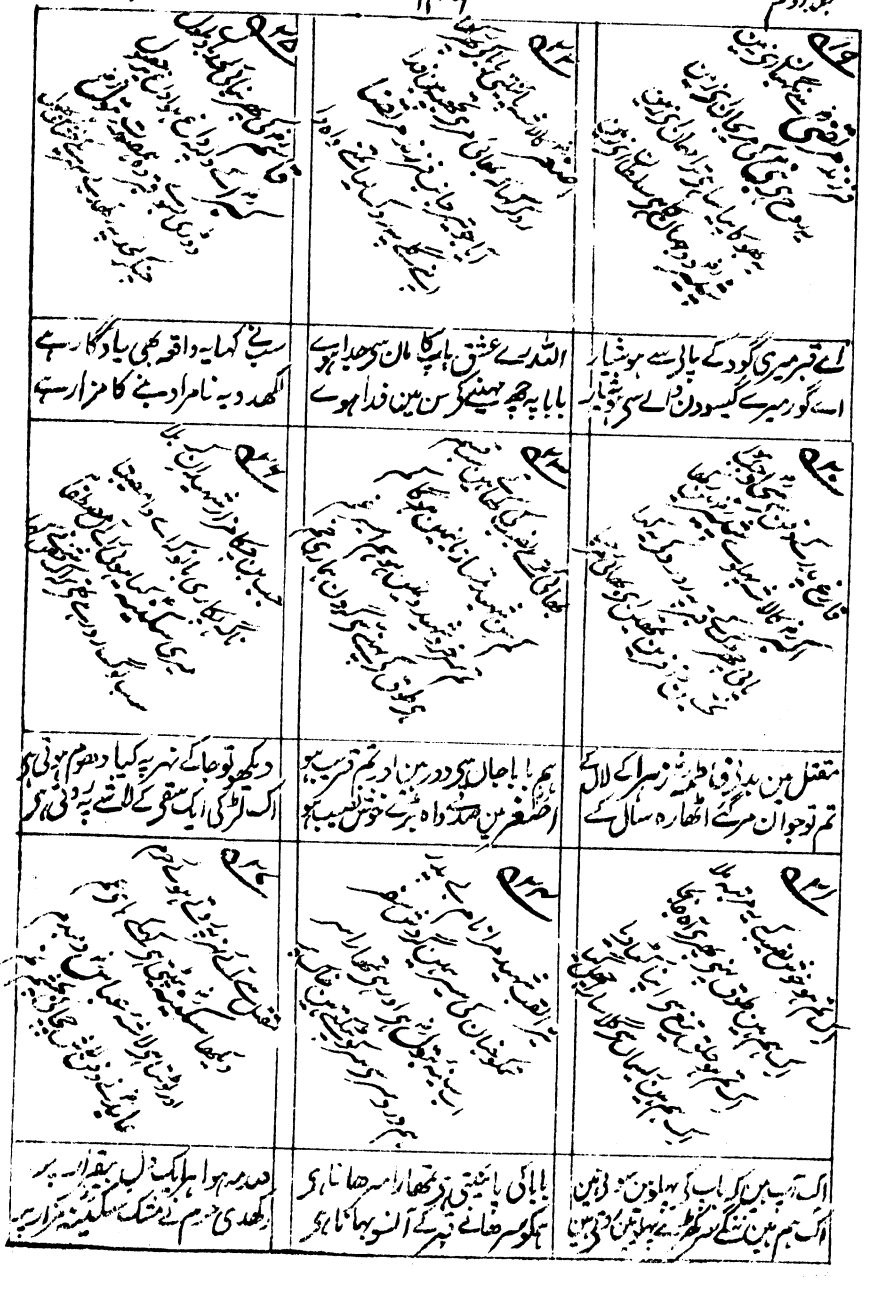

اے قبر میری گود کے پالے سے ہوشیار
اے گور میرے گیسو دن والے سے ہوشیار

اللہ رے عشق باپ کا ماں سے جدا ہوئے
بابا پہ چھ مہینے کے سن میں فدا ہوئے

سب نے کہا یہ واقعہ بھی یادگار ہے
لکھ دیہ نام رادبے کا مزار ہے

مقتل میں بد نوا طمہ زہرا کے لال کے
تم تو جوان مرگئے اٹھارہ سال کے

ہم بابا جاں ہے دور مدینہ اور تم قریب ہو
اصغر میں صدقہ واہ بڑے خوش نصیب ہو

دیکھو تو جا کے نہر پہ کیا دھوم ہوتی ہے
اک لڑکی ایک سقی کے لاتے پہ روتی ہے

اک آپ میں اکبر کے بہادوں سے ہوئی ہیں
اک ہم ہیں کہ بے گنگے سر نھرے پہ ہوئی ہیں

بابا کی بائیتی پہ تمھارا سر ہانا ہے
ہم کو سرھانے قبر کے آنسو بہانا ہے

قصد رہا ہر ایک دل بیقرار سے پر
رکھدی خدیم نے مشک سکینہ مزار پر

۲۵

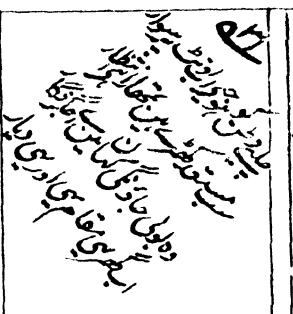

پھٹتی ہے چھاتی زینبؑ بیکس کے بین پر
کس درد سے وہ روتی ہے لاشِ حسینؑ پر

بھائی شہید تیغ جفا جس بہن کا ہو
کیا خاک اشتیاق پھر اسکو وطن کا ہو

۲۶

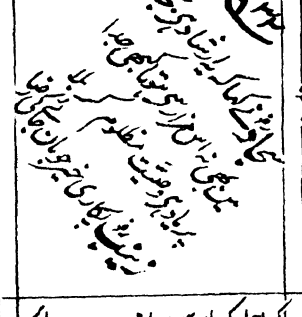

ہم دونوں یاں کرینگے بیاں شورِ دشمن کو
اکبرؑ کو بانو روئیگی زینبؑ حسینؑ کو

کیا جلد کربلا سے روانہ حرم ہوئے
اِک سال بھی مجاورِ مرقد نہ ہم ہوئے

۲۷

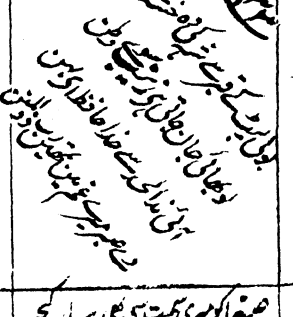

جنبش میں ہے مزار نہ فریاد کیجئے
صبر جنابِ فاطمہؑ کو یاد کیجئے

صغراؑ کو میری سمت سے بھی پیار کیجو
زینبؑ بہت دُکھی ہے بہت دلگی ہے بیمار تیجیو

۲۸

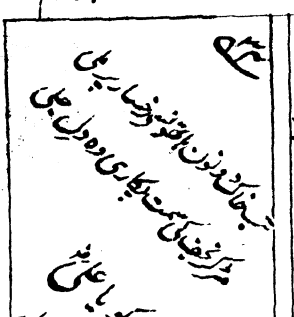

جب خاک کرکے دونوں کو روضے میں آئیں گے
مرزا دبیرؔ کہہ کے یہ بیکار ہی رہ دل جلی

بھائی کی قبر پر جو ہوں میں غم کو یا علیؑ
ہر ذرہ کربلا کا ہے سوئے وطن چلی

آگے دبیر نوحۂ سادات کیا لکھوں
صغراؑ کی اور حرم کی ملاقات کیا لکھوں

۲۹

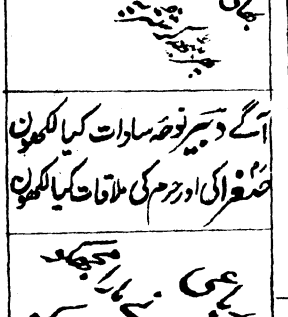

رباعی

صغراؑ کہتی تھی غم سے مار مجھکو
جینا نہیں بن بابا کے پیار مجھکو

کرتی تھی بوا تو کہتی تھی نانی
بابا نے نہیں بھولنا پکار مجھکو

۱
قرآن الٰہی جو سیاہی سے لکھا ہے
قرآن غم سرد رمین سیہ پوش ہوا ہے
ثابت ہو اسی سے شاہ شہدا ہے
خود شبیر ہے اور شبیر سے سر اکبر کا جدا ہے
۳
اور ظلم سے عجب طرح کے صدمے سہے تھے
طاری غم واندوہ تھا اور زخم لگے تھے
۴
اور فاقے ستاتی تھی انھیں فوج شقی کی
پر شاہ کو تھی فکر یہ امت ہی نبی کی
۵
اور یاس سے عجب ظلم ہوئے سبط نبی پر
یہ بات ہوئی ختم حسین ابن علی پر
۶
ثابت یہ ہوا رہے کہ پیاسا رہے مولا
اعدا کی تعدی سہ ادا ہی رہے مولا
۷
اور زخم جگر کے تھے صدمے سہے تھے
طاری غم واندوہ تھا اور زخم لگے تھے
۸
فریاد خدا کی ہے دہائی ہے نبی کی
پامال ہوئی لاش حسین ابن علی کی
۹
اور یاس سے عجب ظلم ہوئے سبط نبی پر
یہ بات ہوئی ختم حسین ابن علی پر

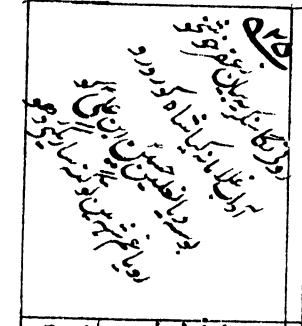

کیا شرح کروں سانحہ میں قتل کے دن کا
میں بھی تو رفیقوں ہی میں تھا زعفر جن کا

اس رنج و مصیبت سے بچانا مجھے یارب
زینبؑ کی اسیری نہ دکھانا مجھے یارب

اے واہ عجب فیض تہ چرخ دلبر تھا
جو اشک کہ آنکھوں سے بہا صاف گہر تھا

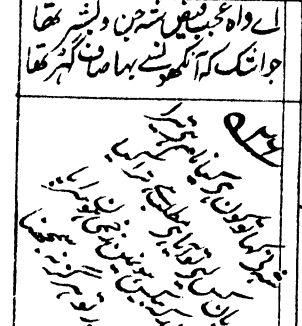

اس پیاس میں منھ آنسو سے دھوتے تھے مولا
اک چھوٹی سی تربت پہ کھڑے روتے تھے مولا

یہ پھول ہیں سب باغ شہ جن و ملک کے
لاشے نہیں ٹکڑے ہیں یہ زہراؑ کے جگر کے

سب مر گئے اس پر ہیں ناچار اکیلے ہوں
بیکس ہوں مگر کل کا مددگار اکیلے ہوں

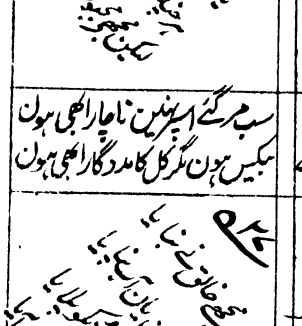

مقتل میں کمانی تو لٹی سبط نبی کی
اب بانڈھ بہو ہوتی ہے زہراؑ و علیؑ کی

زینبؑ کے یہاں گود کی پالی کا ہے لاشہ
اصغرؑ بہ مے گیسوؤں والی کا ہے لاشہ

قیدی ہو کسی کا تو رہائی کروں تیری
مشکل جو ہو حل عقدہ کشائی کروں تیری

۲۸

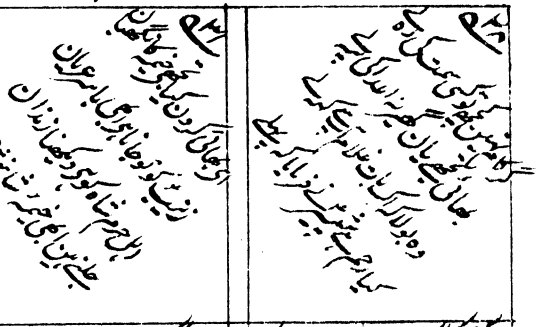

جو کچھ تو کہیگا نہیں انکار ہے مجکو
پر ایک مدد تو نہیں درکار ہے مجکو

۲۹

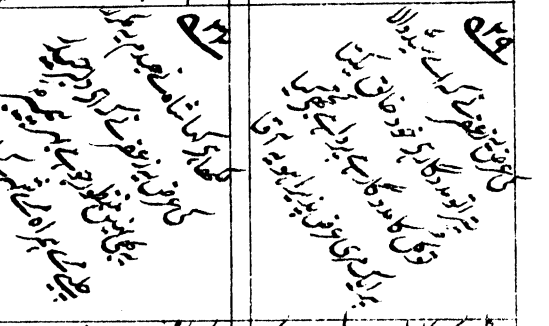

بولے نہ کوئی آلِ رسولِ عربی کو
جمعی کی نگہبانی کا دو حکم مجھی کو

۳۰

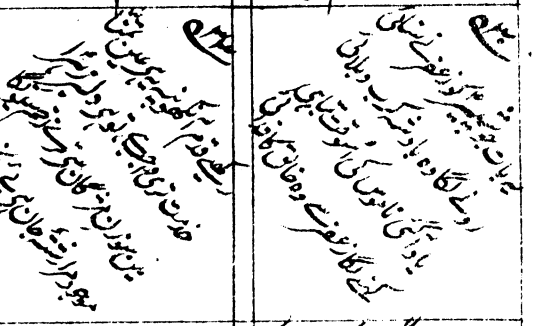

محتاج حرم ہوئینگے اب ایک روا کے
سادات کی عزت ہے بس اب ہاتھ خدا کے

۳۱

قیدی ہوئینگی سب عترتِ سلطانِ مدینہ
ظالم کے طمانچے کھائینگی سکینہؑ

۳۲

تو مالکِ کل اے پسرِ شیرِ خدا ہے
کیجئے مری اقلیم کی شاہی تو بجا ہے

۳۳

زعفر تو غلامِ پسرِ شاہ نجف ہے
زینبؑ کی کنیزی مری زوجہ کا شرف ہے

۳۴

ہمشکل نبیؐ ساکوئی سالار نہیں ہے
عباسؑ سا برادر وعلمدار نہیں ہے

۳۵

تو جا کہ یہاں شیرِ خدا ہاتھ ملیگا
اب خنجرِ ظالم مری گردن پہ چلیگا

۳۶

غم سے مرے سب خلقِ خدا ہاتھ ملیگی
زہراؑ کے کلیجے پہ چھری آج چلیگی

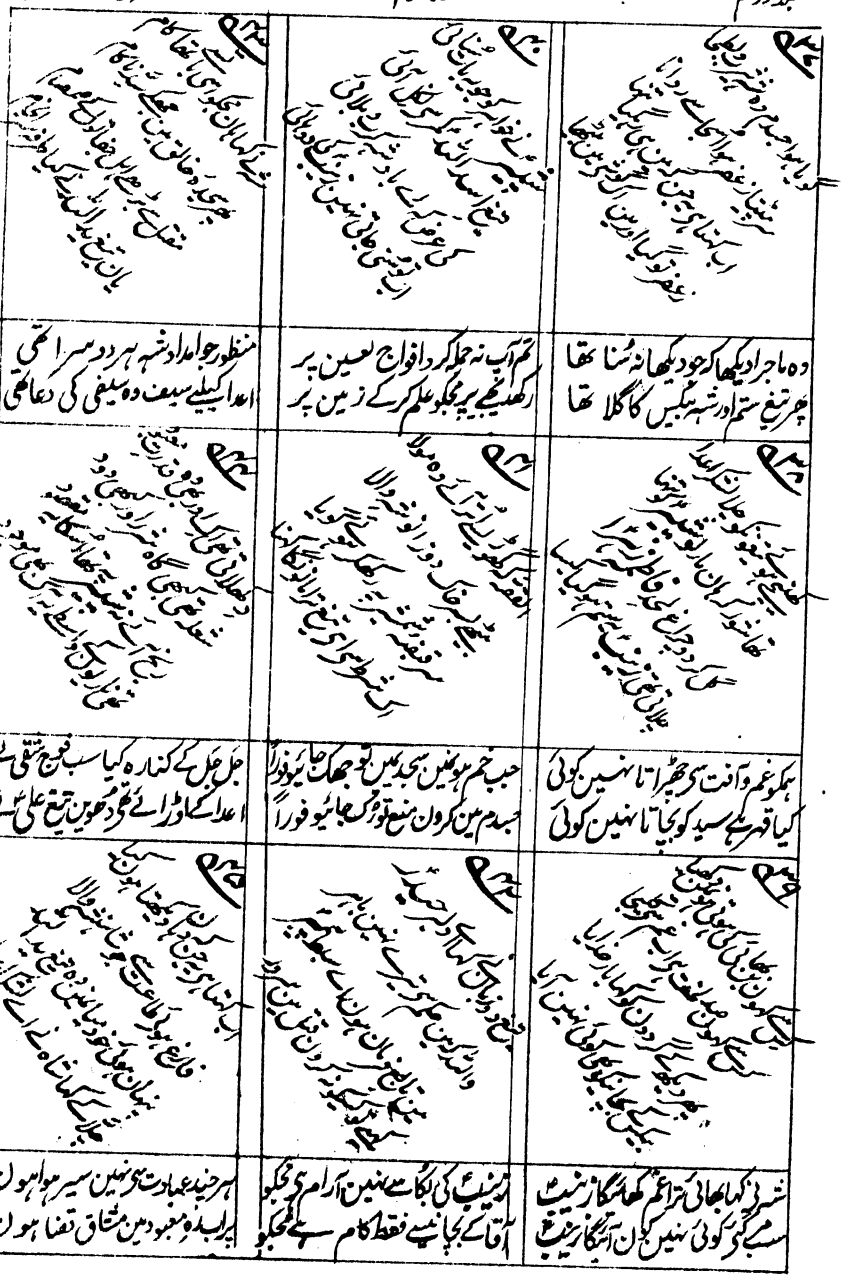

وہ ماجرا جو دیکھا کہ خود دیکھا نہ سنا تھا
پھر تیغ ستم اور شہ بیکس کا گلا تھا

تم آپ نہ حملہ کر و افواج لعیں پر
رکھدیجیے پر مجکو علم کر کے زمین پر

منظور جو امداد شہ ہر دو سرا تھی
اعدا کیلیے سیف وہ سیفی کی دعا تھی

ہمکو غم و آفت سے چھڑاتا نہیں کوئی
کیا قہر ہے سید کو بچاتا نہیں کوئی

جب خم ہو نہیں سجدہ میں تو جھک جایو ذرا
سجدہ میں کروں منع تو رک جایو فورا

جل جل کے کنارہ کیا سب فوج متقی نے
اعدا کے اوڑائے تھے دھجیوں تیغ علی نے

شبر نے کہا بھائی ترا غم کھا گیا زینب
سب مر گئے کوئی نہیں کہتا گیا زینب

زینب کی بکا سے نہیں آرام ذرا مجکو
آقا کے بجا نیسے فقط کام ہے مجکو

ہر خندہ عبادت ہے نہیں سیر ہوا ہوں
پر بندۂ معبود ہوں مشتاق فنا ہوں

۱۷۵

جب یہ کلمہ شہ نے کہا بادل افگار
ایک بار گی سب لوٹ پڑا لشکر کفار
اس ایک ایک پہ ہزاروں کے چلے وار
جتنی تھیں بی بیاں پکاریں ہائے سردار

چھاتی پہ چڑھا شمر شہ جن و بشر کی
خنجر سے صدا آنے لگی ہائے پسر کی

۱۷۶

ظالم نے رکھا حلق پہ جب خنجر خونخوار
اک بار بی بی نظر آئی بھر بادل افگار
کرتی تھی یہ اک شمر ستمگر سے خبردار
حلق شہ پہ ابھی پھیر نہ تلوار

آ لینے دے اب پاس تو مجھ کو کہہ جلی کو
سینے سے لگا لو مرے حسینؑ ابن علیؑ کو

۱۷۷

خاموش دبیر اب کہ جگر چاک ہے روتا
اللہ سے کر عرض کہ یک رات زمانا
ارباب حسینؑ و حسن اے خالق دانا
جو جھک سے جلیں انھیں نہ رضواں میں جلانا

مرتا ہوں غم و رنج سے للہ لگا لو
روضہ مجھے شبیرؑ کا جلد ایسے دکھا دو

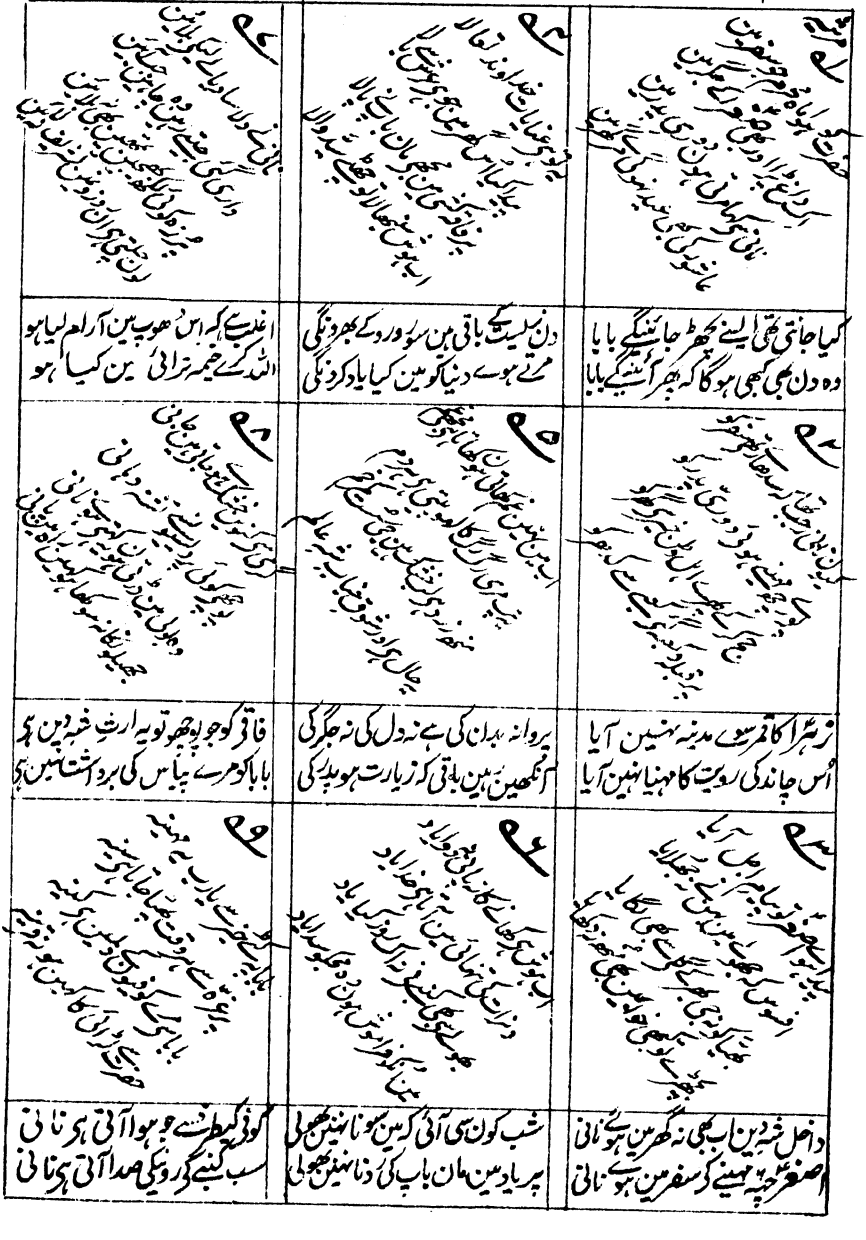

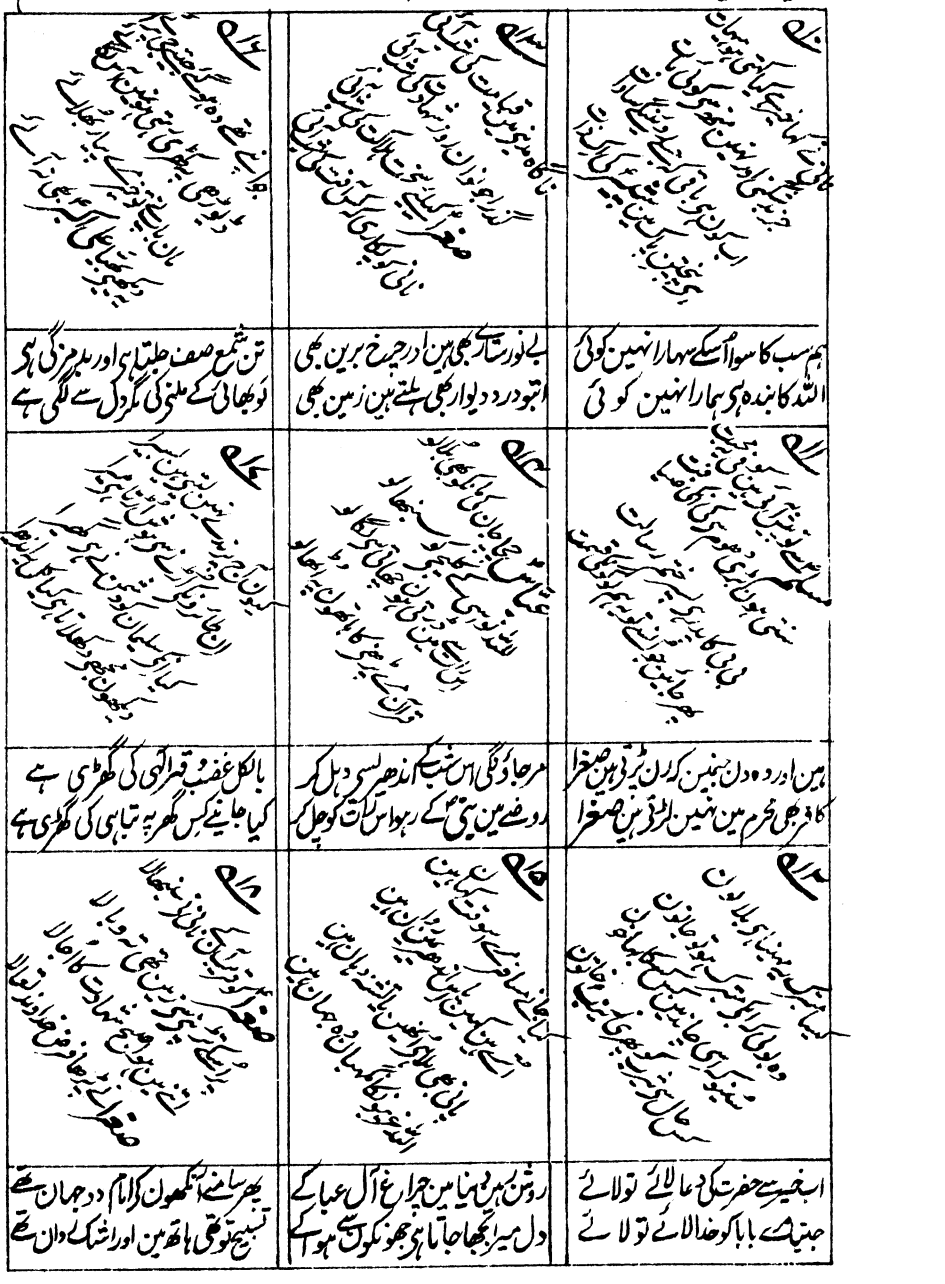

ہم سب کا سوا اُسکے سہارا نہیں کوئی
اللہ کا بندہ ہی ہمارا نہیں کوئی

بے نور ستارے بھی ہیں اور چرخ برین بھی
اتنو در و دیوار بھی ہلتے ہیں زمین بھی

تن شمع صف جلتا ہی اور بلبر مرگی ہی
لو بجھائی کے ملنی کی مگر دل سے لگی ہے

ہیں اور وہ دن جنمیں کہ رن بیڑ دہیں صغرا
کا دھی حرم میں نہیں لڑ دہیں صغرا

مر جاؤ گی اس شب کے اندھیرے میں دہل کر
روضے میں نبی کے رہو اس رات کو چل کر

بالکل غضب قہر الٰہی کی گھڑی ہے
کیا جانیے کس گھر پہ تباہی کی گھڑی ہے

اب خیر سے حضرت کی دعا لائے تو لائے
جیتے رہے بابا کو خدا لائے تو لائے

روشن رہیں دنیا میں چراغ آل عبا کے
دل میرا بجھا جاتا ہی جھونکوں سے ہوا کے

پھر سامنے آنکھوں کے امام دو جہاں تھے
تسبیح تو تھی ہاتھ میں اور اشک رواں تھے

۱۹

خاک اُڑتی ہے مسند شہِ والا کی پڑی ہے
حضرت کے نماز آج غریبی سے پڑھی ہے

۲۰

لذّت مرے جینے کی لیے جاتا ہے کوئی
لے تیغ مجھے ذبح کیے جاتا ہے کوئی

۲۱

اب تیغ ہے اور حلق شہِ جن و بشر ہے
اب داغ ہے شبیر کا اور میرا جگر ہے

۲۲

اُس وقت میں جس نے رخِ شبیر کو دیکھا
حلقوم پہ چلتے ہوئے شمشیر کو دیکھا

۲۳

زینبؑ کا یہاں کون بجز شاہِ ہدا ہے
بابا مرے کہتے ہیں نہ گھبراؤ خدا ہے

۲۴

اُمت کے ستم خلد میں نانا سے کہینگے
خیر اب ہی دنیا میں رہیں ہم نہ رہینگے

۲۵

ہوتا ہے جوان للل جدا مرتی ہیں اماں
حق دودھ کا بھیا کو جل کرتی ہیں اماں

۲۶

ذی باغ نہ بستی نہ کمائی ہے علیؑ کی
سب مر گئے صغرا کے دو بھائی ہے علیؑ کی

۲۷

کیسی یہ مدینے میں بلا ٹوٹ پڑی ہے
کعبے میں تو اسوقت نہیں لوٹ پڑی ہے

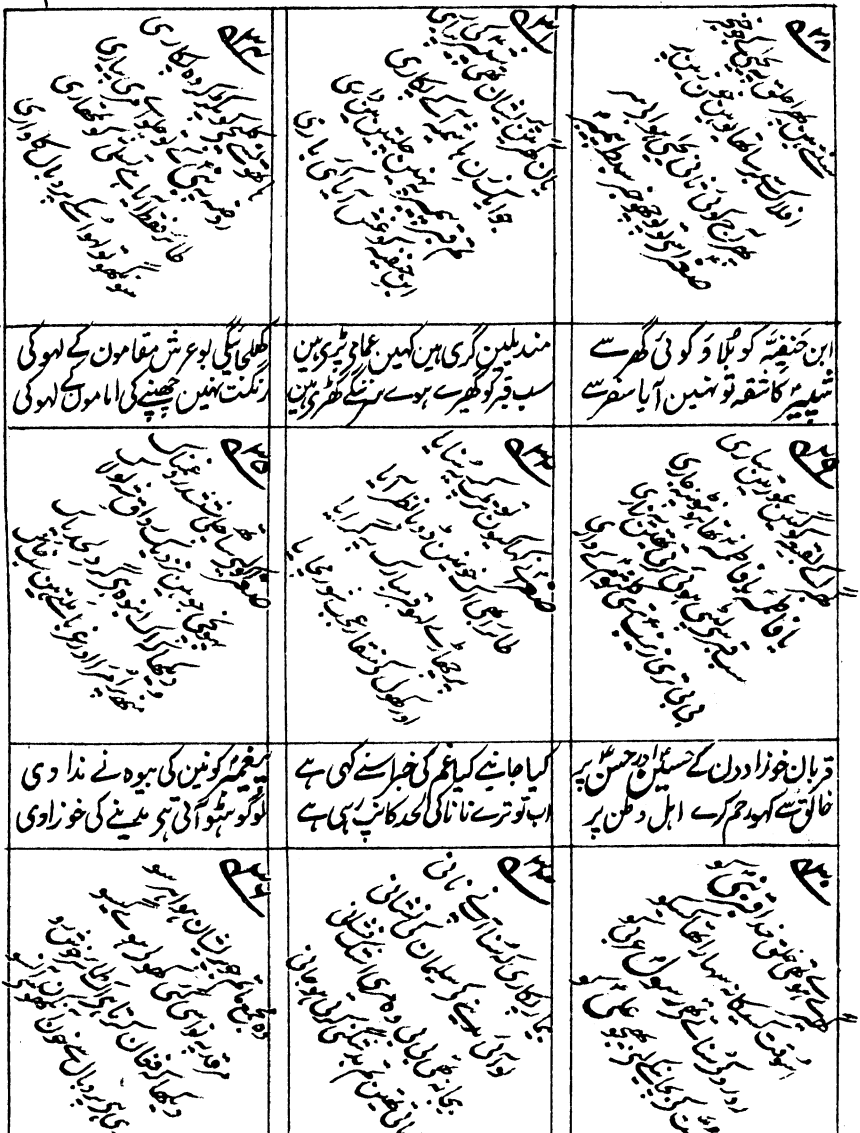

ابن حنیفہ کو بُلاؤ کوئی گھر سے
شبیرؑ کا شقہ تو نہیں آیا سفر سے

مندیلیں گری ہیں کہیں عمامے پڑے ہیں
سب قبر کو گھیرے ہوئے سر ننگے کھڑے ہیں

کھلجائیگی بوعرش مقاموں کے لہو کی
رنگت نہیں چھپنے کی اماموں کے لہو کی

قربان خوزادوں کے حسینؑ اور حسنؑ پر
خالق سے کہو رحم کرے اہل وطن پر

کیا جانے کہ یا غم کی خبر اسنے کہی ہے
اب تو ترے نانا کی لحد کانپ رہی ہے

پیغمبر کونین کی بیوہ نے ندا دی
لوگو سنو آتی ہے مدینے کی خوزادی

مولا کسی ظالم سے خطا آج ہوئی ہے
جو خلق پہ نازل یہ بلا آج ہوئی ہے

سر کھول دو اپھینک دو دامان کو پھاڑو
اُٹھو مرے کرتے کے گریبان کو پھاڑو

کھولی ہیں سب السانوں کی ہوش اسکی لگانے
گہہ پائینتی روتا ہے کبھی آکے سرہانے

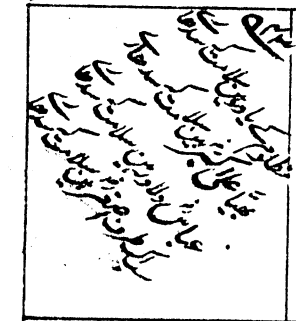

فریاد بلند اسکی جو سب نوحہ گروں سے
اشک آنکھوں سے اور خون ٹپکتا ہے پروں سے

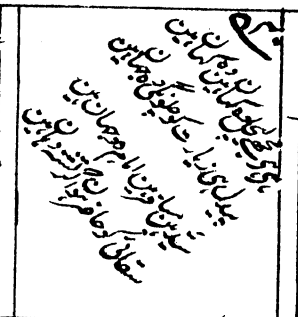

الیسوں ہی کیجئے تمہیں دو عالم کے شرف ہیں
صغراؑ کہ خداوند ہیں زہراؑ کہ خلف ہیں

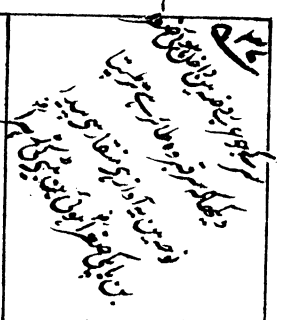

حلقوم مبارک چھری جبکہ رواں کی
شبیرؑ کی عاشق ہیں اسوقت کہاں تھی

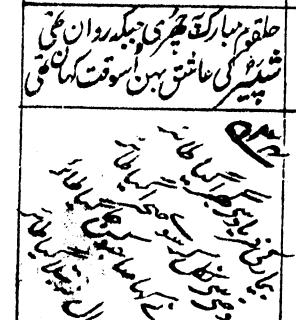

پہچانیئے تو آپ یہ کس کسکا لہو ہے
اٹھارہ نبی فاطمہؑ کے خون کی لہو ہے

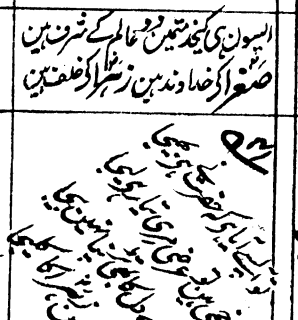

صغراؑ کو دعا کیلیے ارشاد کیا ہے
یا للہ سے پہ منھ ڈھانپنے کو یاد کیا ہے

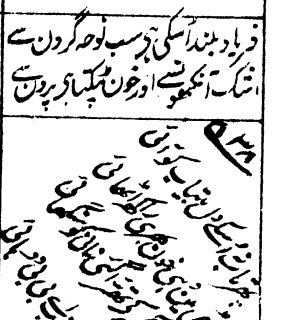

مرقد پہ جبیں رکھ کے پکاری یہ نبی کو
اب آپسے لونگی میں حسینؑ ابن علیؑ کو

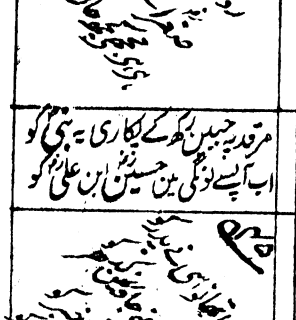

بچہ یہ جو ہے ہاتھ میں سید کی کمر کا
یہ خون ہے بابا کے گلے کا کہ بدن کا

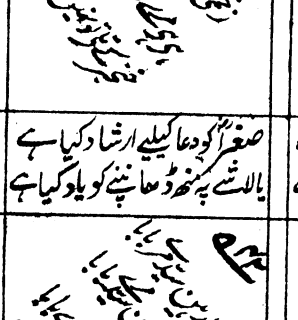

بستی میں بسے یا کسی جنگل میں بسے ہیں
خدمت کو کوئی پاس ہے یا سب سے پھٹے ہیں

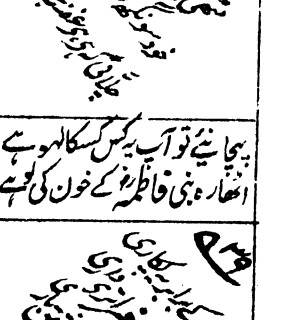

بیمار نواسی کو مسیحا سے ملا دو
زہراؑ کا تصدق مجھے بابا سے ملا دو

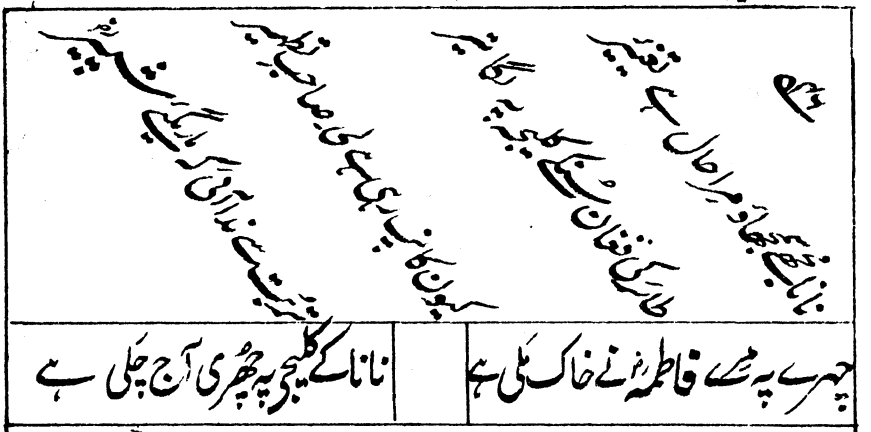

چہرے پہ مرے فاطمہؑ نے خاک ملی ہے | نانا کے کلیجے پہ چھری آج چلی ہے

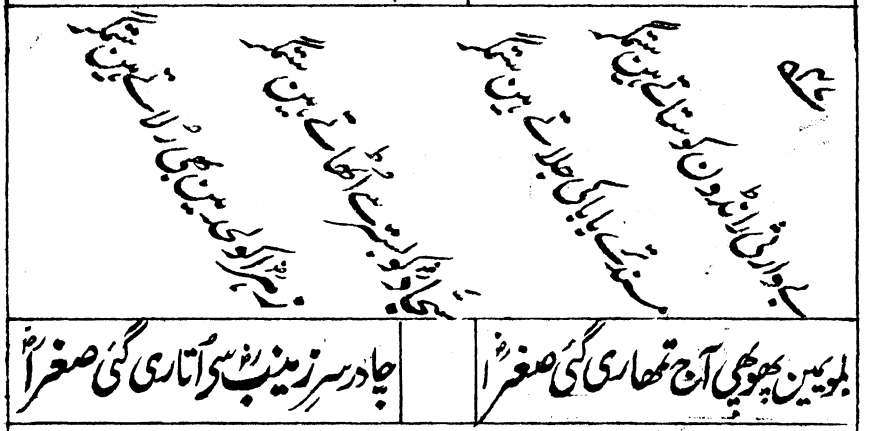

بلو میں پھوپھی آج تمہاری گئی صغراؑ | چادر سرِ زینبؑ سے اتاری گئی صغراؑ

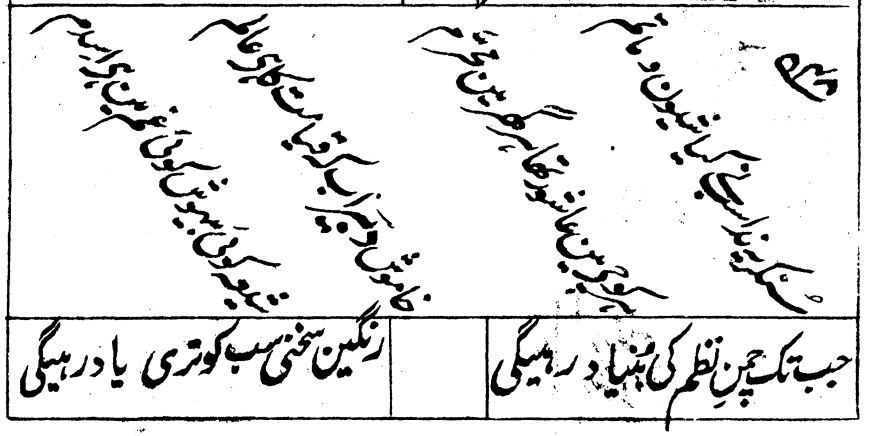

جب تک چمنِ نظم کی بنیاد رہیگی | رنگین سخنی سب کو تری یاد رہیگی

۴۱ مرثیہ
الٰہی
جب یوسف گل پیرہن کی مرحمت ہو
ذکی منزل اقبال سے جب رخصت ہو
پھر یعقوب دیدہ کو ضیا دیتا ہے

سجدہ کی کیے خواب میں شمس و قمر آئے
محراب عبادت میں ستارے نظر آئے

۴۲
وہ خضر رہ شیعہ وہ سقائے سکینہؑ
معشوق خدا عاشق بابائے سکینہؑ

یوسف جو گرے چاہ میں پھر چاہ سے نکلے
تا حشر نہ شبیرؑ کی یہ چاہ سے نکلے

۴۳
یعقوب نے فرمایا بہت خوب مبارک
شاہی و نبوت مرے محبوب مبارک

جز بعد حسینؑ آنمیں جو یوسف تھی تو یہ تھی
عاشق مہ تابان علیؑ پرکہ و مہ تھی

۴۴
ہیں خاص علیؑ حق کے علیؑ خاص نبیؐ کے
عباس فدائی ہیں حسینؑ ابن علیؑ کے

۴۵
یہ جاند جو دیکھا ہے میں مہ کنعاں کا
گہوارہ ہے مہتاب میں جھولا ہے تری ماں کا

جب ذبح کیا حسنؑ کی مسند کو بچھایا
یوسف کو برادر نے حسینؑ اوج پہ پایا

۴۶
عباس علیؑ حیدر کرارؑ کا خلف ہے
یہ عقدہ کشادہ ہے جو حیدرؑ کا خلف ہے

پر جاندی کی نسبت ہے دل چاک پدر کا
لینے کو قمر کیلیے ہے داغ جگر کا

پر فوق ہے یوسف پہ بھی اس وجہ حسن سے
بھائی نہیں یوسف کے حسینؑ اور حسنؑ سے

حیدرؑ کا خلف ہے تو دو عالم کا شرف ہے

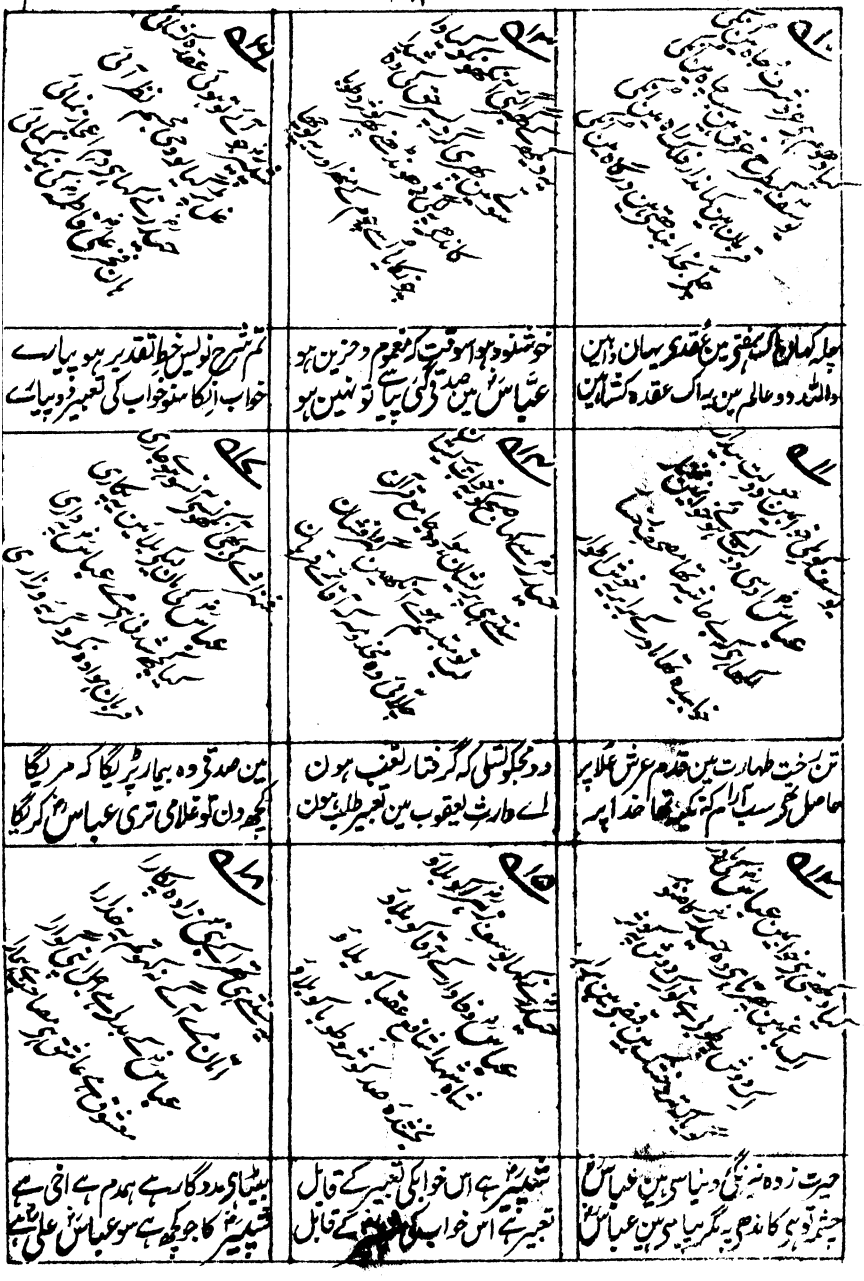

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

پیلہ کہاں کہ ہفت میں عقدہ یہاں وہاں ہیں
واللہ دو عالم میں یہ اک عقدہ کشا ہیں

خوشنود ہو اسوقت کہ مغموم و حزیں ہو
عباسؑ میں صدقے کئی پیاسے تو نہیں ہو

تم شرح نویس خط تقدیر ہو پیارے
خواب انکا سنو خواب کی تعبیر دو پیارے

تن سخت طہارت میں قدم عرش علا پر
حاصل تجھے سب آرام کہ تکیہ تھا خدا پر

دو مجھکو تسلی کہ گرفتار تعب ہوں
اے وارث یعقوب میں تعبیر طلب ہوں

ان صدقے وہ بیمار پر لگا کہ مریگا
کچھ دن تو غلامی تری عباسؑ کریگا

حیرت زدہ نیرنگیٔ دنیا سی ہیں عباسؑ
چشمہ تو ہے کاندھے پہ مگر پیاسی ہیں عباسؑ

شبیرؑ ہے اس خواب کی تعبیر کے قابل
تعبیر ہے اس خواب کی شبیرؑ کے قابل

بیٹا ہی مددگار ہے ہمدم ہے اخی ہے
شبیرؑ کا جو کچھ ہے سو عباسؑ علی ہے

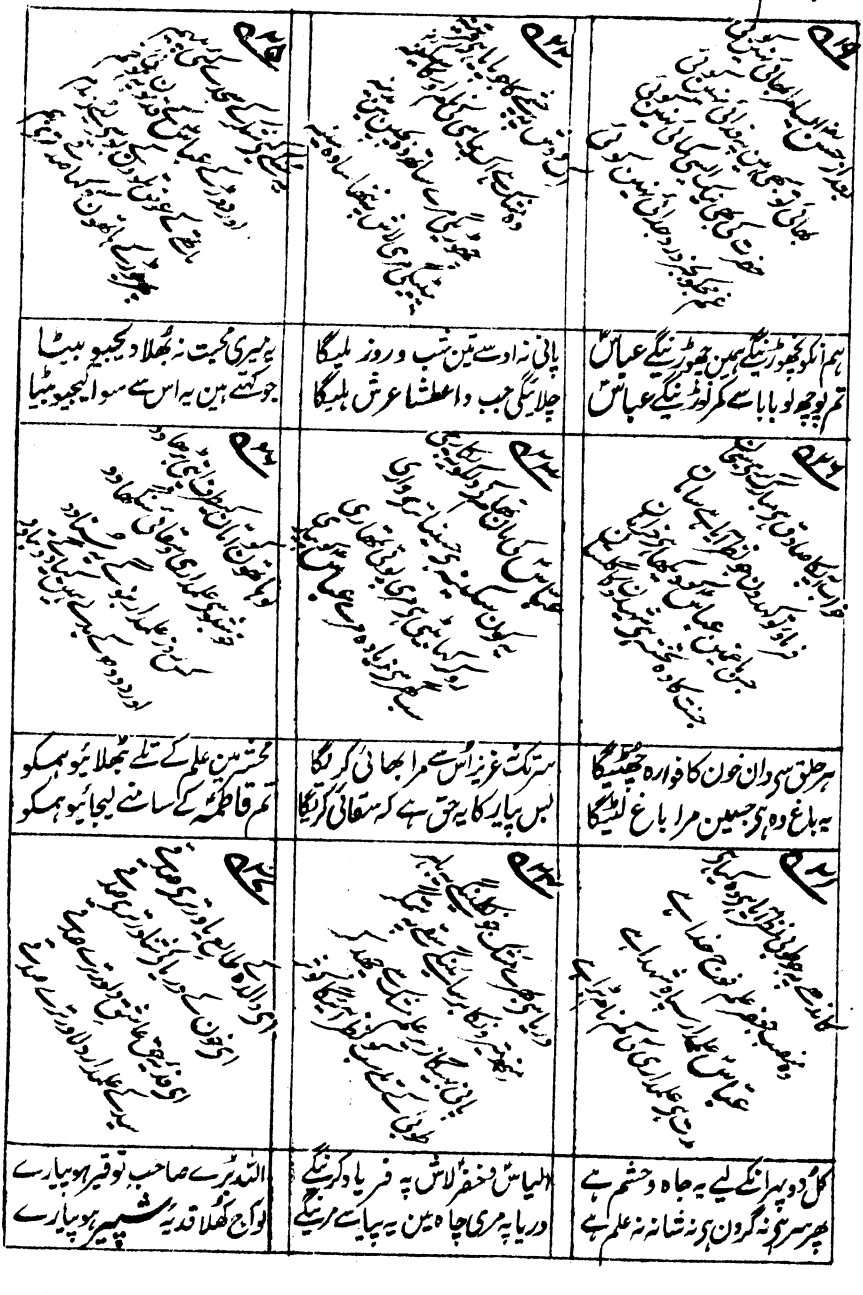

ہم انکو چھوڑ نیگے ہمین چھوڑ نیگے عباسؑ
تم پوچھ لو بابا سے کمر توڑ نیگے عباسؑ

پانی نہ دوسے تین شب و روز ملیگا
چلائیگی جب واعطشا عرش ہلیگا

یہ میری محبت نہ بھلا دیجیو بیٹا
جو کہتے ہین یہ اس سے سوا کیجیو بیٹا

ہر حلق سے دان خون کا فوارہ چھٹیگا
یہ باغ وہ ہے جسمین مرا باغ لٹیگا

سر تن سے غرض اس سے مرا بھائی کریگا
بس پیار کا یہ حق ہے کہ سقائی کریگا

محشر مین علم کے تلے بٹھلائیو ہمکو
تم فاطمہؑ کے سامنے لیجائیو ہمکو

کل دو پہر انکے لیے یہ جاہ و حشم ہے
پھر سر پہ نہ گردون ہے نہ شانہ نہ علم ہے

الیاسؑ فقط لاش پہ فریاد کرینگے
دریا پہ مری چاہ مین یہ پیاسے مرینگے

اللہ بڑے صاحب توقیر ہو پیارے
لو آج کھلا قدیہ شبیر ہو پیارے

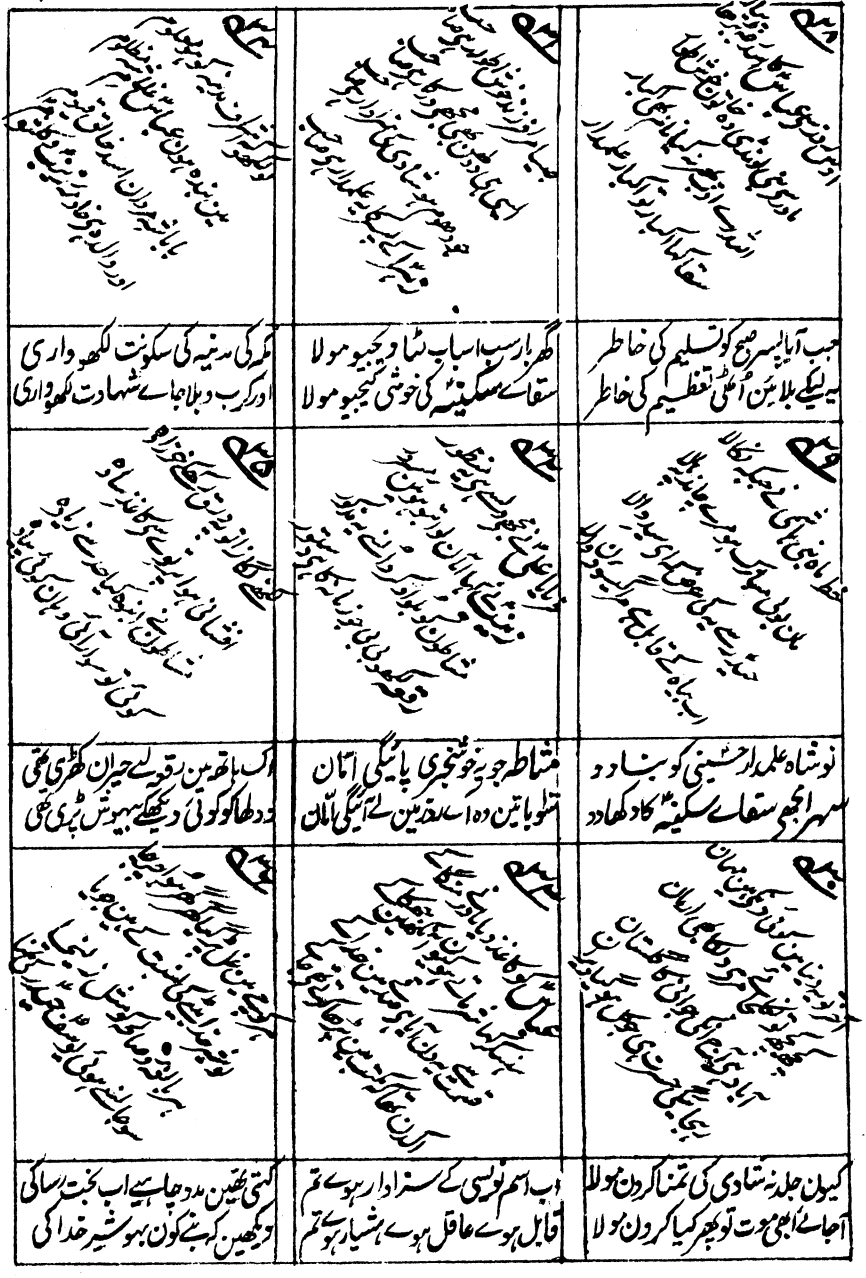

جب آیا پسر صبح کو تسلیم کی خاطر
یہ لیکے بلائیں اُتلی تعظیم کی خاطر

گھبرا کے سب اسباب لٹا دیجیو مولا
سقائے سکینہؑ کی خوشی کیجیو مولا

مکہ کی مدینہ کی سکونت لکھو واری
اور کربُ و بلا جائے شہادت لکھو واری

نوشاہ علمدار حسینی کو بنا دو
سہرا بھی سقائے سکینہؑ کا دکھا دو

مشاطہ جو یہ خوشخبری پائیگی اماں
تسلیم بائیں وہ اسے ذریں لے آئیگی اماں

اک ہاتھ میں رقعہ لیے حیران کھڑی تھی
دولھا کو کوئی دیکھے بیہوش پڑی تھی

کیوں جلد نہ شادی کی تمنا کروں مولا
آجائے ابھی موت تو پھر کیا کروں مولا

اب اسم نویسی کے سزاوار ہوئے تم
قابل ہوئے عاقل ہوئے ہشیار ہوئے تم

کہتی تھیں مدد چاہیے اب بخت رسا کی
دیکھیں کہ بنے کون بہو شیر خدا کی

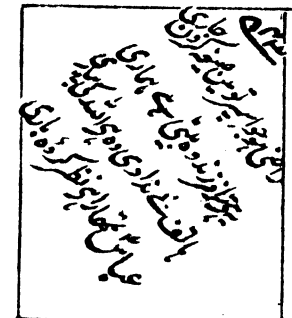

خوش طالع و نیک اختر و فرخندہ لقب تھی
بلقیس حشم حور شمیم عاشق رب تھی

کہتے ہیں صداقت جسے وہ اس کی زباں تھی
اور دل سے ولا آل پیمبر کی عیاں تھی

مشہور تھی گھر میں وہ کنیز آل عبا کی
پر عرش پہ لکھی تھی عزیز آل عبا کی

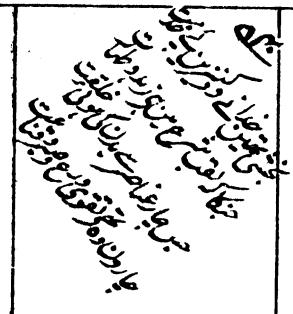

منھ لاکھ زباتوں سے ثنا خوان خدا تھا
تن پنجتن پاک پہ سو جان سے فدا تھا

یہ دولھا دولھن چن لیے معبود نے خود عرش کے تمبر پہ پڑھا عقد خدا نے

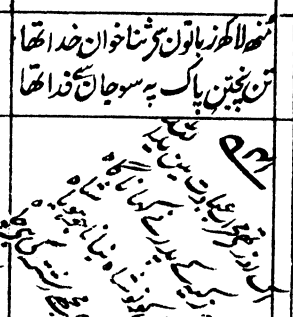

یہ بات فقط قدر بڑھانے کے لیے ہے
لونڈی مرے گھر ہاتھ دھلانے کے لیے ہے

یوں روز چھپا پردہ میں منھ جیسے دلھن کا
سہرا گرا خورشید کے چہرے پہ کرن کا

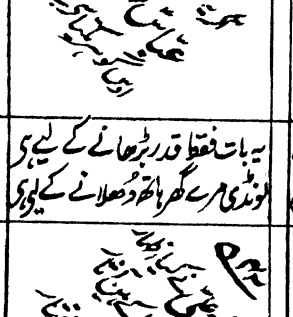

سب وصف ہے الفت ہے مروت ہے وفا ہے
غصہ مرے عباس کا پر قہر خدا ہے

نوشاہ کے خلعت کی جو طلعت نظر آئی
سہرا لیے کشتی میں شعاع قمر آئی

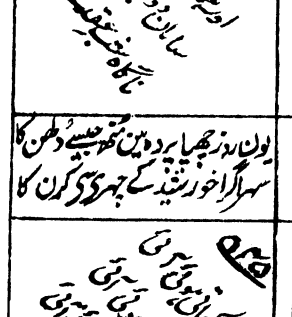

مشہور تھی گھر میں وہ کنیز آل عبا کی
پر عرش پہ لکھی تھی عزیز آل عبا کی

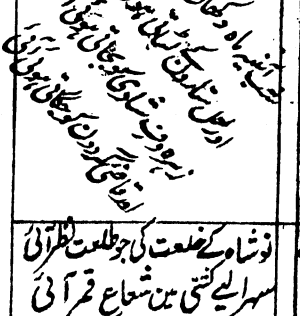

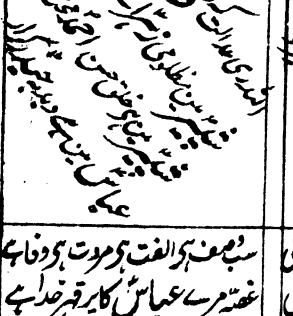

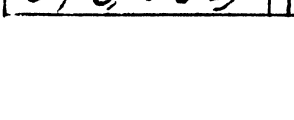

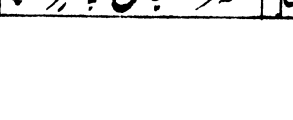

۴۸

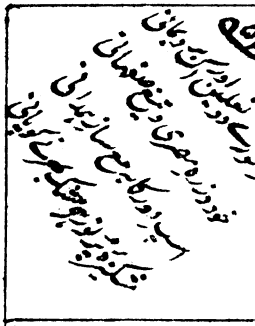

باجھین کھلی جاتی تھیں پیمبرؐ کے وصی کی
شادی تھی علمدار حسینؑ ابن علی کی

۴۹

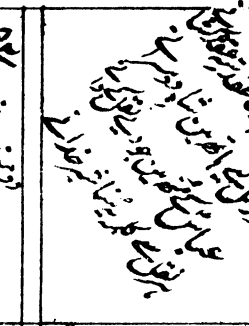

شبیرؑ سا سادات میں سردار نہ ہوگا
عباسؑ سا دنیا میں علمدار نہ ہوگا

۵۰

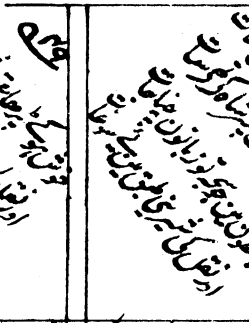

مدت میں یہ ساماں یہاں جمع ہوا تھا
پر حیف کہ عاشور کا دم بیچ میں لٹا تھا

۵۱

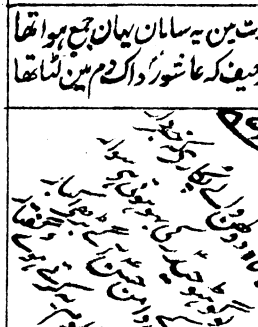

فرشاہ کا مجلا میں دولھن پاس گذرتھا
جو گھر تھا قمر کا وہی خورشید کا گھر تھا

۵۲

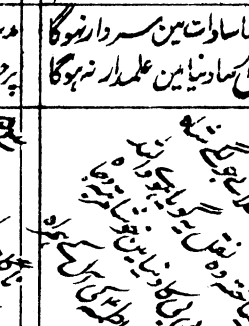

جس سمت میں کلثوم کا زینبؑ کا گلا ہو
ساتھ اوسکے گلا رستی میں اُسکا بھی نہ بھلا ہو

۵۳

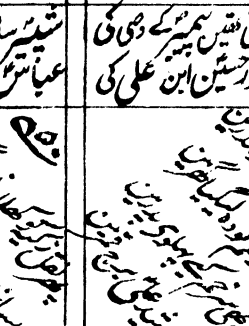

ہم پردۂ ناموس علمدار کریں گے
بھاوج کو محافہ میں ہم اسوار کریں گے

۵۴

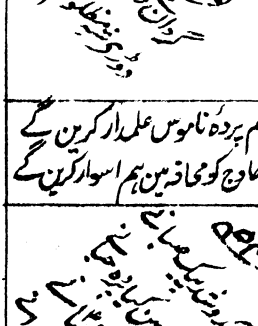

کیوں بیبیو ایسا ہی خوش اسلوب تھا یوسفؑ
داماد مرا خوب ہے یا خوب تھا یوسفؑ

۵۵

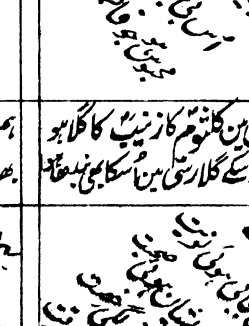

آکر کے محافہ جو دولھن کا لگا در سے
اسباب جہیزی بھی نکلنے لگا گھر سے

۵۶

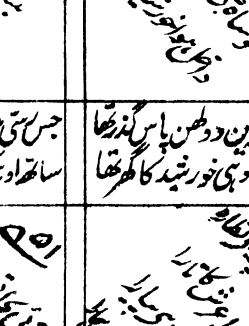

چلمن رخ مردم پہ پڑی تار پلک سے
ہٹ ہٹ گئی گو شوں میں ملک بام فلک سے

۵۵

نامحرموں کی فوج تو چوگرد کھڑی تھی
سرننگے یہ عباسؑ کے لاشے پہ پڑی تھی

۵۶

شبیرؑ کی آئی ہوئی عباسؑ پہ آگے
آئی ہو جو پھر وہ تری سناس پہ آگے

۵۷

بانو کو دکھا کر کہا یہ فخر عجب ہے
گر دانے پھرو بانوئے سلطان امم ہے

۵۸

پیارے سے علیؑ کے کئی پیاری ہوئے پیدا
گل سے چمن اور چاند سے تاری ہوئے پیدا

۵۹

پیارے سے علیؑ کے کئی پیاری ہوئے پیدا
گل سے چمن اور چاند سے تاری ہوئے پیدا

۶۰

کونین کو عزت ہوئی شاہِ دوجہاں کی
تقدیر وہاں لچکی تھی خاک جہاں کی

۶۱

محبوب کو اپنے علم شیر خدا دو
طوبیٰ مجھے عباسؑ کے شانے پہ دکھا دو

۶۲

وہ رو کے گلی کہنے میں چومن کف پا کو
جو اور کہو بابا سے دلوا دوں چچا کو

۶۳

نے خضر کو مشکیزہ نہ الیاس کو دنیا
سقائی تم اپنی مرے عباسؑ کو دنیا

۱۴۱

فرزند کی لاش کو جو اٹھا کر چلی ہے ماں
دادی ہے سب میں جا کے بیاہ کر چلی ہے ماں
پیچھے ہے روتا فاطمہ کونین کا ہادی
آگے حسین شہ کے سہارا کو ہے بنا دی

حمزہ کو محرم کے وہاں پہونچے پیا سے
نوذر کے رکستہ پر رہا خلد جہاں سے

۱۴۲

رضوان نے کہا جان فدا شہ پہ کیے ہو
یہ سب ہیں تمھارے لیے تم انکے لیے ہو

حق سے شہ عالی کے ادا ہو گئے غازی
یعنے سر مولا پہ فدا ہو گئے غازی

۱۴۳

وہ حور ہے وہ ملزدہ کوثر ہے وہ جوبن
وہ گلشن فردوس ہے وہ سرو ہے یہ گل
وہ نہر ہے وہ آب ہے وہ شیر ہے یہ مے
وہ نہر ہے وہ آب ہے وہ شیر ہے یہ مے

۱۴۴

جب شہ نے سنا فوج کا شور و غل و غا
بندے کو بلا کر کہا اے شاہ کے پیارے
تیار ہو فوج شہنشاہ امم کی
باندھے ہو کمر مرنے کو کھولے ہو علم کی

وہ حور کا دامن وہ مصلائے ملک تھا
صحرا تھا کہ جنت کی زمینوں کا فلک تھا

۱۴۵

پھر تو گل عباسی حیدر کی خزاں تھی
اور باغ شباب علی اکبر کی خزاں تھی

بس جیسے ہی عباسؑ کا دل بکل آیا
اور سامنے بابا کے سخن لب پہ یہ لایا

۱۴۶

وہ کعبۂ تعظیم تھا وہ طور ضیا تھا
سب ایک طرف مقتل شاہ شہدا تھا

باغی حرم دین کی تباہی میں تلے تھے
سنبل کسی طرح فاطمہ کے بال کھلے تھے

پیغام وہ ماہی یہ تھین غصے میں آکر
کیوں مجکو سبک کرتے ہو پردیس میں لاکر

۵۴

مشکیزہ لیے جانب کوثر نہیں جاتے
مرتی ہی بھتیجی مری تم مر نہیں جاتے

۵۵

سب نے یہ علم لائے سکینہؑ کو اوٹھا کر
ماں رونے لگی قبلہ کو مُنھ اُسکا پھرا کر

۵۶

پانی کے لیے تو نہ ہو عباسؑ کے صدقے
عباسؑ ترے اور تری پیاس کے صدقے

۵۷

شبیرؑ کو خنجر کے حوالے کرد بھائی
ہم تو مر نیگے تھی پہلے مرو بھائی

۵۸

دیکھو جگر شاہ مدینہ کا تڑپنا
زہرا کا تڑپنا ہے سکینہؑ کا تڑپنا

۵۹

منصب جو ہمارا تھا دیا ہمکو خدا نے
اب ساتھ سکینہؑ کے تو بندھوائیو شادی

۶۰

یوں صحن میں عباسؑ علم گاڑ کے روئے
مرقد میں علیؑ اپنا کفن پھاڑ کے روئے

۶۱

یوں ساتھ چلا اوسکے پسر خیر بشر کا
جیسے پسر تابوت پسر باپ پسر کا

جو چھوٹے ہیں علیؑ مجھسے دو بھائی ہر نبی کی
اور تیس برس کی یہ کمائی ہے علیؑ کی

اور ہاتھوں کو باہر کیا بغلوں کے تلے سے
لپٹا لیا معشوق کو عاشق نے گلے سے

صف باندھے ہوئے فوج تو آئی جلو میں
شرمندگیِ یداللہؑ کو قضا لائی جلو میں

دیدار اخیر اے مرے مہمان دکھا دو
سقائی کے منصب کی ہمیں شان دکھا دو

دو وعدوں سے اس دکھ میں مجھے شاد کرو تم
وہ بولا سعادت مری ارشاد کرو تم

پر کھل گئی اک جست میں سب سلسلہ بندی
نے عرض تھا نے طول نہ پستی نہ بلندی

عباسؑ تیرے بعد خبر کوئی نہ لیگا
عباسؑ ہمیں گور و کفن کوئی نہ دیگا

مین شاکر و ممنون ترا خجلت مین رہونگا
وہ بولا مین شیعون ہی کی خدمت مین رہونگا

یہ حرف لب تو کوت و اجلال سے نکلا
خورشید دوم مشرق اقبال سے نکلا

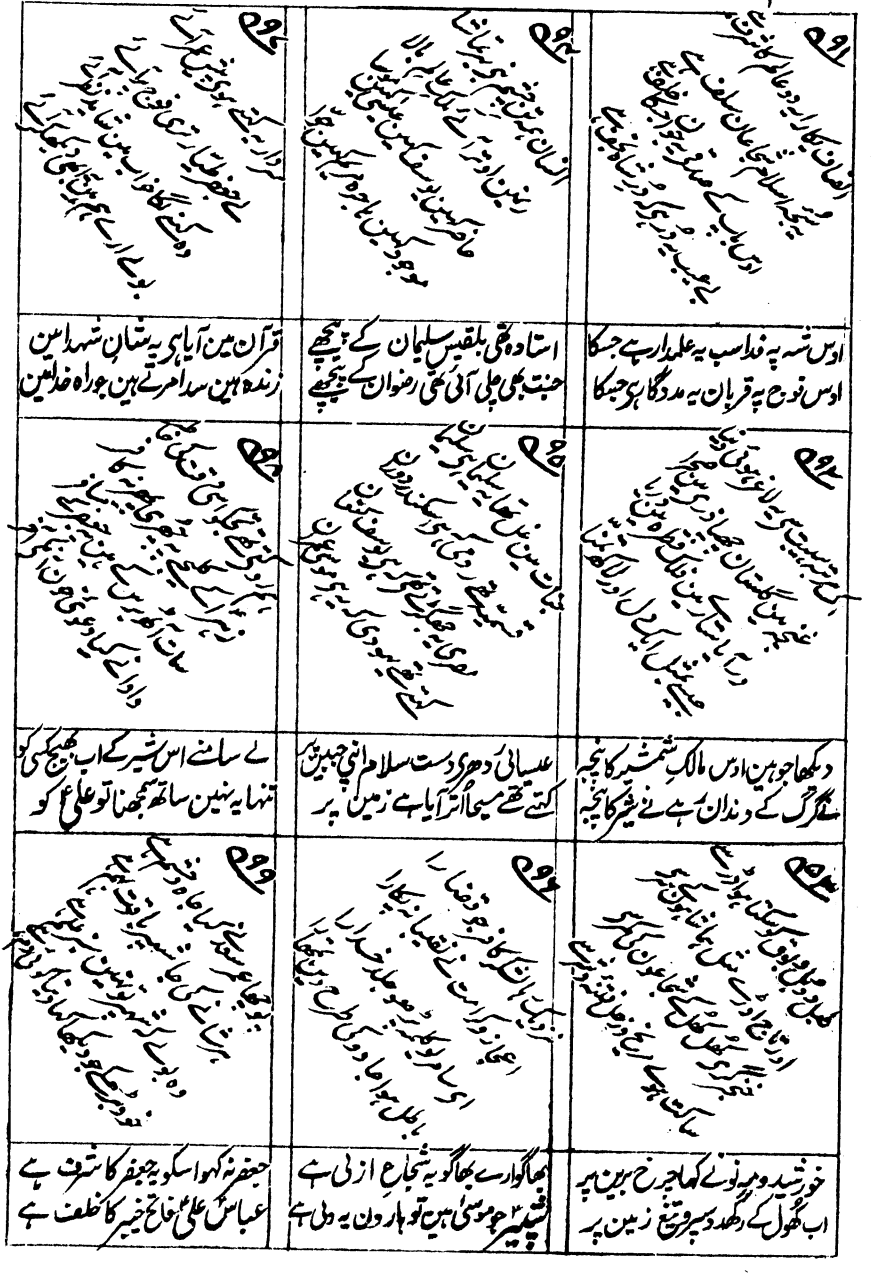

اوس شہ پہ فدا سب یہ علمدار ہے جسکا
اوس فوج پہ قربان یہ مددگار ہے جسکا

استادہ تھی بلقیس سلیمان کے پیچھے
جنت بھی چلی آتی تھی رضوان کے پیچھے

قرآن میں آیا ہی یہ شان شہدا میں
زندہ ہیں سدا مرتے ہیں جو راہ خدا میں

دیکھا جو ہیں اوس مالک شمشیر کا پنجہ
شرگرگ کے دندان رہے نیشر کا پنجہ

علیسائی دھرے دست سلام اپنی جبیں پر
کہتے تھے مسیحا اتر آیا ہے زمیں پر

لے سامنے اس شیر کے اب بھیج کسی کو
تنہا یہ نہیں ساتھ سمجھنا تو علیؑ کو

خورشید و مہ و نور نے کھا جرخ بریں پر
اب گھول کے رکھدے سپر و تیغ زمیں پر

بھاگو رے بھاگو یہ شجاع ازلی ہے
شبیر جو موسیٰ ہیں تو ہارون یہ ولی ہے

جعفر نہ کہو اسکو یہ جعفر کا شرف ہے
عباس علی فاتح خیبر کا خلف ہے

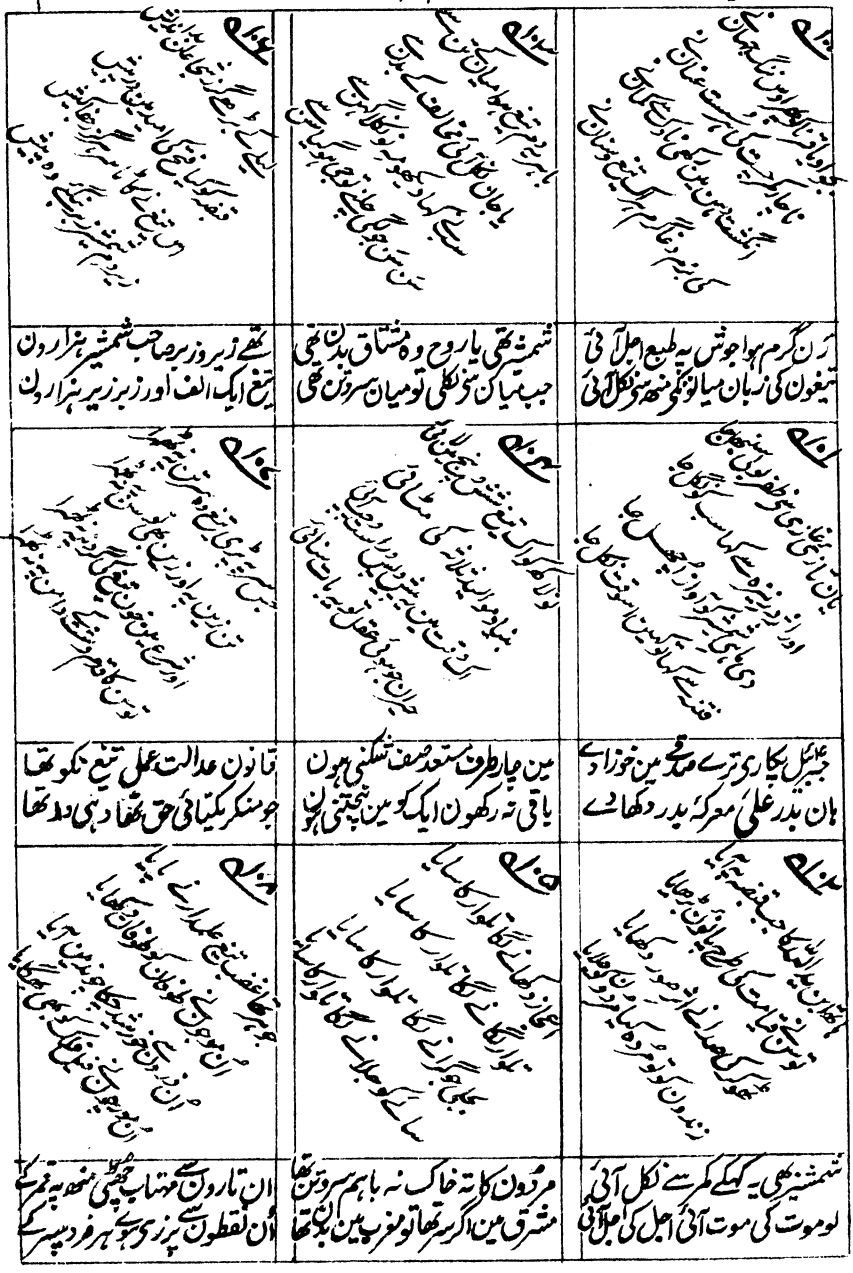

۱۰۹

میدان صفین بھی اگر بن میں تھی
لیکن بن اتنی فصیحوں میں کہاں
حضرت حق نے غضب بادل کیا
بارہ برجی بھی اگر گاؤ زمیں کی

چھپتی تھی زمین شہ پہ جبریل امیں میں
جبریل فلک میں تو فلک گاؤ زمیں میں

۱۱۰

فوجوں نے جو بھالے کئے دریا میں بسیرا
ترکش میں ہر اک تیر ہوا بیضۂ ماہی
جس کے جو لگا تھا وہی دم بھر میں ہوا سرد
قبضے پہ ہر اک ہاتھ میں تھا پنجۂ ماہی

نیزوں کے عوض ہاتھ فقط چھوڑ رہے تھے
ہاتھوں سے کماندار کمان چھوڑ رہے تھے

۱۱۱

اتنے میں فرس غازی مازندری کا بولا
وہ گام و فا جس کے تھے ہموار سے ہموار
ان ہاتھوں کا پالا ہوا ان پاؤں کا ڈھالا
دیکھا نہ سنا ایسا کوئی اور سبک بار

پہلے تو وہ بجلی سا فلک پر نظر آیا
پھر نہر میں بادل کی طرح سے اُتر آیا

۱۱۲

دریا میں بلا جوڑ تھا وہ رہوار نمودار
پانی پہ ہوا یوں کہ فلک پر ہو ستارہ
اس نہر سے تا بحر تھا دشمن کا جو لشکر
اک غلغلہ تھا موج تھی اک شور تھا سارا

اس پر بھی نہ پانی مرے شبیرؑ پئینگے
مرتے ہوئے آب دمِ شمشیر پئینگے

۱۱۳

اس فوج میں جو شان فروشان دلاور
آواز یہ جوں رعد کی ہر ایک کی پیدا
اے بیبیوں کی بات نہ پوچھو کہ پیاسے
فریاد تو بچوں کی ہے گھبرا کے ہمارا

سچ کہہ کہیں مہمان کا یوں خون بہا ہے
پیاسا سا کبھی امت کا نبیؐ زادہ رہا ہے

۱۱۴

اس فوج میں ہر ایک تھا دریا کا شناور
ہر ایک کا گھوڑا تھا ہوا پر سے مقابل
ہر ایک کا نیزہ تھا کہ مژگانِ ستمگر
ہر ایک کا بھالا تھا کہ مژگانِ ستمگر

غل تھا کہ مرا مشک کے بھرنے کا دکھاوا
دریا ہی میں سر کاٹ لو اور لاش بہا دو

۱۱۵

اس فوج میں ہر ایک تھا دریا کا شناور
ہر ایک کا گھوڑا تھا ہوا پر سے مقابل
ہر ایک کا نیزہ تھا کہ مژگانِ ستمگر
ہر ایک کا بھالا تھا کہ مژگانِ ستمگر

دریا ہے سواری بہشتی نکل آئی
طوفان سے پھر نوح کی کشتی نکل آئی

۱۱۶

اس فوج میں ہر ایک تھا دریا کا شناور
ہر ایک کا گھوڑا تھا ہوا پر سے مقابل
ہر ایک کا نیزہ تھا کہ مژگانِ ستمگر
ہر ایک کا بھالا تھا کہ مژگانِ ستمگر

زینبؑ لیے گودی میں سکینہؑ کو کھڑی ہے
پانی میں بلا آدن اُسے پیاس پڑی ہے

۱۱۹

ان سے نہ ہو سکا کہ پدر سے کہیں ذرا
بھوکے ہیں بچے ہاتھ میں لاؤ کہ کچھ ملے
کہتے تھے جب یہ ہم سے تو ہم کیا جواب دیتے
کیا منہ تھا جو کہتے کہ ہاں ہم نے پانی پیا

۱۲۰

مشکیزہ کا محافظ شہ مردان جگر تھا
سینے کے تلے تھا وہ کبھی زیر سپر تھا
اتنا نہ کہا منہ سے کہ بھائی پہ کیا گزری
معلوم یہ ہوتا ہے چھدا جان گھر کے ہیں

۱۲۱

نقش قدم کا تو بہ ہوا دار و غبار
زلف الصبور دین علمدار علمدار
جب آنکھ کھلی مشکیزہ کا حافظ نہ تھا وہ
اک دم لگا ہاتھ ہوا ہی آنکھوں میں اندھیار

۱۲۲

زخمی جو ہوئی آنکھ یہاں ابن علیؑ کی
جاتی رہی بینائی وہاں سبط نبیؐ کی
بچہ ہی تو تھا سہم گیا شدت غم سے
روتا ہوا لپٹا تہ سکینہ کے قدم سے

۱۲۳

یہ کہتے تھے خیر اصغر بے شیر پھرے گا
پانی جو نہ پہونچے گا تو کوئی نہ جیے گا
بیجان ہوں میں اتنا جان مجھ میں نہیں ہے
سب فوج ہے دریا پہ کوئی دن میں نہیں ہے

۱۲۴

ایک ایک قدم صدمہ تھا یاں جان حزیں پر
اب تشنگی چھدی اور گرا پانی زمین پر
میدان کے غول وہیں جاتے ہیں اکبرؑ
عباسؑ کہیں تم کو نظر آتے ہیں اکبرؑ

۱۲۵

ہیں کس کا یہ لاشے علمدار کا ہوگا
کیا ہو گیا بھائی کو بھی وار کا ہوگا
ہاتھ کٹ کے گرا ہے تو علمدار کا ہوگا
اسوقت میں کیا ہاتھ علمدار کا ہوگا
تب ہی تو کہا ابن علیؑ کے ہم ہوتے ہیں زینبؑ
ہاتھ کی ندا آئی علیؑ روتے ہیں زینبؑ

۱۲۶

مشکیزہ کو دیکھا جو علمدار نہ آئے
ناکام جو اوروں کی طرح گھر کو پھر آئے
پیاسے کو اوروں کی طرح کون پلائے
عباسؑ کی زوجہ ہیں یہ عباسؑ کے جائے
مشکیزہ کو دیکھ کر یہ کہتی تھی بار بار
عباسؑ کی زوجہ ہیں یہ عباسؑ کے جائے

۱۲۸

حضرت نے کہا بیاہ نہ روؤ دن کہ یا بابا گئے ہمارے
چلایا کہ بیٹا دو ہیں دریا کے کنارے
وہ بولا نہیں بابا کو نہ گھر کو سدھارے

فرمایا شہِ دیں نے وہ جب وقت مرینگے
پہلے تو ہمیں چاک گریبان کرینگے

۱۲۹

ناگاہ صدا آئی کہ آؤ عرب آقا
آخر ہو عباس اٹھاؤ علم آقا
سر کاٹنے کو بھائی کے جاؤ عرب آقا

جان آنکھوں میں ہے آنکھ میں پیکان ہے بھائی
پر آپ کے دیدار کا ارمان ہے بھائی

۱۳۰

ہنگامِ وداع شاہ پکارے کئی باری
ہمشکل نبی دختر و مادر کو ہماری
ہاں موسمِ غربت ہے قیامت ہوئی طاری
ناشاد سکینہ غلغلہ نالہ و زاری

اکبر کو دیے واسطے شاہِ شہدا کے
سر ننگے سکینہ گئی لاشے پہ چچا کے

۱۳۱

کیا بیٹھے ہوا دار خاصِ علمدار
دیکھو کہ لرزتی ہے صفِ شہ ابرار
سر پیٹتے ہیں بیٹھے ہیں حیدر کے کنار
ہاتھ سے لیا خط قیامت سے ہیں آثار

سر پیٹو صفِ شہ ابرار کے آگے
اب رو و علمدار کو سردار کے آگے

۱۳۲

خاموش دبیر اب کہ یہ ارشاد ہے تم کو
بیداد ترے خانہ سے تو ہمراہ علم ہے
دل تھرتھرے خانہ سے تو ہمراہ علم ہے
داغوں کی سیہ پوش جگر بند حرم ہے

اللہ نے یہ ذہن عطا تجکو کیا ہے
کیا شادی و ماتم کو بہم ربط دیا ہے

رباعی

الجزائر کیا ہوئے کہ جو میدان میں تلف
دیکھے گیا وہ تا خلف شاہ نجف
بانو سر و پا برہنہ بیتاب بھی یوں
بچے کو دی میں آنکھیں میدان کی طرف

رباعی

عابد جو اٹھا کے بیخ و بن سے لڑے
غل تھا کہ وطن میں شاہ دو لا سے لڑے
بچے لیان آئین کیا صف ہ اسے
کچھ بیٹھ سنا ہا رب بابا سے لڑے

رباعی

جو مر گئے فی الفور وہ سب دفن ہوئے
الا حسینؑ اشنب لب دفن ہوئے
عاشور سے جسم کا تفاوت دیکھو
کب قتل ہوئے حسینؑ کب دفن ہوئے

رباعی

تھی جنس کی یہی صفت جلد بکا
دیکھ سرور شاہ کے نظر آتی تھی
سر پر تھا جس سمت دھوپ آتی تھی

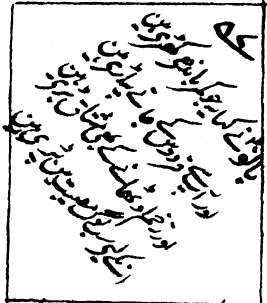

دم باپ کا اکبرؑ نے اوکھڑتا ہوا چھوڑا
چھوڑا نہیں اور پاؤں مگر کرتا ہوا چھوڑا

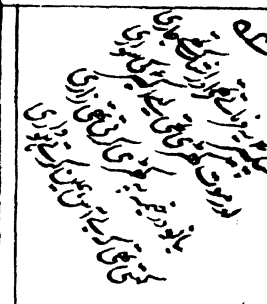

ملنے کو بھی ماں سے نہیں آتے ہو بلا لو
خدا رکو بے حق کیے جاتے ہو بلا لو

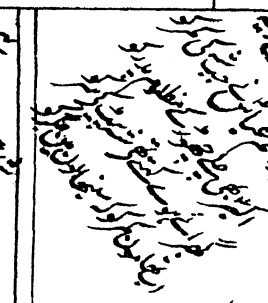

تم آنکھ نہ دیکھو تو نہیں ہوش کسی کو
غش آیا ہے صاحب علی اکبرؑ کی پھوپھی کو

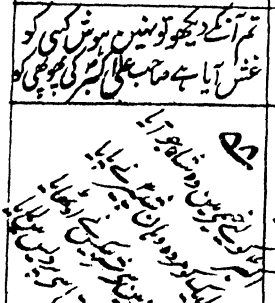

اک رو دنیا اٹھتا ہے رہ رہ کے جگر سے
فرزند برابر کا بچھڑتا ہے پدر سے

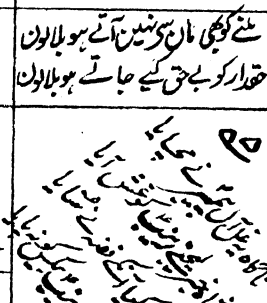

عرصہ ہوا کھولا تھا ذرا دیدۂ نم کو
اب نیند کسی ہاتھ کی ملتی نہیں ہم کو

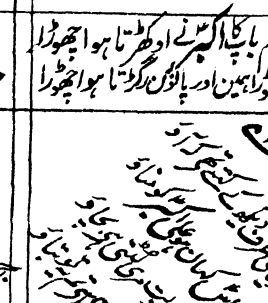

قربان کیا بیٹیوں کو بھائی کے اوپر
ہر تیر سہا فاقہ مری مان جائی کے اوپر

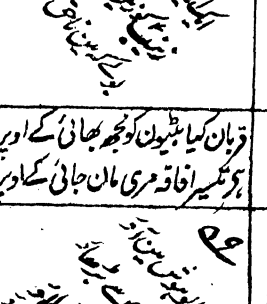

جا لیکے بہت تیز جو شمشیر جفا ہو
اس وقت گلا کاٹ تو احسان ترا ہو

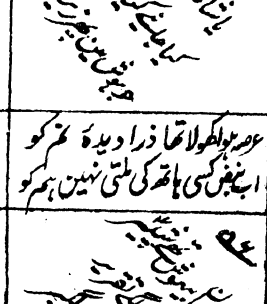

یا مر گیا وہ کل سے جو بیہوش پڑا تھا
بیمار تھا مظلوم تھا محتاج دوا تھا

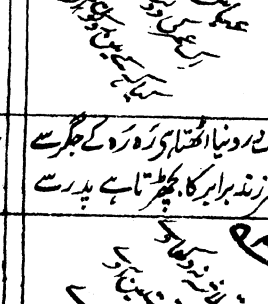

پھر ہوش میں یا شاہ ابھی آئیگی زینبؑ
گر مر بھی گئی ہوگی تو جی جائیگی زینبؑ

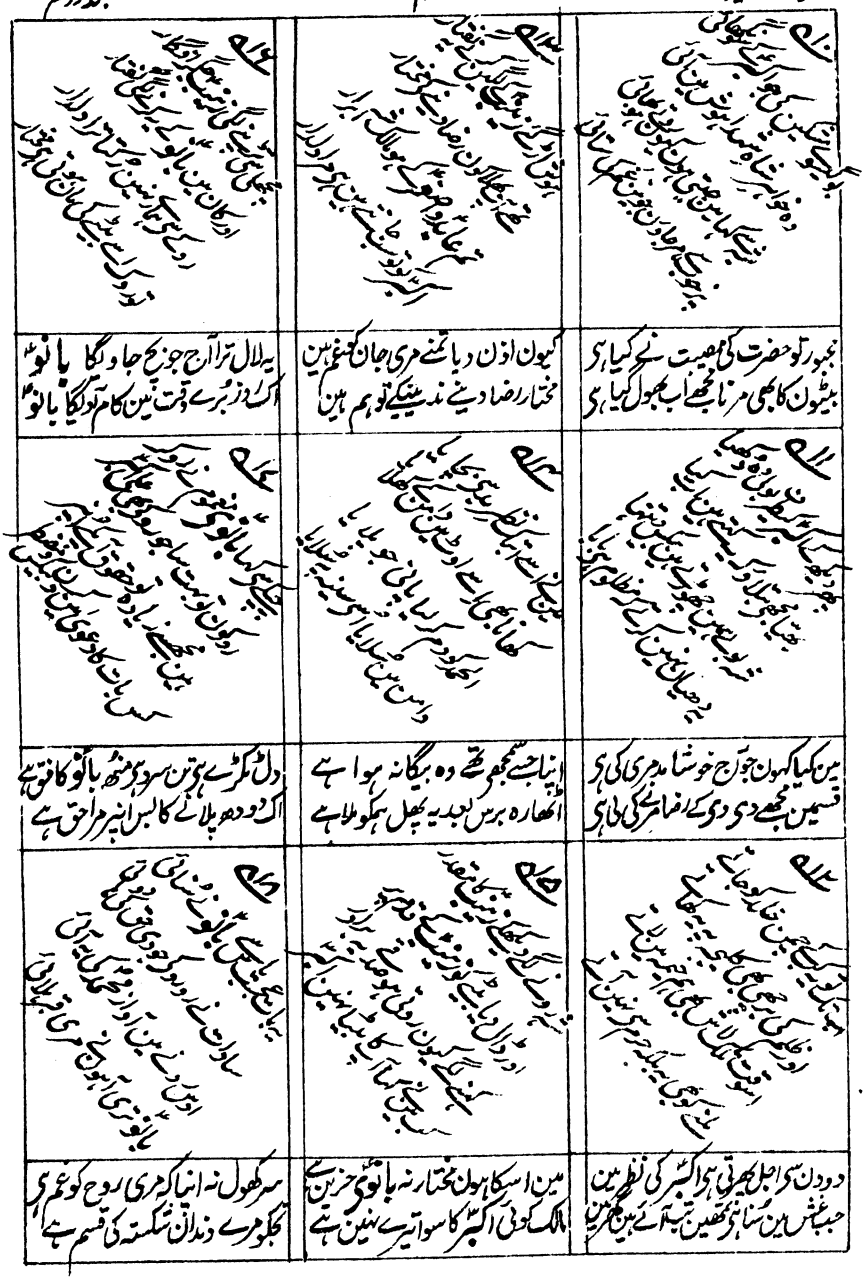

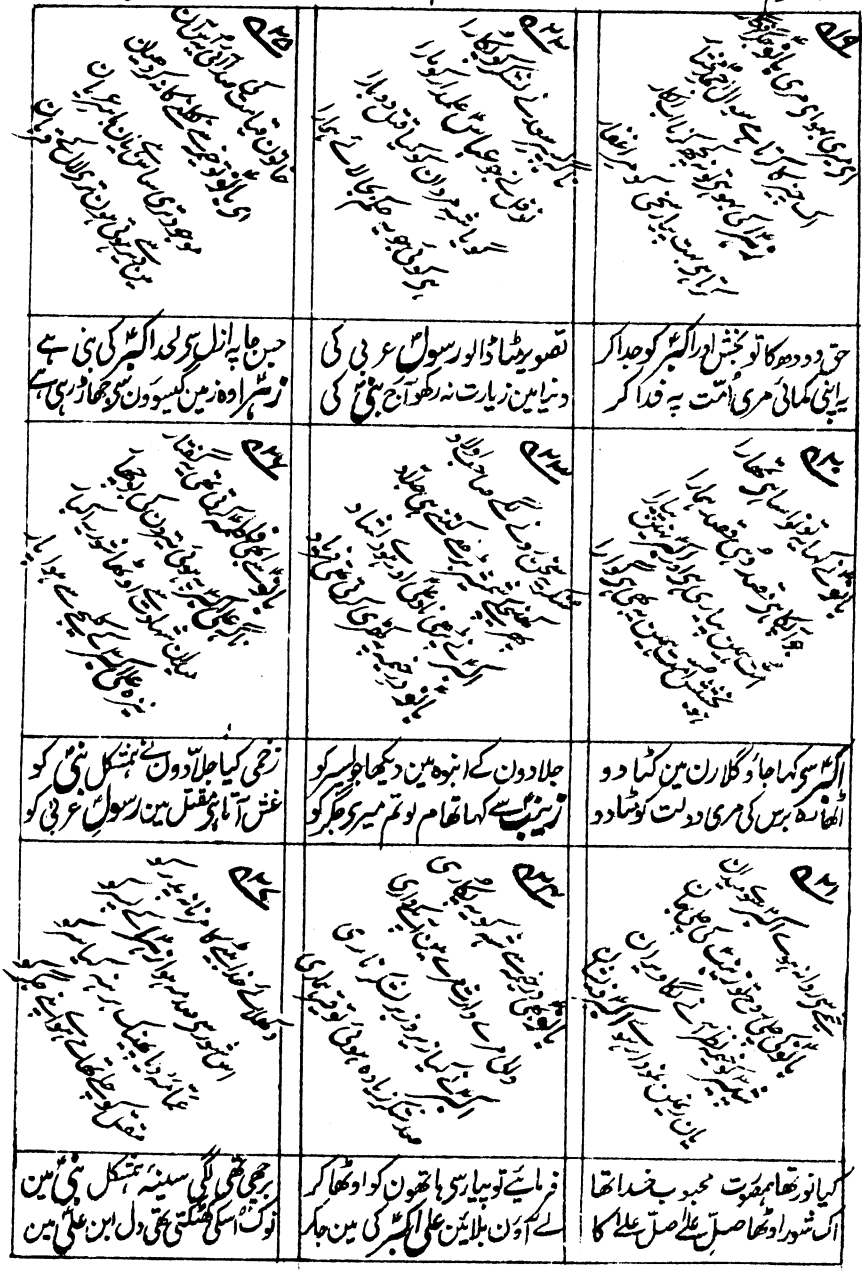

حق دودھ کا تو بخش اور اکبرؑ کو جدا کر
یہ اپنی کمائی مری اُمت پہ فدا کر

تصویر مٹا ڈالو رسولِ عربی کی
دنیا میں زیارت نہ رکھو آج نبیؐ کی

جس جا پہ انل سے لحد اکبرؑ کی بنی ہے
زہراؑ دہ زمیں کیسوؤں سے جھاڑ رہی ہے

اکبرؑ سے کہا جاؤ گلا رن میں کٹا دو
اٹھارہ برس کی مری دولت کو مٹا دو

جلادوں کے انبوہ میں دیکھا جو پسر کو
زینبؑ سے کہا تھام لو تم میرے جگر کو

زخمی کیا جلادوں نے ہمشکلِ نبیؐ کو
غش آتا ہے مقتل میں رسولِ عربیؐ کو

کیا نور تھا ہمصورتِ محبوبِ خدا تھا
اک شور اٹھا صلِ علےٰ صلِ علےٰ کا

فرمائیے تو پیارے ہاتھوں کو اٹھا کر
لے آؤں بلائیں علی اکبرؑ کی میں جا کر

برچھی تھی لگی سینۂ ہمشکلِ نبیؐ میں
نوک اسکی کھٹکتی تھی دلِ ابنِ علیؑ میں

۲۸

جلاؤ دیر کعبہ کی مٹاؤ بت کدوں کو تم
اکبرؑ ہیں یکساں لا الٰہ ہی کی صدا دو
بلاؤ نبی کو یا علی کو یا حسنؑ کو
پکارو یا حسینؑ کو یا شہ دیں کو

۲۹

بھر لائے جو ان لاش کو خیمے میں جوانا
مظلوم و دلاور کے پسر کو یہ بتانا
جب سینہ پہ بیٹے کے پدر ہاتھ کو رکھنا
تقدیر نے بھر دودھ پیمبرؐ کا دکھایا

۳۰

چھاتی تو ذرا سونگھ لو مشکل ہی کی بو آتی ہے اس لاش کے سینہ سے علیؑ کی

۲۶

سیّد ہوں مسافر ہوں کئی دن سے ہوں پیاسا
یا رد میں پیمبرؐ کا تھا رے ہوں نواسا

۲۷

اکبرؑ کو مُوا دیکھتے ہی سب کو غش آیا
باآنو کو غش آیا کہیں زینبؑ کو غش آیا

۲۸

یہ کہتے تھا اور رو تا تھا زینبؑ کا وہ پیارا
جنگل ہے جوان بیٹا ہے لاش کے اندر
آئے ہو تو آؤ یہاں اسے سینہ پہ لٹا لیں
اب اٹھ کے یہاں فرش عزا کرنا ہے گھر میں

۲۹

فرماؤ تو رومال کو آنکھوں پہ دھر لوں
اب پیٹ کر اس لاش پہ کچھ بین کر لوں میں

۳۰

ہر عضو بدن سرد ہوا جاتا ہے بابا
رگ رگ کے مرے سینہ پہ دم آتا ہے بابا

۳۱

بالیں پہ تو سر تنگے پیمبرؐ نظر آئے
اور سینہ سے لپٹے ہوئے حیدرؑ نظر آئے

۳۲

روروکے کہا آنکھیں جو یہ کھولے ہو کہیں
اکبرؑ مرے دیدار کی حسرت میں موئے ہیں

۳۳

شہ بولے کہ ہمشیر ترا دھیان کدھر ہے
اس تیرے کی تو نوک میں اکبرؑ کا جگر ہے

۳۴

چندان طلب زر ہے نہ دولت کی طلب ہے
واللہ مجھے تیری محبت کی طلب ہے

۳۵

ہم کہتے تھا دیران کے سینہ پہ لٹا دی
اک رخنہ تھا دیوار میں اس رخنہ میں بابا
تم لاش کو لیتے تھے جو اس رخنہ میں بابا
یہ کہتے تھا اور رو تا تھا زینبؑ کا وہ پیارا

۳۶

اس طرح سے ہو گی کسی بیٹے کی جدائی
خاموش و دلاور کے پسر کی یہ بڑائی
کر غش سے اس اٹھنے کو بھی اکبرؑ کی دہائی
نظارہ ہے اس لاش کے سینہ پہ علیؑ کا

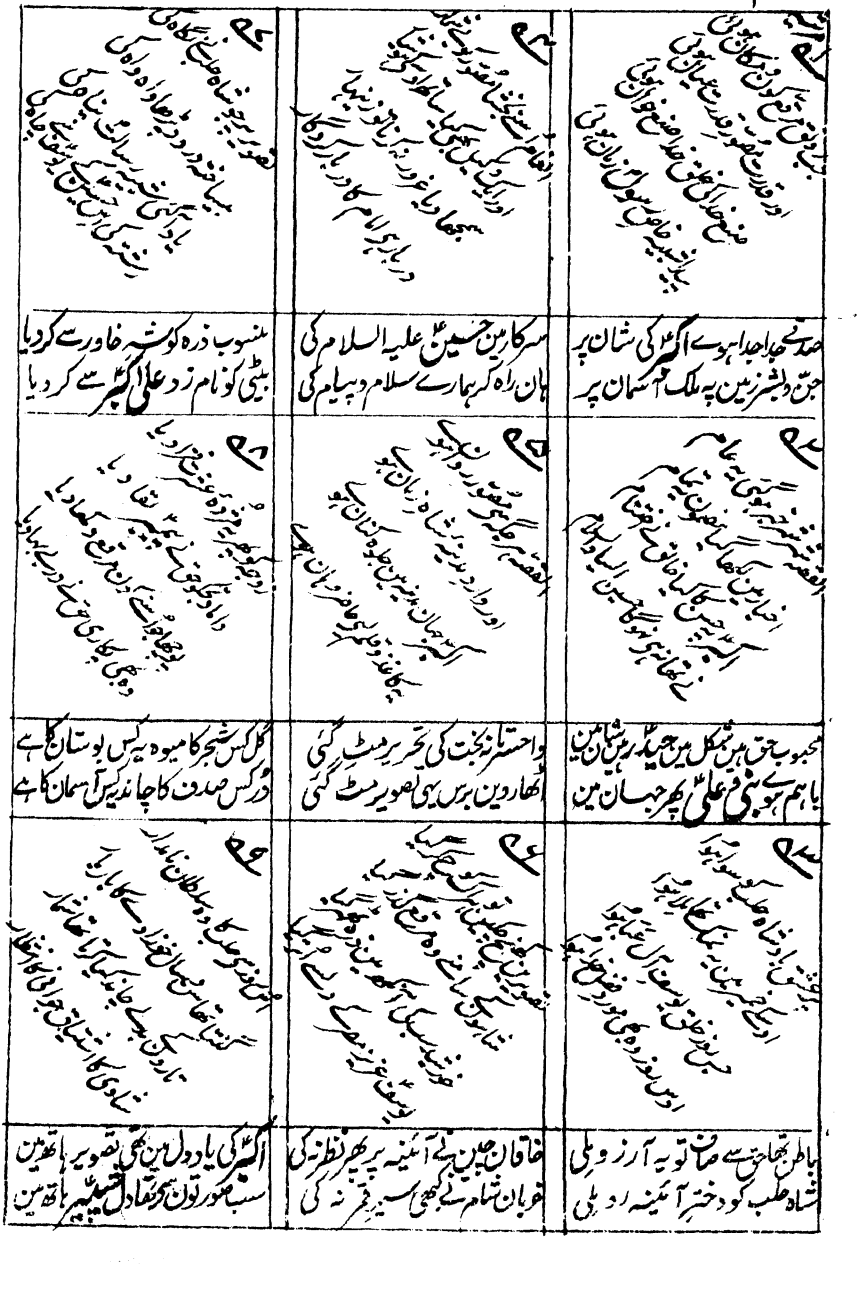

۱۰

اظہار دل کا بن کے مع عرضداشت دوست
اور آفتاب بخت کی کرنیں ہیں یا طلوع
شاہ حجاز کیجئے یاد اب ہوئے بعد
جاتا ہے اب رسم عقد کا ارض و سما میں وقوع

مضمون عرضداشت کا دل میں بہم کیا
پیلی کو روشنائی مژہ کو قلم کیا

۱۱

قاصد کو عرض بابِ کرم کا دیا سبب
اور قبلہ کعبہ کیلئے ابرو کا قوس قزح
گزری جو عرضداشت حضور شہ زمن
فرمایا گرچہ ملا نظر آتی ہے دست دعا

دیکھا فلک کو یاس سے اور نالہ کش ہوئے
بس آہ نامراد کہا اور عش ہوئے

۱۲

بیٹی کے عقد کا جو علی نے کیا خیال
ارشاد کی ملائکہ سے آسمان و کمال
سب نے کہا خدا کو مبارک ہو یہ سگال

اگر مرضی خدا ہے تو انکار کیا مرا
تقدیر میں نہیں ہے تو اقرار کیا مرا

۱۳

آراستہ حسین کا اطلب یہ کیا
شاہ سہان نام پدر فخر دوسرا
شیون نواز جور و ولا تک پیمبرا
مطلوب ایت و خلف الصدق مصطفا

جب تک ہمیشہ جلوہ ہے خالق کے نور کا
شیعوں کے فرق پر رہے سایہ حضور کا

۱۴

یوسف کیطرح خلق کے محبوب ہو گئے
پیارے جوان ہوتے ہی منسوب ہو گئے

۱۵

سنی سنے چشم و سینہ سے مولا کا خط کیا
دنیا کا اور دین کا غم سب غلط کیا

۱۶

یہ خطہ شہر حلب کیطرف ہے امام کا
یعنے غریب کوفہ و مظلوم شام کا

۱۷

خوف مقرنہ متوق بہشت علا کا ہے
طالب وہ دو جہان میں فقط اک خدا کا ہے

۱۸

اب شوق ہے کہ عقد کا بھی اہتمام ہو
حاضر مدینہ میں مع لشکر غلام ہو

۱۹
الغصہ کہ خدائی کا سماں بن گیا دولہا
فرقِ حسنِ میں افسرِ زرّیں سجا دولہا
اسباب جہیز کا تھا سب جدا جدا دولہا
آراستہ حلب کا ہر اک راستہ ہوا

۲۰
ہموار شاہراہ مثالِ جبیں ہوئی
صاف آئینہ کا صحنِ حلب کی زمیں ہوئی

۲۱
انعام سائلانِ حلب کو دیا گیا
تقسیم فوج کو زر و خلعت کیا گیا
خلعت نیا عروس کی خاطر کیا گیا
تا کفن کو رو دولھا کا جوڑا کیا گیا

۲۲
ہر ہر سنانی اپنی سی سمدن میں جا ملی
دولھا بنیگا کون دولھن کسکی آئیگی

۲۳
ماں نے لباس زرد دولھن کو پہنا دیا
کشتی میں خلعتِ علی اکبرؑ لگا دیا

۲۴
سامان یہ ان تھا کہ جہیز آسکے بیاہ کا
وان بیش خیمہ نکلا مدینے میں جو ارنہ بیاہ کا
تھا ہی اس وقت میں ہوا رنہ بیاہ کا
گھر عود تھا نہ خیمہ رسالت پناہ کا

۲۵
اب جا بجا حلب میں آوازہ ہو گیا
سامان سب درست مگر بیاہ کا ہوا
سلطان سے گدا تک ہر اک شور ہو گیا
گھر بن گیا دلھن کا نہ دولھا کا گھر ہوا

۲۶
مہمان دولھن کے گھر میں غذا نوش کرتے تھے
ماں باپ دولھا کے یہاں فاقے سے مرتے تھے

۲۷
تھا وقتِ عصر بھائی سے زینبؑ جو چھٹ گئی
مغرب تلک حسینؑ کی سرکار لٹ گئی

۲۸
صدقے رسولؐ زادیاں مُردی یہ ہوتی تھیں
زینبؑ سے سر ردھائے یہ بیکس رو رہی تھیں

۲۹
تیرب کی آرزو تھی دل شیخ و شاب میں
سلطان کے ایک پانو تھے رکاب میں

۳۰
ہمراہ شاہ کے جو حلب کو وہ جا ملے
خلعت فتح کا زر و خلعت کیا ملے
ہاں اے دبیر ہم بھی جو ان کے ساتھ ہو لیے
ہم کو بھی اک دوشالہ کا ٹکڑا ضرور ملے

۳۱
خط دے کے بادشاہ کو اک ایسی آہ کی
مٹی پلید لحد میں معزز رسالت پناہ کی

۳۲
ہر ہر سنانی اپنی سی سمدن میں جا ملی
دولھا بنیگا کون دولھن کسکی آئیگی

۳۳
فرقِ حسنِ میں افسرِ زرّیں سجا دولہا
اسباب جہیز کا تھا سب جدا جدا دولہا
آراستہ حلب کا ہر اک راستہ ہوا

۳۴
کاٹا رسولؐ زادے کا سر فوجِ شام نے
خیر النساؑ کی گود میں زینبؑ کے سامنے

۲۸

سلطان نے جو یہ سنکے کہی اپنی داستان
اس وقت ہم سے بیٹھ گئے سب بزرگ و خرد
بولا عرب کہ بہر علی کم سن و جوان
ماتھے پہ اور کسکے ہے یہ خون کا نشان

۲۹

سلطان نے اور زوجہ نے باہم نگاہ کی
اس نے تو الغیاث کہا اس نے آہ کی
بولا عرب کہ بہر علی کم سن و جوان
ماتھے پہ اور کسکے ہے یہ خون کا نشان

۳۰

بانو نے جو پکارا وہ سلطان زمانہ
لو الوداع میں نے تو فقیری کی اختیار
دیکھا کہ ان نشانی ہی بیٹی کا ہے نشان
ہر ایک مو پہ خون کا ہے اک بہتا آبشار

۳۱

دیکھا کہ چھ برس کی ہے بچی حسین کی
خالی ہے سر سے اوڑھنی اور گود خالی ہے
ہر ایک مو پہ خون کا ہے اک بہتا آبشار
ماتھے پہ ہے طمانچہ کا نیلا سا اک نشان

۳۲

دیکھا کہ ایک بچہ ہے بیمار گود میں
ہر ایک مو پہ خون کا ہے اک بہتا آبشار
اور بال کھولے دختر زہرا کھڑی ہے پاس
ماتھے پہ ایک تازہ طمانچہ کا ہے نشان

۳۳

گھوڑے سے جب گرا تو پھوپھی کو نہ کل پڑی
خضر کی ہم نسب ہوئی حسین مٹی تو ملی کی
اکبر کا کس جگہ بدن پاش پاش ہے
نامحرموں میں خیمہ سے مریم نکل پڑی
گھر میں نہ اب رہوں گی وہاں رسول کی
بے گور کس زمین پہ سید کی لاش ہے

۳۴

ہر سو سے بیٹھا جاگ کے طوفان شور کا
ہر ایک مو پہ خون کا ہے اک بہتا آبشار
اور بال کھولے دختر زہرا کھڑی ہے پاس
ماتھے پہ ایک تازہ طمانچہ کا ہے نشان
ہاروں حسین کی ہے کہاں لاش ہے

۳۵

چلائی ہائے یوں مری تقدیر سو گئی
اک کاش مجکو ہوتا نہ ارمان بیاہ کا
غل تھا کہ سو گوار شہیدوں کے آئے ہیں
منھ بھی نہ دیکھا دولھا کا اور رانڈ ہو گئی
اکبر کو راس آیا نہ سامان بیاہ کا
بیاروں کے سر کٹے ہوئے ہمراہ لائے ہیں

۳۶

اس وقت یہ سنکے بولی وہ بیکس شہ امم
اے کاش مجکو ہوتا نہ ارمان بیاہ کا
اکبر کو راس آیا نہ سامان بیاہ کا
ہر سو سے بیٹھا جاگ کے طوفان شور کا
ہر ایک مو پہ خون کا ہے اک بہتا آبشار
اور بال کھولے دختر زہرا کھڑی ہے پاس
ماتھے پہ ایک تازہ طمانچہ کا ہے نشان
ہاروں حسین کی ہے کہاں لاش ہے

۱۳۴

لاشے پہ بیٹا تری قسمت مین تھا کیا
دولھا ترا شہید ہوا داماد مر گیا
اے میری بد نصیب بہو مین ترے فدا
لاشے پہ بیٹا تری قسمت مین تھا کیا

بن بیاہے اس جہان سے وہ کوچ کر گئے
اٹھارہوین برس علی اکبرؑ گذر گئے

۱۳۵

بیوہ بنی ہون گھر مین نہ ہرگز رہونگی مین
اب آپکی لحد پہ مجاور بنونگی مین
دیدار بھی مجھے نہ دکھایا یہ کیا کیا
چلائی اے شہید یہ لونڈی ترے فدا
لاشہ دلھن نے دیکھ کے گھونگھٹ الٹ دیا
بس اے سوار میرے پیارے رونے کی ہے یہ جا

سلام

۱۳۶

جن لبون کو خشک اور آنکھون کو تر کیا
سلامی
جلاد نے کس ظلم سے بیکس پہ سر کیا
سلامی
شہ نے نثار راہ خدا اپنا گھر کیا
سلامی
سر دے دیا پر ہم شفاعت کو سر کیا

ہر دم سکینہ شکر کو کہتی تھی دیکھ دیکھ
تو نے تجھے یتیم کیا بے پدر کیا

جنت سے آ کے فاطمہ بولیں کہ کون قرات
تو نے حسینؑ کا نہ لبِ خشک تر کیا

شبیر نے کیا گراں غمِ عباسؑ تھا اٹھا
جس بوجھ نے جگر اعزا بند کر کیا

یا رب درِ علوم نبیؐ جگمگا تھا پدر
اُن بیبیوں کو چھوڑ کے کیا در بدر کیا

بولی قضا حسینؑ جو نکلے میرے
لو آج پنجتن نے جہان سے سفر کیا

اکبرؑ نے تازہ دانوں میں بابا کو دیکھ کر
سینہ تو اک طرف ہے کلیجہ پسر کیا

تیرِ اجل کو کھاتے ہی اصغرؑ نے دم دیا
لختِ جگر نے شاہ کے کیسا جگر کیا

جبریلؑ کہتے تھے کہ ترے قتل نے حسینؑ
مجھ کو بسانِ طائرِ بے بال و پر کیا

کانٹا کوئی نہ چبھے نہ بدن میں پھر شت کو
زہراؑ نے مدتوں گیسوؤں سے تا سحر کیا

وقتِ زوال آ تے ہی بس کر گیا زوال
تا راج باغ فاطمہؑ کا دو پہر کیا

یاد آ گیا جو فاطمہؑ کا دیکھتی
اُس دم کمان کو غم نے خمیدہ پکڑ کیا

دیکھو ذرا قساوتِ قلبی شمر کو
زینبؑ کے گہنے کا جدا تن سے سر کیا

کیا قربتِ رواں سرِ زینبؑ پہ چھین لی
مطلق نہ کچھ خدا و پیمبرؐ کا ڈر کیا

اصغرؑ یہ دم پہ بیٹھ کے کہتی تھی بابا جان
ایسے گئے کہ پھر نہ ادھر کو گذر کیا

شکرِ خدا کہ روز ازل ہے کرای دبیر
اُس نے عطا کلام میں تیرے اثر کیا

۱ مرثیہ جب کہ علم و فتح کی بنیاد میں نشان ہے لشکر کی ثنا گوئی شبیر کے شکر کا بیان ہے احوال علمدار کی عباس کا بیان ہے نالہ ہے کہ علمدار کو فوج زبان ہے	۲ الحمد للہ کہ ممدوح ثنا خواں کا ہے سردار کی شبیر کے عباس علمدار کا ہے کیا شکر کی رفعت کا علمدار کی عظمت کا ذکر ہے علم جلوہ فگن جس کے علم میں	۳ کیا مرتبہ بیٹوں کو ملا شیر خدا کا جس جس میں ہے ذکر شرف و فضل علی کا عباس کے صدقے وہ علم دار وفا کا
لشکر کے تصدق شہ ذیجاہ کے صدقے عباس کے صدقے علم شاہ کے صدقے	جب تک فلک شعبدہ گر دار ہے گا یہ ماتم سردار و علمدار رہیگا	کیا مرتبہ بیٹوں کو ملا شیر خدا کا مالک وہ شہادت کا یہ مختار وفا کا
۴ عباس علی نام ہے ماہ حرم کا اور فخر ہے جد بزرگوار ہے کا ناموس کا ساتھ اور علم ساتھ ہے دم کا عاشق ہے رسالت کا جری ہے حرم کا	۵ ہمراہ لئے فوج ظفر موج جو نکلے ظالم سپہ حق سے ہوئے جا بجا دہلے عباس علمدار کے تیور جو تھے بدلے شمشیر علی تھی کہ دو عالم پہ اجل تھی	۶ جس شان کا لشکر تھا وہ سالار تھا ویسا جیسا کہ علم تھا یہ علمدار تھا ویسا
کہتا ہے قلم لوح سے اور لوح قلم سے عباس کی تعریف تو افزوں ہے رقم سے	اعدا کو جلال اب بھی تو دکھلاتے ہیں عباس زواروں کو بھائی کے بچاتے ہیں عباس	۷ عباس سے تو رتبہ شبیر کو پوچھو شبیر سے عباس کی توقیر تو پوچھو
اب وہ زبان خلق کو یہ نام ادب ہے یا حضرت عباس علی مدد ہے	۸ عباس کے فرزند امیر دو جہاں کا یہ فوج بدر ہے یہ خزانہ ہے کون و مکاں کا ہر وقت ہے ورد اس کے یہ یا صاحب الزماں کا اور نام مبارک ہے یہ صاحب الزماں کا	۹ تبلیغ رسالت تو ہوئی ختم نبی پر اس رتبہ کا تھا خاتمہ عباس علی پر

۱۰

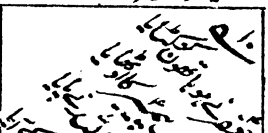

رتبہ وہی عباسؑ کا ہے وہ ہی علم ہے
پرہان یہ بزرگی ہے کہ سقائے حرم ہے

۱۱

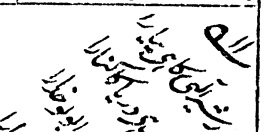

صدقے کیے بازو جو علمدار نے شہ پر
یاقوت کے بخشے اُسے غفار نے شہپر

۱۲

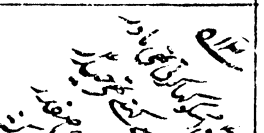

بازو دیے اللہ سے قوت تھی نبیؐ کو
عباسؑ سے طاقت ہے حسین ابن علیؑ کو

۱۳

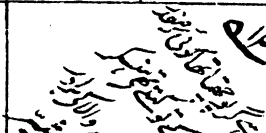

قابل ہیں غلامی کے بھی ہوں یا کہ نہیں ہوں
پر دل سے تو ہیں اپنے غلام شہ دیں ہوں

۱۴

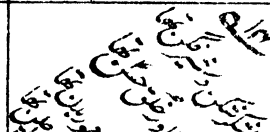

مقتل ہیں جو سقائی کی شاہ شہدا کی
یہ بھی اُسے میراث ملی شیر خدا کی

۱۵

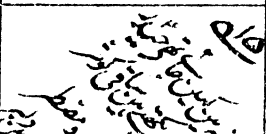

خالق سے یہ کرتی تھی دعا جوش لگا ہیں
اضداد کراب مجھ میں تو اور شیر خدا میں

۱۶

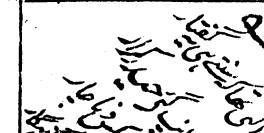

دشمن پہ بھی اپنے تو نہیں اُسنے جفا کی
فریاد خدا سے تو نہ کر شیر خدا کی

۱۷

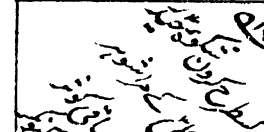

حلال مہمات جہاں وہ شہ دیں ہے
پر عقدہ کشائی کا مری دھیان نہیں ہے

۱۸

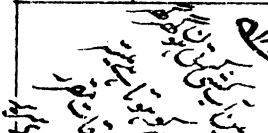

کسطرح سے حیدرؑ کی نہ فریاد کروں میں
محنت کروں یا خدمت اولاد کروں میں

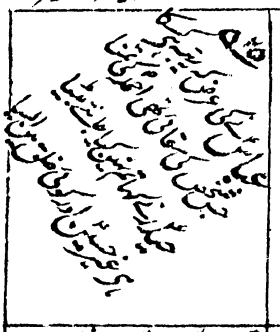

حیدرؑ کے عوض کہتے ترے فرزند کو یا لوں
یا مشک مجھے دے کہ میں کاندھے پہ اٹھا لوں

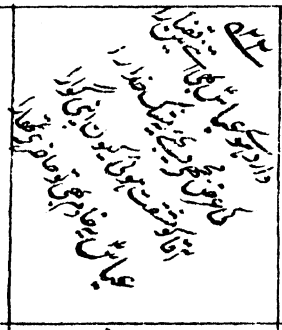

ہیں آپ امیر عرب اور شاہ امم ہیں
دانستہ زہے فخر غلام آپ کے ہم ہیں

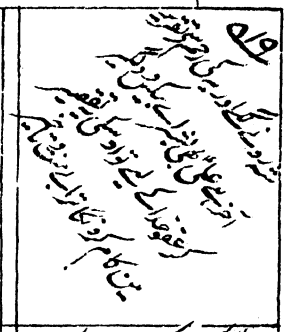

آقا ہی حسینؑ اتنا تو پہچانتے ہو تم
رتبے مگر آقا کے نہیں جانتے ہو تم

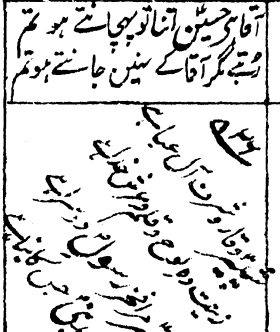

مشکیزہ تو کاندھے پہ تھا اور خندہ زناں تھے
خادم کسیطرح بچے ضعیفہ کے رواں تھے

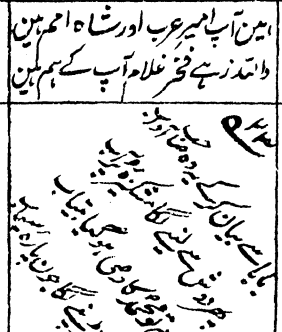

آنسو بھی نہیں تھمتے تھے صدمہ تھا جگر کو
گہ دیکھتے تھے مشک کو گہ درگاہ پسر کو

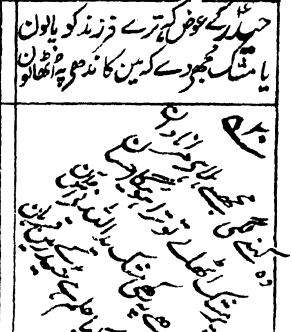

شبیرؑ نہ ہوتا تو یہ افلاک نہ ہوتے
آخاق میں ہم سم بچستن پاک نہ ہوتے

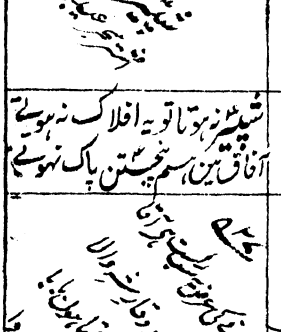

پر حشر کے دن کوئی نہیں ہوگا کسی کا
واں بارگہ کون اٹھاویگا علیؑ کا

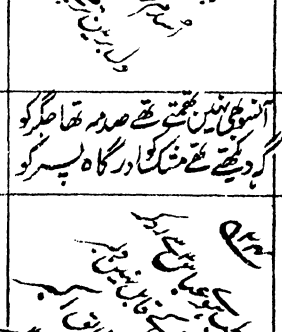

یہ واقعہ کچھ دور نہ سمجھو کہ قریں ہے
دن آج ترے مشک اٹھانیکا نہیں ہے

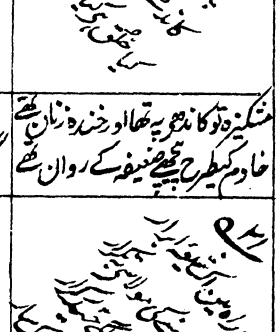

سقائی کرونگا جو میں پانی کی طلب میں
کیا خط پڑیگا کبھی پانی کا عرب میں

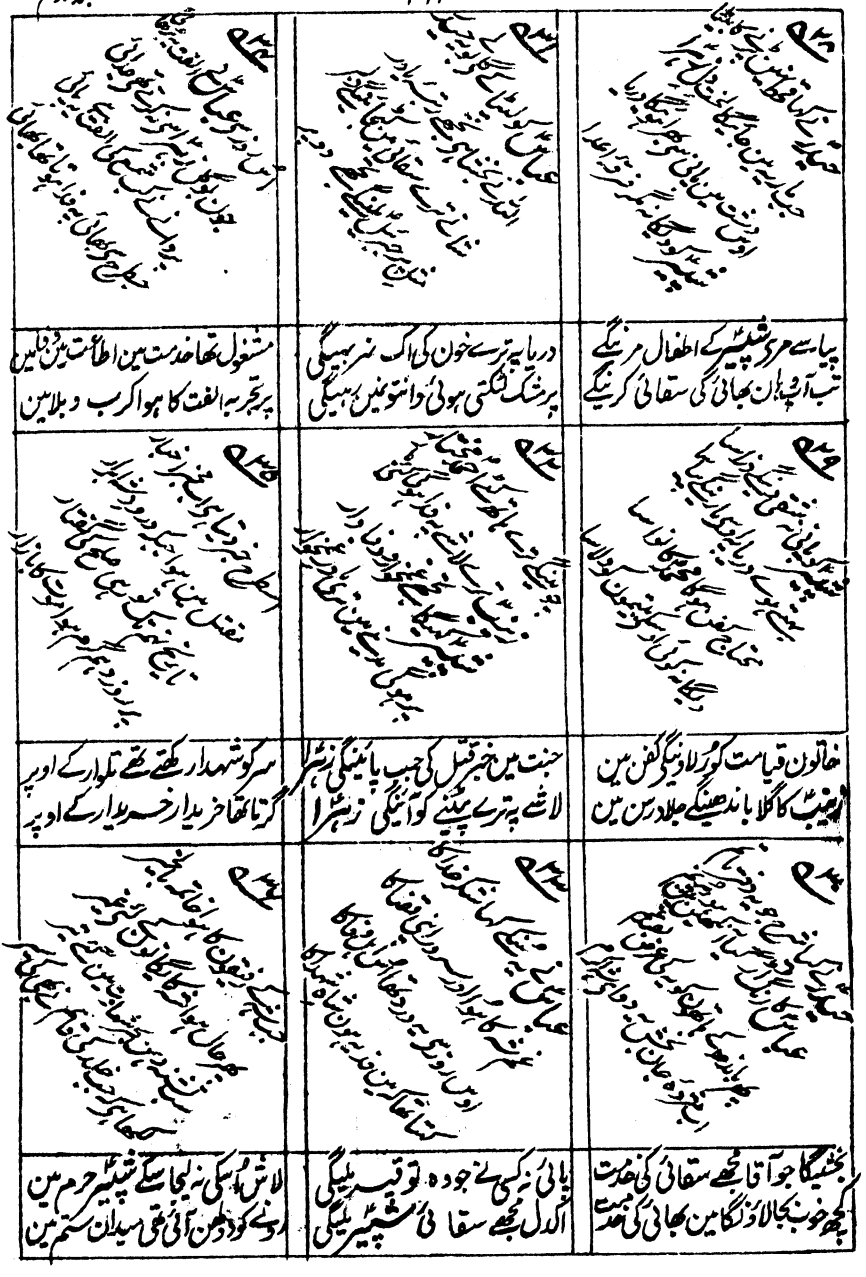

۲۸
پیاسے مرے شبیر کے اطفال مرینگے
تب آپ ہان بھائی کی سقائی کرینگے

۲۹
خاتون قیامت کو رلائینگی کفن میں
زینبؑ کا گلا باندھینگے جلاد رسن میں

۳۰
بخشیگا جو آقا مجھے سقائی کی خدمت
کچھ خوب بجالاؤنگا میں بھائی کی خدمت

۳۱
دریا پہ ترے خون کی اک نہر بہیگی
پر شک لشکتی ہوئی دانتوں میں رہیگی

۳۲
جنت میں خبر قتل کی جب پائینگی زہراؑ
لاشے پہ ترے پیٹنے کو آئینگی زہراؑ

۳۳
بھائی نہ کسی نے جو دہ تو قبیلہ پلیگی
اکدل مجھے سقائی شبیرؑ ملیگی

۳۴
مستغول تھا خدمت میں اطاعت میں ذلیں
پر تجربہ الفت کا ہوا کرب و بلا میں

۳۵
سر کو شہدا رکھتے تھے تلوار کے اوپر
گرتا تھا خریدار خریدار کے اوپر

۳۶
لاش اسکی نہ لیجا سکے شبیرؑ حرم میں
روتے کو دلہن آئی تھی میدان ستم میں

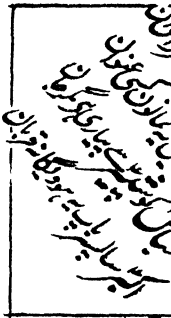

ان باجوں کو سن کہتی تھی مادر یہ دولھن کی
فردوس کو جاتی ہے برات ابن حسنؑ کی

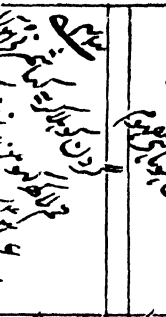

رقت ہے جو ایسی حرم شاہ زمن کو
ماں دولھا کی رنڈسالا پہناتی ہے دلھن کو

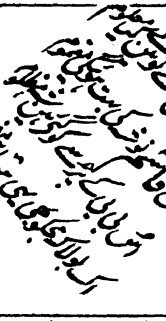

ایسے ہی اگر ہوتے تو آتے نہ وطن سے
یہ شیر بنے دولہا نہ ہو جائینگے رن سے

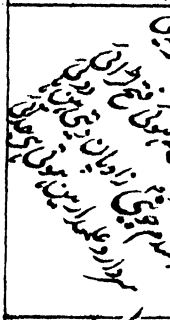

باقی کوئی جز اکبرؑ و عباسؑ نہیں ہے
اب کچھ ہمیں اندیشہ و وسواس نہیں ہے

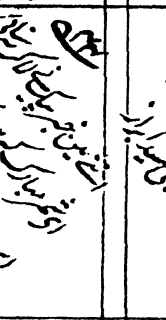

شاید ہے جدائی کی گھڑی بھائی بہن میں
شہ بھیجتے ہیں زینبؑ بیکس کو وطن میں

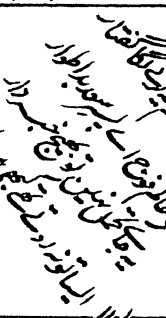

مارا جو اسے حیدرِ کرار کو مارا
سردار کو مارا جو علمدار کو مارا

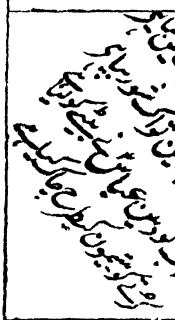

اقبال ہے تیرے ہی خوشی فتح کی ہمکو
اب اپنی تباہی کا یہ رونا ہے حرم کو

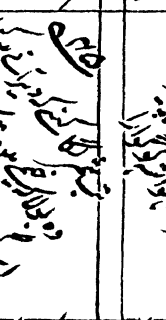

بھجواتے ہیں ان دونوں کو ہمراہ حرم کو
اب لوٹ کا ارمان بھی رہجائیگا ہم کو

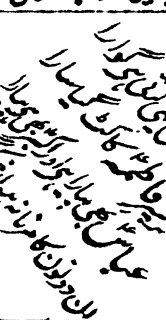

اک لڑکی ہے کم عمر کہ بیاس اسکو بڑی ہے
وہ پاؤں پہ عباسؑ کی ہیبوں پڑی ہے

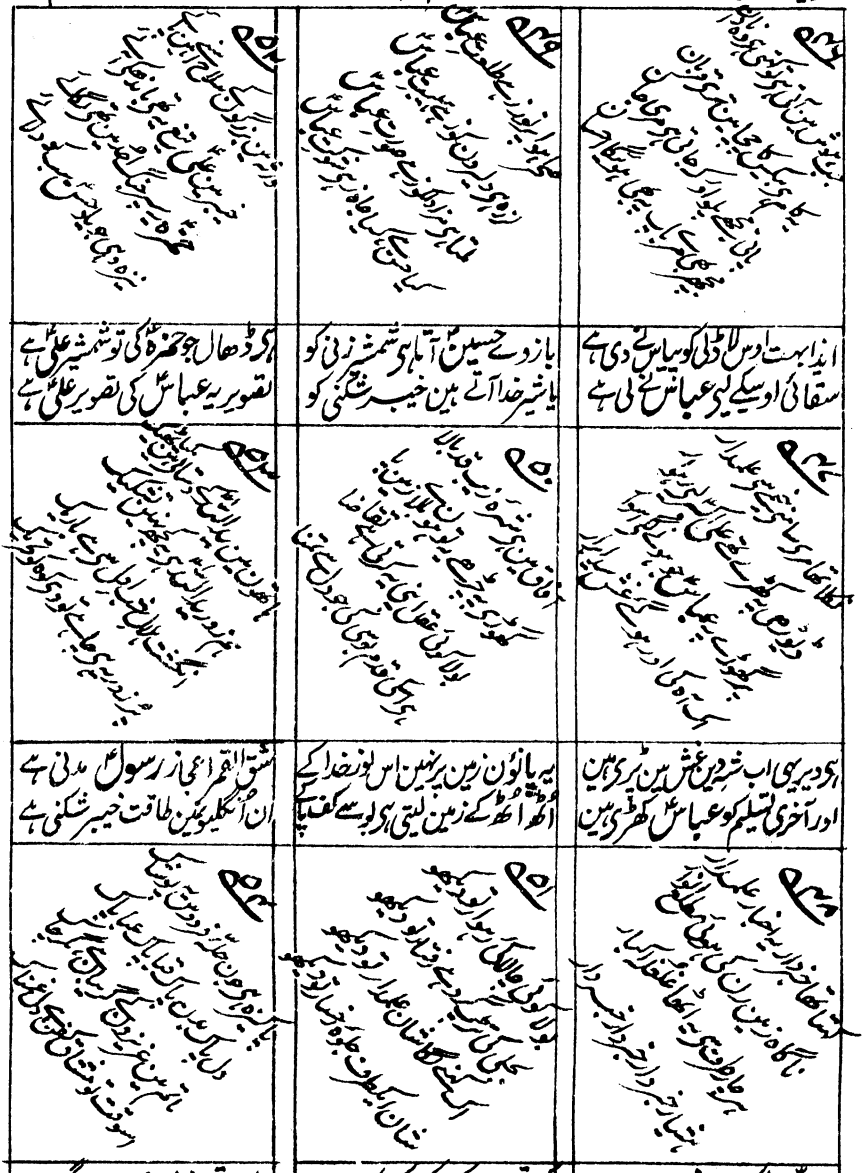

۵۵

[illegible]
جبکی نہیں ایک بھی امید برآنی
اولاد کا داغ اور برادر کی جدائی
گر دن نہ جھکے شہ شہیداں کی بھلائی

عباسؑ کی دہشت ہے کسی میں نہیں دم آج
بکر جو بگڑ جائے لڑائی تو ستم ہے

۵۶

[illegible]
عباسؑ علمدار ہے بھائی کا برابر
یہ کہکے وہ اٹھا تیغ سے بہتا ہوا دریا
لشکر کو سپہ کو نہ ہوا آنی نہ جانی

اب ذبح فقط کیجیو تم سبط نبی کو
میں جاکے لیے آتا ہوں عباسؑ علی کو

۵۷

[illegible]
یہ سنکے کہا تم نے کہ ہے کام ہمیں سے
ہمکو تو سر سبط پیمبرؐ سے غرض ہے

۵۸

کرتی ہیں بیبیاں میں بہو بیٹی ہے جو زاری
بیکس کے اندھیرے ہیں شہ نامدار کے
خوف ہے سکینہؑ کی خبر سے کہیں
بولا کہ نہیں منشور فوج کچھ اختیار

حسرت زدہ آتے ہیں جدا بھائی سے ہو کر
ہنسکر کبھی روتے ہیں کبھی ہنستے ہیں رو کر

۵۹

[illegible]
بیکس کے جلاؤں عباسؑ مدد گار
بیکس ہی ہیں کیا حسینؑ کے غمخوار
عباسؑ کی ہے فوج کے سر پر تلوار

میں جانتا ہوں زور میں تم شیر خدا ہو
میں اپنی فوج ہوں مجھ پر نہ خفا ہو

۶۰

[illegible]
اب لشکر شبیرؑ میں باقی یہ جری ہے
پھر خاتمہ جنگ حسینؑ ابن علیؑ ہے

۶۱

[illegible]
یہ سنکے کہا تم نے کہ ہے کام ہمیں سے
ہمکو تو سر سبط پیمبرؐ سے غرض ہے

۶۲

[illegible]
ہم اپنی پیو اپنی ہے یہ عین تمنا
یہ خاطر عباسؑ کے لالہ کا حکم ہے

سرور کی زبان پانی سے ہم تر نہ کرینگے
اصغر بھی اگر گھٹیوں آدیگا نہ دینگے

۶۳

[illegible]
بیکس ہوں بیکسوں کی مدد کرنے والا ہوں
بیکس کے بیکسوں کی مدد کرنے والا ہوں

لخت دل زہرا جو تہ تیغ اجل ہو
پھر خوب مدینہ میں ترا حکم و عمل ہو

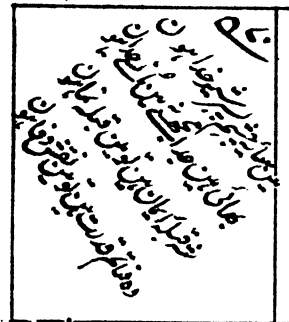

تم گل کرو شمع مزار نبوی کو
زندہ تو پھر کر دو گے حسینؑ ابن علیؑ کو

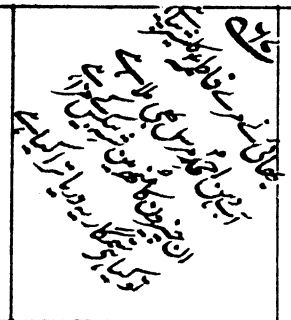

بھائی مرا اس پانی کا مشتاق نہیں ہے
پانی یہ نہیں قابل حلق شہ دیں ہے

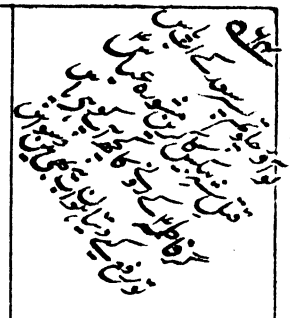

میں ہوں جو سو کے قبلۂ دیں ہیں شرف ہے
جو قبلہ نما ہے سو وہ قبلہ کیطرف ہے

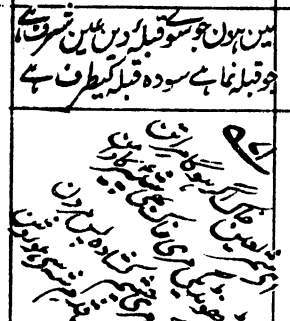

گو خنجر کین حلق پہ سو بار پھریگا
سر دار رہی لیکن نہ علمدار پھریگا

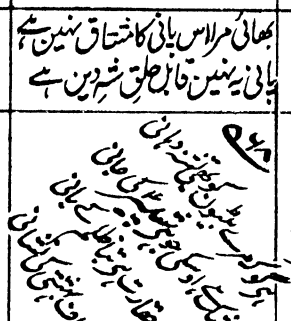

کیا سمجھا تو اس شک کو میں اے بے خبر اٹھاؤں
اس شک کے حیلے سے تو کوثر پہ چلا ہوں

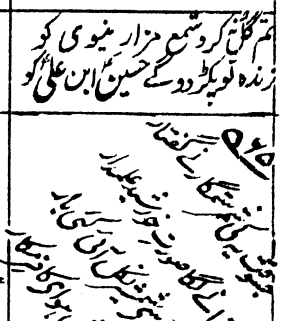

جیدوں قبلہ نما پتلیاں گردش میں رہینگی
شبیرؑ جدھر ہونگے ادھی سمت پھرینگی

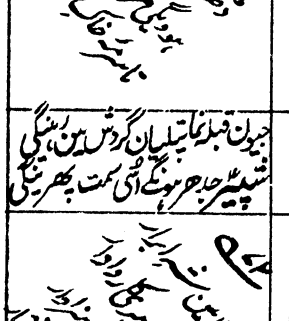

پانی کے لیے آبرو اپنی نہیں دینگے
اور لینگے تو ہم زور سے شمشیر کے لینگے

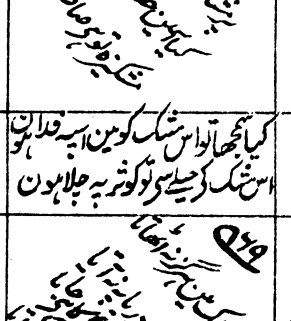

عباسؑ علیؑ فاطمہؑ کے لال کے صدقے
اطفال مرے بھائی کے اطفال کے صدقے

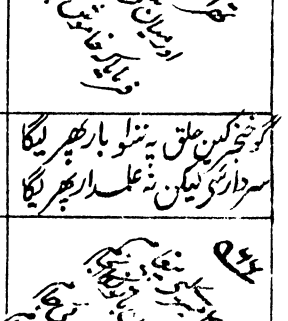

مظلوم کو سید کو پکاروں میں دغا سے
یہ کام نہ ہوگا پسر شیر خدا سے

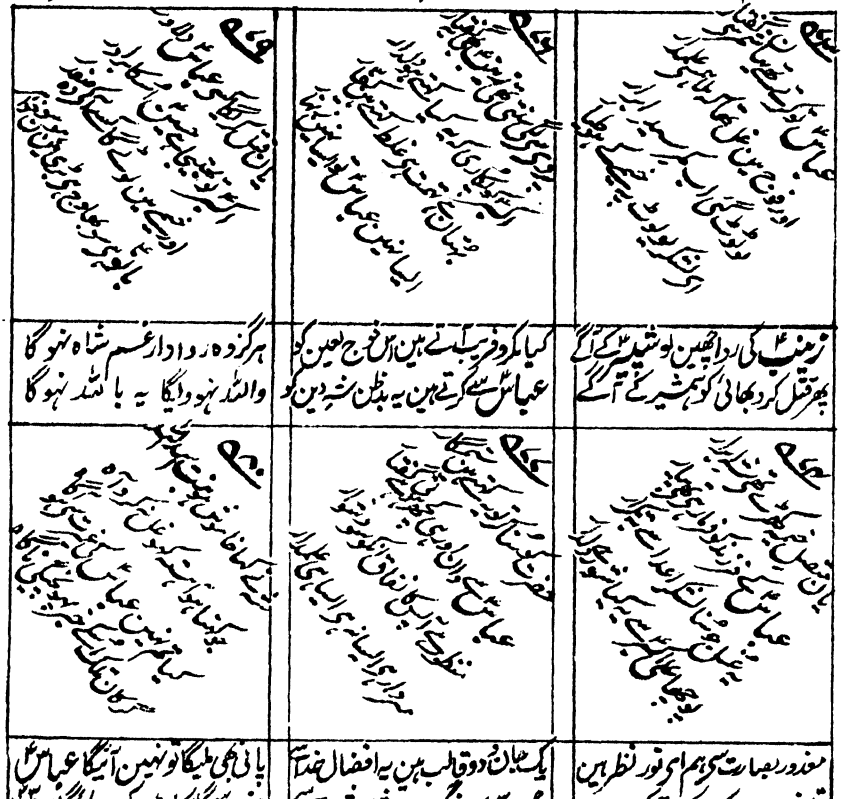

زینبؑ کی ردا چھین لو شبیرؑ کے آگے
پھر قتل کرو بھائی کو ہمشیر کے آگے

کیا مکر و فریب آتے ہیں اس فوج لعین کو
عباسؑ سے کرتے ہیں یہ بدظن شہ دین کو

ہرگز نہ وہ دلدار غم شاہ نہو گا
واللہ نہو وا یگا یہ باللہ نہو گا

معذور بصارت سے ہم اے نور نظر ہیں
تم اپنے چچا جان کو دیکھو تو کدھر ہیں

یک جان دو قالب ہیں یہ افضال خدا سے
یہ اس سے پھریں گے نہ وہ شاہ شہدا سے

پانی بھی ملیگا تو نہیں آئیگا عباسؑ
غیرت سے گلا کاٹ کے مر جائیگا عباسؑ

بیعت بھی ہم اب لیوینگے سلطان امم کی
عباسؑ دلاور سا جوان ملگیا ہم سے

حیدر کا پسر ہو کے نہ انصاف کریگا
کیا ہاتھ برادر ہی پہ وہ صاف کریگا

نے ہوتی بدن کا ہی نہ کچھ سر کی خبر ہے
وہ سب سے جدا بھی ہے اور زانو پہ سر ہے

بلوے میں عیال بانوئے مغموم نہ ہوگی
عباسؑ جو تم ہو تو کوئی گم نہ ہوگی

یہ تیر یعنی قاتل شاہ شہدا ہے
صدقے گئی دشمن سے بھلا مشورہ کیا ہے

ناموس میں جا نیکے نہ قابل ہا عباسؑ
اب شکل دکھانے کے نہ قابل ہا عباسؑ

خون شہ مظلوم کا پیاسا یہ لعین ہے
تم بات کرو اس سے غضب ہے کہ نہیں ہے

عباسؑ فدائے سر شاہ دو جہاں ہو
فرزند مرا آپ کے سائے میں جواں ہو

آباد ہو وہ اور سفر خلد کروں میں
عباسؑ دلاور کی بلا لیکے مروں میں

والی مرا تم سے نہیں پھرنے کا بلا لوں
اس بات پہ کہیے تو میں قرآں اٹھا لوں

پہلے تو دعا کرتی تھی تم پھر کے گھر آؤ
پر اب یہ تمنا ہے کہ کٹوا کے سر آؤ

۹۱

بجھوا دے یہ دریا کا کنارا کسی جانب
کہہ آئے ہیں آقا سے یہ سقے کی تقرر
دل خشک کہ ہے تشنہ لبی جس پہ ہویدا
پیاسے کی بخشش کے ہیں دریا ترے زیور

لاشے پہ ترے جبکہ حسینؑ آئیگا عباسؑ
احوال وفا کا تری کھلجائیگا عباسؑ

۹۲

جو ان جو تھے بھیس میں فقیروں کے بدلکر
تھی فن میں زرہ جن کے عصا ان کا ہے خنجر
پوشش تھی تنوں میں عبا کی جگہ مغفر
اور دوش پہ خلقوں کے تھے گویا پر شہپر

دہشت سے جوان بھاگتے تھے تیر کے مانند
تھا نیزہ دن کو رعشہ قدم پیر کے مانند

۹۳

اس رتبہ پہ تھا جس کے یہ ہمراہ ہو لشکر
اس شاہ کی عظمت کا کہاں ہے کوئی ہمسر
جس شہ کے غلاموں کو جوانان فلک چاکر
دنیا ہے جہاں شاہ کے ہمراہ ہیں نوکر

مشکیزے پہ الفت سے پیر دھرتے تھے عباسؑ
اور جا بجا سینہ پہ کرتے تھے عباسؑ

۹۴

جب کشتیاں جلانے کو بڑھا جانب دریا
اک حملہ میں وہ بھی لب آب آ کے ہوا تھا
مشکیزہ وہ بھرلانے کو اور دوش پہ رکھا
دریا سے جو نکلا تو ہوا نیر اعظم

ظاہر میں اُنھیں لشکر بے پیر نے روکا
باطن میں مگر یاسوں کی تقدیر نے روکا

۹۵

رکھا تھا جو ہمراہ کسی فوج نے ایسا
مانند زرہ سینے میں دو رویہ تھا آئینہ
ہر ایک کی ہمت کو زرہ تھا وہ سراپا
تھی خیمہ میں بانو کے بھی اک فوج کا نقشا

اس درجہ پریشان کیا فوج شقی کو
نیمہ نظر آنے لگا عباسؑ علیؑ کو

۹۶

اس دن جو تھا ہمراہ وہ تھا فوج کا سردار
اس دن کی ہوا تھی کہ ہوا تھا وہ علمدار
اس دن کی ہوا تھی کہ ہوا تھا وہ علمدار
اس دن کی ہوا تھی کہ ہوا تھا وہ علمدار

اس دن کی ہوا تھی کہ ہوا تھا وہ علمدار
اس دن کی ہوا تھی کہ ہوا تھا وہ علمدار

۹۷

جن لوگوں کے تھے ہاتھ میں تلوار کے کھانڈے
عباسؑ نے تلوار کے کھانڈے کو اتارا
کر دیں شہ مظلوم نے اک جوش جو مارا
لشکر صفت موج پریشان ہوا سارا

طوفان کو شور اپنا فراموش ہوا تھا
دریا وہاں موجوں سے زرہ پوش ہوا تھا

۹۸

ان میں جو تھے سردار تو تھے فوج کے سالار
تھے ان میں جو غازی تو تھے وہ بھی علمدار
تھے ان میں جو غازی تو تھے وہ بھی علمدار
تھے ان میں جو غازی تو تھے وہ بھی علمدار

تھے ان میں جو غازی تو تھے وہ بھی علمدار
تھے ان میں جو غازی تو تھے وہ بھی علمدار

۹۹

جس جا پہ ہوا تھا علم اس جا پہ ہوا تھا
اس جا پہ ہوا تھا علم اس جا پہ ہوا تھا
اس جا پہ ہوا تھا علم اس جا پہ ہوا تھا
اس جا پہ ہوا تھا علم اس جا پہ ہوا تھا

اس جا پہ ہوا تھا علم اس جا پہ ہوا تھا
اس جا پہ ہوا تھا علم اس جا پہ ہوا تھا

۱۰۰

جس جا پہ ہوا تھا علم اس جا پہ ہوا تھا
اس جا پہ ہوا تھا علم اس جا پہ ہوا تھا
اس جا پہ ہوا تھا علم اس جا پہ ہوا تھا
اس جا پہ ہوا تھا علم اس جا پہ ہوا تھا

اس جا پہ ہوا تھا علم اس جا پہ ہوا تھا
اس جا پہ ہوا تھا علم اس جا پہ ہوا تھا

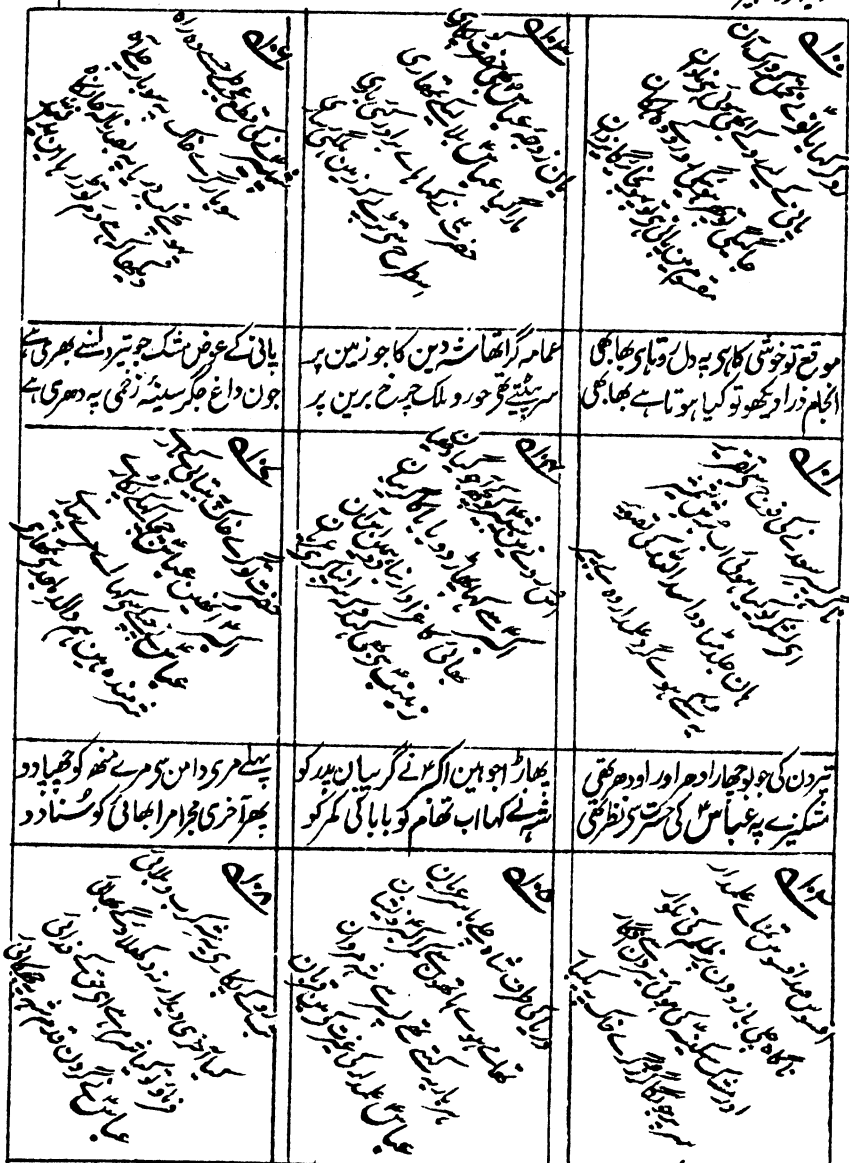

موقع تو خوشی کا ہے یہ دل روتا ہے بھائی بھی
انجام ذرا دیکھو تو کیا ہوتا ہے بھائی بھی

عمامہ گرا تھا شہ دیں کا جو زمین پر
سر پیٹتے تھے حور و ملک چرخ بریں پر

پانی کے عوض مشک جو تیروں سے بھری ہے
جوں داغ جگر سینۂ زخمی پہ دھری ہے

تیروں کی جو بوچھار ادھر اور ادھر تھی
مشکیزے پہ عباسؑ کی حسرت کی نظر تھی

پھاڑا جو ہیں اکبرؑ نے گریبان جگر کو
شہ نے کہا اب تھام کو بابا کی کمر کو

پہلے مری دامن ہے مرے منھ کو چھپا دو
پھر آخری مجرا مرا بھائی کو سنا دو

چلائے عدو صاحب شمشیر کو مارا
عباسؑ کو مارا نہیں شبیرؑ کو مارا

بجھایا جو تھا شرم نے سقائے حرم کو
اس شرم سے عباسؑ پکارے نہیں ہم کو

آہستہ کہا شرم یہی ہے شہ دیں سے
بولا تھا میں بے حکم ترے تم لعیں سے

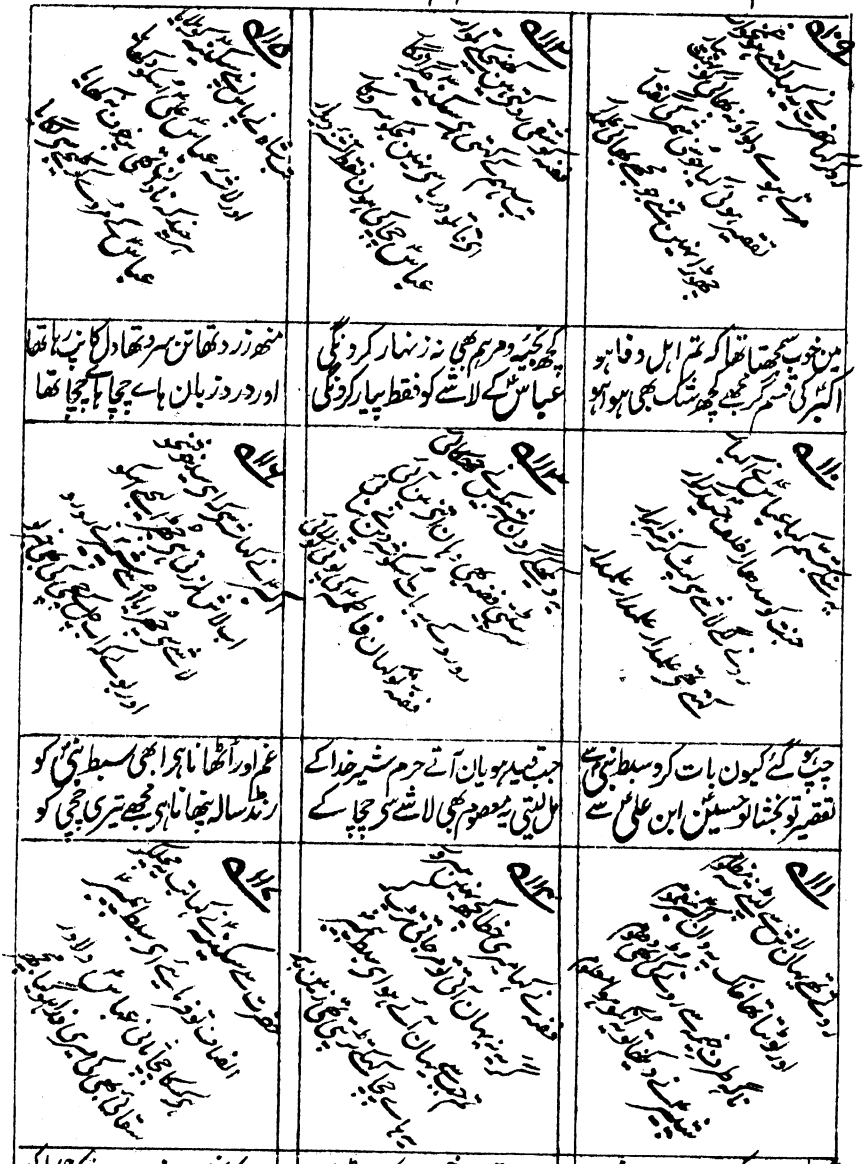

میں خوب سمجھتا تھا کہ تم اہل وفا ہو
اکبرؑ کی قسم گر مجھے کچھ شک بھی ہوا ہو

کچھ بچۂ دمرہم بھی نہ زنہار کروگی
عباسؑ کے لاشے کو فقط پیار کروگی

منھ زرد تھا تن سرد تھا دل کانپ رہا تھا
اور درد زبان ہائے چچا ہائے کہا تھا

چپ ہو گئے کیوں بات کرو سبط نبیؐ سے
تقصیر تو بخشا لو حسینؑ ابن علیؑ سے

جب قید ہو یاں آئے حرم شیر خدا کے
مل لیتی یہ معصوم بھی لاشے سے چچا کے

غم اور اٹھانا ہے ابھی سبط نبیؐ کو
رنڈسالہ بٹھانا ہے مجھے تیری چچی کو

گر پیٹتی ہے سر کبھی چلاتی ہے فضہ
گود میں سکینہ کو لیے آتی ہے فضہ

اسلام تو عجب خیمے میں کہرام پڑا ہے
مچلا ہوا عباسؑ کا بیٹا بھی کھڑا ہے

اب تک نہیں سینے سے مری مشک جدا کی
میں چھوڑ دوں تنہا یہاں لاش اپنے چچا کی

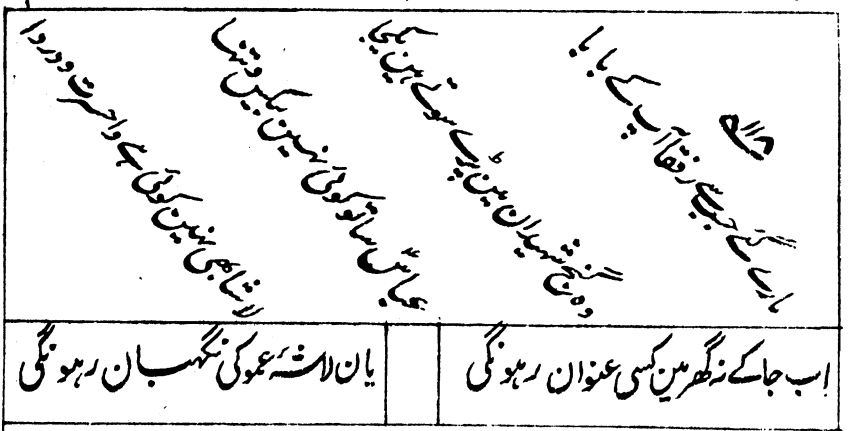
بابا
آپ کے جیتے رفقا آپ کے
ہوتے ہیں یکجا
وہ گنج شہیدان میں پڑے
یکسں و تنہا
عباسؑ سا کوئی نہیں یکسں نہیں
ہمتا
لاشا بھی نہیں کوئی سا واحسرت و دردا
اب جا کے نہ گھر میں کسی عنوان رہو نگی
یاں لاشۂ عمو کی نگہبان رہو نگی

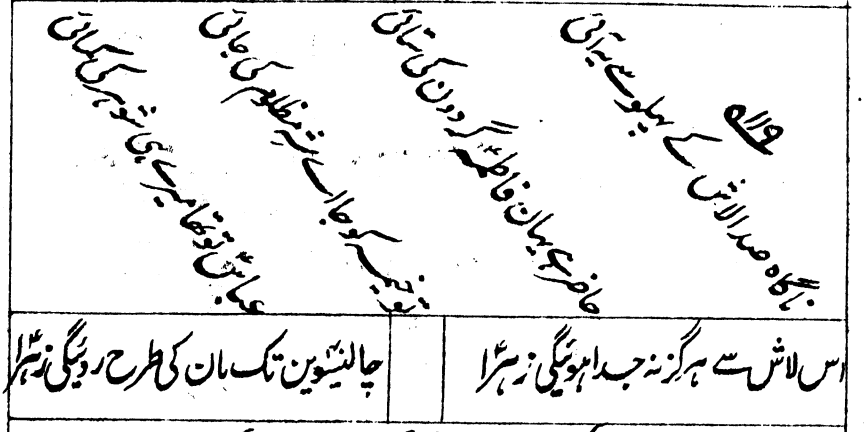
ناگاہ صدا لاش سے بیمار نے آئی
حاضر ہے یہاں فاطمہؑ کے گردن کی نشانی
تو خیمہ کو جا اے ثمر مظلوم کی جانی
عباسؑ کا تو نام ہے بی شوہر کی کہانی
اس لاش سے ہرگز نہ جدا ہوئیگی زہراؑ
چالیسویں تک ماں کی طرح روئیگی زہراؑ

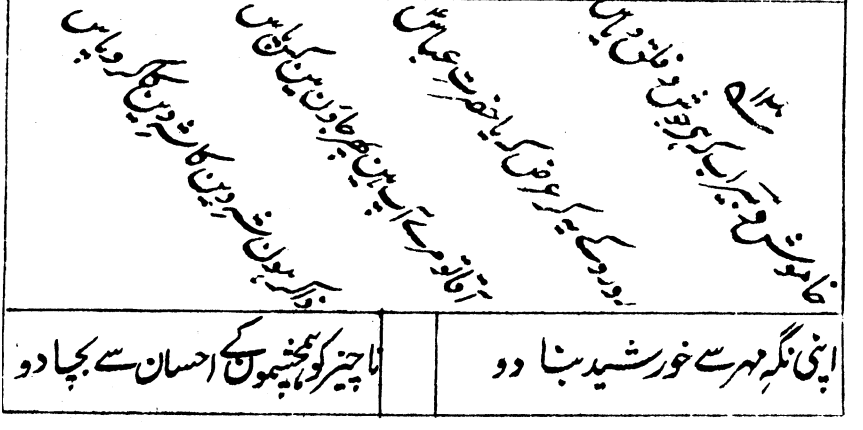
خاموش و بیتاب کہ بیکس و مفلس و بیکس
بوڑھے کی یہ عرض کہ یا حضرت عباسؑ
آقا تو مرے آپ ہیں پھوپھی جانوں میں کہاں ہیں
فرزند ہیں شہ دین کا شہ دین کا کہا ہیں
اپنی نگہ مہر سے خورشید بنا دو
ناچیز کو ہمشیروں کے احسان سے بچا دو

۱

۲

۳

۴

۵

۶

۷

۸

۹

۱۰

دوزخ کو جو پیدا کیا وہ نام مٹا دے
رحمان جو کہلاتا ہے دوزخ کو بجھا دے

۱۱

اللہ کا جو فعل ہے بیجا نہیں ہوتا
پر بے ادب ایسا کوئی بندا نہیں ہوتا

۱۲

دیکھی جو خلق تو کئی دن رہے بیہوش
مرنے سے بچے پر ملک و جن رہے بیہوش

۱۳

تہدید کو پہلے ہی تمھیں منع کیا تھا
اس طرح کے بجھانے کو کب حکم دیا تھا

۱۴

سینے پہ تو بیٹھا ہوا جلاد کو دیکھے
گردن پہ رواں خنجر فولاد کو دیکھے

۱۵

رونا گیا اور رونا ہی باہر نکل آیا
شش ماہہ پسر ہاتھ پہ لیکر نکل آیا

۱۶

اک خون کا دریا ہے کہ رتبی پہ بہا ہے
کچھ لاشے پڑے ہیں وہ انھیں دیکھ رہا ہے

۱۷

کہتا ہے کبھی سوئے فلک ہاتھ اٹھا کر
تو ہمت و تسلیم و رضا مجکو عطا کر

مرتا ہی پر باپ سے کچھ ہو نہیں سکتا
رونے کی جگہ ہے کہ یہ اب رو نہیں سکتا

اکبرؑ کو مرے نیزۂ شمشیر سے مارا
بچہ چھ مہینے کا مرا تیر سے مارا

مردوں کے لیے ہائے نہ مرقد نہ کفن ہے
زندہ ہی سو خنجر کے تلے تشنہ دہن ہے

ہم ہادیٔ کل ہیں یہ ہدایت کا صلا دو
تم فاطمہؑ کی نذر اسے پانی پلا دو

اب ہی یہ خوشی میری بہتر کے طفیل ہیں
ہو خاتمہ بالخیر مرا سجدۂ حق میں

جسکا ہی لقب عرش پہ تحریر یہی ہے
توریت میں جو نام ہی شبیہ یہی ہے

بس ہم سے لپٹتے ہی قضا کر گئے بیٹا
باہیں تو گلے میں رہیں اور مر گئے بیٹا

طاقت نہ رہی ضبط کی عشر کر گیا درویش
موسیٰ کو یہ اندیشہ ہوا مر گیا درویش

دنیا میں نہ ایسی کسی شہد ہوئے گا درویش
تا حشر انھیں شاہ دگدار وئے گا درویش

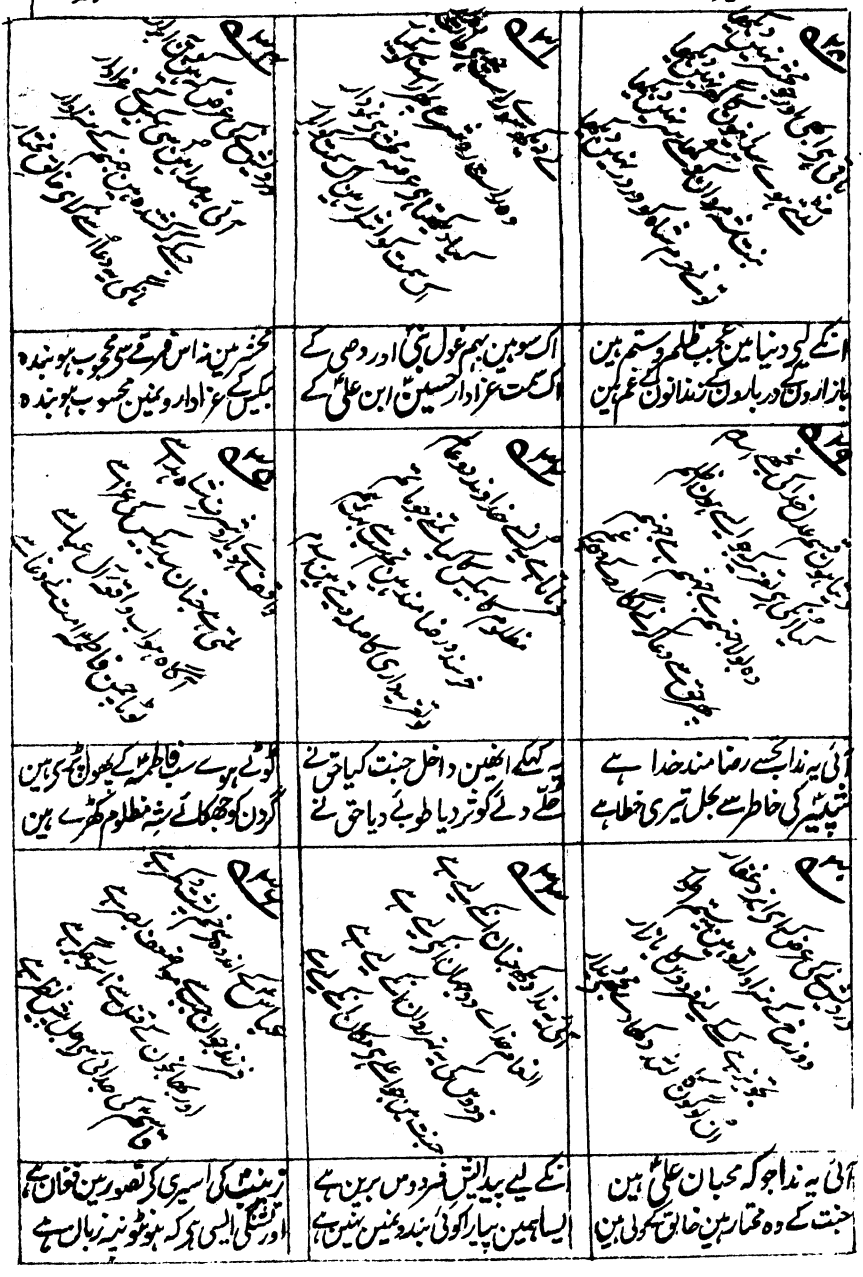

۲۹
انکے لیے دنیا میں عجب ظلم و ستم ہیں
بازاروں کے در باروں کے زندانوں کے غم ہیں

۳۰
آئی یہ ندا جو کہ محبان علیؑ ہیں
جنت کے وہ مختار ہیں خالق کو ولی ہیں

۳۱
اک سو ہیں ہم غول بنی اور دھی کے
اک سمت عزادار حسینؑ ابن علیؑ کے

۳۲
یہ کہکے انھیں داخل جنت کیا حق نے
حلے دئے گوتر دیا طوبےٰ دیا حق نے

۳۳
جنت میں بلا عطر کے وہ پھلتے ہیں
انکے لیے بید انیس فردوس بریں ہے

۳۴
آئی یہ ندا جو کہ محبان علیؑ ہیں
ایسا ہیں پیار کوئی بندے میں نہیں ہے

۳۵
محشر میں یہ اس فرقے سے محجوب ہو بندہ
بیکس کے عزادار و نہیں محسوب ہو بندہ

۳۶
کوٹے ہوئے سب فاطمہؑ کے پھولوں سے ہیں
گردن کو جھکائے شہ مظلوم کھڑے ہیں

۳۷
زینبؑ کی اسیری کی تصور میں فغاں ہے
اور تشنگی ایسی ہے کہ ہونٹو نپہ زباں ہے

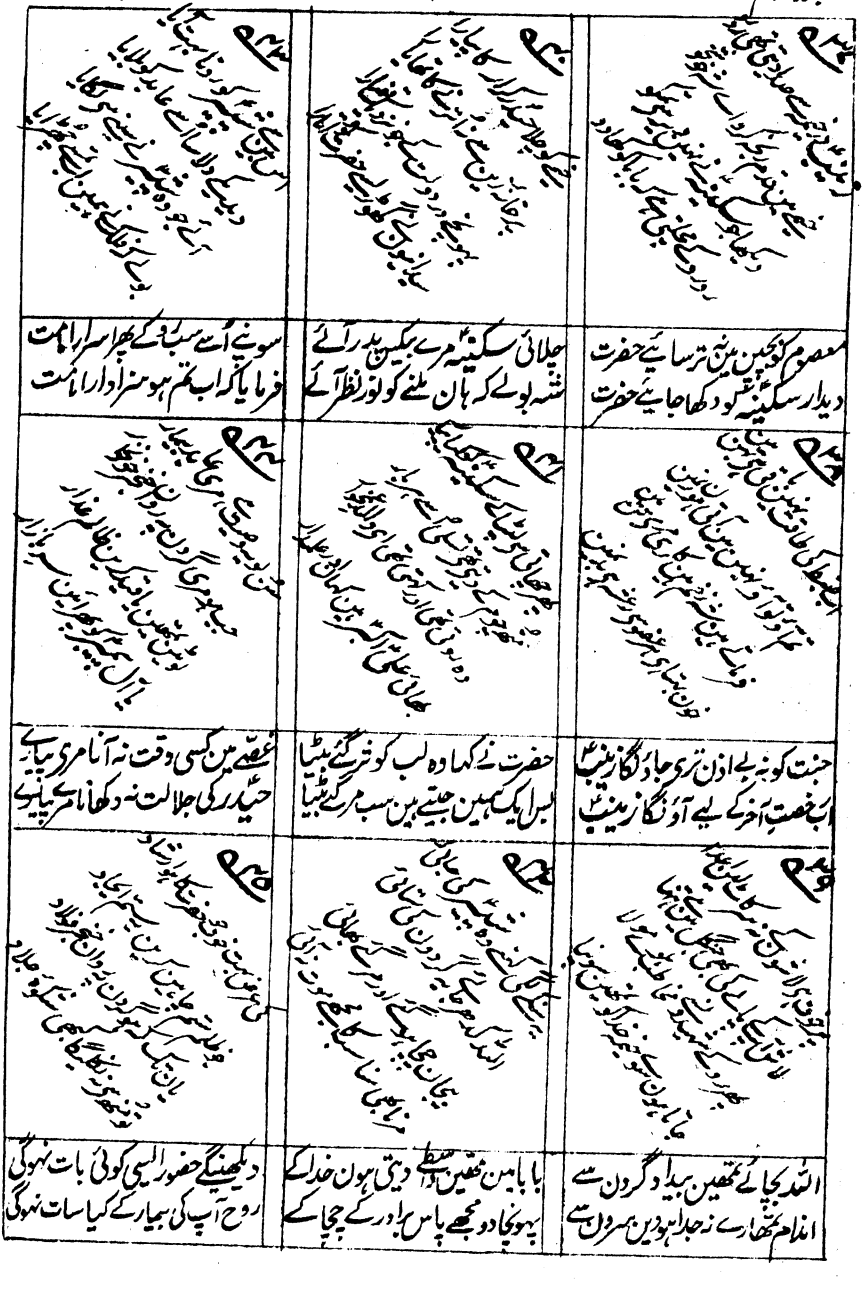

۳۶
زینب نے جو سنا یہ صدا تڑپی بھائی پر
دیکھا کہ ہیں حسینؑ زمیں پر پڑے ہوئے
رو رو کے بولی بھائی کا لاشہ اٹھائیے
مقتل سے خیمہ گاہ میں بابا کے لائیے

۳۷
بھائی کو جو پکارا کہ اے نور دیدہ
بولے کہ ہاں بہن ہے یہ آواز آفریدہ
ہے ہے بہن کو دیکھ کے ہوتا ہے دل تپیدہ
پر کیا کروں کہ ہاتھ سے ہے تن جدا بریدہ

۳۸
اے بھائی کیا عدو نے تمہیں ناحق آ لیا
تم کو تو لوگ کہتے تھے کہ ہے ہے حسینؑ کیا
فرمایا ہاں بہن مجھے ظالم نے آ لیا
خون بہا ہے جسم سے اور ہاتھ کٹ گیا

۳۹
جنت کو بے لے اون تری جاؤں نگار زینبؑ
اب خصت آخر کے لیے آؤں نگار زینبؑ

۴۰
حضرت نے کہا وہ لب کو ترے گئے بیٹا
بس ایک ہمیں جیتے ہیں سب مر گئے بیٹا

۴۱
غصے میں کسی وقت نہ آنا مرے پیارے
حیدرؑ کی جلالت نہ دکھانا مرے پیارے

۴۲
اللہ بچائے تمھیں بیداد گروں سے
اندام تمھارے نہ جدا ہوں سروں سے

۴۳
بابا میں تمھیں اوسطے دیتی ہوں خدا کے
پہونچا دو مجھے پاس برادر کے چچا کے

۴۴
دیکھینگے حضور ایسی کوئی بات نہوگی
روح آپ کی بیمار کے کیا سات نہوگی

عابدؑ سے خبردار امانت ہے ہماری
سب مر گئے باقی یہی دولت ہے ہماری

جبریلؑ کو یہ خالق اکبرؑ نے ندا کی
ہاں تھام رکاب آج تو شاہ شہدا کی

فرزند شہ بدر و حنین آتا ہے زینبؑ
بھاگو رے بھاگو کہ حسینؑ آتا ہے زینبؑ

سینے پہ میری طرح سلاتا اسے بھینا
ظالم کے طمانچوں سے بچاتا اسے بھینا

غل تھا کہ عجب شان و شکوہ شہ دیں ہے
ہوا نکے مقابل کوئی مقدور نہیں ہے

بھگنیچے شمشیر شہ عقدہ کشا کو
دکھلایئے قہر و غضب شیر خدا کو

یہ کہکے جو روتے ہوئے باہر نکل آئے
سب اہل حرم کھولے ہوئے سر نکل آئے

باقی نہیں دنیا میں جگہ امن و امان کی
ہیبت کے سبب جان رواں ہے دو جہان کی

احوال نگاہوں کے لیے غیر ہے میرا
سب مر چکے اب خاتمہ بالخیر ہے میرا

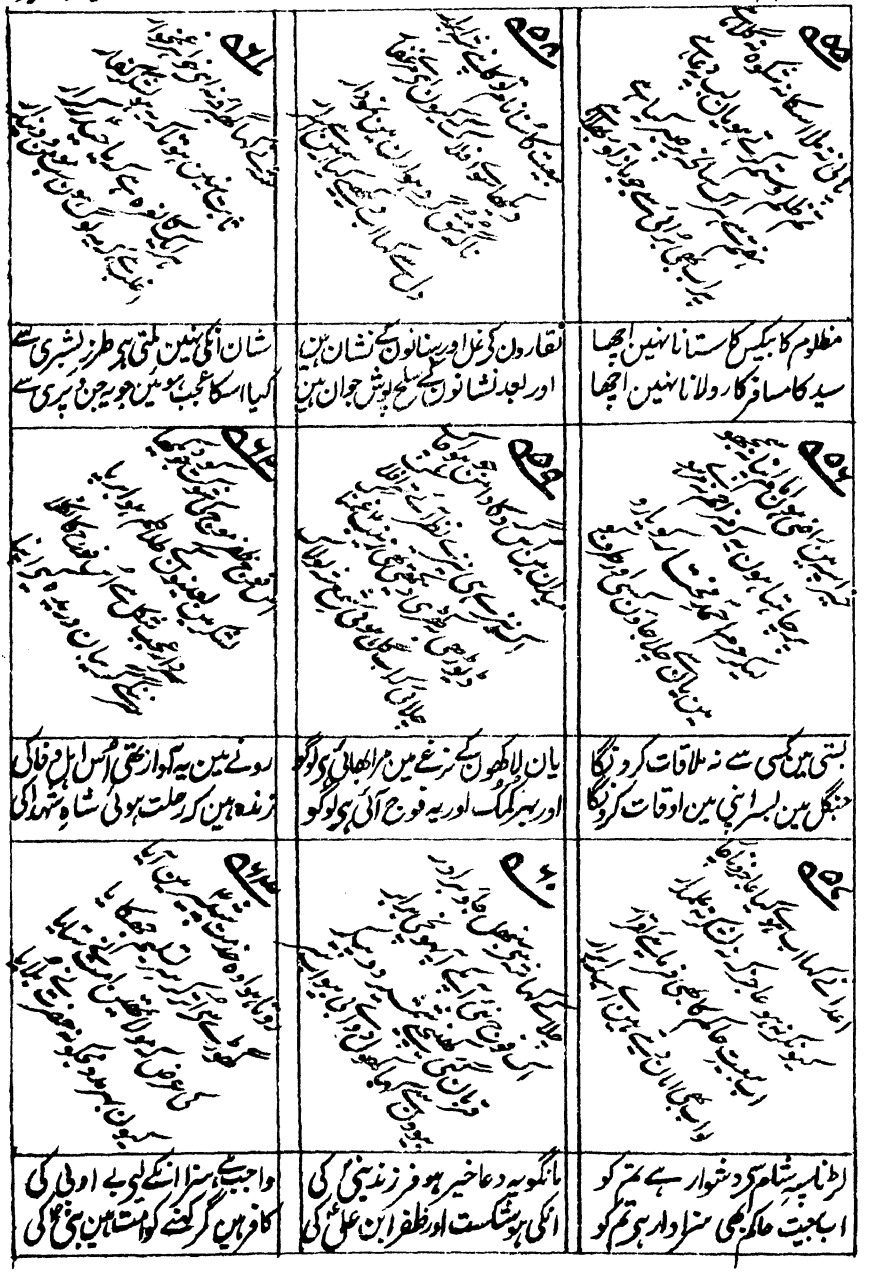

مظلوم کا بیکس کا ستانا نہیں اچھا
سید کا مسافر کا رولانا نہیں اچھا

نقاروں کی غل اور سنانوں کی نشان ہیں
اور بعد نشانوں کے سلح پوش جوان ہیں

شان انکی نہیں ملتی ہے طرز لشکری سے
کیا اسکا عجب ہو میں جو یہ جن و پری سے

بستی میں کسی سے نہ ملاقات کرونگا
جنگل میں بسر اپنی میں اوقات کرونگا

یاں لاکھوں کے نرغے میں مرا بھائی ہے لوگو
اور بہر کمک اور یہ فوج آئی ہے لوگو

رونے میں یہ آواز تھی اس اہل وفا کی
زندہ ہیں کہ رحلت ہوئی شاہ شہدا کی

لڑنا ہے بہ شام سے دشوار ہے تم کو
اب بیعت حاکم کبھی سزاوار ہے تم کو

مانگو یہ دعا خیر ہو فرزند نبی کی
انکی ہو شکست اور ظفر ابن علی کی

واجب ہے سزا انکے لیے اولی کی
کافر ہیں گر کہتے کو مستاہین نبی کی

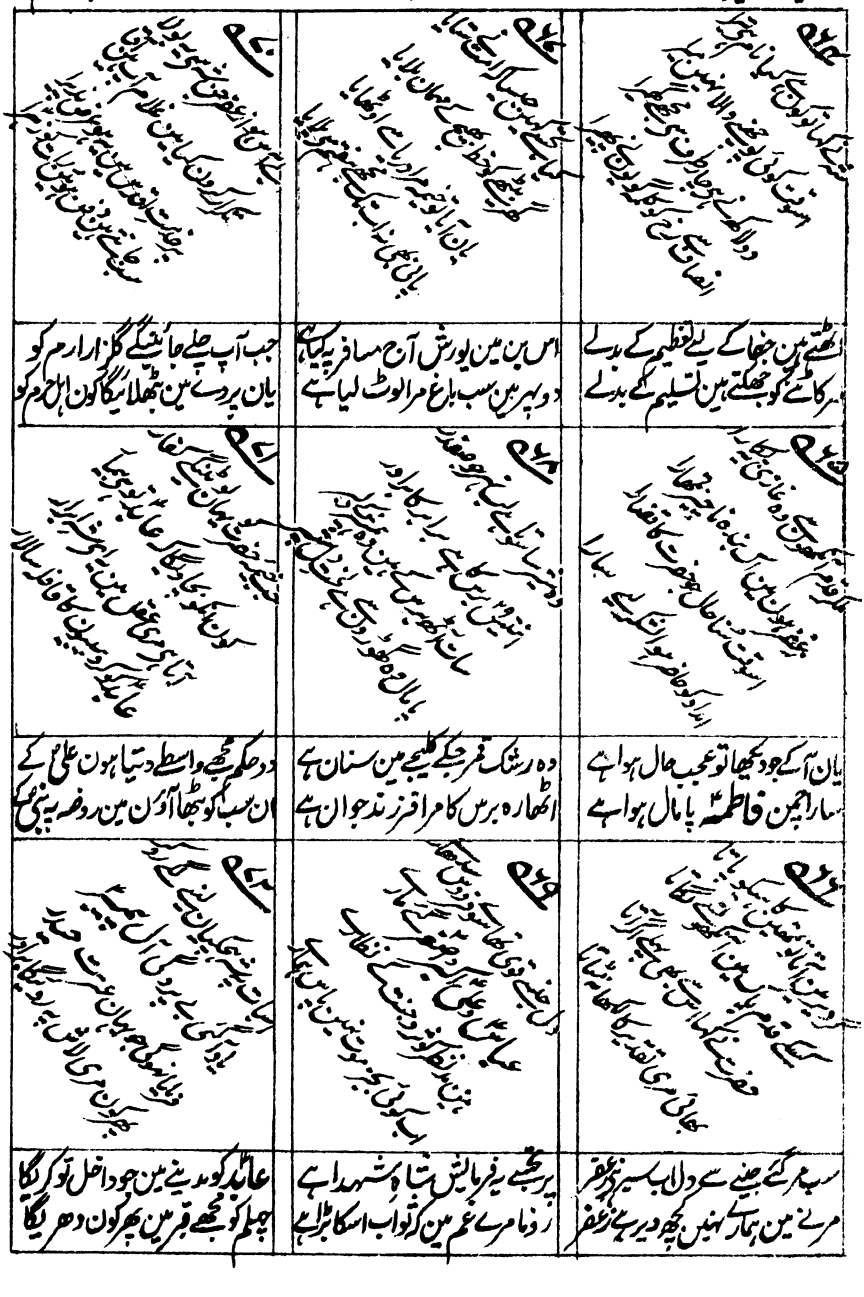

۱۷۶
زہرا کا پسر گر اس آفت میں پڑا لگا
محشر میں غل بخشش امت میں پڑ گیا

۱۷۷
گر حکم ہو تو مر کر وہ آج بیٹا ہو
آنکھوں نے نہ دیکھا ہو نہ کانوں نے سنا ہو

۱۷۸
بت کعبۂ معبد سے باہر کیے سب نے
جبریل کے بھی قطع کئی پر کئے سب نے

۱۷۹
تسہ بولے یہ جائز کبھی عادل نہ کرینگے
جنات کو انسان کے مقابل نہ کرینگے

۱۸۰
اک دم میں چاہوں تو نہ ہستی نہ قضا ہو
جز ذات خدا اور ہے جو کچھ وہ فنا ہو

۱۸۱
فرعون پہ موسیٰ کو عصا دیکے ظفر دی
اور قتل کے پہلے ہی مسیحا کو خبر دی

۱۸۲
سر دیکے شریک شہدا ہونگے مولا
ہم پائے مبارک پہ فدا ہونگے مولا

۱۸۳
ہم فضل خدا سے نبی آدم پہ ہیں غالب
کیسے نبی آدم کہ دو عالم پہ ہیں غالب

۱۸۴
جو حکم مجھے دے وہ بجا لاؤں میں آقا
پانی پیوں گے نہر سے نے آؤں میں آقا

۳۸

مشتاق ہیں جن حملۂ شاہ دو جہاں کے
جوہر انھیں دکھلایئے تیغ دو زباں کے

ہے فرق ہمایوں پہ تو دستار نبیؐ کی
زیب کمر پاک ہے تلوار علیؑ کی

جلاد فلک بھاگ گیا بام فلک سے
الامن تھا جاری دہن خور و ملک سے

۳۹

دیکھا جو کسی نے صف اعدا کی طرف سے
بجلی سی لپکتی ہوئی تلوار کی طرف سے

بولا ملک الموت کسے امن و امان ہے
نے میں ہوں نہ لشکر نہ زمین ہے نہ زمان ہے

ہے صبر تو ظاہر اسے قدرت بھی دکھا دو
تیغ اسد اللہؑ کی ضربت بھی دکھا دو

۴۰

بے صبر تو ظاہر اسے قدرت بھی دکھا دو
تیغ اسد اللہؑ کی ضربت بھی دکھا دو

بولا ملک الموت کسے امن و امان ہے
نے میں ہوں نہ لشکر نہ زمین ہے نہ زمان ہے

قبضہ پہ پڑا ہاتھ ولی ابن ولی کا
جبریلؑ سبق پڑھنے لگے نادعلیؑ کا

اگہ نوک پہ لے آئی تھی سینے سے جگر کو
اگہ پیش نظر کاٹتی تھی تار نظر کو

تھے جوہر شمشیر علیؑ دست قضا میں
چسپیدہ تھی سکہ کیطرح نقد بقا میں

باندھے ہوئے تھی تن کی زرہ لاکھ گرہ سے
بن بنکے دھواں نکلا وہ سو راخ زرہ سے

فاقے میں یہ ہمت یہ لڑائی نہیں دیکھی
یہ تیغ یہ تبر یہ صفائی نہیں دیکھی

شبیرؑ کے رونے کے لیے آئی ہوں زینبؑ
ہمراہ ترے باپ کو بھی لائی ہوں زینبؑ

گردش کہوں حلقوں کی کہ جنبش میں گرہ کی
پلکیں نہ تھیں پر آنکھ جھپکتی تھی زرہ کی

سر پیٹ کے زعفر نے تو لی راہ وطن کی
یاں ضعف سے بند آنکھیں ہوئیں شاہ زمن کی

لکھا ہے کہ نیزہ جو لگا ایک شقی کا
گھوڑے سے گرا خاک پہ فرزند نبیؐ کا

گرمی ہے بہت پیاس نہ بڑھ جائے تمھاری
طاقت ہے کہاں سانس نہ چڑھ جائے تمھاری

امت کی سفارش کو جو وہ آئیں احد سے
اب ترک ادب ہے، جو لڑوں امت جد سے

وہ تیر نہ تھا شہ کو پیام اجل آیا
کھینچا جو اسے شہ نے کلیجہ نکل آیا

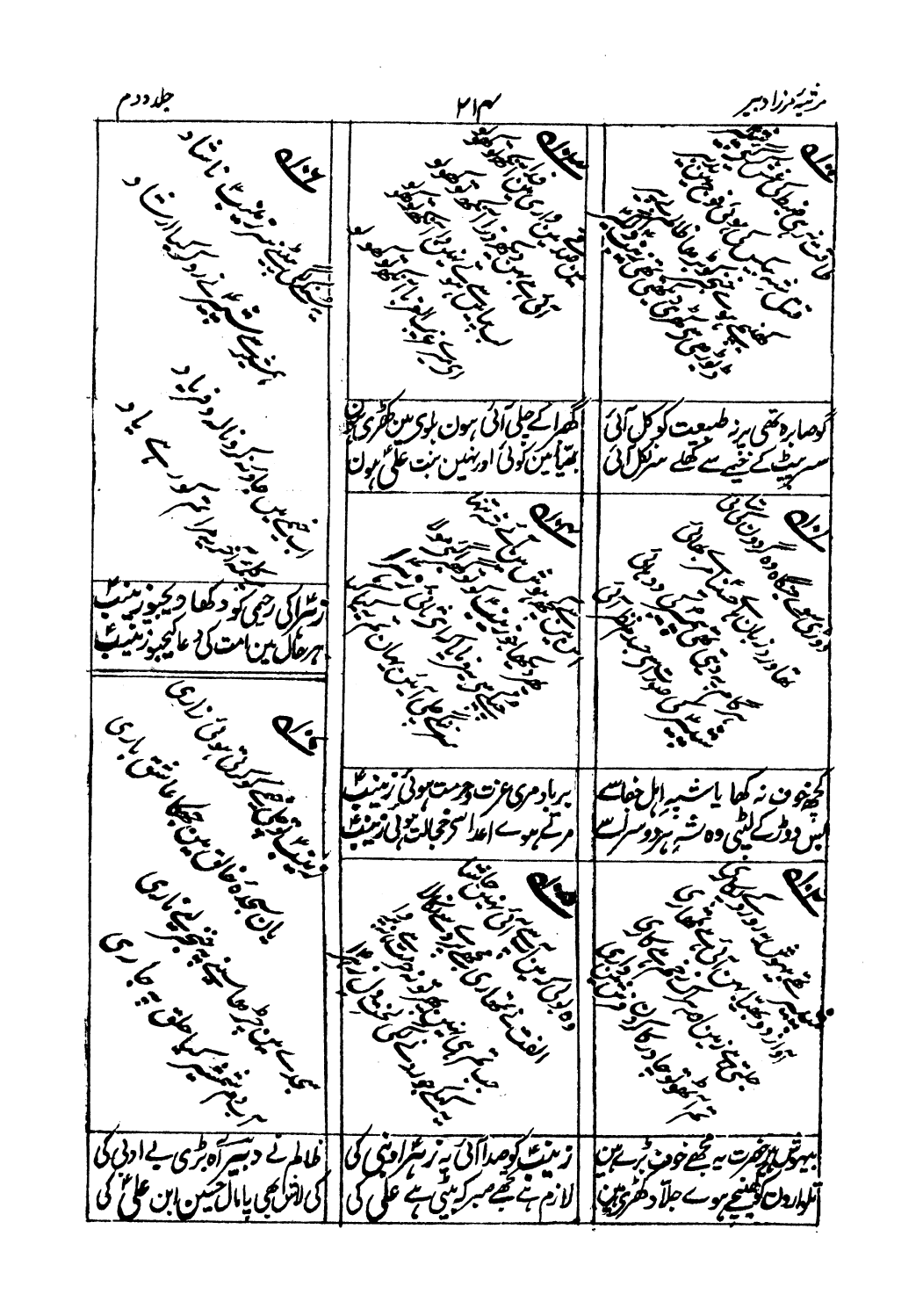

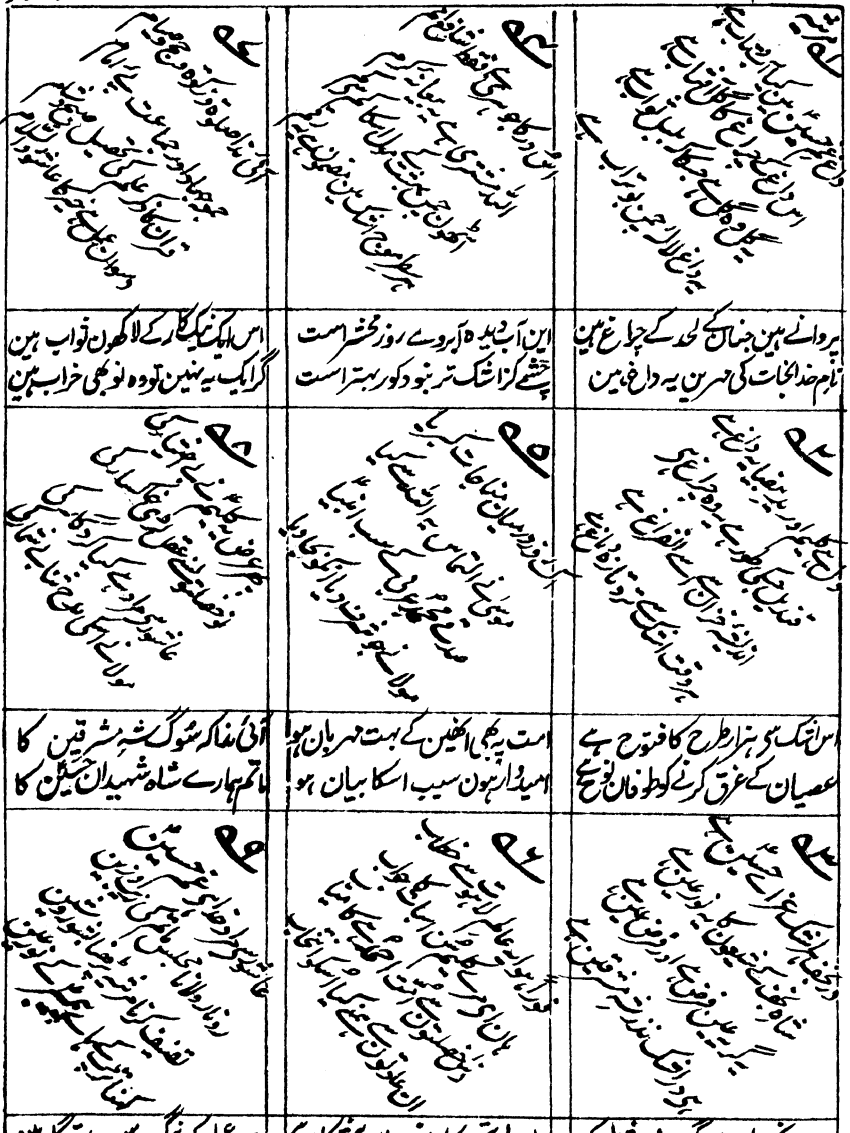

پروانے ہیں جناں کے لحد کے چراغ ہیں
نام خدا نجات کی سحر ہیں یہ داغ ہیں

این آب دیدہ آبروے روز محشر است
چشمے کز اشک تر نبود کور بہتر است

اس ایک نیک کار کے لاکھوں ثواب ہیں
گر ایک یہ نہیں تو وہ نو بھی خراب ہیں

اس تک سی ہزار طرح کا فتوح ہے
عصیاں کے غرق کرنے کو طوفاں نوح ہے

امت پہ بھی انھیں کے بہت مہربان ہوا
امید وار ہوں سبب اسکا بیان ہو

آئی مذاکر سوگ شہ مشرقین کا
ماتم ہمارے شاہ شہیدان حسین کا

یہ پہنچے نہ لعل اس گہر بے مثال کو
موتی یہی پسند ہیں زہرا کے لال کو

یہ بولے تجربہ کار نہاں بیں شکار ہے
کردار انکے کیا ہیں کہ خوش لوگ کار ہے

جو یہ عمل کرینگے وہ سب رستگار ہیں
جنت میں زیر سایۂ پروردگار ہیں

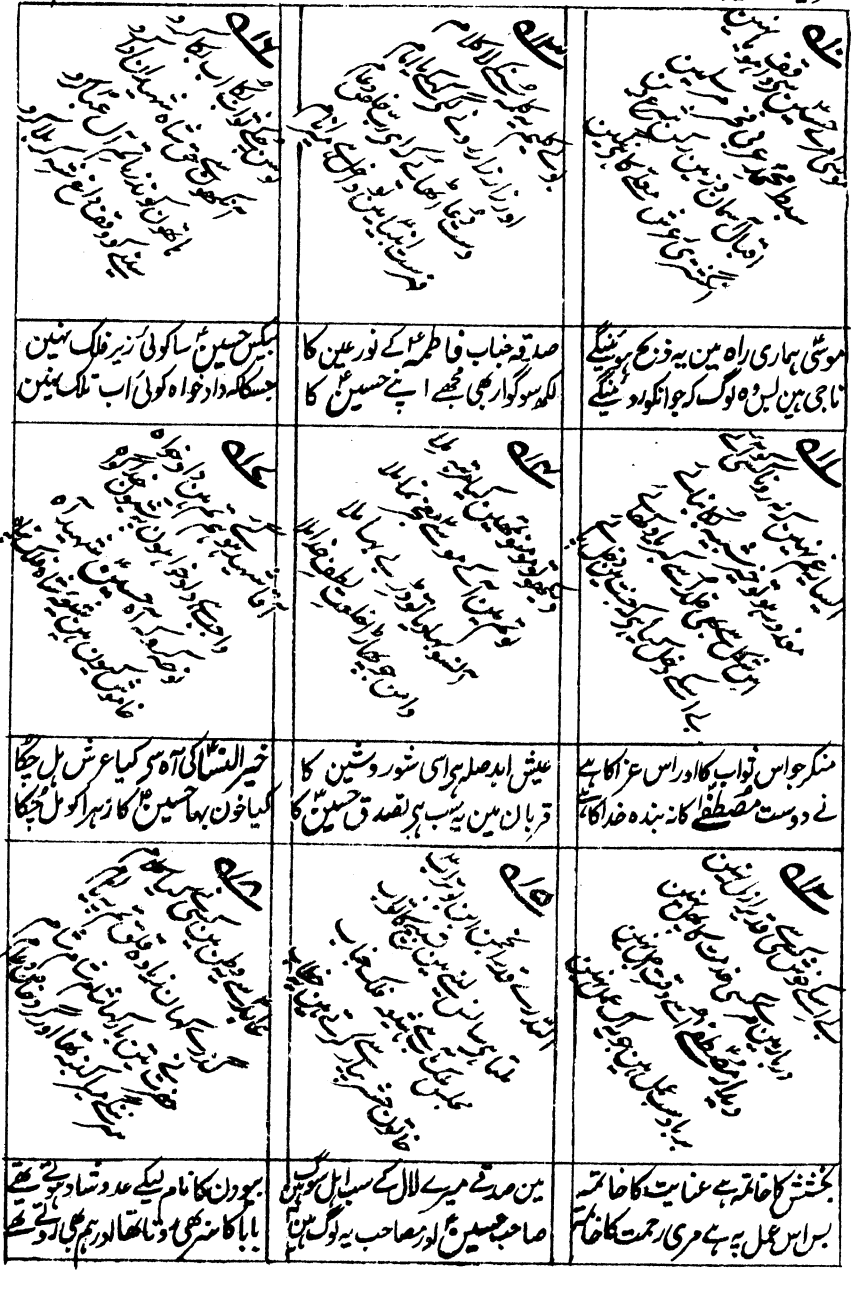

موسیٰ ہماری راہ مین یہ ذبح ہونگے
تاجی ہین بس وہ لوگ کہ جو انکو روینگے

صدقہ جناب فاطمہؑ کے نور عین کا
لکھ سوگوار بھی مجھے اپنے حسینؑ کا

بیکس حسینؑ سا کوئی زیر فلک نہین
جسکا کہ داد خواہ کوئی اب تلک نہین

منکر جو اس ثواب کا اور اس عزا کا ہے
نے دوست مصطفےٰ کا نہ بندہ خدا کا ہے

عیش ابد صلہ ہے اسی شور و شین کا
قربان مین یہ سب ہے تصدق حسینؑ کا

خیر النساؑ کی آہ سے کیا عرش ہل چکا
کیا خون بہا حسینؑ کا زہرا کو مل چکا

بخشش کا خاتمہ ہے عنایت کا خاتمہ
بس اس عمل پہ ہے مری رحمت کا خاتمہ

مین صدقے میرے لال کے سب اہل سوگ ہین
صاحب حسینؑ اور مصاحب یہ لوگ ہین

بیوون کا نام لیکے عدو شاد ہوتے تھے
بابا کا سر بھی دیکھا تھا اور ہم بھی روتے تھے

۱۹

[illegible]

جبرئیل کی خوزادیاں تشریف لاتی ہیں
مشکلکشا کی بیٹیاں بندی میں آتی ہیں

۲۰

ہمراہ آج شاہ ذوالفقار خانہ ہے
لشکر میں ذکر یہ ہے کہ بی بی کا خانہ ہے
بیمار کے عوض کسی دانا کا خانہ ہے
عاشور کو یہ لوگ یہ دانہ دانہ ہے

فردوس میں بلند نبی کی یہ آہ ہے
کیا بے حسین سے مری کشتی تباہ ہے

۲۱

[illegible]

لو گر خبر کرو کوئی نانا رسول کو
بلوے میں شمر لایا ہے بنت بتول کو

۲۲

[illegible]

ایوان میں بھی رقص کا سامان تمام تھا
پر انتظار عترت خیر الانام تھا

۲۳

[illegible]

جبریل کہتے تھے کہ آسمان خدا نے بنائے ہیں
آل رسول آج ہی بند میں آئے ہیں

۲۴

[illegible]

اسکی ولا میں عرش کو ہمنے ہلا دیا
گھر بیچنے کا خاک میں بالکل ملا دیا

۲۵

[illegible]

طاقت بدن کی گھٹ گئی اور منھ پڑ گیا
اترے جو بے سہارے تو دم سب کا چڑھ گیا

۲۶

[illegible]

منظور ہے کہ روح علی پھر ملول ہو
مجمع میں رو بکاری آل رسول ہو

۲۷

[illegible]

حاضر ہیں لے چلو ہمیں گر لہو ہے چلو
سر پر نہیں حسین جہاں چاہو لے چلو

۲۸
سیدانیون کی کچھ تو مدارات چاہیے
چادر بجائے ہدیۂ دسوغات چاہیے

۲۹
مُردہ نہ سمجھو زندہ یہ حیدرؑ کے پیار ہیں
مختار ہم نہیں یہی مالک ہماری ہیں

۳۰
اک دن یہ ہے کہ سر پہ ردا نہیں اور گھر نہیں
اب دربدر میں پھرتی ہوں تم کو خبر نہیں

۳۱
پوشیدہ دار توں کی لہو سے جبیں تو ہے
چہروں پہ خاک اور رگا لو رین تو ہے

۳۲
جاؤں نہ جاؤں سید ذیجاہ کیا کروں
اب سامنا یزید کا ہے آہ کیا کروں

۳۳
پر ہاتھ جوڑتی ہوں مرا دل نہ توڑیو
آزردہ ہو کے خواب میں آنا نہ چھوڑیو

۳۴
منظور ہے تمھیں کہ سر و بر ردا نہ ہو
سر ننگے ہی چلینگے ہم اچھا خفا نہ ہو

۳۵
اسدم جو سر کھلے سر دربار جاؤ گی
امت کے بخشوانے کو محشر میں آؤ گی

۳۶
گردن تھکی تھی نیچوں کی شانے کبیر کے
اٹھے ہوئے تھے ہاتھ زمیں گیر فقیر کے

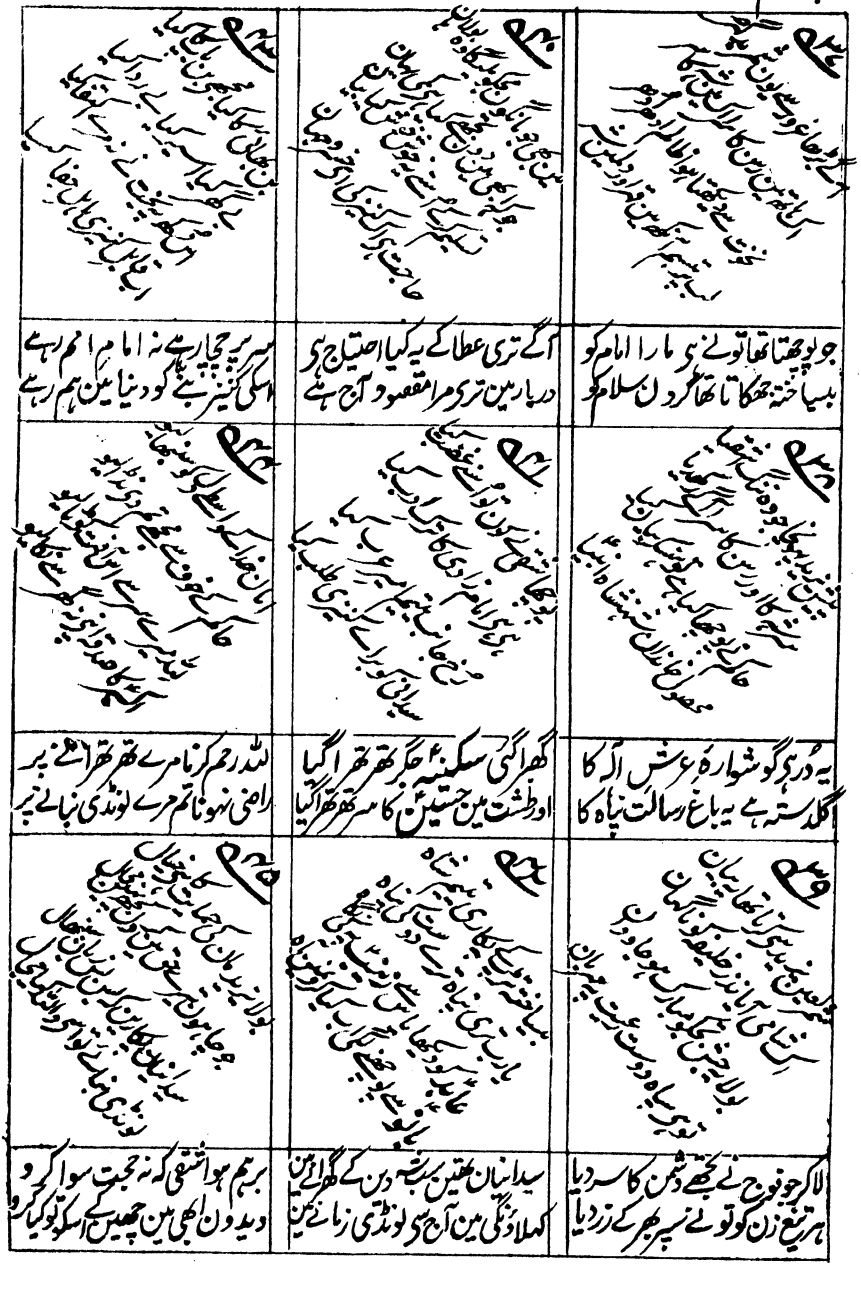

جو پوچھتا تھا تو نے ہی مارا امام کو
بیسا خنہ جھکاتا تھا گردن سلام کو

آگے تری عطا کے یہ کیا احتیاج ہے
دربار میں تری مرا مقصود آج ہے

سر پر چچا رہے نہ امامِ امم رہے
اسکی کنیز بنکے کو دنیا میں ہم رہے

یہ دُرِ ہے گوشوارۂ عرشِ اَلٰہ کا
گلدستہ ہے یہ باغ رسالت پناہ کا

گھبرا گئی سکینۂ جگر تھرتھرا گیا
اور دشت میں حسینؑ کا سر تھرتھرا گیا

للہ رحم کر نا مرے تھرتھرانے پر
راضی نہو نا تم مرے لونڈی بنانے پر

لاکر جو فوج نے تجھے دشمن کا سر دیا
ہر تیغ زن کو تو نے سپر بھر کے زر دیا

سیدانیاں تھیں برسرِ شہ دن کے گھر آئے تھے
کہلاؤنگی میں آج سے لونڈی زمانے میں

برہم ہوا تشفی کہ نہ حجت سوا کرو
دیدوں ابھی میں چھین کے اسکو تو کیا کرو

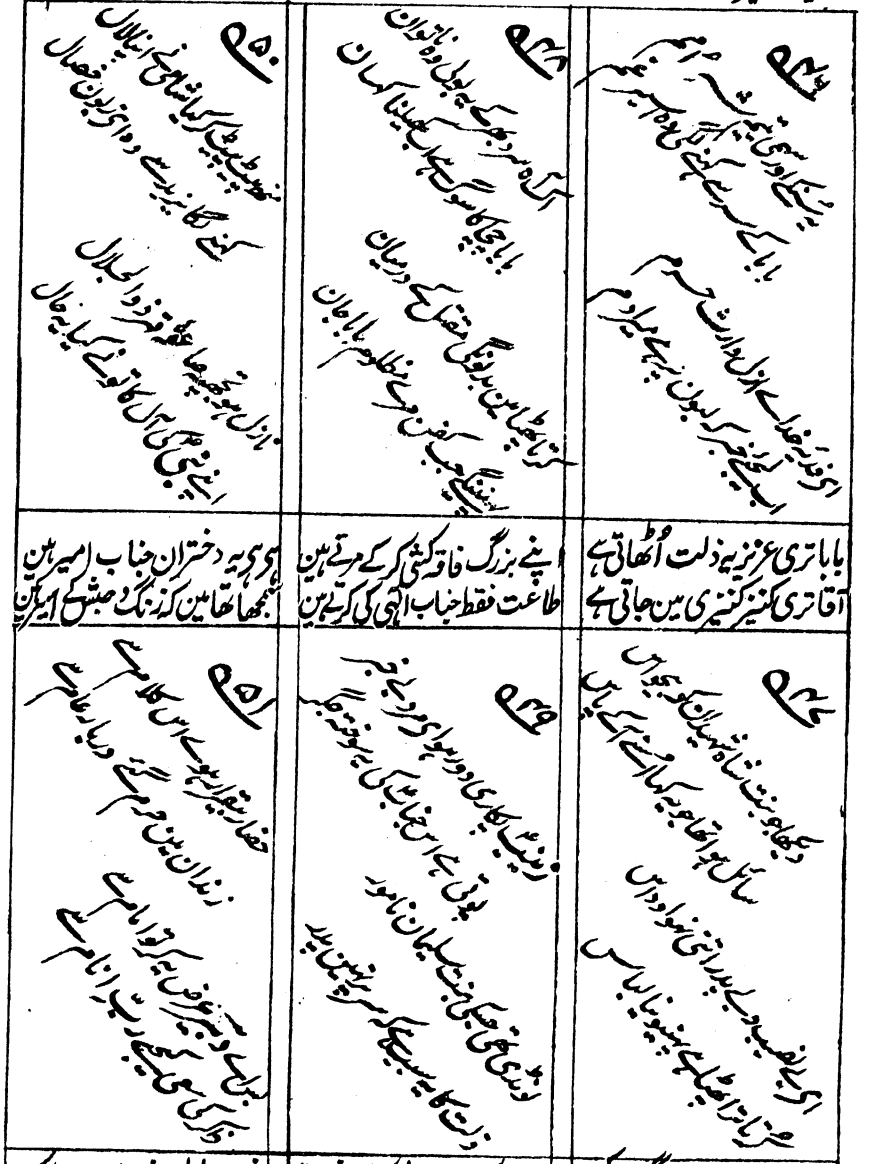

بابا تری عزیز یہ ذلت اُٹھاتی ہے
آقا تری کنیز کنیزی میں جاتی ہے

طاعت میں میری ہو نہ گھر یاد کیجیو
بچوں سے میرے کھیل کے دل شاد کیجیو

اپنے بزرگ فاقہ کشی کر کے مرتے ہیں
طاعت فقط جناب الٰہی کی کرتے ہیں

لبس بس کہ روح فاطمہؑ کو شور دین ہے
تو بہ تو کر یہ نور نگاہ حسینؑ ہے

ہے ہے یہ دختران جناب امیر ہیں
سمجھا تھا میں کہ زنگ و حبش کے اسیر ہیں

نے حب سلطنت نہ ریاست عطا کرے
ہر دم ولائے شاہ ولایت عطا کرے

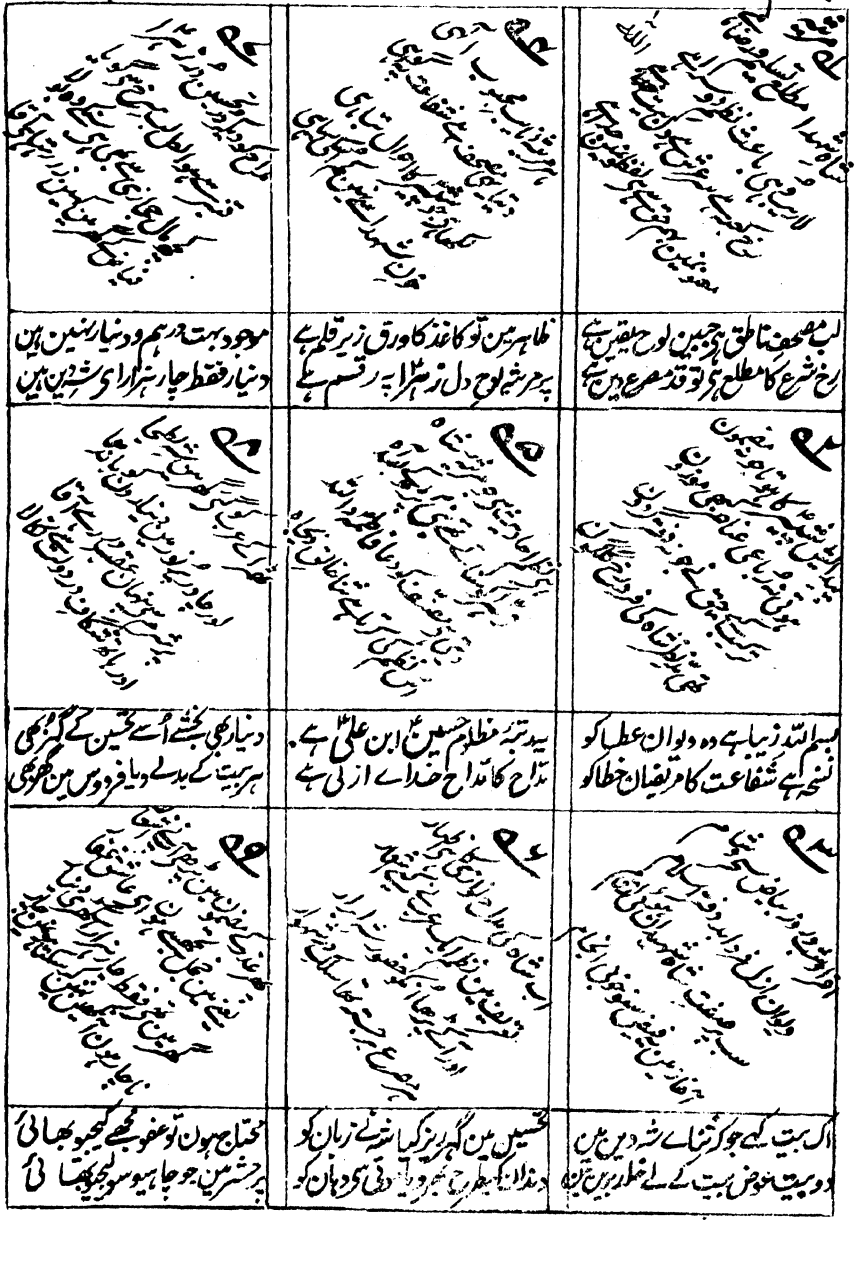

لب مصحفِ ناطق پہ جبیں لوحِ یقیں ہے
رخ شرع کا مطلع ہے تو قد مصرعِ دیں ہے

ظاہر میں تو کاغذ کا ورق زیرِ قلم ہے
پر مرثیہ لوحِ دلِ زہراؑ پہ رقم ہے

موجود بہت درہم و دینار نہیں ہیں
دینار فقط چار ہزار اے شہ دیں ہیں

بسم اللہ زیبا ہے وہ دیوانِ عطا کو
نسخہ ہے شفاعت کا مرتفیانِ خطا کو

سید تبۂ مظلومِ حسینؑ ابنِ علیؑ ہے۔
مداح کا مداح خدائے ازلی ہے

دینار بھی بخشے اُسے تحسین کے گر بھی
ہر بیت کے بدلے دیا فردوس میں گھر بھی

اک بیت کہے جو کرِ ثنائے شہ دیں میں
دو بیت عوض بیت کے لے خلد بریں میں

تحسین میں گہر ریز کیا شہ نے زباں کو
دندانہ کیا طرح بھروا دی دہانِ کو

محتاج ہوں تو غیب مجھے کیجیو بھائی
پر حشر میں جو چاہیو سو لیجیو بھائی

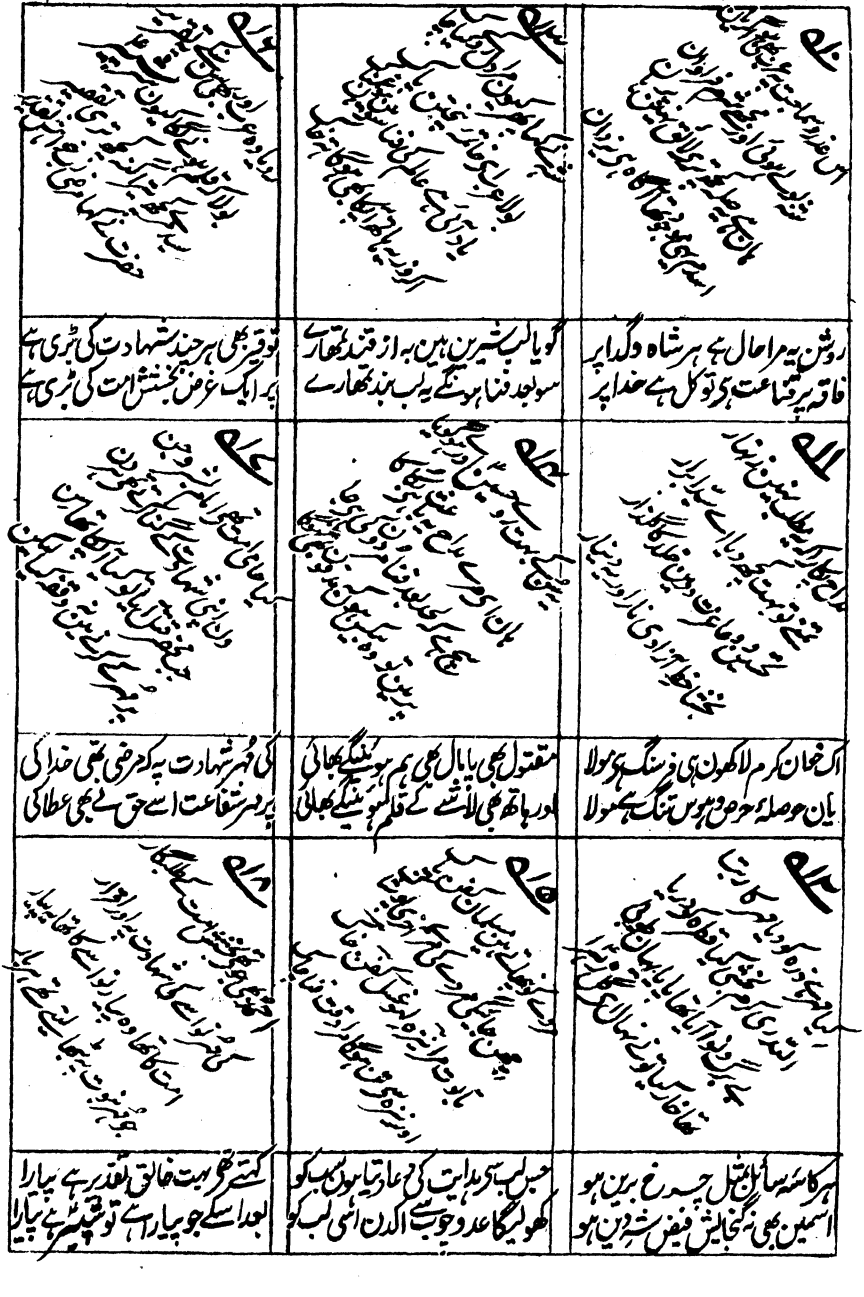

روشن یہ مرا حال ہے ہر شاہ و گدا پر
فاقہ پہ قناعت ہے توکل ہے خدا پر

گویا لب شیریں ہیں بہ از قند تمھارے
سو بعد فنا ہونگے یہ لب بند تمھارے

تو قبر بھی ہر چند شہادت کی بڑی ہے
پر ایک غرض بخشش امت کی بڑی ہے

اک خوان کرم لاکھوں ہی فرسنگ ہے مولا
یاں حوصلہ حرص و ہوس تنگ ہے مولا

مقتول بھی یاں مال بھی ہم ہونگے بھائی
اور ہاتھ بھی لاشے کے قلم ہونگے بھائی

کی مہر شہادت پہ کہ مرضی بھی خدا کی
پر مہر شفاعت اسے حق نے بھی عطا کی

ہر کاسۂ سائل میں تمنا ہے سخن کا
اس در پہ گدا بھی ہے تو منگتا ہے سخن کا

عیسیٰ لب بے مدایت کی دعا دیتا ہوں سب کو
کھولیگا عدو چوب سے الدن اسی لب کو

کہتے تھے رسول خالق اکبر ہے پیارا
بعد اسکے جو پیارا ہے تو شبیر ہے پیارا

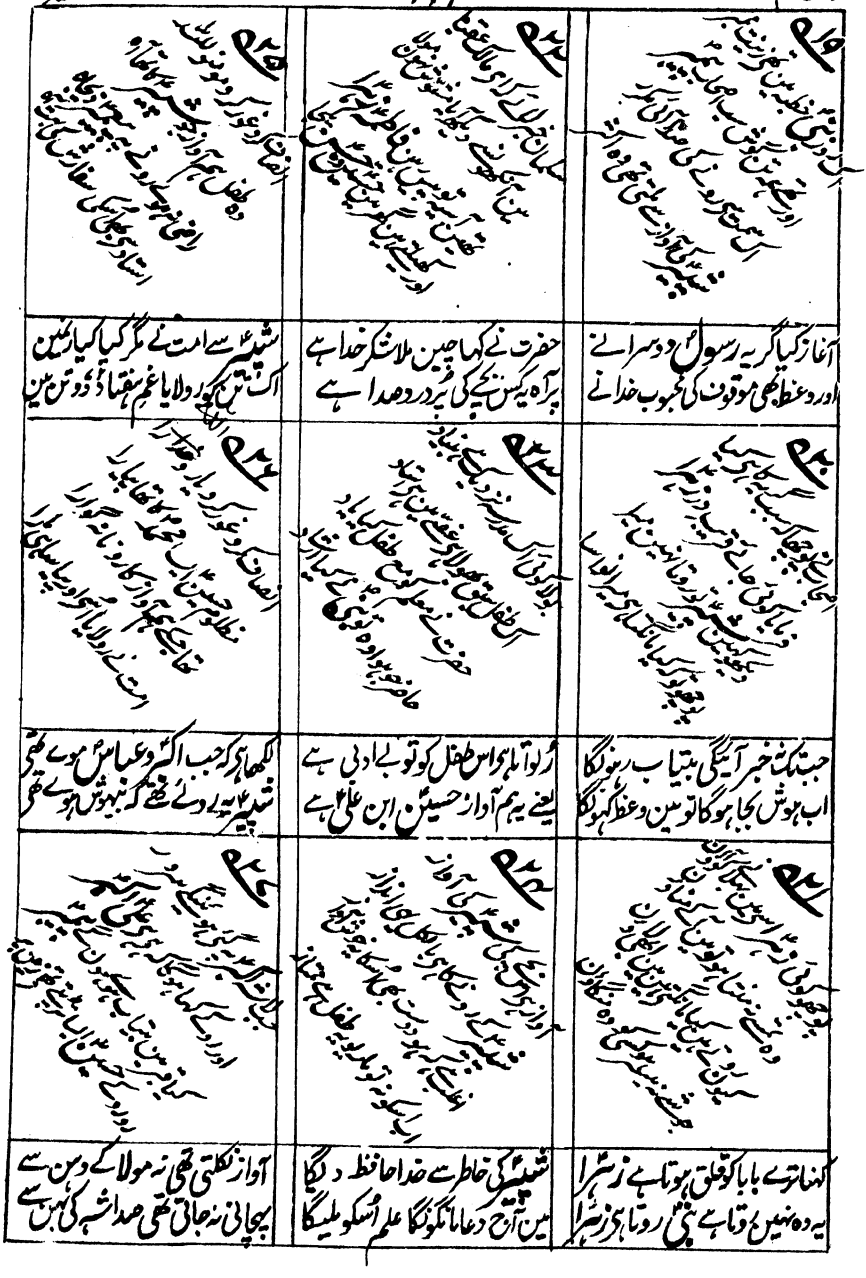

بجنے لگے نقارے نزول شہ دین کے
تھے تخت سلیماں سے سوا رتبہ زمیں کے

عشرے کو دم عصر فقط لشکر غسیم تھا
نے طبل نہ نقارہ نہ لشکر نہ علم تھا

عاشق تھا علمدار جو فرزند نبیؐ پر
سایہ کیے آتا تھا حسینؑ ابن علیؑ پر

پر چوب کے ہاتھوں سے وہ سب سینہ زناں تھے
یعنی ابن حسینؑ آج کہاں آگے کہاں تھے

سردار بھی مظلوم علمدار بھی مظلوم
اسوار بھی مظلوم تھے رہوار بھی مظلوم

عاشورۂ اقلیم شہادت ہو مبارک
اور حشر کو امت کی شفاعت ہو مبارک

تھی فوج حسینی سے عیاں اوج حسینی
قربان جلوس و حشم و فوج حسینی

تھا نور تو اک سن میں کم و بیش اگر تھے
شبیرؑ تو خورشید تھے اور سب وہ قمر تھے

یاں کتنے دنوں قصد قیام شہ دیں ہے
شہ نے کہا تا حشر مقام اپنا یہیں ہے

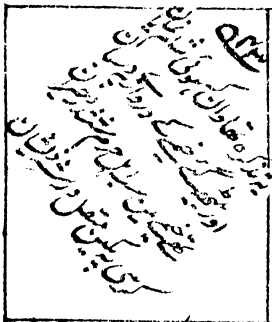

فرمائیے دشمن کو ارادہ ہی کہان کا
سنکر کہا مولا نے کہ گلزار جنان کا

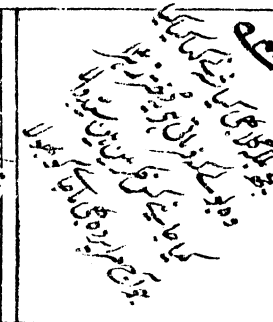

ثابت ہوا بہتر نہیں انجام سفر سے
بھائی کو ابھی سے نہیں پردہ کی خبر ہے

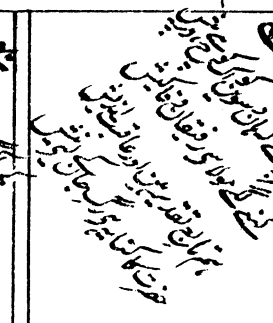

مظلوم برادر کو جو تشویش بڑی تھی
زینب عقب پردہ در و ازہ کھڑی تھی

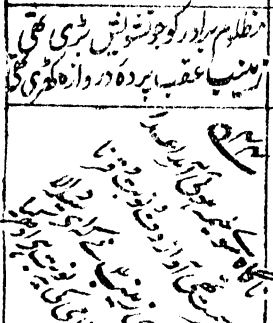

سب کہتے تھے سبزہ ہی ترائی ہے فضا ہے
خیمہ تو بہت خوب جگہ آج بپا ہے

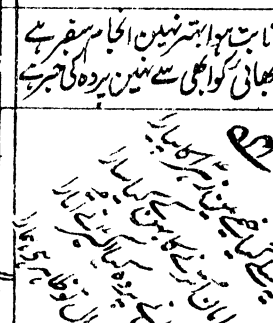

بے پردہ جو ہو جاؤ گی رو رو کے مرو گی
سر کھلنے کا شکوہ مرے لاشے سے کرو گی

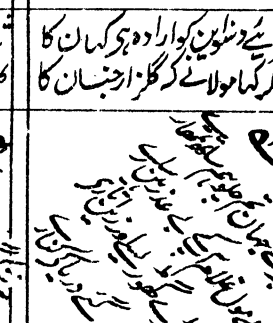

یہ لوگ ہیں پردیسیوں کے لینے کو آئے
پیغام ضیافت ہیں تمھیں دینے کو آئے

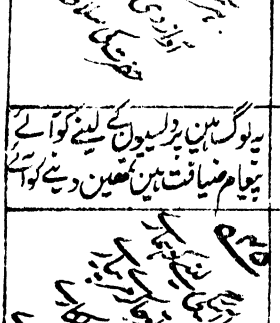

حضرت کو بلاتی ہوا آتی نہیں زینب
خیمہ میں قدم رنجہ بھی کرتی نہیں زینب

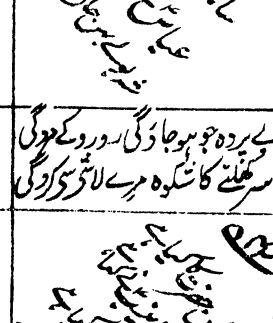

چھن جائے ردا یا میں گرفتار رسن ہوں
میں شکوہ نہیں کرنے کی صابر کی بہن ہوں

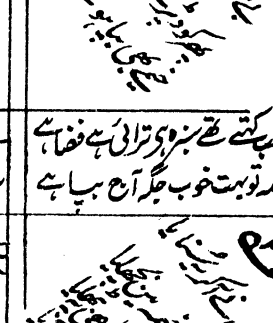

ٹھہرا ہے عمل میں ہی کہ ملک شہ دیں ہے
کیوں قبضہ کیا شہ نے یہ کوثر تو نہیں ہے

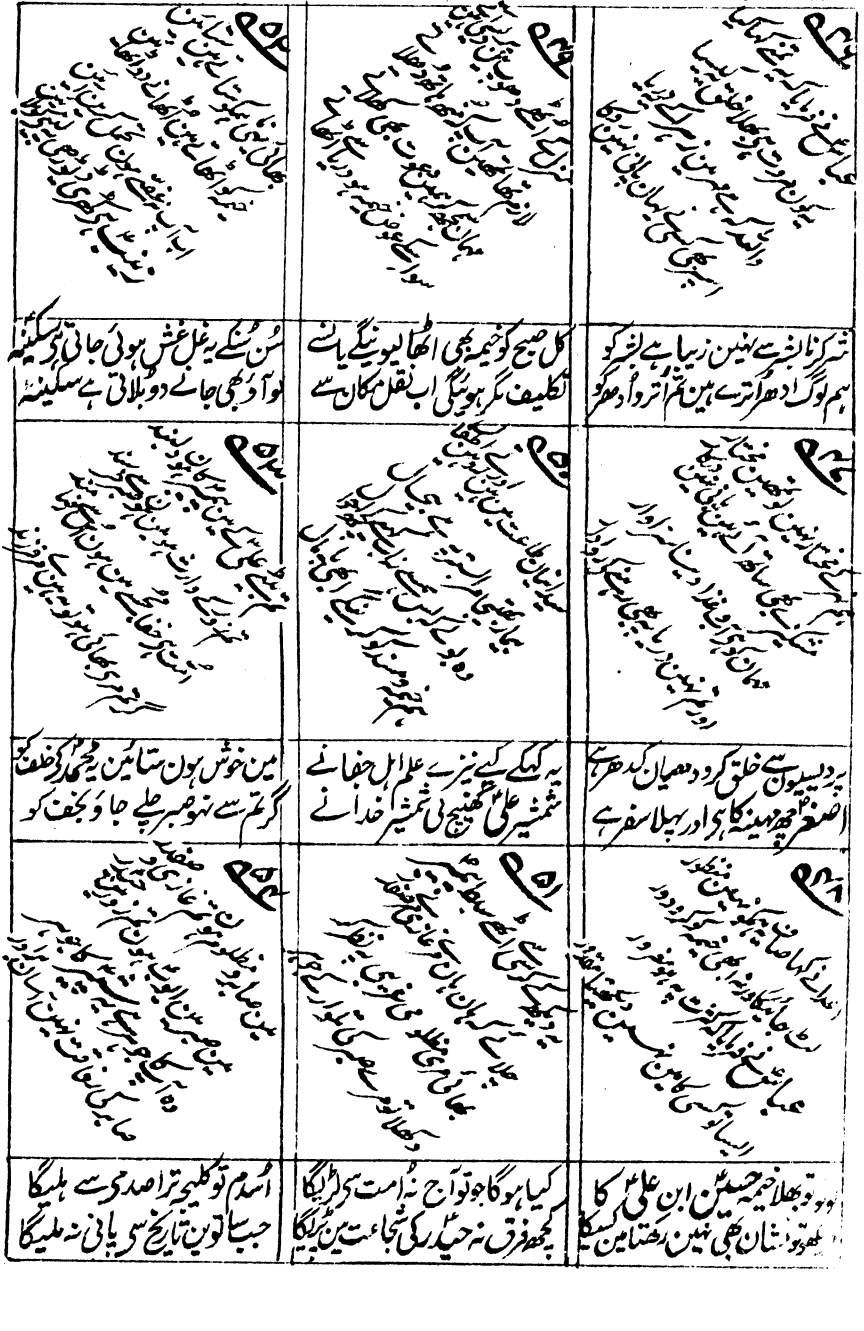

۵۵

عباسؑ تمھاری مجھے فرقت ہے گوارا
لیکن نہیں بربادیٔ بیعت ہے گوارا
اُنکے لیے اکبرؑ کی شہادت ہے گوارا
سب ظلم گوارا ہیں ہر آفت ہے گوارا
دریا پہ اگر شاہ کو قبضہ کیا ہے
کیوں لڑتے ہو کوثر نہیں چھین لیا ہے

۵۶

عباسؑ میں بھر کا پیتے ہیں بیٹی کی شہادت
کی ہو فقط ہی نہ غضب ہے بہ عزا فی ہے آتی
ہے کام مجھے آب سے دریا سے نہ فی کیا
پہ آپ کے فرزند کا دیکھو اٹھانا بیجا
سنتے بھی سنا میں نے بھی جیدر کی دعا ہے
دریا کی نہ لالی لو مری قبر کی جا ہے

۵۷

لشکر نے کیا حق یہ ہے اب پانی کا دشمن
اک بھائی کا بھتیجے ہی پہ یا بیٹے پہ مردن
تم دوست خدا کے ہو کرو دفع یہ دشمن
اٹھو جو گیا خیمہ حرم لوٹ کیا ہے
دیکھو کہ ندا آتی ہے کیا کیا یہ جفا ہے

۵۸

سوتے ہو جو بچوں کو تو فقہ نے جگایا
اور بانو نے گہوارے سے اصغرؑ کو اٹھایا
سب نے ترا اٹھا جو نہ تھا حیف میں پایا
زینبؑ نے ادھر سر کو ادھر سر کو ہلایا
جو یہ بھی اٹھا دیکھ کے اس بے کرم کو
لشکر کہتے تھے دریا نے نہ جانا کہ ہو کم

۵۹

زینبؑ میں کیا شہ نے یہ اے خیمہ برادر
اک رات جو فرزند کی تابش عا شور
آئی نہ نظر عاشور کو مولا سے مسرور
کہتے تھے کہ ہو جائینگے کل رن میں وہ رنجور
خیمہ میں نہ نیچوں کے بھی اک جشن بپا تھا
سامان عزا شوق سے ہر زار لگا تھا

رباعی

کھا نیزہ گرا جو ہیں زمین پر اکبرؑ
بابا پکارے راہ سے منھ پھیر اکبرؑ
بولا تھا عرش سے کہ ہے ہے اکبر گواہ
کہتے تھے حسینؑ جب کہ اکبر اکبرؑ

رباعی

بے جرم و خطا بھی ہم کو مارا مارا
لشکر حسینؑ کے اسکو سارا مارا
قیدی کیا پھر لوٹ لیا اعدا نے
کہتے پھرتا تھا اسکو مارا مارا

رباعی

تکلیف دکھاتا ہے زمانہ ہمکو
دنیا ہے نہ دولت نہ خزانہ ہمکو
اور گردش افلاک سمجھتے ہیں یہ سب
تو پیتا ہے جان سے دانہ ہمکو

رباعی

رومال نہ اشکوں کی جھلکنے پائے
منھ آب کے گرنے سے بھی نہ دھونے پائے
کیا جلد ہوا ماہ محرم آخر
جی بھر کے حسینؑ کو نہ رونے پائے

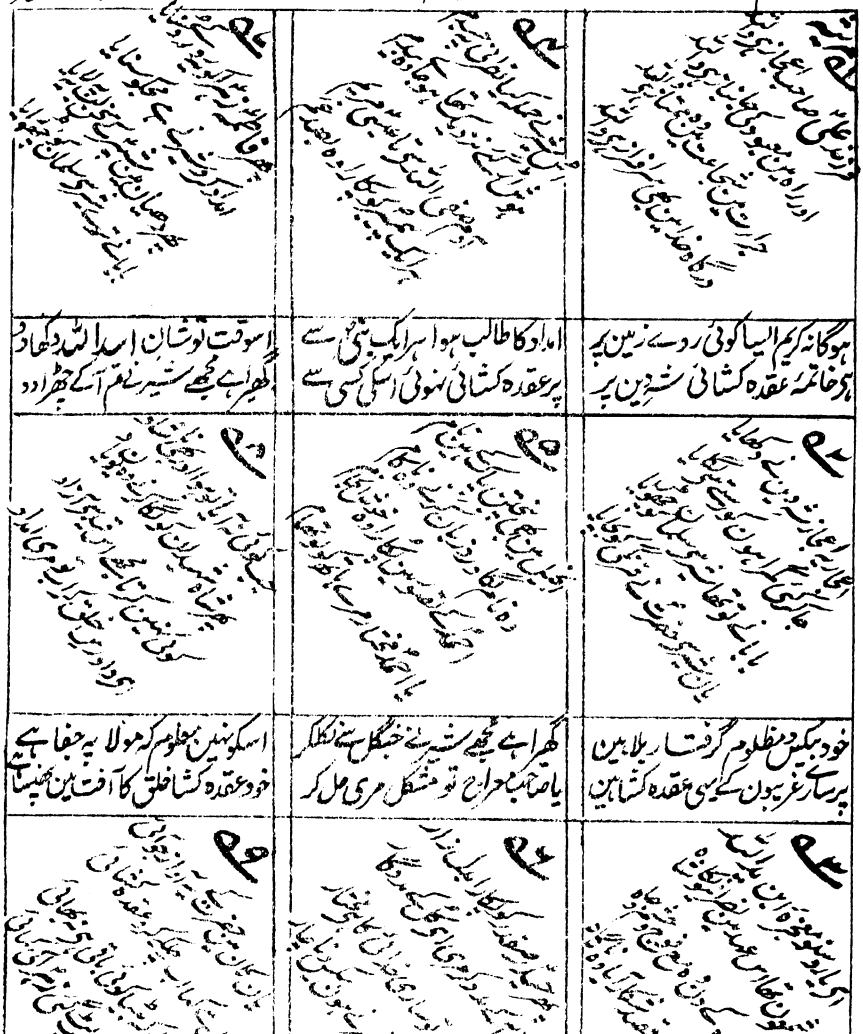

ہو گا نہ کریم ایسا کوئی روے زمین پر
ہے خاتمۂ عقدہ کشائی شہ دین پر

امداد کا طالب ہوا ہر ایک نبی سے
پر عقدہ کشائی نہوئی اسکی کسی سے

اسوقت تو شان اسد اللہ دکھا دو
گھیرا ہے مجھے شیر نے تم آکے چھڑا دو

خود بیکس و مظلوم گرفتار بلا ہیں
پرساے غریبوں کے یہی عقدہ کشا ہیں

گھیرا ہے تجھے شیر نے جنگل سے نکلکر
یا صاحب معراج تو مشکل مری حل کر

اسکو نہیں معلوم کہ مولا پہ جفا ہے
خود عقدہ کشا خلق کا آفت میں پھنسا ہے

لا یا فلک اک دشت میں لشکر سے چھڑا کر
اور شیر نے گھیرا وہاں شمعون کو آکر

پیشہ نہ تمہارا تو موافق کا اسد ہے
یا شیر الٰہی مدد سے وقت مدد ہے

انداز یہ کہتے ہیں حسینؑ ابن علیؑ کو
طاطم نہ کہیں لوط لبن مامونیؑ کو

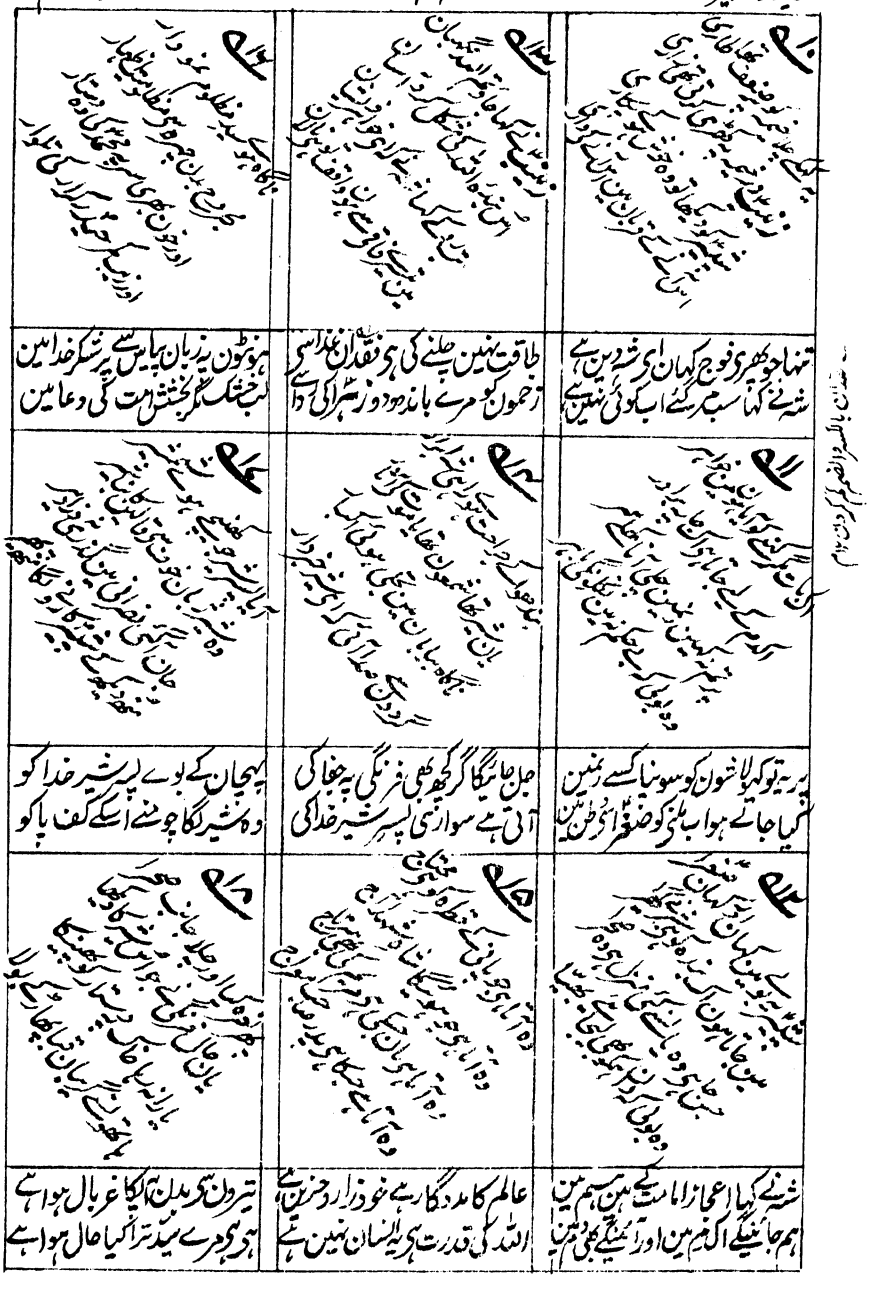

۱۰
[illegible]

۱۱
[illegible]

۱۲
[illegible]

۱۳
[illegible]

۱۴
[illegible]

۱۵
[illegible]

۱۶
[illegible]

۱۷
[illegible]

۱۸
[illegible]

تنہا جو پھری فوج کہان ای شہ دین ہے
شہ نے کہا سب مر گئے اب کوئی نہین ہے

طاقت نہین چلنے کی ہی فقدان غذا سے
زخمون کو مرے باندھو دوپٹہ کی ردا سے

ہونٹون پہ زبان پیاس سے پر شکر خدا مین
لب خشک مگر بخشش امت کی دعا مین

پر یہ تو کہو لاشون کو سونپا کسے زینب
کیا جائے ہو اب ملک کو صغرا ئے وطن سے

جل جائیگا گر کچھ بھی فرنگی پہ جفا کی
آتی ہے سوار اسی پسر شیر خدا کی

پہچان کے بولے پسر شیر خدا کو
وہ شیر لگا چومنے اسکے کف پا کو

شہ نے کہا اعجاز امامت کے ہین ہم مین
ہم جائینگے اک دم مین اور آئینگے بھی دم مین

عالم کا مددگار ہے خود زار و حزین ہے
اللہ کی قدرت ہی یہ انسان نہین ہے

تیرون سے بدن چھلنی ہوا ہے
ہے ہے مرے سید ترا کیا حال ہوا ہے

۱۹
سرتا بقدم خون سے تم اپنے بھرے ہو
کیا درد ہے جو ہاتھ کلیجے پر دھرے ہو

۲۰
جو تجکو ستاتے ہیں عجب انکا بھی دین ہے
کیا فاطمہؑ کی آہ کا ڈر انکو نہیں ہے

۲۱
اے بھائی گلہ کسکا کروں شرم وحیا کی
یہ نانا کی امت نے مرا حال کیا ہے

۲۲
آیا جو یہاں ابن شہنشاہ عرب ہے
یہ فاطمہؑ کے دودھ کی قوت کا سبب ہے

۲۳
خاتون قیامت ہے مدد نہ پہونچی
کیا کان تلک انکے یہ فریاد نہ پہونچی

۲۴
زہراؑ نے اذیت عجب اس روز سہی ہے
اب بھی مرے مقتل کی زمین چھاڑ رہی ہے

۲۵
جلاد مرے قتل کے مشتاق کھڑے ہین
لاشے مری فرزندوں کے مقتل مین پڑے ہین

۲۶
اب چل کے مری شہر کے مختار بنو تم
میرے مرے لشکر کے بھی سالار بنو تم

۲۷
لشکر لیے مقتل مین تری جاؤنگا مولا
مین آل محمدؐ کو بھی لے آؤنگا مولا

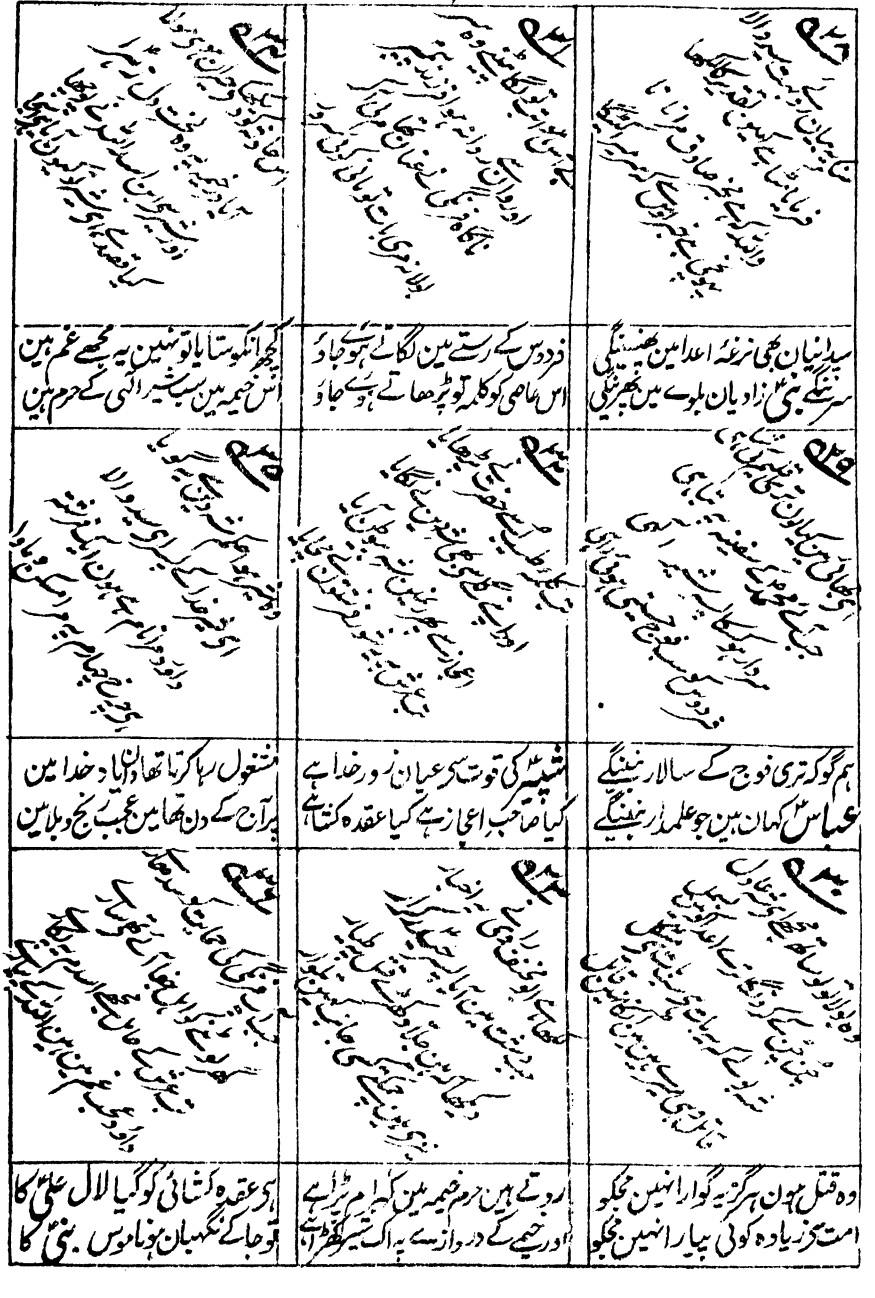

۲۳ سیدانیاں بھی نرغۂ اعدا میں پھنسینگی
سر ننگے بی زادیاں بلوے میں پھرینگی

۲۴ فردوس کے رستے میں لگاتے ہوئے جاؤ
اس عاصی کو کلمہ تو پڑھاتے ہوئے جاؤ

۲۵ کچھ انکو ستایا تو نہیں یہ مجھے غم ہے
اس خیمہ میں سب شیر الٰہی کے حرم ہیں

۲۶ ہم گو کہ تری فوج کے سالار نہینگے
عباسؑ کہاں ہیں جو علمدار نہینگے

۲۷ شبیرؑ کی قوت سے عیاں زور خدا ہے
کیا صاحب اعجاز ہے کیا عقدہ کشا ہے

۲۸ مشغول رہا کرتا تھا الحاد خدا میں
پر آج کے دن تھا میں عجب رنج و بلا میں

۲۹ وہ قتل ہوں ہرگز یہ گوارا نہیں مجکو
امت سے زیادہ کوئی پیارا نہیں مجکو

۳۰ روتے ہیں حرم خیمہ میں کہرام پڑا ہے
اور خیمے کے دروازے پہ اک شیر کھڑا ہے

۳۱ ہے عقدہ کشائی کو گیا لال علیؑ کا
تو جا کے نگہبان ہو ناموس نبیؐ کا

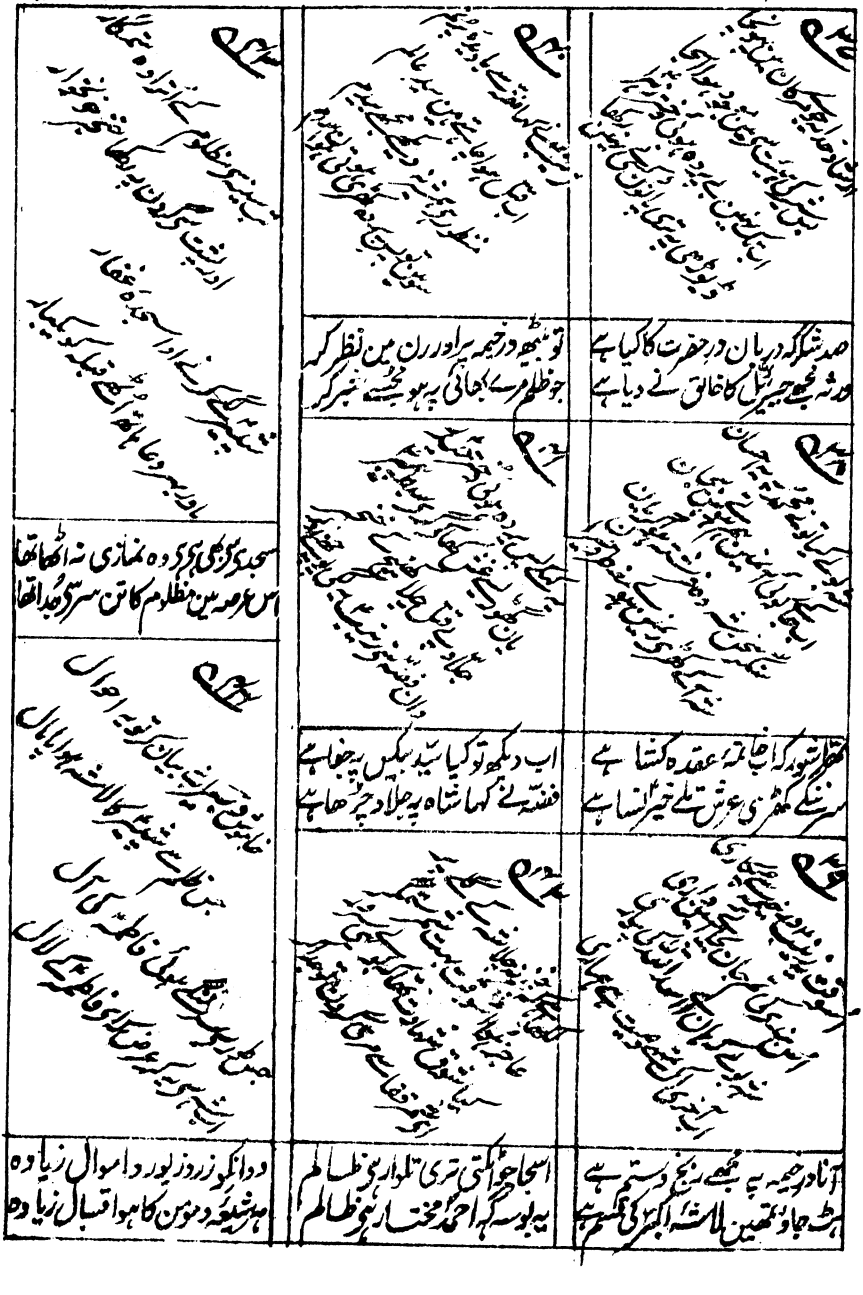

صد شکر کہ دربان درِ حضرت کا کیا ہے
ورثہ مجھے جبریلِ امیں کا خالق نے دیا ہے

تو بیٹھ درِ خیمہ پہ اور رن میں نظر کر
جو ظلم مرے بھائی پہ ہو مجھ سے خبر کر

تھرائے تو کہرام قیامت کا بپا ہے
سر ننگے کٹہری عرش تلے خیر نسا ہے

اب دیکھ تو کیا سیّد بیکس پہ جفا ہے
فضّہ نے کہا شاہ پہ جلاد چڑھا ہے

آنا در خیمہ پہ مجھے رنج دستم ہے
ہٹ جاؤ تمھیں عائشۃ البکر کی قسم ہے

اسجا جو اٹکتی تری تلوار ہو ظالم
یہ بوسہ گہ احمدِ مختار ہو ظالم

سجدہ نہ کبھی ہو کہ وہ نمازی نہ اٹھا تھا
اس عرصہ میں مظلوم کا تن سر سے جدا تھا

دوانکو زر و زیور و اموال زیادہ
ہو شیعۂ دوسن کا ہوا قبال زیادہ

سلام

سلام

۱
بعد اکبر شاہ جی دیر تک بیٹھے رہے
لاش کو جاتے اوسکی دیدہ نم دیکھا کیے

۲
خاک پر گھوڑے سے گر حضرت عباس کے
چشم حسرت آسو مشک و علم دیکھا کیے

۳
ہو غضب سینکا اعدا سے پانی کا سوال
جگا سب اہل جہان دست کرم دیکھا کیے

۴
دیکھ کر اکبر یا حسین ہو تم دیکھا کیے
تیغ اعدا کو علم یا صدر اعم دیکھا کیے

۵
زیر شجر تک یا حضرت کو اکبر کا دھیان
مر گیا میرا جان اور آہ ہم دیکھا کیے

۶
شاہ کچھ زینب سے کہتے تھے زینب شاہ ہو
وقت رخصت دونوں حسرت بہم دیکھا کیے

۷
تن پہ ہاتھ زخم تھے ہر زخم پر پیچانی گئی
اکبر کو بہت ہو ہو کے خم دیکھا کیے

۸
قاسم و عباس و اکبر مر گئے تو شاہ دیں
دیر تک سوئے فلک پر چشم نم دیکھا کیے

قطعہ

۹
زینب دل خستہ کہتی تھی بھائی جان حشر
تم گرا دیئے گئے یاں اور ہم دیکھا کیے

۱۰
غم بہت کھنچے پہ لوگ ہم کو سبھی
قتل سر ور ہوئے ہاں ہم دیکھا کیے

۱۱
قید میں بیکس سے غافل نہ تھے اہل جرم
گاہ چھاتے گاہ پاؤں کا ورم دیکھا کیے

۱۲
مر گئے جو چشم عزت میں یقین ہے اے دبیر
تا ابد وہ سر گزار ارم دیکھا کیے

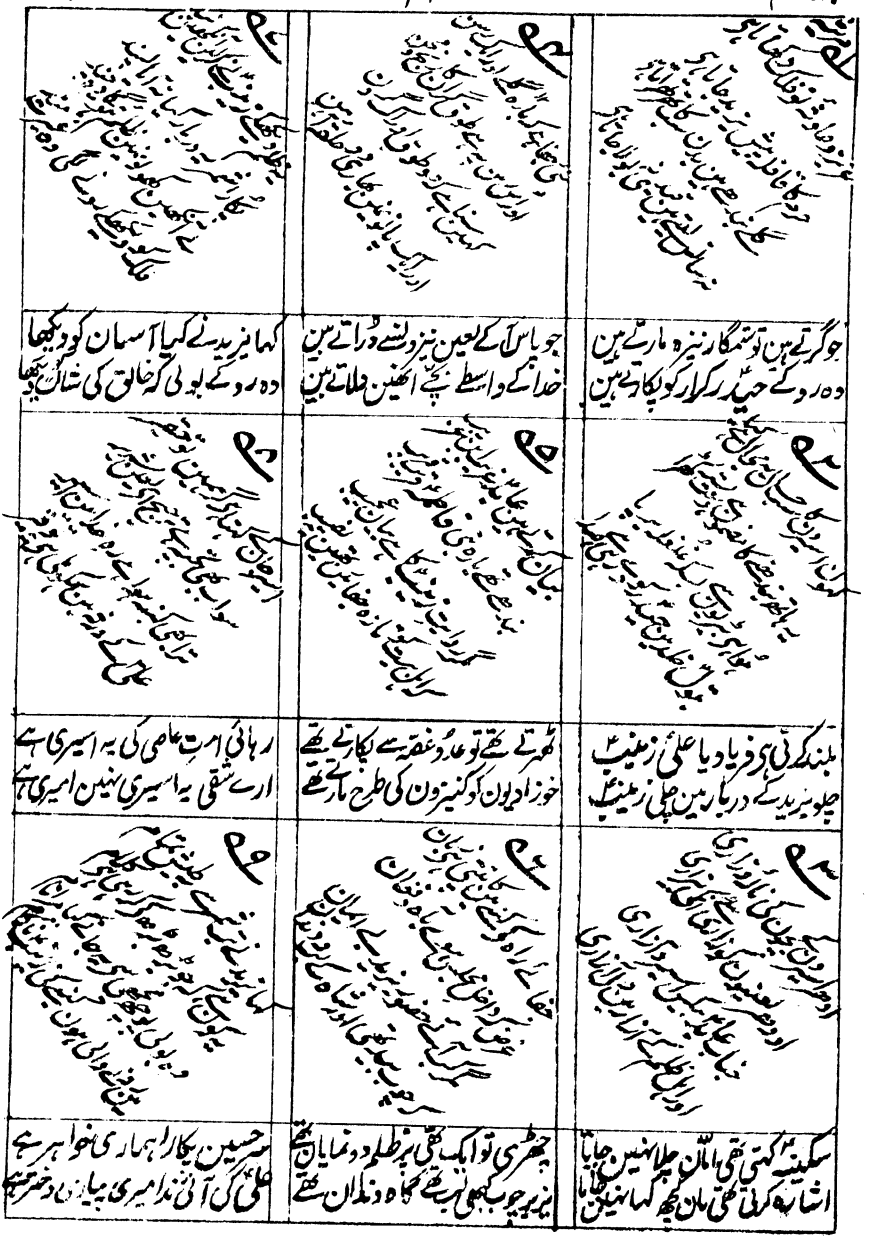

جو گرتے ہیں تو تمکیں نیزہ مارتے ہیں
وہ رو کے حیدرِ کرار کو پکارتے ہیں

جو پاس آ کے لعیں نیزہ دل سے دُراتے ہیں
خدا کے واسطے بچے انھیں ملاتے ہیں

کہا یزید نے کیا آسمان کو دیکھا
وہ رو کے بولی کہ خالق کی شان دیکھا

بلند کرتی ہی فریاد یا علیؑ زینبؑ
چلو یزید کے دربار میں چلی زینبؑ

ٹھہرتے تھے تو عدو غصہ سے پکارتے تھے
خوزادیوں کو کنیزوں کی طرح مارتے تھے

رہائی امتِ عاصی کی یہ اسیری ہے
ارے شقی یہ اسیری نہیں امیری ہے

سکینہؑ کہتی تھی اماں چلا نہیں جاتا
اشارہ کرتی تھی ماں مجھ سے کہا نہیں جاتا

چھڑی تو ایک تھی پر ظلم دو نمایاں تھے
یزید چوب کبھی لب کبھی گہاہ دندان تھے

سر حسینؑ پکارا ہماری خواہر ہے
علیؑ کی آئی ندا میری بیاری دختر ہے

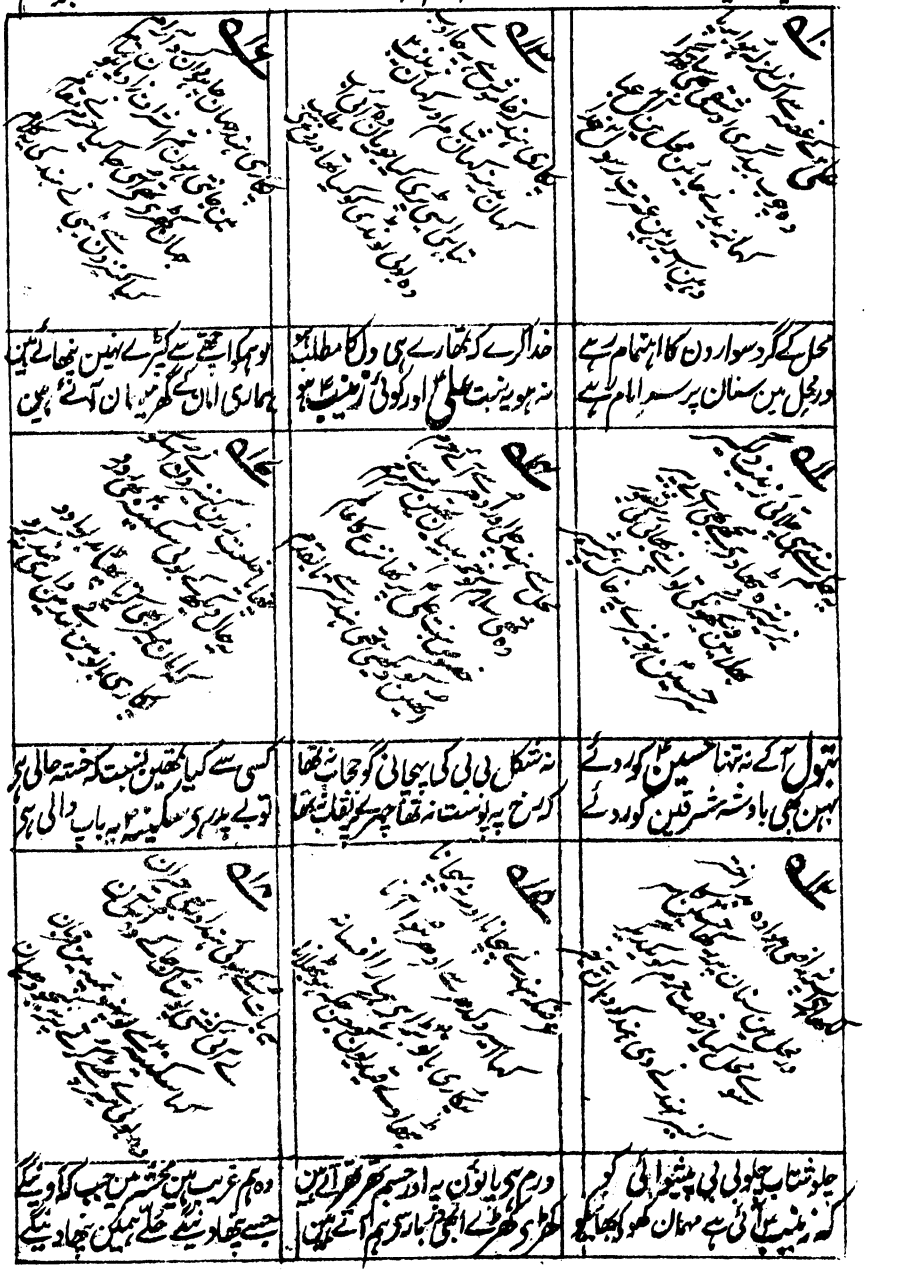

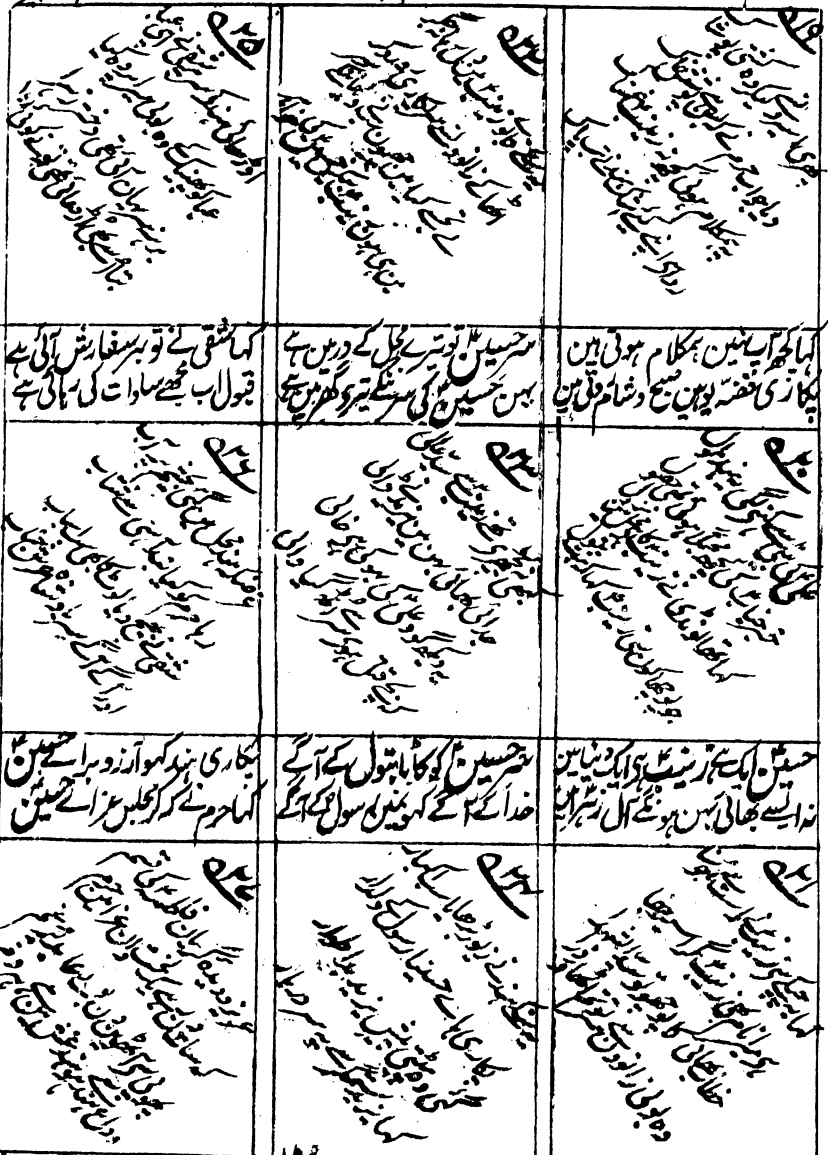

۳۸

دو رویہ بندوق و تیر پیکاں ہوئی صف آخر شکار
سوار جنگل دہوج ہوئے صفدر دو کہسار
پیدل گھوڑے پہ سر بنگلے عماری پہ بیمار
اور آگے آگے گودیں بابا کی خون بھری دستار

دبیر کیا کہوں میں دل پہ جوش غم کا ہے
کہ قتلگاہ میں اب داخلہ حرم کا ہے

قطعہ

اٹھو دامن تو بھر لو اشک غم کے موتیوں سے
فلک پہ نالہ جبر النسا بھی جا پہونچے
برائے بخشش امت مصیبت ہو نے کو
حسین مقتل دشت کربلا پہونچے

رباعی

ہے کشور دل کو فوج غم نے لوٹا
اور شیشہ صبر سنگ غم سے پھوٹا
یہ ماہ رجب وہ ہے کہ اس میں شہ سے
ناناکی حسد بھی مدینہ چھوٹا

۱	۱	۱
عباس کے حضور میں جب ان خواص نے	ہے داغ زخم ایسے کا تیرا میرے جگر پہ	اب ٹھکری آہن کی ہے اور ہاتھ ہمارے
کی عرض طاقت علمداری و دستگاہ	کچھ کہنا ہے مجھسے مجھے آخیمہ کے در پہ	کیا فائدہ جو قید ہو تم سات ہمارے
اٹھے قبول خدمت شاہ شہید کی		
اور بیوہ عباس نے بانو سے یہ کہا		
۲	۲	۲
بانو کی اطاعت میں کہا بسملہ سجادی	ہے ہے یہ کہا اکبر بے سکینہ پہ فدا تھی	
سجاد یہ اکبر پہ سکینہ پہ فدا تھی		
۳	۳	۳
سیدانیوں کے جیسے کے ہیں جب پڑے ہی تھی	دارث نہیں اب ہمپہ خدا جانے کیا ہو	یہ تم نہ کہو ہمسا کہ جدا کرتی ہے بانو
پردہ کیے وہ بانو سے جیس کا کہ تھی	اچھا تو ہے اسوقت نہیں تم سے جدا ہو	جو حق محبت ہے ادا کرتی ہے بانو
۴	۴	۴
لکھا ہے کہ غارت کیا آخر کفار	انیا کوئی اتنا بھی تو محمل سے نہ نکلے	عزت مجھے لازم ہے امان اسکو میں دونگا
تب خیمہ سے نکلا وہ بصد عجز و مدارا	مطلوب جو ہو بیبیوں کا سامنے آئے	بے خوف روا زینب کلثوم کی لونگا
اس خیمہ میں ہے بیبی سکینہ عباس کی	کیا جانے ہیں کیا حال میں کیا وقت ہے کیا ہو	آفت ہے مصیبت ہے اسیری ہے بلا ہے
واللہ ہو بیبی سکینہ عباس کی ہو نا		تم چھوڑ دو اب ہمکو ہمارا بھی خدا ہے
۵	۵	۵
حسن کی ہے بیوہ کو پیہ رو رو کے پکارا		اسوقت مصیبت میں تباہی میں حرم ہیں
عباس کی بیوہ کو پیہ رو رو کے پکارا		ہر وقت ملاقات ہی تم یہی ہم ہیں
۶	۶	۶

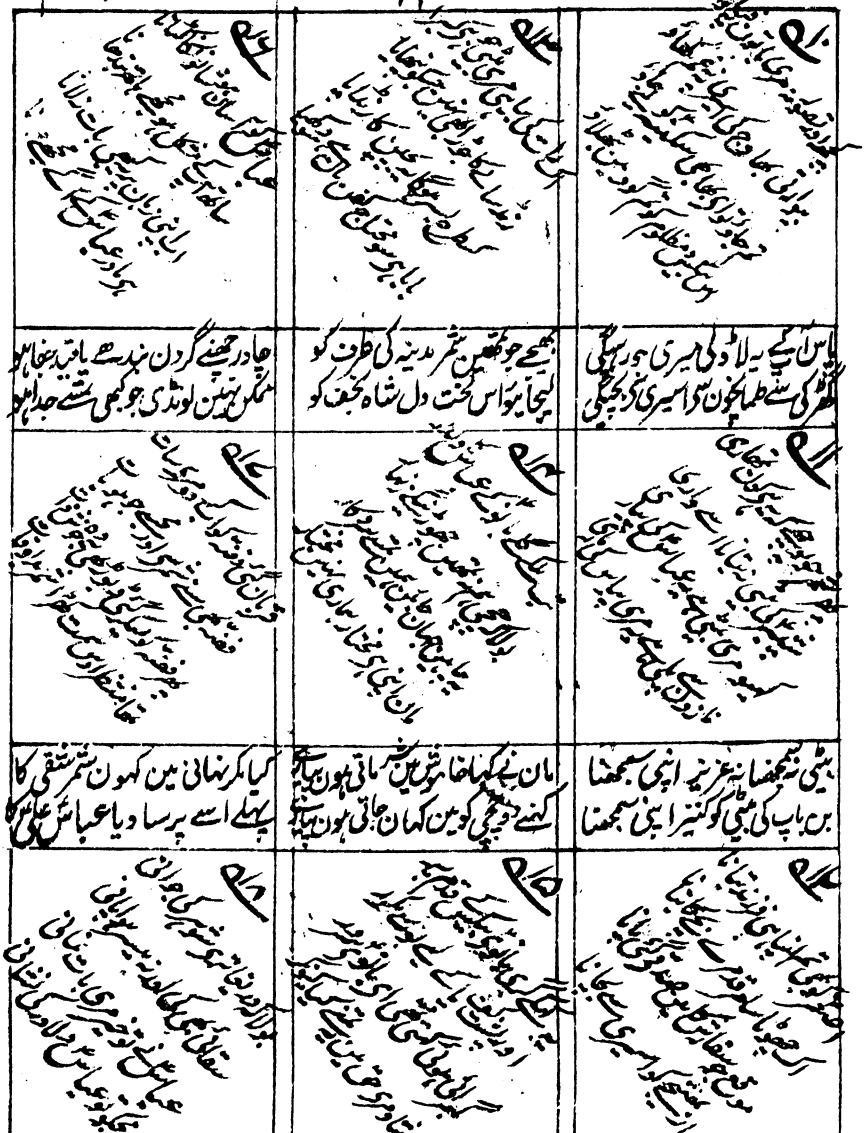

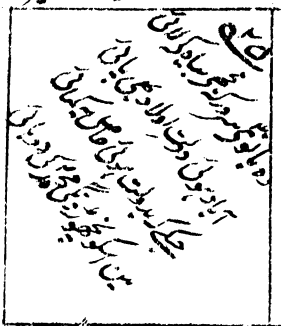

لاوے مجھ جو تیرا اتا نہ ہو حرم میں
اب سند شبیرؑ جلیگی کوئی دم میں

دل ہلتا تھا تن کانپتا تھا رنج و تعب سے
کچھ بات نہ کہہ سکتی تھی اغصہ کے سبب سے

ہی مٹر ہی لاکھ مصیبت میں گھر دمیں
پھر جا خدا کے مجھسے جو یا نو ہی پھر وں میں

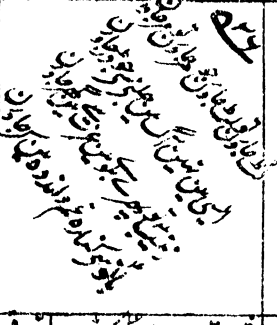

بانو نہ کفن دے سکے فرزند نبیؐ کو
پردہ نہ لوکر لاشۂ عباسؑ علیؑ کو

یہ تو نہ سمجھنا کہ علمدار نہیں ہے
واللہ مری روح سکینہؑ کے قرین ہے

شوہر تو ہوا بانو کے شوہر پہ تصدق
بیٹا مرا لاش علی اکبرؑ پہ تصدق

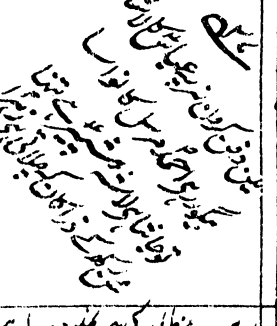

سر واسکو مزاحم کوئی اب ہو نہ سکیگا
شبیرؑ کے لاشے پہ کوئی رو نہ سکیگا

جنت میں بھی بے انکے گوارا نہیں رہنا
کچھ ہو یہیں مرنا ہیں جینا یہیں سہنا

ہی مرے مظلوم کی جو رمیں صدا ہے
واللہ کہ یہ فاطمہ مشغول بکا ہے

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

پھر لوٹ لو بیخوف و خطر خیمہ مین سب کو
بے پردہ کرو بردہ نشینان عرب کو

جھولے سے جو اصغر کے صدا ہوتی تھی یا لو
چھاتی کے تلے جھولا تھا اور روتی تھی یا لو

اللہ کرے صاد کرین شاہ شہدان
ہر دم مری امداد کرین شاہ شہدان

بانی کو ترستا ہے یہان کنبۂ نبی کا
دو دن فاتحہ شربت پہ مین عباس علی کا

دی بانی سکینہ کو اسے پیاس بڑی ہے
بس فاتحہ عباس دلاور کا یہی ہے

زینب کا یہ عالم تھا کہ بیہوش پڑی تھی
بانو کی یہ حالت تھی کہ خاموش کھڑی تھی

گھر مین ہے لگی آگ بجھاتے نہین بابا
دم میرا نکلتا ہے اور آتے نہین بابا

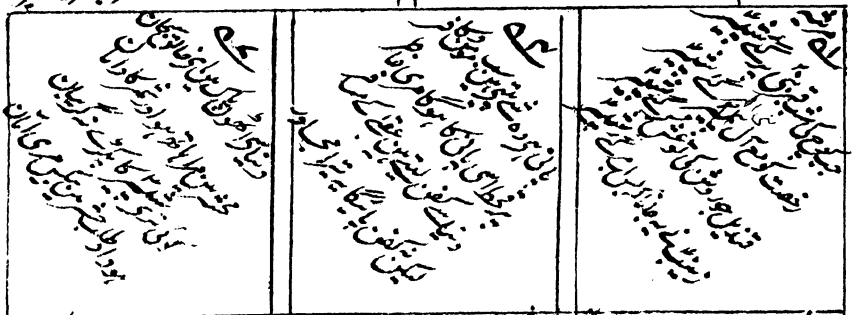

تھی غش میں ندا ہم اسی حسرت میں مریں گے
اب روشنی اس قبر پہ کاہکو کریں گے

کس شخص کو مرقد پس مردن نہ ملیگا
اے قبر حسینؑ ہمیں مدفن نہ ملے گا

گردن پہ مری مظلمہ ہووے نہ کسیکا
باقی رہے امت پہ قصاص آل نبی کا

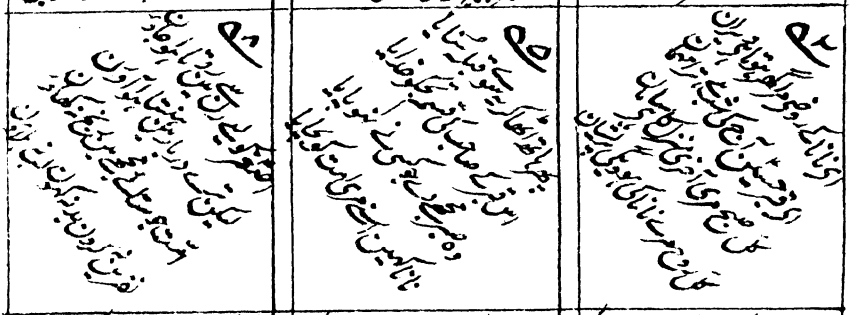

اے قبر میں دکھ پاؤنگا پردیس میں جاکر
تو شق ہو تو ماتا سے لپٹ جاؤں میں آکر

وہ صلح علا کر تو حسینؑ ابن علیؑ کو
سب ظلم سہائیں نہ سناؤں میں کسی کو

اصغر کو جو پانی نہ دیں میں کچھ نہ سزا دیں
اکبرؑ کو جو بسمل کریں میں انکو دعا دوں

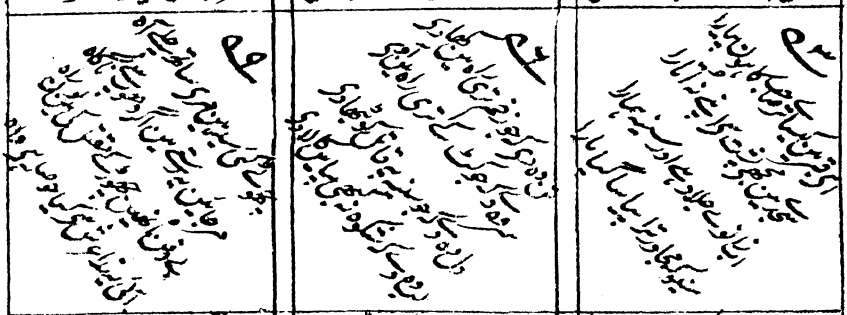

تیری تو ملاقات کی یہ رات ہی باقی
پھر حشر و گردن کی ملاقات ہی باقی

دنیا سے ندا ای خالق قہر اٹھوں میں
مظلوم کا زندہ ہوں مظلوم اٹھوں میں

شبیرؑ تجھے کام ہے خوشنودی رب سے
رتبہ تجھے ہم دینگے سوا تیری طلب سے

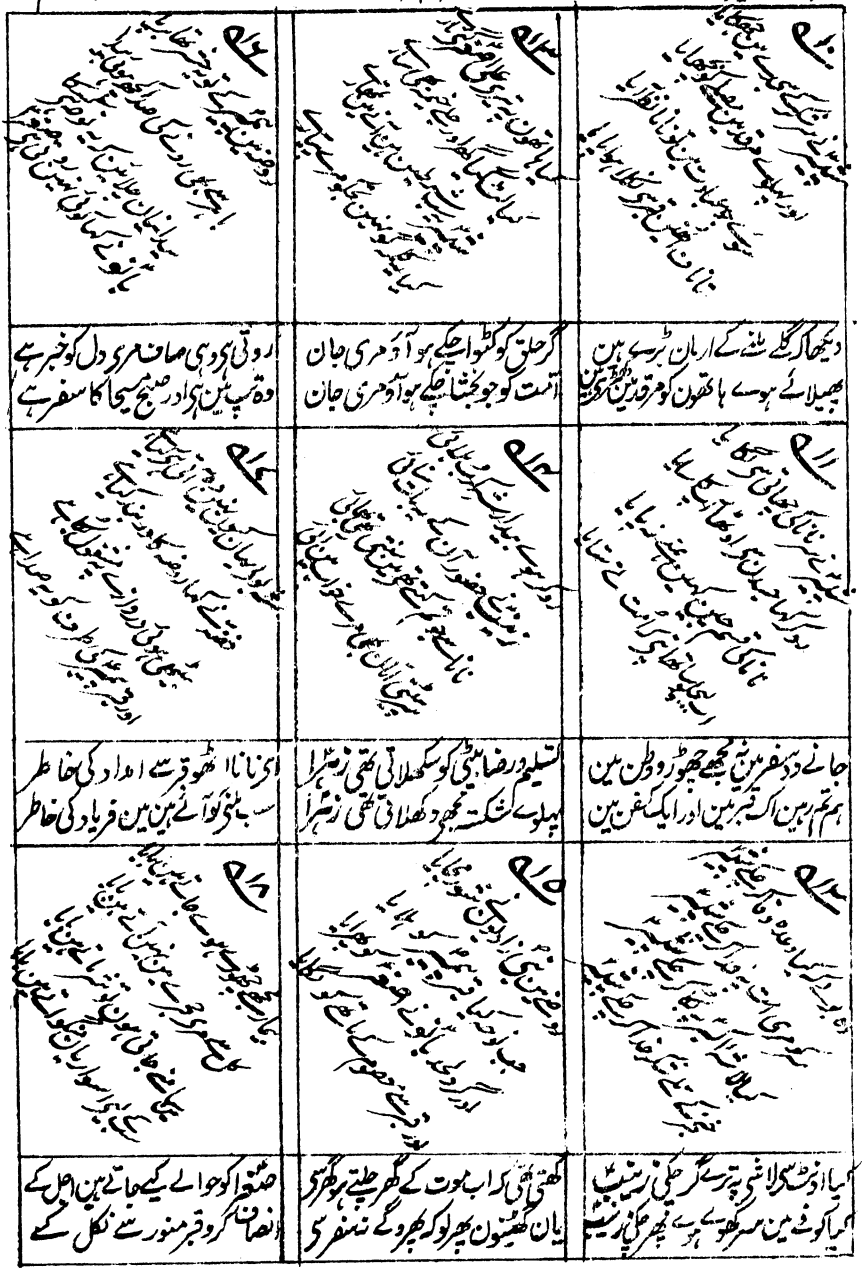

۱۰
دیکھا کہ گلے ملنے کے ارمان بڑے ہیں
پھیلائے ہوئے ہاتھوں کو مرقد میں دھرے ہیں

۱۱
جانے دو سفر میں نہ مجھے چھوڑ وطن میں
ہم تم رہیں اک قبر میں اور ایک کفن میں

۱۲
کیا اڑ کے سدا شمع پہ گرتی نہیں زینبؑ
کیا کوفے میں سر کھولے ہوئے پھرتی نہیں زینبؑ

۱۳
گر حلق کو کٹوا چکے ہو آؤ مری جان
اُمت کو جو بخشا چکے ہو آؤ مری جان

۱۴
تسلیم و رضا بیٹی کو سکھلاتی تھی زہراؑ
پہلوئے شکستہ مجھے دکھلاتی تھی زہراؑ

۱۵
کہتی تھی کہ اب موت کے گھر چلتے ہو گھر کو
یاں گھیتوں پھرلو کہ پھرو گے نہ سفر کو

۱۶
روتی ہو وہی صاف مری دل کو خبر ہے
وہ تپ میں ہیں اور صبح مسیحا کا سفر ہے

۱۷
اے نانا اٹھو قبر سے امداد کی خاطر
سب بیبیاں آئے ہیں میں فریاد کی خاطر

۱۸
صغراؑ کو حوالے کیے جاتے ہیں اجل کے
انصاف کرو قبر منور سے نکل کے

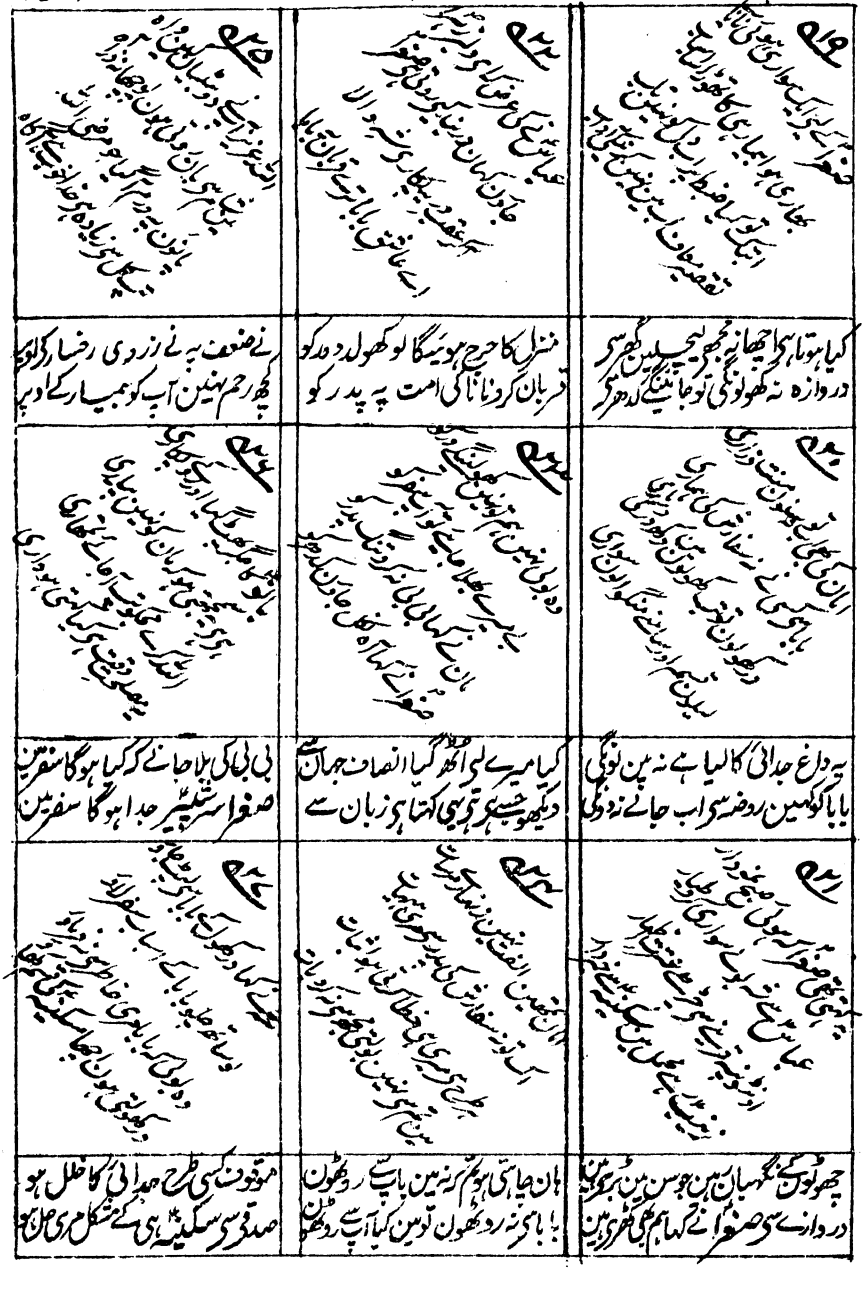

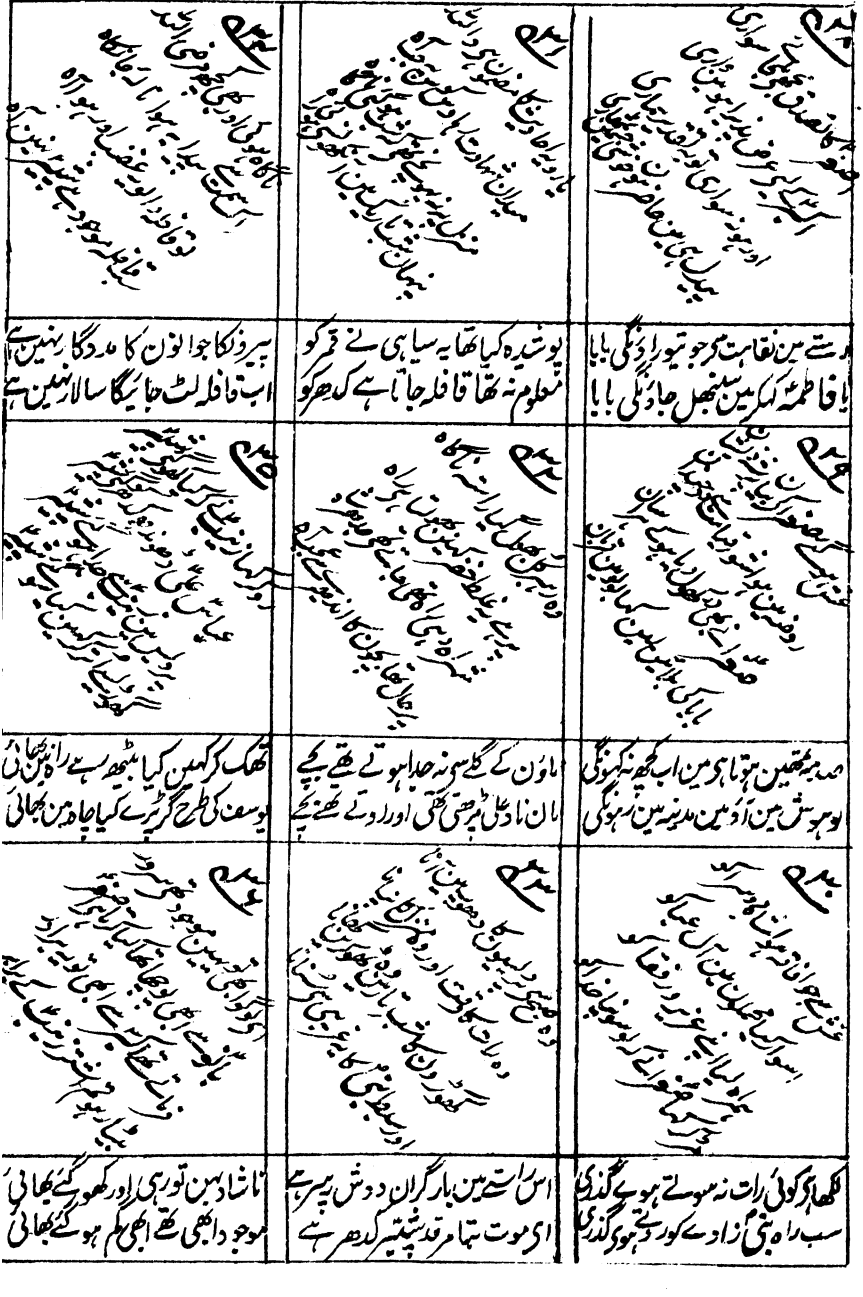

رستے میں نقاہت مری جو تو پاؤنگی بابا
یا فاطمۂ گھر میں سنبھل جاؤنگی بابا

پوشیدہ کیا تھا یہ سیاہی نے قمر کو
معلوم نہ تھا قافلہ جاتا ہے کدھر کو

پیر زنکا جوانوں کا مددگار نہیں ہے
اب قافلہ لٹ جائیگا سالار نہیں ہے

صدمہ مجھے ہوتا ہے میں اب کچھ نہ کہونگی
بیہوش میں آؤں میں مدینہ میں رہونگی

ماؤں کے گلے سے نہ جدا ہوتے تھے بچے
ماں ناقہ پہ چلاتی تھی اور روتے تھے بچے

تھک کر کہیں کیا بیٹھ رہے راہ میں بھائی
یوسف کی طرح گر پڑے کیا چاہ میں بھائی

لکھا ہے کوئی رات نہ سوتے ہوئے گذری
سب راہ بی بی زادے کو روتے ہوئے گذری

اس رات سے میں بار گران دوش پہ سر ہے
اے موت تہا مرقد شبیر کدھر ہے

ناشاد ہیں تو ہی اور کھو گئے بھائی
موجود ابھی تھے ابھی گم ہو گئے بھائی

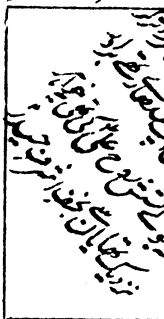

کیوں چھوڑ دیا پہلوے سلطان زمن کو
کل تو سمجھی تم دولو کو بھجوا دوں وطن کو

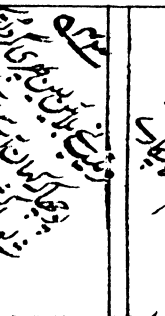

عباس کہیں رستے میں پائیں نہ دشمن کو
اللہ کرے لے ہی کے آئیں شہ دین کو

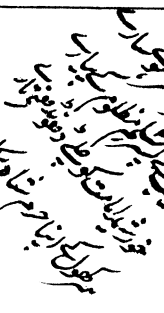

آئی تھی ندا کاہیکو اب ہوگا آنا
شبیرؑ مری قبر پہ ہوتے ہوئے جانا

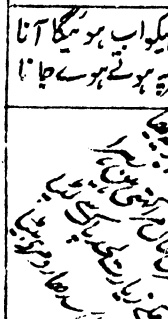

لو اب بھی خبر لاؤ حسینؑ ابن علیؑ کی
ورنہ کبھی صورت بھی نہ دیکھو نگی کسی کی

سب لوگ سر کٹ جائیں ادھر اور ادھر کے
اب اپنے برادر کو میں ڈھونڈوں گی اتر کے

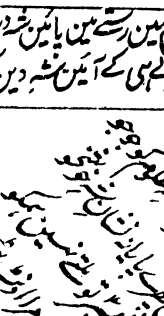

زینبؑ بھی ہی تھیں ڈھونڈتی کھولے ہوئے سر کو
یہ سنکے میں روتا ہوا چھوڑ آیا پدر کو

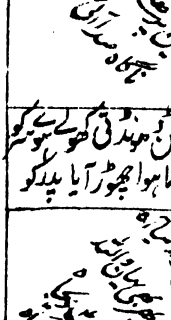

نیچوں سے خبردار رہو جاتے ہیں ہم بھی
آگے قدم میں بہیں ہو نگے سلطان امم بھی

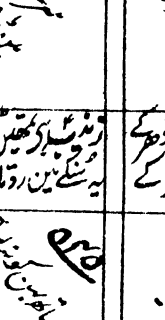

ہنسکر کہا زینبؑ نے لو بھیا مرے آئے
جلائی سکینہؑ کہ لو بابا مرے آئے

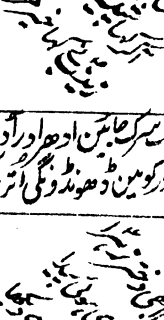

مر جاؤنگا میں اکبرؑ دعباسؑ نہ ہونگے
تب کیا کروگی جبکہ یہ سب پاس نہ ہونگے

رباعی

القصہ ہوئی صبح گئی شب کی سیاہی
حضرت طرف منزل مقصد ہوئے راہی
جب کرب و بلا پہنچے تو زینب سے یہ بولے
بھتیجی ہوئی بجھن یہ پیاس کی منزل ہی

خاموش دبیر آگے نہیں تاب رقم ہے
حالِ شبِ عاشور قیامت ہی ستم ہے

رباعی

عابد تھے بیمار صبح ہوتے روئے
جب جاگے روئے جبکہ سوتے روئے
چالیس برس پدر کو روئے اب یاں
رخسار بھی گل گئے تھے روتے روتے

رباعی

جب گھر کی بی بی کا خیال آتا ہے
صاحب زادوں کو افسوس یہ کمسن آتا ہے
سر تو نیزے پہ چڑھا لاش بھی بے گور و کفن
ایسی بے کسی میں لب بھی نہ دل آتا ہے

۱
اے وہ کہ تیرے نطق کو سبحہ سے ربط ہے
اے وہ کہ تیری یاد کو سجدہ سے ربط ہے
اے وہ کہ تیری فکر کو مسند سے ربط ہے
اے وہ کہ تیرے ذکر کو منبر سے ربط ہے

۲
تا راز خفی نظر کے فقروں سے جلی ہو
مصرع سے ہویدا اثر ناد علی ہو

۳
واجب ہے ہر مرشد جبریل امیں ہے
اے فاطمہؑ اسوقت وضو تجکو نہیں ہے

۴
سلمان کا اعزاز سلیمانؑ سوا تھا
وہ مرتبہ دیکھا کہ نہ دیکھا نہ سنا تھا

۵
اللہ اللہ
جانے کوئی کیا قدر شہ عقدہ کشا کو
پہچانا خدا نے اسے اور اسنے خدا کو

۶
قرآن میں کہاں جمع تمام اسکی ثنا ہے
اس مصحف ناطق نے اسے جمع کیا ہے

۷
اکستاج مکلل بجواہر تو ہے سر پر
اور نور برستا ہے رخ رشک قمر پر

۸
آگاہ سراسر کیا حیدرؑ کے نشاں سے
اک نام علیؑ کا نہ لیا اپنی زباں سے

۹
تفسیر ہر اک آیہ میں ہے شان علیؑ کی
تفسیر سلیمان ہے سلمان علیؑ کی

۱۰
روزہ کا نہ حج کا نہ عبادت کا صلہ ہے
یہ جید رصفدر کی محبت کا صلہ ہے

۱۷

بجز علیؑ کون ضدا کا ہوا ہے جو یوسف
بجز علیؑ کسی کو نہیں یہ بازار کا رتبہ
بجز علیؑ کسی کو نہیں یہ منصب و مرتبہ
بجز علیؑ کسی کو نہیں یہ زیبا فر و زیور

کہتے تھے پیمبرؐ بھی جناب احدی مین
یارب مجھے کہدے تو کہون تجھ کو علیؑ مین

۱۸

کھلتا ہے جو اسرار علیؑ اور کسی پر
دنیا ہی سے کرجاتا ہے ایمان وہی پر
وہ وقت ہی ایسا ہے کہ ایمان وہی پر
وہ وقت ہی ایسا ہے کہ آواز علیؑ مین

نے نطق علیؑ نے لب اعجاز علیؑ ہے
پردے مین علیؑ تو نہین آواز علیؑ ہے

۱۹

ہے ذکر علیؑ ہی سے ہر اک ذکر کا آغاز
ہے نام علیؑ ہی سے ہر اک نام کا اعزاز
ہے وصف علیؑ ہی سے ہر اک وصف کا انداز
ہے ذکر علیؑ ہی سے ہر اک ذکر کا آغاز

کافی یہ کف دست ہی ہر بندۂ رب کو
کرتا ہون عطا رزق اسی ہاتھ سے سبکو

۲۰

قسمت ہی سے ہوتا ہے جسے حب علیؑ حاصل
ہوتا ہے اسی کو یہ شرف یہ ہنر کامل
ہر بار کرے نعت علیؑ کا وہ مسلسل
ہر بار جب علیؑ کی ثنا کا ہو مرا دل

مومن وہ ہے جسکو کہ محبت ہے علیؑ کی
جو تیری نبوت سو امامت ہے علیؑ کی

۲۱

سن میری زبانی تو صدا میرے ولی کی
مشاہد ہے یہ آواز زبان حق ہے علیؑ کی
ہاتھون ہی سے ہوتی نہ فریب اس کو عطا ہے
اور سب کو ہے آواز علیؑ غالب و حاوی

کرتا ہون ادا شکر عطائے ازلی کو
پہچانا ید اللہ کو اور جانا علیؑ کو

۲۲

ہر چند کہ ہے ذکر علیؑ ذکر خدا کا
ہر چند کہ ہے وصف علیؑ وصف خدا کا
ہر چند کہ ہے نام علیؑ نام خدا کا
ہر چند کہ ہے ورد علیؑ ورد خدا کا

باہر جو محمدؐ تھا تو پردے مین علیؑ تھا
اک راز خفی حق کا تھا اگر راز علیؑ تھا

۲۳

کیا دیکھتے ہین دست زبردست علیؑ ہے
ناخن وہی پنجہ وہی انگشت وہی ہے

آگاہ اس اقرار سے سب صاحب دل ہین
گر حب علیؑ ہے تو یہ سب جرم بحل ہین

۲۴

ہے نام علیؑ ہی سے ہر اک نام کا رتبہ
ہے ذکر علیؑ ہی سے ہر اک ذکر کا رتبہ
ہے وصف علیؑ ہی سے ہر اک وصف کا رتبہ
ہے ذکر علیؑ ہی سے ہر اک ذکر کا رتبہ

اعداد کو کیا ہون اگر جمع و ضرب دون
یا کیف دریا سے فزون جلف حباب دون

۲۵

ہے نام علیؑ ہی سے ہر اک نام کا رتبہ
ہے ذکر علیؑ ہی سے ہر اک ذکر کا رتبہ
ہے وصف علیؑ ہی سے ہر اک وصف کا رتبہ
ہے ذکر علیؑ ہی سے ہر اک ذکر کا رتبہ

اعداد کو کیا ہون اگر جمع و ضرب دون
یا کیف دریا سے فزون جلف حباب دون

۱۹

کہو اب میں جیتا کہ کیونکر پھروں
جلاتے ہیں لاشہ کہ خاکستر اڑوں
خلائق کہیں نام علیؑ لے چلے
خدا کو جو دیکھا تو دیکھا کیے

۲۰

کیا حشر میں دکھلائیگا منھ حق کے ولی کو
فرزند کے ہمراہ سر عباسؑ علیؑ کو

۲۱

کہتا ہے ابھی شیر مگر شیر خدا ہے
یہ شیر خدا ہے یہی شمشیر خدا ہے

۲۲

مشہور جہاں جنگ کا اسباب تھا اُس کا
بے مثل سپر نیزہ بھی نایاب تھا اُسکا

۲۳

لینا سپر اُسکی مجھے کب مدّ نظر ہو
جب لغزش پہ محبوب خدا جائے سپر ہو

۲۴

مانند زرہ سب کا نگہبان علیؑ ہے
حیدرؑ زرہ فوج رسولؐ عربی ہے

۲۵

امت نے جو شبّیرؑ کا سر کاٹ لیا تھا
لاشے کو برہنہ کیا پامال کیا تھا

۲۶

شرمندہ علیؑ رہ گئے سر اپنا جھکا کے
پرحق سے کچھ آہستہ کہا لب کو ہلا کے

۲۷

تم سب کو رہ فقر میں ثابت قدمی ہے
یاں خوان کرم میں نہیں بخشش کی کمی ہے

۲۳۱

مملو طرب سے بلور سے ظرف طبق آیا
بھوکوں کے لیے ہدیۂ درگاہ حق آیا

۲۳۲

رکھا دہن شیر خدا میں جو رطب کو
استادہ نبی ہو کے جھکے سجدۂ رب کو

۲۳۳

طاقت ہے بھلا یہ بھی رسول دو سرا کی
تعظیم نہ بندہ کرے آواز خدا کی

۲۳۴

بھیجا رطب تر طبق خشک پہ ہم نے
اے بار خدا یہ بھی ترے خوان کرم میں

۲۳۵

اور رو دہنیا دمر یا کا کیا تھا
میکال و سرافیل نے بھی ساتھ دیا تھا

۲۳۶

اللہ یہ توقیر علی ہیں خدا ہے
سو شکر کے سجدے جو کروں میں تو بجا ہے

۲۳۷

جس لب کے لیے یہ رطب ہدیۂ رب ہو
سو چوب تو ہو بید کی اور آہ یہ لب ہو

۲۳۸

حوران بہشتی نے تجھے ملکے دعا دی
غرفوں سے ہنیا دمر یا کی صدا دی

۲۳۹

پڑ ہے سپہ ستم دیکھو ملجم کے پسر کا
زخمی کیا سید احمد مختار کے سر کا

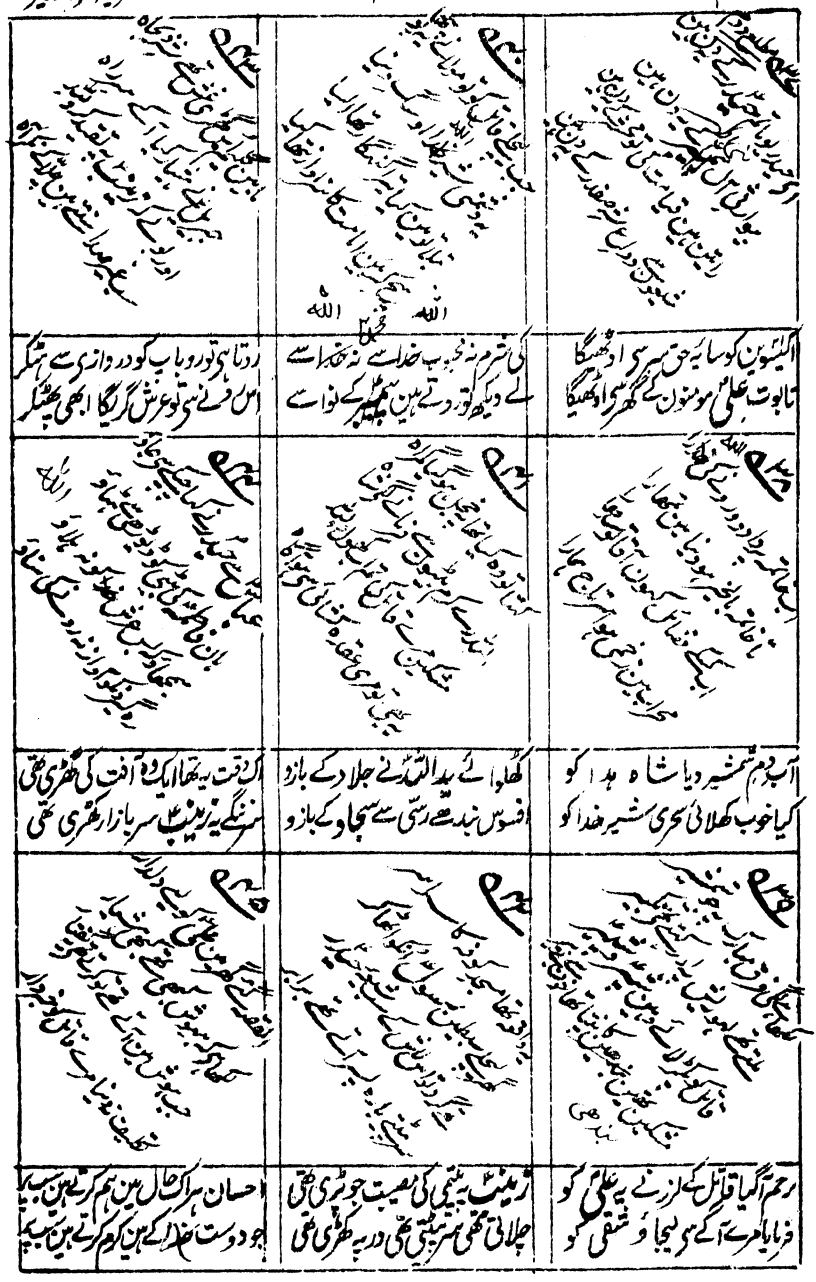

اگلیوں کو سایہ حق سے ادھیگا
تابوت علی مومنوں کے گھر سے اوٹھیگا

ی ترم نہ خوب خدا سے نہ خدا سے
لے دیکھ تو روتے ہیں پیمبر کے نواسے

روتا ہی تو رو باپ کو دروازے سے ہٹکر
اس فرنے سے تو عرش گریگا ابھی پھٹکر

آب دم شمشیر دیا شاہ ہدا کو
کیا خوب کھلائی سحری شیر خدا کو

کھلوائے ید اللہ نے جلاد کے بازو
افسوس بندھے رسی سے سجاد کے بازو

اک وقت یہ تھا ایک وہ آفت کی گھڑی تھی
سنگینے یہ زینبؑ سر بازار کھڑی تھی

رحم آگیا قاتل کے لرزنے پہ علی کو
فرمایا مرے آکے سہ لیجا و شقی کو

زینبؑ یتیمی کی مصیبت جو بڑی تھی
چلاتی تھی سر پیٹتی تھی در پہ کھڑی تھی

احسان ہر اک حال میں ہم کرتے ہیں سب پر
جو دوست خدا کے ہیں کرم کرتے ہیں سب پر

اللہ

۴۹

جب فوج حسینؑ کی ہوئی تاراج سر بسر
فرمانروا حرم کے ہوئے قید میں اسیر
زینبؑ کے ساتھ سر پہ ردا تھی نہ پاؤں میں
پا تھا برہنہ سر کا کھلا تھا ہر ایک بال

۵۰

ہمصوت و ہمنشان شہ قلوشکن تھا
کیا میں نہ سزاوار غلامی حسنؑ تھا
تیرا سا مقدر کوئی لائیگا کہاں سے
تو بھائی حسینؑ و حسنؑ افضل ہے جہان سے

۵۱

وہ درد ہے دلمیں کہ افاقہ نہیں بابا
ان سب کا ہے آقا مرا آقا نہیں بابا
تسپیر مرا فخر ہے عزت ہی شرف ہے
تو میرا خلف ہے یہ پیمبرؐ کا خلف ہے

۵۲

ہر چند ہے بسمل سے شمشیر سے ہوتا
پر تم تو نہ غافل مرے شبیرؑ سے ہونا

۵۳

میراث کی خواہش ہے نہ در شرکی طلب ہے
پر بھائیون میں میری حقارت تو غضب ہے

۵۴

کس دن رسیدہ کی یہ فریاد و بکا ہے
یہ تو مرے عباسؑ کے رونے کی صدا ہے

۵۵

لاؤ اُسے جسپر کہ فلک ظلم کرے گا
سر جسکا اسی کوفہ مین نیزے پہ پھرے گا

۵۶

شبیرؑ سے ہونا پر تم تو نہ غافل مرے شبیرؑ سے ہونا

۵۵

وہ دونوں برادر جو گلے مل کے ہیں بارے
شبیرؑ نے فرمایا سنو اے مرے پیارے
ہے شرط کہ ناناسے جو انداز ہمارے
عباسؑ بھی آواز لگا دیں یہ ہمارے

کیا کیا نہ اطاعت یہ ترا بھائی کریگا
اکبر تری بیٹی کی یہ سقائی کریگا

۵۶

لو منہ دوا اکبر خونخوار کو یہ سن کر
ہاتھوں کو اٹھا بیٹھے ہوئے آپ سے باہر
تھرا کے گرا لاش پہ وہ ہیبتی اژدہر
شبیرؑ کا دل دفن ہے واحسرت و درد ا

جلاد نے شبیرؑ کے مددگار کو مارا
داماد نبی حیدر کرار کو مارا

۵۷

کس منہ سے کہوں میں یہاں آئی ہے سکینہ
دیکھو ہے ارے حسین و حسن رہی
بچوں نے کہا ہوگی کہیں بیبیوں کے ہمراہ
آگاہ شہ دیں سے ہیں بیکس و علی کا

آگاہ ہو آگاہ مقدر سے ہمارے
ماں بھی اٹھیں بابا بھی اٹھے سر سے ہمارے

۵۸

اکبر یہ جب اس طرح سے فریاد کرے حیدر
اور جانب میدان کیا رخ پھر حیدر
زینبؑ نے کہا جاؤ بھائی کو خبر حیدر
غل حیدر لوگوں میں ہوا اور مچا محشر حیدر

فریاد رس خلق کی دادہائی نبیؐ کی
رحلت ہوئی داماد رسول عربیؐ کی

۵۹

لو منہ موڑ گئے بے وارث و والی
واجب اعلیٰ کو سدھارنے حالی
شبیرؑ کے کہنے میں نہ حیدر کے سوالی
پھر کون ہو کس کی مدد ہو کس کو خیالی

سر پیٹ کے جبریلؑ یہ چلاتا ہے یارو
تابوت علیؑ سوئے نجف جاتا ہے یارو

۶۰

بیمار کو اب غلغلہ شیون و ماتم
خاموش و دمبدم ہے اب کہرام بہ ہر دم
ہے بین فلک کانپتا سب عرش معظم
عید رضوان ہے میں عاشور محرم

سادات میں جب شور ہوا اور نالہ کشی ہو
پھر عید کے آنے کی ہمیں خاک خوشی ہو

رباعی

ہے بلبلِ بستانِ سخن کی تو ہزار
بلبل کی نہیں سی بیان تو کی ہزار
اک موسمِ گل میں ہے چہکتا ہر بار
ہر بار ایا ہیں نئی روش کی ہزار

رباعی

اردو سے یہ غم ہائے بادشاہ عالی ہے
اردو مرگ کسی نے بھی ایسی نہ نالی ہے
الفقر سے غرق رحمت سب کو
اس بزم میں کس کی کس جگہ خالی ہے

رباعی

جب حلق کٹا فاطمہ کے دلبر کا
غل تھا کہ ہوا خاتمہ پیغمبر کا
کہتی تھی زبانِ تیغ میں رہ رہ کر
کیا خیمک تھا ری شمر کلاسر کا

رباعی

ہے فصلِ بہاری سے شاداب چمن
ہر سو ہے بہار آئی نہ بھولا نہ پھلا
ہے کچھ ایسا لطف باغ محمد افسوس
بلبل کی نہیں سی بیان تو کی ہزار

۱
کیا ہاں وفا حضرت نے کہ جس کے لئے
لطفِ ای ہے ان کے دہن سے
حق دل نے ان کے
اللہ

۲
وہ شہ پہ فدا ہو گئے سب آپ پہ فدا ہیں
کیا فدیہ شہ پہ بھی مقبول خدا ہیں

۳
قربان ہوا کرتے تھے یوں قبلۂ دیں پر
جو فرض ہے کعبہ کا طواف اہلِ یقیں پر

۴
اطفال کہاں کس سے ہیں رخصت کے لئے
کہتے تھے

۵
صفین میں کہنا نام کیا حق کے ولی نے
کاٹا پرِ جبریلؑ کو کس طرح علیؑ نے

۶
شہ کہتے تھے زینبؑ مری کیا بخت کو روئیں
محبوب تو ہیں ایک جو ان عاشق ہر دو ہیں

۷
وہ کہتی تھی بیکس ہوں یا رب کہیں یا غریب
آویگی بلا آپ پہ یہ بات کہی ہے
زینبؑ انھیں صدقے کے لئے پال رہی ہے

۸
تو شاہ نہیں یا نہ نہیں اہلِ وفا ہوں
پروان چڑھیں یا نہ چڑھیں بچۂ فدا ہوں

۹
وہ کہتی تھی بیکس ہوں یا رب کہیں یا غریب
آویگی بلا آپ پہ یہ بات کہی ہے
زینبؑ انھیں صدقے کے لئے پال رہی ہے

۱۰
راہی طرف کوفہ جو ہر اکا پسر ہے
اب بخیر پاک کا دنیا سے سفر ہے

۱۱
یہ غلغلہ ہے آلِ رسولؐ عربی کا
کل صبح کو ہے کوچ حسینؑ ابنِ علیؑ کا

۱۲
بیکس ہوں مگر زور ہی خالق کی مدد سے
رخصت کو گیا تھا ابھی نانا کی لحد سے

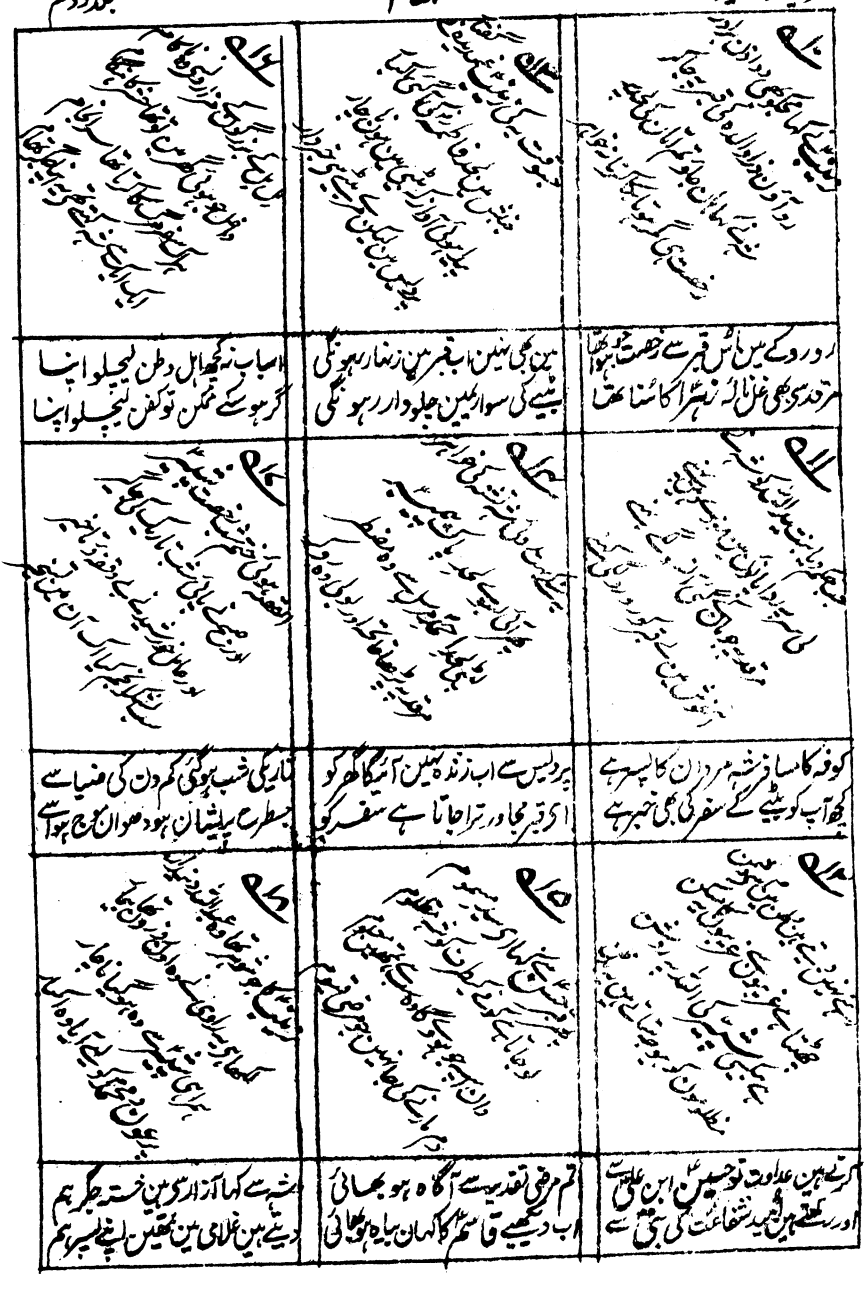

۱۹

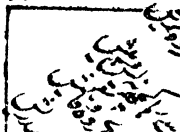

جعفر کے یہ پوتے ہیں نواسے ہیں علیؑ کے
سر دینگے پر دہ حق میں یہ بیٹے ہیں نبیؐ کے

۲۰

رستے میں تو محفوظ رہینگے یہ بلا سے
مقتل میں بچینگے نہ مگر چشم قضا سے

۲۱

مشتاق ہے مثل فوج امام دوسرا تھی
رستہ کے بتانے کے لئے ساتھ قضا تھی

۲۲

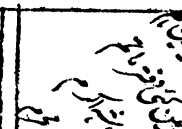

پہنچے جو مقام کاظمین میں وہ ستمگار
دیکھا کہ ہے قبر پاک سے نور نمودار

۲۳

داخل رفقا جب ہوئے حضرت کے حرم میں
پھر شہ کے عزیزوں کی بھی باری آئی غم میں

۲۴

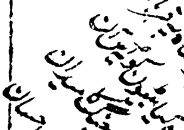

اس مادر ناشاد کا دل غم سے بھرا ہے
تم لاشوں پہ اپنے جو رو لاؤ تو بجا ہے

۲۵

دریا پہ ہوا شور کہ پیاسوں کی ہے آمد
رن لولا کہ حسینؑ رکے نواسوں کی ہے آمد

۲۶

خاموش تھا سب لشکر کیں ننگ بھی فق تھا
وہ جنگ کی تصویر کا گویا کہ ورق تھا

۲۷

ان شیروں کے لڑنے میں بڑا لطف ہے پیارو
یہ جعفر حیدرؑ ہیں کوئی ان سے لڑا تو

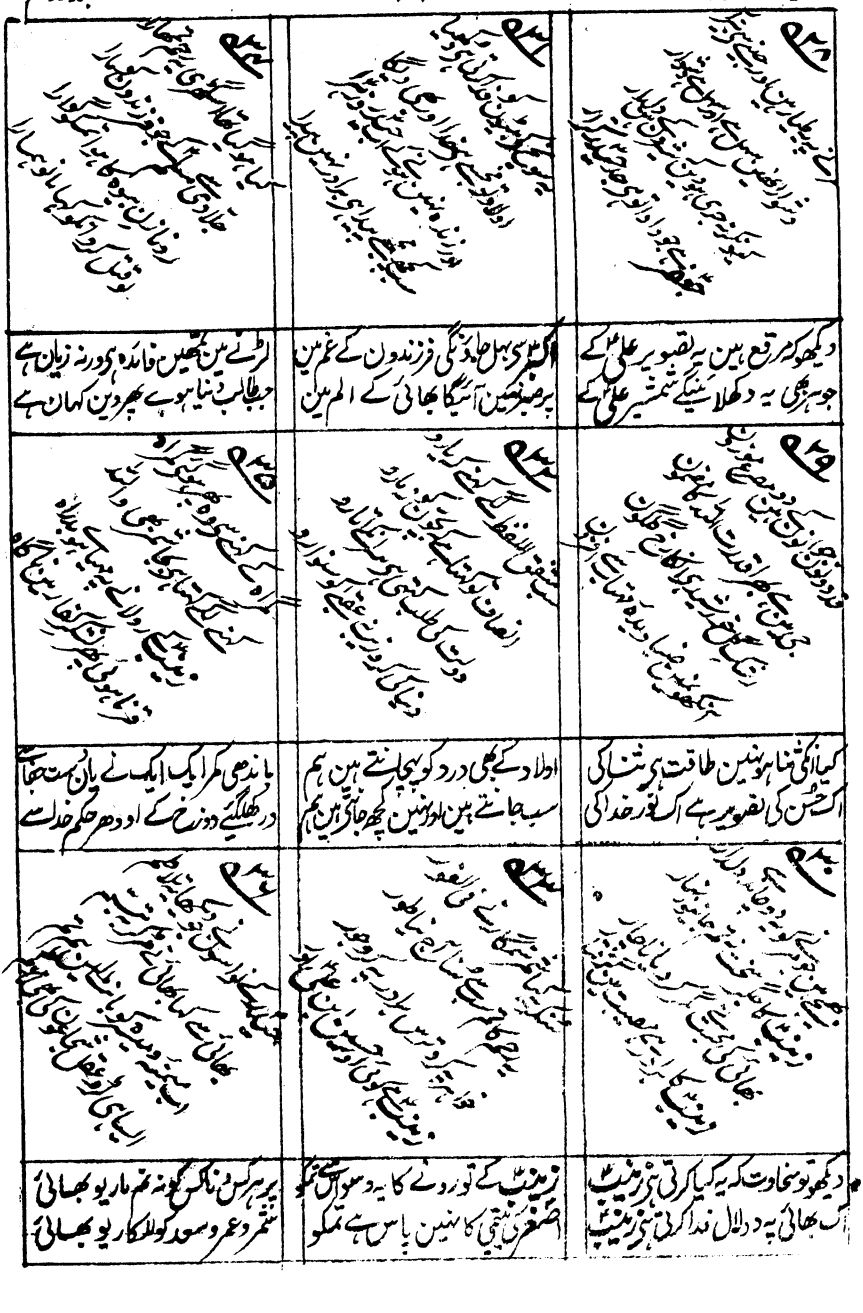

۲۸

دیکھو کہ مرقع ہیں یہ تصویر علیؑ کے
لڑنے میں تمھیں فائدہ ہے ورنہ زیان ہے

۲۹

کیا انکی ثنا ہو نہیں طاقت ہے ثنا کی
اولاد کے بھی درد کو پہچانتے ہیں ہم

۳۰

دیکھو تو سخاوت کہ یہ کیا کرتی ہے زینبؑ
زینبؑ کے تو رونے کا یہ و سواس ہے تمکو

۲۷

اکبرؑ سے بہل جائیگی فرزندوں کے غم میں
پر صبر نہیں آئیگا بھائی کے الم میں

۲۶

کیا ہوگیا غلاموں کی بے چارگی کا حال
پر ہر کس و ناکس کو نہ غم ماریو بھائی

۲۵

کیا کہتے ہیں سوتے ہیں کہ جاگے ہیں ہم
سب جانتے ہیں اور نہیں کچھ جانتے ہیں ہم

۲۴

ماندھی مگر ایک ایک نے یاں دست جفا کے
در کھلگئے دوزخ کے ادھر حکم خدا سے

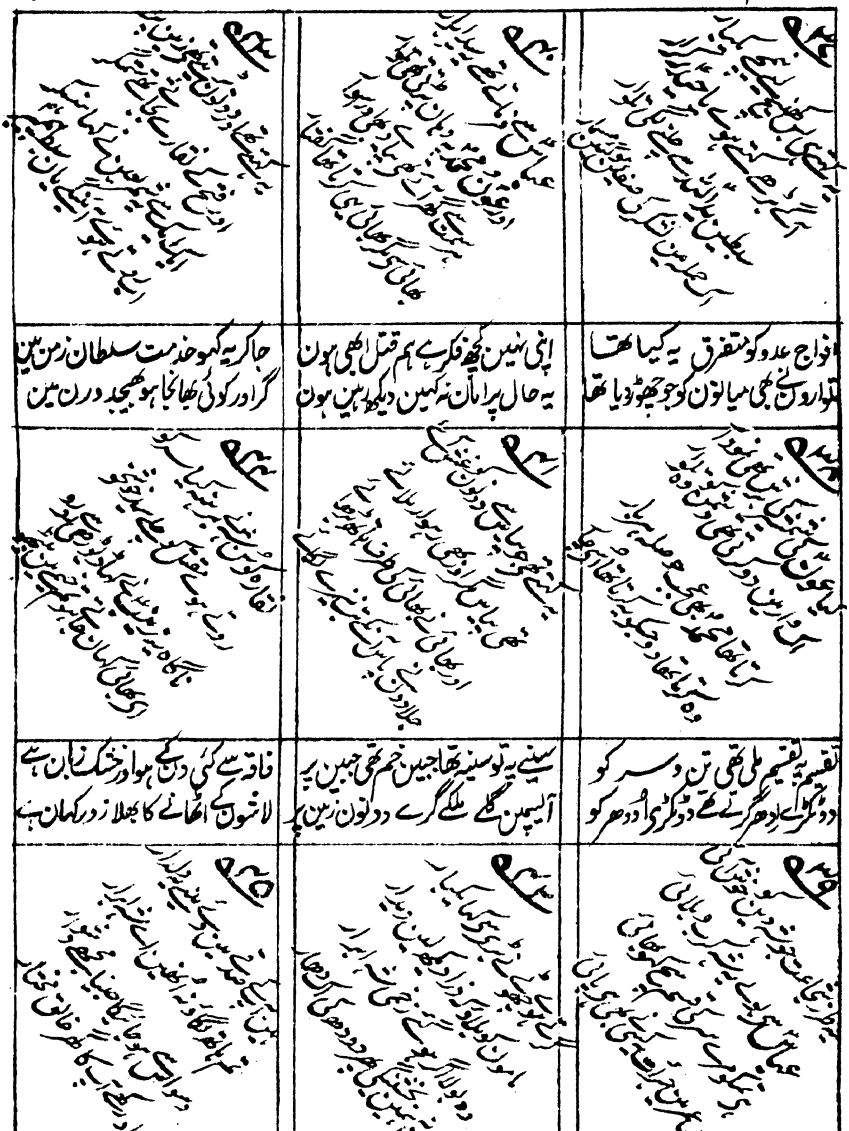

۳۶

نواح عدو کو متفرق یہ کیا تھا
تو اوروں نے بھی میانوں کو جو چھوڑ دیا تھا

اپنی نہیں کچھ فکر ہے ہم قتل بھی ہوں
یہ حال پر امان نہ کہیں دیکھ رہیں ہوں

جا کر یہ کہو خدمت سلطان زمن میں
گر اور کوئی بھانجا ہو بھیجد و رن میں

۳۷

یہ باتیں ہوں کہ زینب دوڑی آئی
اکبر نے ماں کو دیکھا جی بھر آیا

وہ بانو ہے کہ جس کا صدقہ بیکس
کہا تھا بھائی کو جب رخصت ہوئی تھی

۳۸

تقسیم یہ قسمت ملی تھی تین و سر کو
دو ٹکڑے کئے ادھر گرے تھے دو ٹکڑے اُدھر کو

سینے پہ تو سینہ تھا جبیں خم تھی جبیں پر
آلیپٹیں گلے ملکے گرے دونوں زمین پر

فاقہ سے کئی دن کے ہوا در خشک زبان ہے
لاشوں کے اٹھانے کا بھلا زور کہاں ہے

۳۹

ہمشیر سے اب اکبر فرزند یہ کہتا
جب ہونگے جوان تیغ علی کی انھیں دونگا

ایسا ہی غریبوں کا اسی طرح سفر ہو
مادر کو خبر ہو نہ شہ دیں کو خبر ہو

بے موت تو انسان نہیں مرجاتے بھائی
صدقے کو بھرے گھر میں نہیں لاتی ہیں بھائی

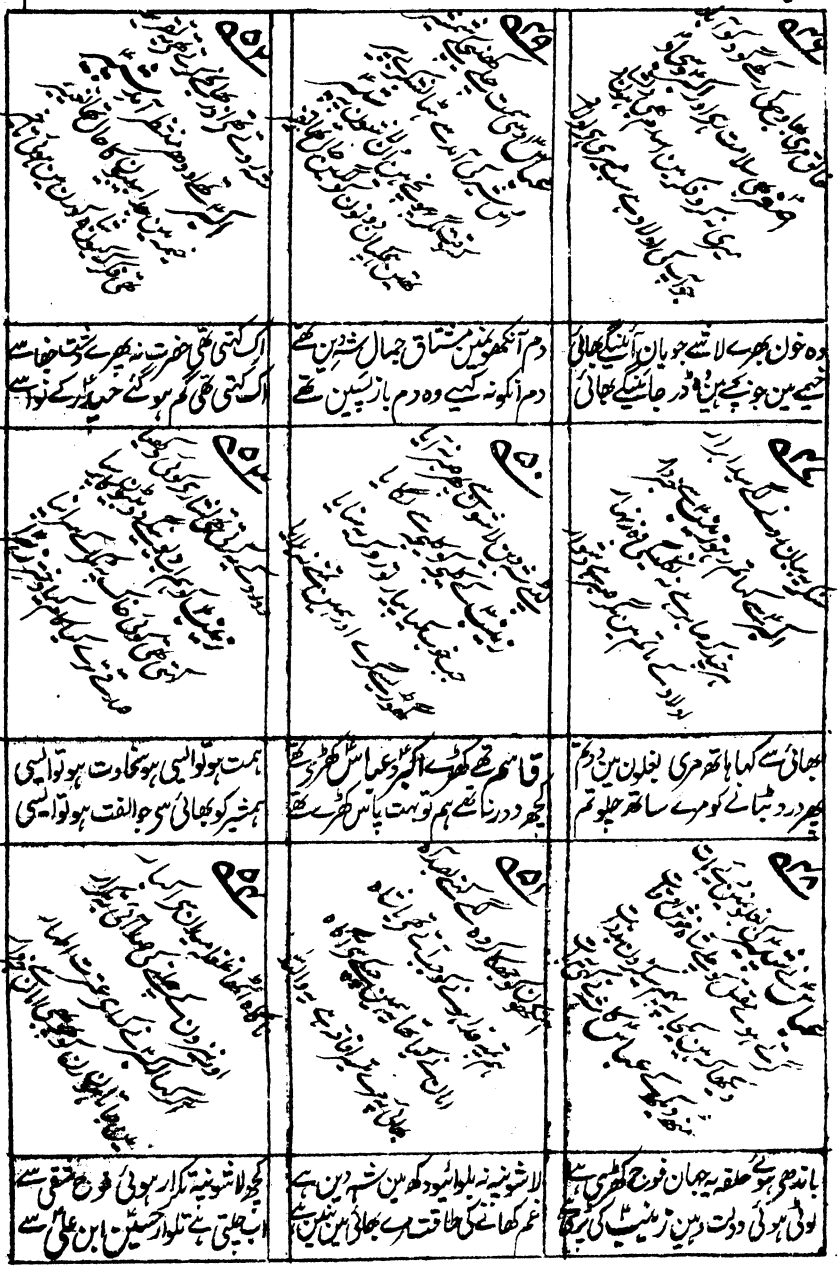

وہ خون بھرے لاتے جو یاں آئینگے بھائی
کیسے میں جو بچے ہیں وہ در جائینگے بھائی

دم آنکھوں میں مشتاق جمال شہ دیں تھے
دم آنکو نہ کیسے وہ دم بازپسیں تھے

اک کہتی تھی حضرت نہ پھرے رخصت جفا سے
اک کہتی تھی گم ہو گئے حیدرؑ کے نواسے

بھائی سے کہا ہاتھ مری بغلوں میں دم دم
پھر درد بٹانے کو مرے ساتھ چلو تم

قائم تھے کھڑے اکبرؑ و عباسؑ کھڑے تھے
کچھ دور رسائے ہم تو بہت پاس کھڑے تھے

ہمت ہو تو ایسی ہو مخاوت ہو تو ایسی
ہمشیر کو بھائی سے جو الفت ہو تو ایسی

باندھی ہوئے حلقہ یہ جہاں فوج کھڑی ہے
لوٹی ہوئی دولت دین زینبؑ کی پڑی ہے

لاشو نہ بلوائیو دکھی ہیں شہ دیں ہے
غم کھانے کی طاقت مرے بھائی میں نہیں ہے

کچھ لاشو نہ تکرار ہوئی فوج شقی سے
اب چلتی ہے تلوار حسینؑ ابن علیؑ سے

کیا پھر کوئی آفت ہے حسینؑ ابن علیؑ پر
صدقے کروں چلکے مجھے سبطِ نبیؐ پر

کچھ سنتی ہو مادر مری چلاتی ہے بہنیا
ان لاشوں کے ہمراہ بتولؑ آتی ہے بہنیا

نعشوں پہ جھکی بیٹھ کے لاشوں کے سرہانے
رومال لگی منھ پہ خوزادوں کے بہانے

کیوں لاتے ہو سوا اس مجھے آتا ہی بھائی
صدقے کو کوئی پھیر نہیں لاتا ہے بھائی

پہلے یہاں سے نہیں حسرت میں رہینگے
وہ بات سوا اس کے کسی سے نہ کہینگے

وہ بات کہی ہے کہ مری جان حزیں ہے
وہ درد ہے دلمیں کہ دوا جسکی نہیں ہے

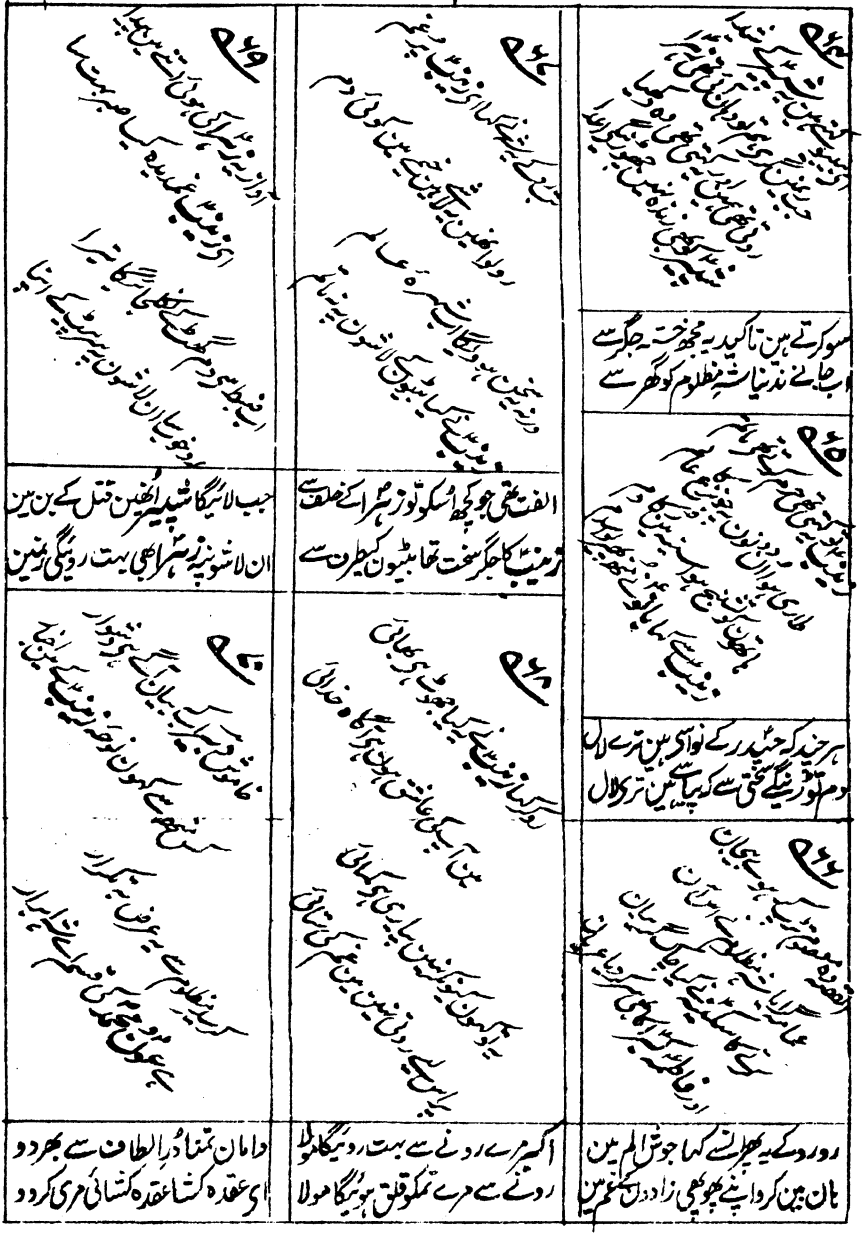

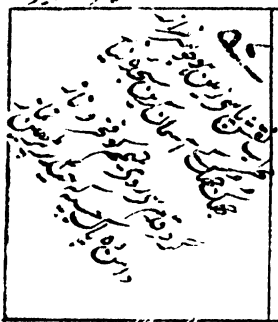

گویا ملک سے ہوا حور حور سے
پیوند آج نور کا ہوتا ہے نور سے

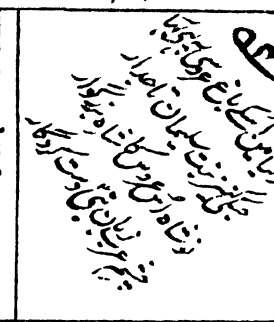

منسوب یاں ازل سے علیؑ کریم ہے
تو شاہ کون کہتا ہے شاہ قدیم ہے

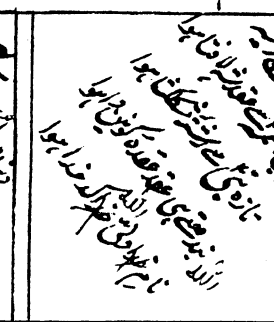

عصمت پہ جو کہ چار گواہ بتولؑ ہین
وہ مصحف و حدیث خدا و رسولؐ ہین

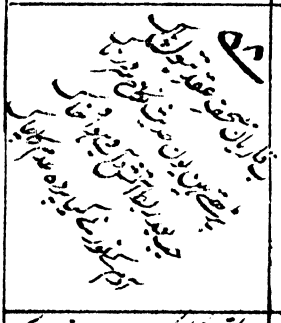

شادی کا رقعہ آیۂ رب انام ہے
مشاطہ جبرئیل علیہ السلام ہے

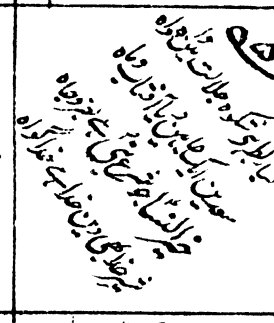

کیا خوب شان عقد علیؑ و بتول ہے
یہ آیہ ھذا اذن اللہ حدیث رسولؐ ہے

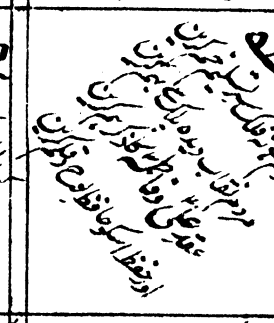

چوتھے فلک کعبہ مین رب غیور کے
خطبہ پڑھا تھا آپ نے منبر پہ نور کے

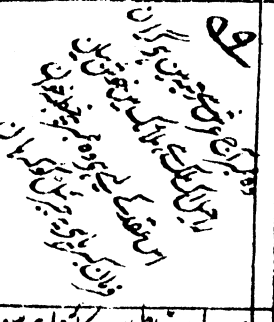

خلعت جہان جہان ہے صیقل فوج ہے
خورشید برج برج ہلال اوج اوج ہے

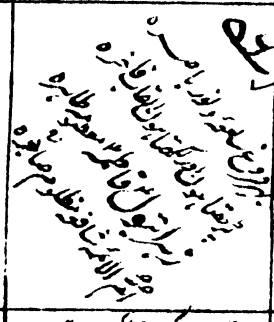

صدیقہ و مبارکہ و زاکیہ ہے یہ
مرضیہ محدثہ و راضیہ ہے یہ

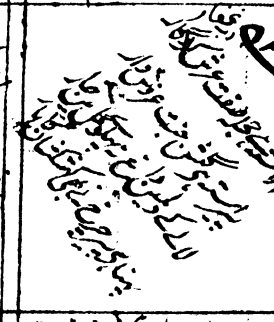

عہد برات فاطمہؑ ہے کائنات مین
ثقلین کو دلات مقر اس برات مین

اک اک خدا کے گھر کا چراغ مراد ہے زہرا کنیز خاص علیؑ خانہ زاد ہے	مختار ممکنات وہ بنت رسول ہے کل کائنات حق کی جہیز بتول ہے	بین پانی فاطمہؑ سے کے جگر کا جگر جلا آتش یہ کام آئی کہ دو بار گھر جلا
دین سب کو پوچھ پوچھ کے کیا احتیاج ہے مشکلکشا کا فاطمہؑ سے عقد آج ہے	تحریر کر تو خمس بھی مہر بتول میں تا حشر یہ شرف رہے آل رسول میں	یہ خط دکھا کے کہہ دو علیؑ کے ساتھ زہراؑ کا عقد کر دو ہمارے ولی کے ساتھ
تا میں وہ حشر کو جو امید نجات میں لے لیں خط اپنی نام کے پیغمبرؐ خدا کے ہات میں	یا غ فدک مدینہ میں لیکر ستم کیا باقی جو اک چمن تھا وہ رہنمیں قلم کیا	تا رے خوشی سے بڑھ کے ہوئے بدر سے سوا شب ہو گئی ہزار شب قدر سے سوا

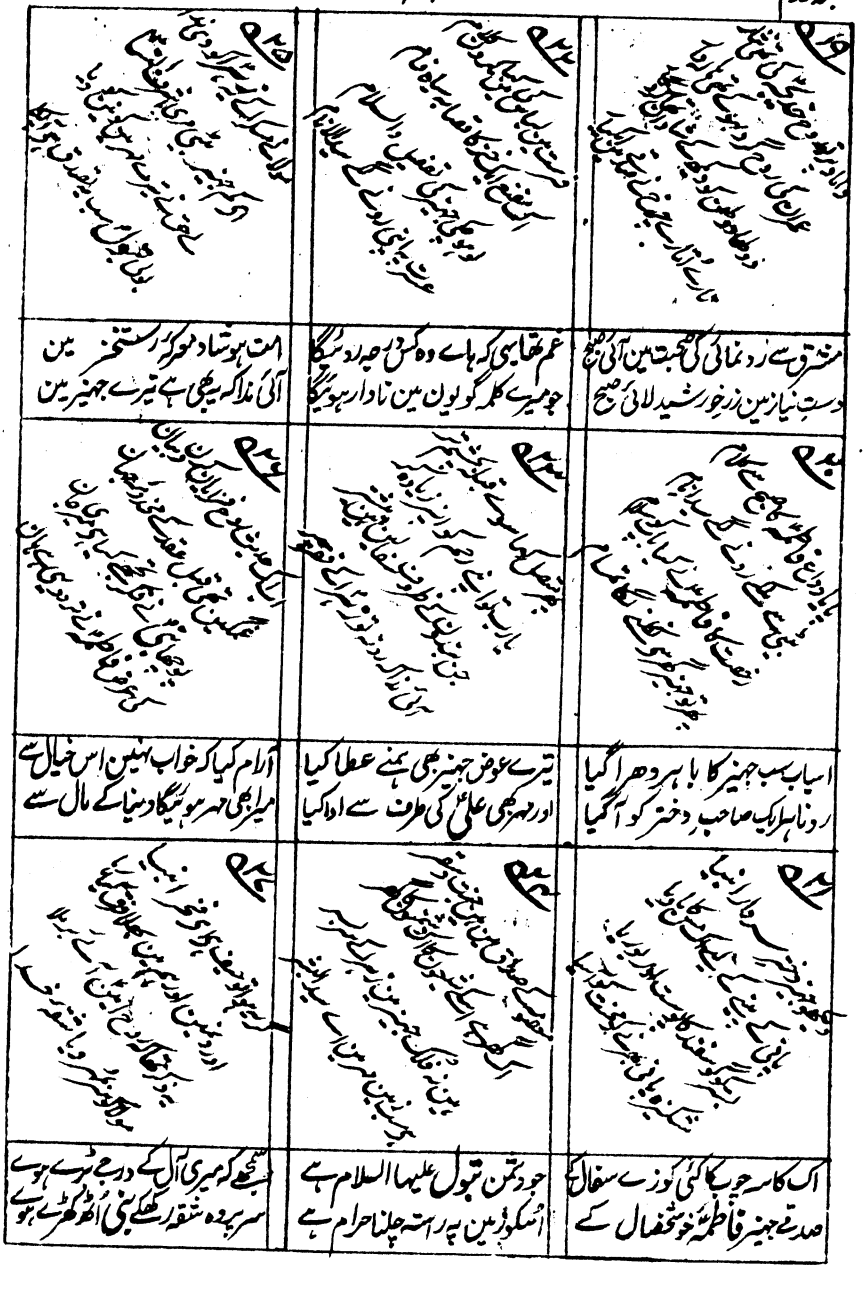

مشرق سے رد نمائی کی محبت مین آئی صبح
دست نیاز مین زر خورشید لائی صبح

غم تھا یہی کہ ہائے وہ کس روز روئیگا
جو میرے کلمہ گویون مین نادار ہوئیگا

امت ہو شاد و محشر مین رسوا تیرے جہیز مین
آئی ندا کہ یہی ہے تیرے جہیز مین

اسباب سب جہیز کا باہر دھرا گیا
رونا ہر ایک صاحب دختر کو آگیا

تیرے عوض جہیز بھی ہمنے عطا کیا
اور مہر بھی علیؑ کی طرف سے ادا کیا

آرام کیا کہ خواب نہین اس خیال سے
میرا بھی مہر ہوئیگا دنیا کے مال سے

اک کاسہ چوب کا کئی کوزے سفال کے
صدقے جہیز فاطمہؑ خوشحال کے

جو دشمن قبول علیہا السلام ہے
اُسکو زمین پہ راستہ چلنا حرام ہے

سمجھے کہ میری آل کے درجے بڑے ہوئے
سر پر دہ شقہ رکھکے نبی اُٹھ کھڑے ہوئے

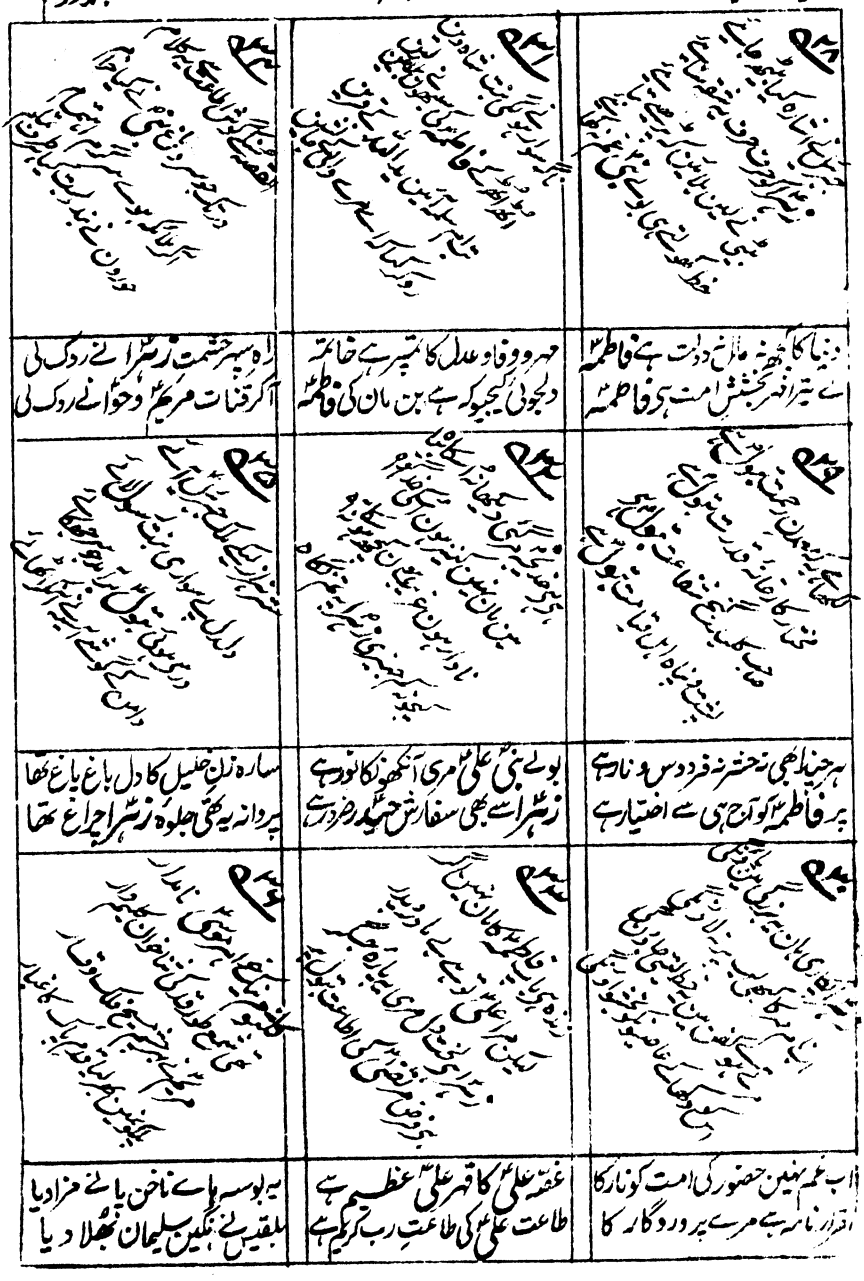

۲۸
دنیا کا گھر خزانہ مال و دولت ہے فاطمہؑ
اے تیرا فخر بخشش امت ہی فاطمہؑ

۲۹
مہر و وفا و عدل کا تو سرچشمہ ہے خاتمہ
دلجوئی کیجیو کہ ہے بن ماں کی فاطمہؑ

۳۰
راہ سپہر خشمت زہراؑ نے روک لی
آکر قنات مریمؑ و حوا نے روک لی

۳۱
ہر چند بھی نہ حشر نہ فردوس و نار ہے
پر فاطمہؑ کو آج ہی سے اختیار ہے

۳۲
بولے نبیؐ علیؑ مری آنکھوں کا نور ہے
زہراؑ اسے بھی سفارش حیدرؑ ضرور ہے

۳۳
سارہ زن خلیل کا دل باغ باغ تھا
پروانہ یہ بھی جلوۂ زہراؑ چراغ تھا

۳۴
اب غم نہیں حضور کی امت کو نار کا
اقرار نامہ ہے مرے پروردگار کا

۳۵
غصہ علیؑ کا قہر علیؑ عظیم ہے
طاعت علیؑ کی طاعت رب کریم ہے

۳۶
یہ بوسہ ہائے ناخن پا نے مزا دیا
بلقیس نے نگین سلیمان بھلا دیا

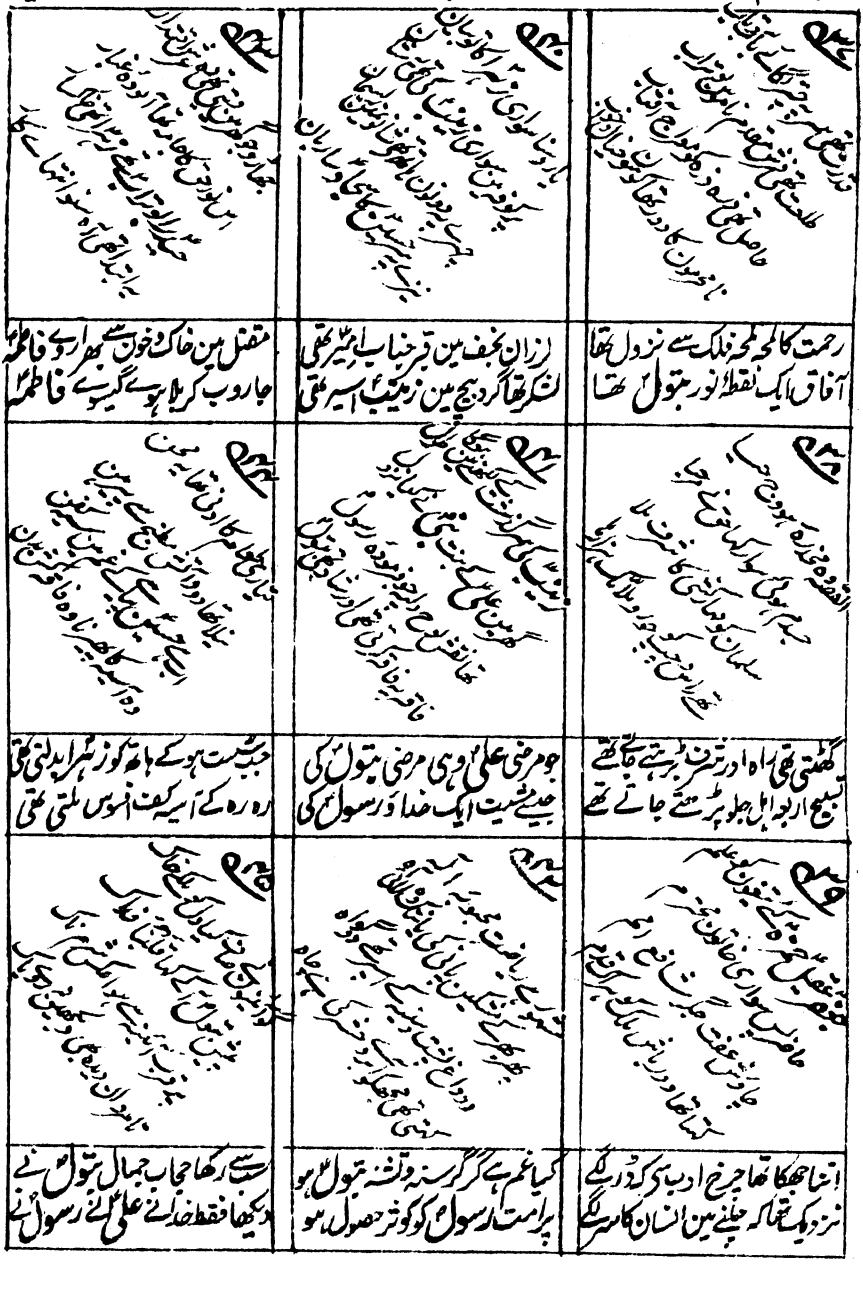

رحمت کا لمحہ فلک سے نزول تھا
آفاق ایک نقطۂ نور بتول تھا

ارزان نجف میں قبر جناب امیر تھی
لشکر تھا گرد بیچ میں زینب اسیر تھی

مقتل میں خاک و خون سے بھرا وہ فاطمہ
جا روب کربلا ہوئے گیسوئے فاطمہ

گھٹتی تھی راہ اور ترقی بڑھتے جاتے تھے
تسبیح اربعہ اہل جلو پڑھتے جاتے تھے

جو مرضی علی وہی مرضی بتول کی
جذبے مشیت ایک خدا و رسول کی

جب چشم ہو کے ہاتھ کو زہرا بدلتی تھی
رہ رہ کے آسیہ کف افسوس ملتی تھی

اتنا جھکا تھا چرخ ادب سے کہ دور لگے
نزدیک تھا کہ چلنے میں انسان کا سر لگے

کیا غم ہے گر گرسنہ و تشنہ بتول ہو
پر امت رسول کو کوثر حصول ہو

سایے سے رکھا حجاب جمال بتول نے
دیکھا فقط خدا نے علی نے رسول نے

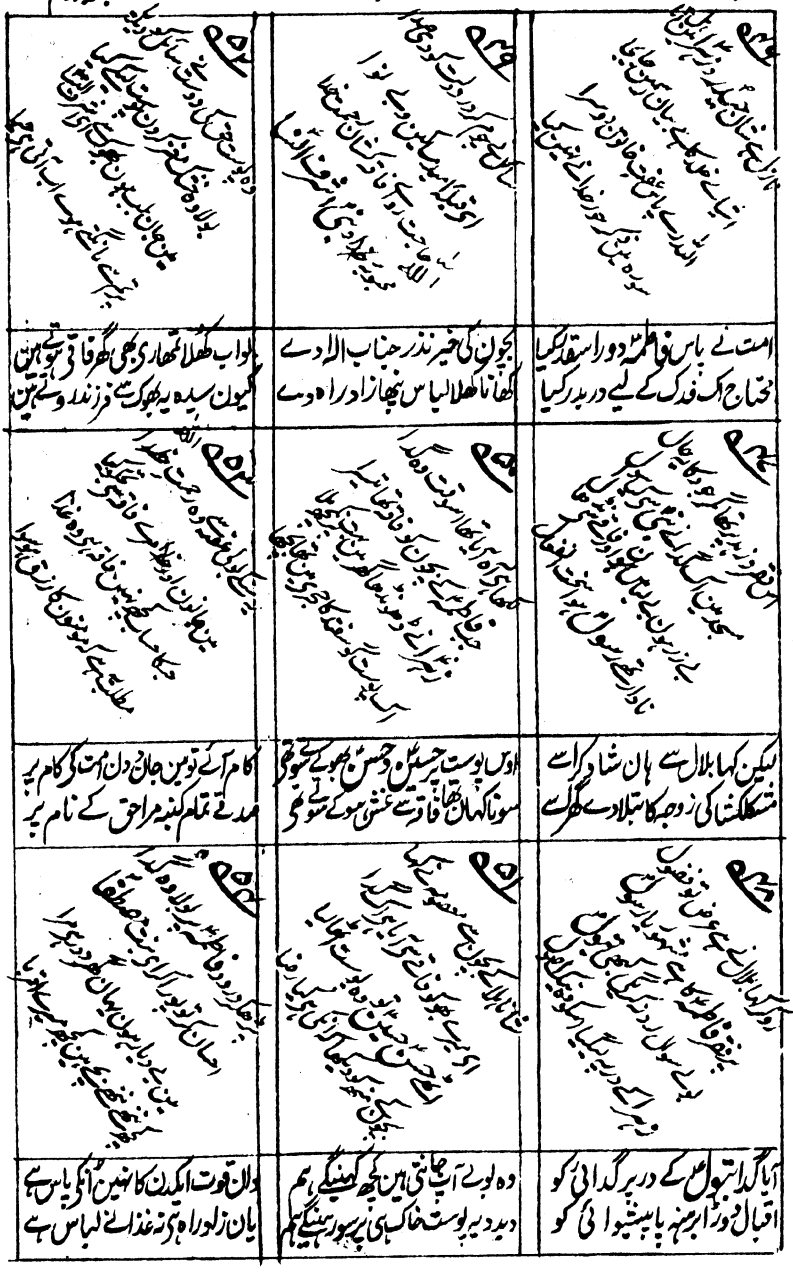

آیا گدا بتول کے در پر گدائی کو
اقبال دور ابر مہ پا پیشوائی کو

وہ بولے آپ جانتی ہیں کچھ کہینگے ہم
دیدہ بپوست خاک ہی پر سو رہینگے ہم

واں قوت ایکدن کا نہیں آگی پاس ہے
یاں زاد راہ ہے نہ غذا نے لباس ہے

سوال گدا

بولا کہ یا بلال سے ہے عرض تو فضول
بنت رسول رد نہ کریگی کبھی سوال
بھیجا اسے در پہ کیا اسکو پھر نہ کیا خیال
دیکھا اسے در پہ کیا اسکو پھر نہ کیا خیال

لیکن کہا بلال سے ہاں شاد کر اسے
مستکلمشا کی زوجہ کا تبلا دے گھر اسے

اوس پوست پر حسین و حسن بھوکے سوتے ہیں
سونا کہاں تھا فاقہ سے عشق ہو کے سوتے ہیں

کام آئے تو میں جان و دل امت کی کام پر
صدقے تمام کنبہ مراحق کے نام پر

۵۸

مقتل میں جب کہ ایک گلوبند تابدار
غمخوار دل تھا بہرِ علی اصغرِ فگار
بخشا اسے اگر وہ گلوبند یادگار
آنکھوں میں دونوں وقت رہے اشکبار

حلقہ رسن کا زینبِ ناشاد کے لیے
لوہے کا طوق گردنِ سجاد کے لیے

۵۹

ہاں بندِ فاقہ تھے دہن فرزندِ فاطمہؑ
یاں عقدِ کھولتا تھا گلوبندِ فاطمہؑ
لو بالیاں اسکو دی اور یہ خوش ہوئی
دنیا میں جس نے بیچے اور دین مول لی

۶۰

اے سہم اب نہ سہم سقر کے شرار سے
آزاد کردہ ہیں مرے آزار نار سے

۵۶

آنکھوں میں وہ علیہ کہ ملائک ہیں کرسیں
اور کی دعا کہ اوس سے زیادہ ہو بیس بیس
بوجھل ہیں زیور اور زری کی ہیں بوجھ بیس
گردن میں طوق بندگی کرتے ہیں بیس بیس

دے یہ دعا کہ حشر میں سب کو بچا لوئیں
طوقِ گنہ سے گردنِ امت نکالوئیں

۵۷

کہتے ہیں یہ علیہ کہ ہاں بالیاں نہیں
یہ سب زبانِ مبارکِ کاشانہ کی ہیں
بولے بجز خفت و خجالت دگر نہیں
الفت ہے گلوبندیوں کی بالیاں نہیں

افسوس یہ سلوک نہ کچھ یاد آئینگے
زہرا کے کلیجہ پہ خنجر پھر آئینگے

۵۸

بولا غلام بیبیو کیا شان کہیے
السدرہ جبرئیل کا بخشا ہوا ہے یہ
عریاں کہ جس نے بخشا اسی کا ہوا ہے یہ
جھومر گلوبند کیا ہے کلیجہ بنا ہے یہ

سمجھیگا وہ یہ رمز جو نکتہ شناس ہے
اور پھر یہ اپنے مالک و صاحب کے پاس ہے

۵۹

کچھ زاد و راحلہ ملے رخصت و غذا ملے
کچھ نقد بہر قوتِ زن و اقربا ملے
بیبیوں نے جب یہ سنا کہ ہم سے جدا ہوئے
بے بس ہوئے کہ ہاتھ کلیجوں پہ آ گئے
عالم یہ غش کا تھا کہ سنبھلنے نہ پائے تھے
سائل نہ اور دن کی طرح پھر کے جائے تھے

۶۰

چلتے ہوئے یہ حکم دیا اوس غلام کو
بخشا تجھے بھی حضرتِ خیر الانام کو
پیرہ ایک چادر اور یہ آبخورہ میں لیا
تھا ہم نے تازہ غلام سے اک کام لیا
یہ سن کے اوس نے سر کو جھکایا (لیا) دیا

دستِ غضب لگا لیں اگر آستیں سے ہم
اللہ بے نہ فلک کے ملا دیں زمیں سے

۶۱

جا کر غلام نے یہ بیبیوں کو دیا پیام
زینب کو ہے یہ بھائی کی بیٹی کی نذر غلام
معصومہ یہ ہے بھائی کی بیٹی کی نذر غلام
جاں بیبیوں کی جو ہے تو ہے اوس کی نذر غلام

لایا ہوں میں جو حرز بیاضِ امام ہے
آزاد کی دعا کا عوض یہ انعام ہے

آزاد کی دعا کا عوض یہ انعام ہے

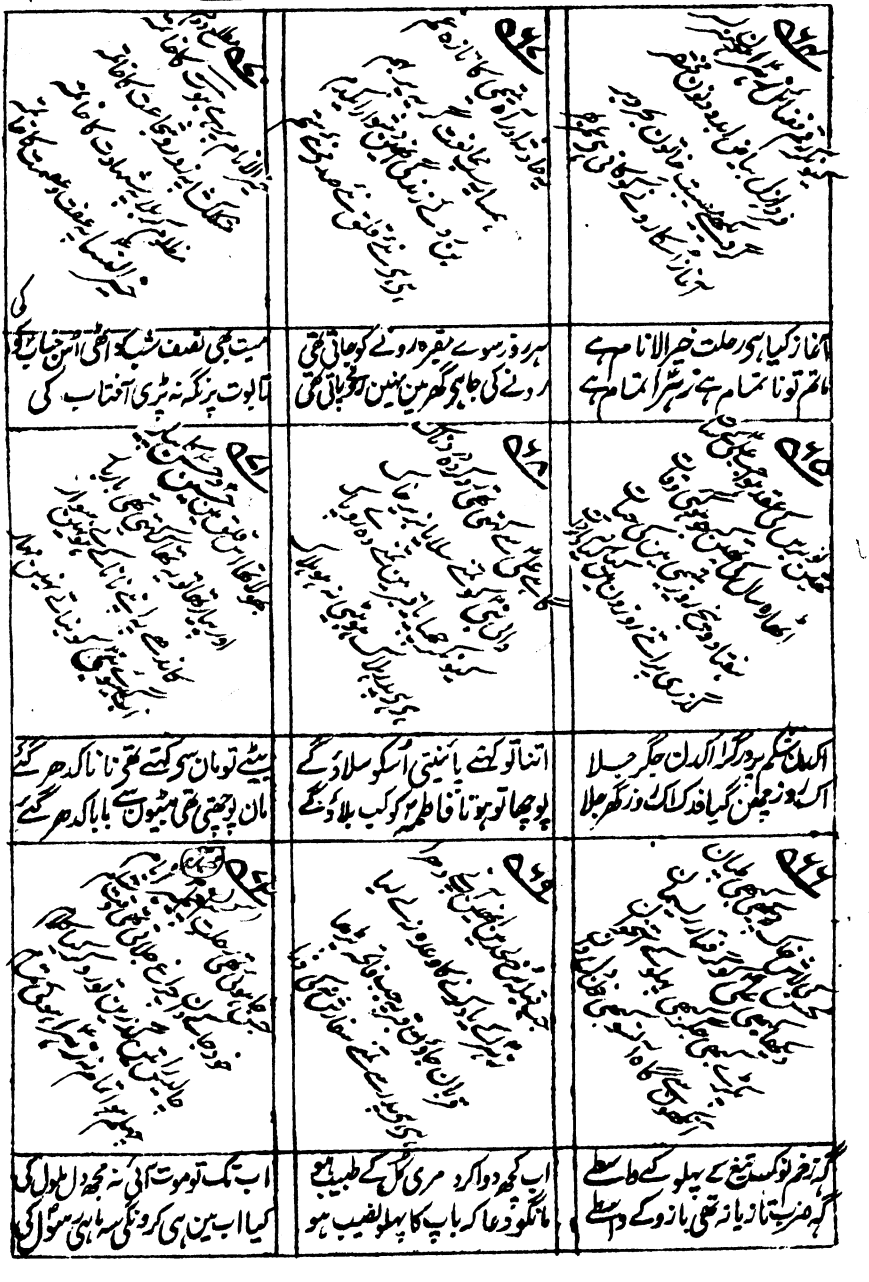

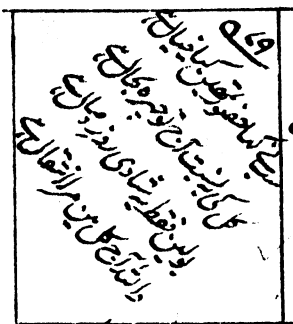

اکثر سفر سے آئے اور اکثر سفر کیا
اپکی کدھر گئے کہ مجھے بے پدر کیا

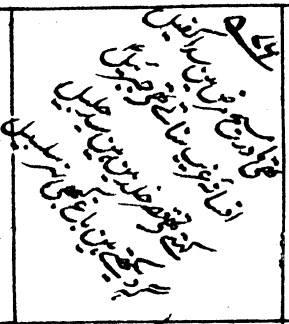

وہ پوچھتی تھی ہم بھی کبھی یاد آتے ہین
جبریل کہتے تھے کوئی دم مین بُلاتے ہین

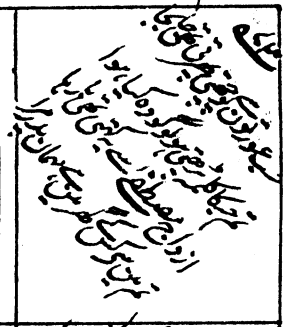

لو الوداع فاطمہؑ کو عفو کیجیو
کل تھوڑی دور ساتھ جنازے کا دیجیو

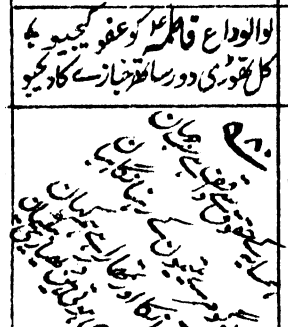

ہوتی تھی اس سفر سے تو امید آنے کی
وہ کہتی تھین اب آس رکھو اپنے جانے کی

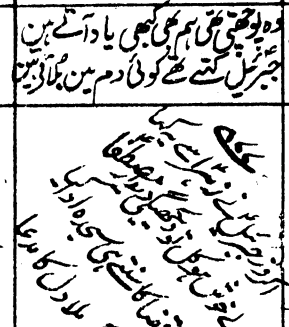

سرخی سی مردنی کے عوض منہ پہ چھا گئی
جنبت کے جانے کی بھی طاقت نہ آگئی

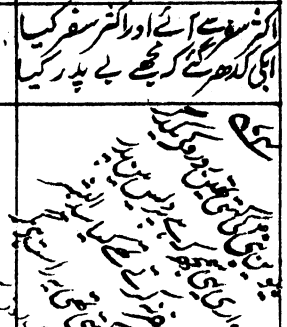

بچپن پہ اپنے بچون کے آنسو بہاتی ہون
تم پر حسنؑ حسینؑ کو مین چھوڑ جاتی ہون

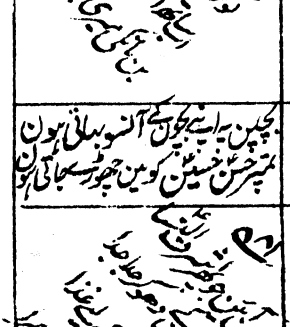

سب جمع تھے تسلی زہراؑ کے واسطے
لیکن وہ بیقرار تھی بابا کے واسطے

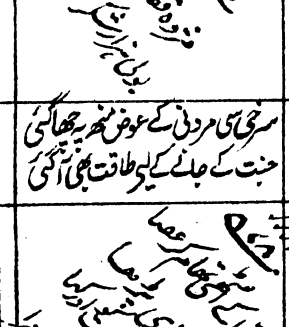

ایذا تھی تم سبھون کو مر کے نہ روئیو تم سے
کل فاطمہؑ نہ ہوئیگی تم سونا جاگیو سے

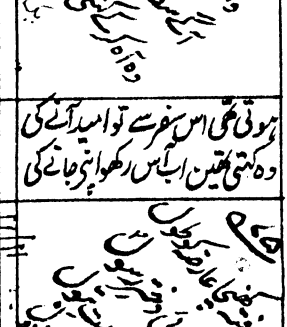

کافور خلد کا جو دیا تھا رسولؐ نے
وہ رکھدیا کفن مین جناب بتول نے

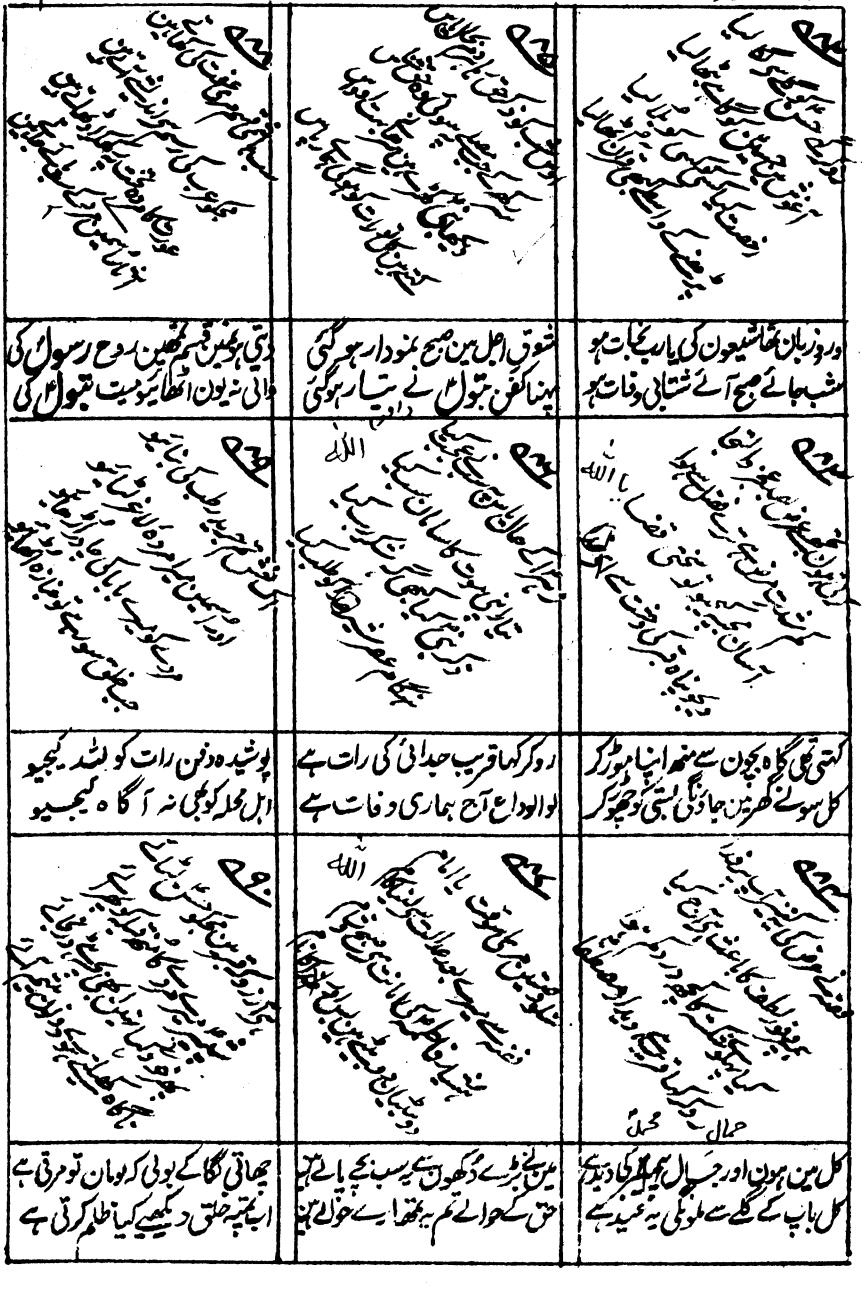

دور و زبان تھا شیعون کی یارب نجات ہو
شب جائے صبح آئے شتابی وفات ہو

شوق اجل مین صبح نمودار ہو گئی
پہنا کفن بتولؑ نے تیار ہو گئی

دیتی ہے مجھ کو قسم تمھین روح رسولؐ کی
والی نہ رونا اٹھائیو میت بتولؑ کی

کہتی تھی گاہ بچون سے منھ اپنا موڑ کر
کل سونے گھر مین جاؤنگی بستی کو چھوڑ کر

لو الوداع آج ہماری وفات ہے
رو کر کہا قریب جدائی کی رات ہے

پوشیدہ دفن رات کو للہ کیجیو
اہل محلہ کو بھی نہ آگاہ کیجیو

کل مین ہون اور جسم پہ میرے کفن کا بند
کل باپ کے گلے سے ملونگی یہ عید ہے

چھاتی لگا کے بولی کہ مان تو مرتی ہے
میں نے بڑے دکھون سے یہ سب بچے پالے ہین

اب بےمہ خلق دیکھیے کیا ظلم کرتی ہے

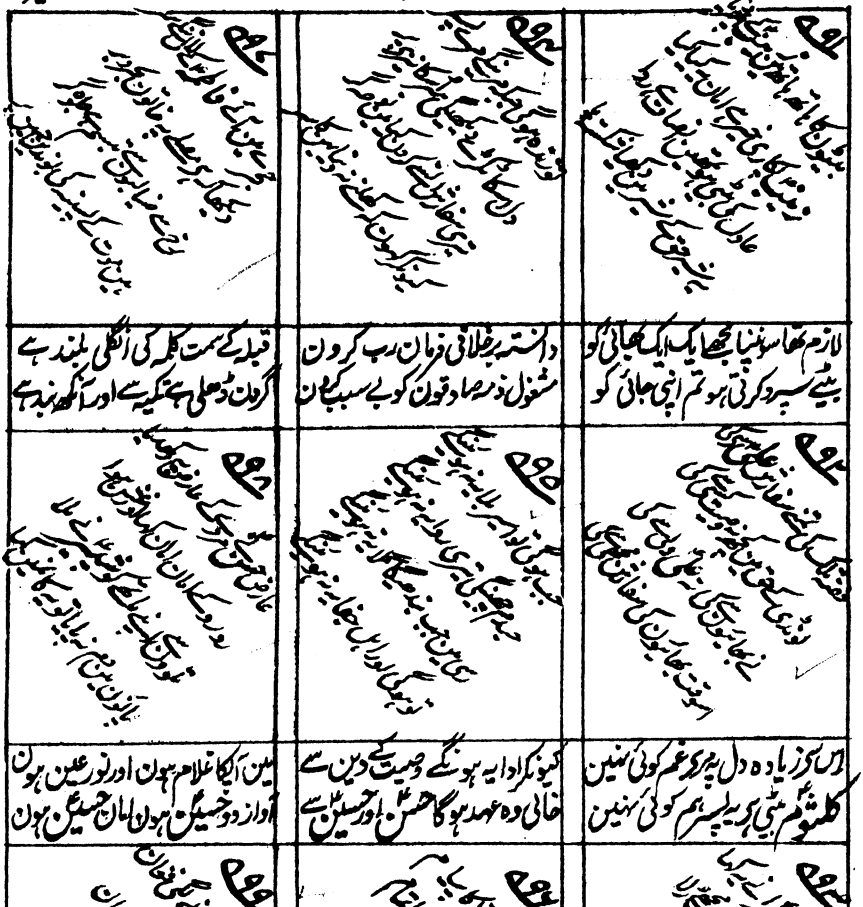

لازم تھا سونپنا مجھے ایک ایک بھائی کو
بیٹے سپرد کرتی ہو تم اپنی جائی کو

دانستہ بے خلافی فرمان رب کروں
مشغول ذکر صادقوں کو بے سبب کروں

قبلہ کے سمت کلمہ کی انگلی بلند ہے
گردن ڈھلی ہے تکیہ سے اور آنکھ بند ہے

اس سے زیادہ دل پہ مرے غم کوئی نہیں
کلثوم مٹی پر یہ پسر ہم کوئی نہیں

کیونکر ادا یہ ہونگے وصیت کے دین سے
خالی وہ عہد ہوگا حسنؑ اور حسینؑ سے

میں آپکا غلام ہوں اور نور عین ہوں
آواز دو حسینؑ ہوں ہاں حسینؑ ہوں

تو غیر کیوں ہو لاڈلی خیر النساء کی ہے
اور سوگوار سیدہ حسینؑ و حسنؑ کی ہے

لکھا ہے جب نماز عشا کی ادا ہوئی
بس غل اٹھا کہ نعش نبی کی قضا ہوئی

تو گو بلاؤ چاچا کے ضریح رسولؐ کو
صدمون نے آج جان سے مارا بتولؑ کو

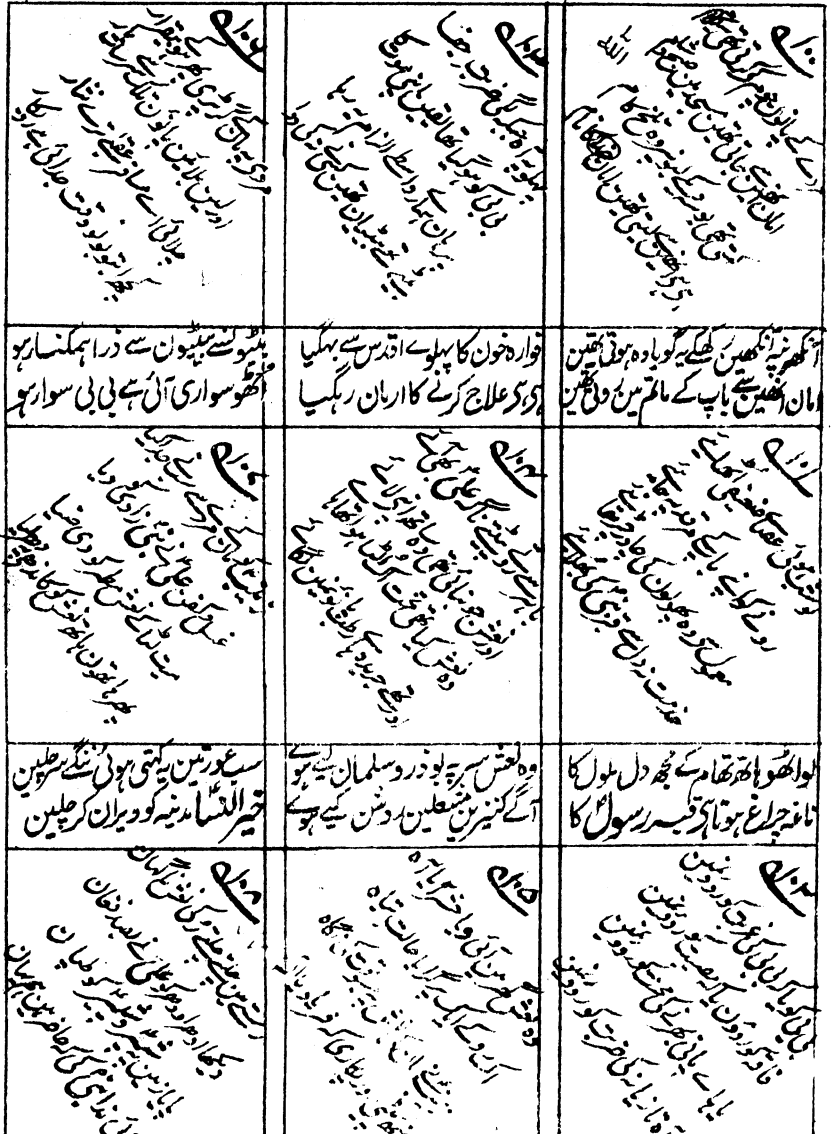

رثا

تحریر حال فن میں ہے حاجت مدد کی اب قلم
کہہ اے دبیر سوے بقیع چشم نم بہ نم
یا سید حسین و حسن کی تھیں قسم
آسان ہو مشکلیں مری فی سر ماہ و بہ سم

دنیا میں پایہ آپ کے احسان کا چاہیے
عقبیٰ میں سایہ آپ کے دامان کا چاہیے

سلامی
ہر ایک ذرہ کی ہے ذی جلی حساب میں
کہ سو زبان ہو تو سو لاکھ ہیں جواب میں

سلامی ابن علی
زبان خنجر سے ہر اک عقدہ جواب میں ہے
سوال میں ہے نہ اندیشہ حساب میں ہے

حسین کہتے تھے اے ذوالجناح طعمہ گیر
کہ ذوق فاطمہ عامر تری رکاب میں ہے

حسین نام ہے تو اور کیا ہے اکبر نے
کہ آرزو ہمیں ہر دم کی اس جناب میں ہے

دولھن رو رہی تھی گھونگھٹ میں
بیاہ تو ہو گیا اور بی حجاب میں ہے

حسین نام ہے تو اور کیا ہے اکبر نے
کہ آرزو ہمیں ہر دم کی اس جناب میں ہے

دولھن رو رہی تھی گھونگھٹ میں
بیاہ تو ہو گیا اور بی حجاب میں ہے

۱۳
کہا بتول نے شاید حسین پیاسے ہیں
کہ موج چشمۂ کوثر کی تیغ و تاب میں ہے

۱۴
رحم سے صبح شب قتل شاہ کہتے تھے
مری سکینہ کو چوکا دو مت کر خواب میں ہے

۱۵
بیاضِ گردنِ شبّر دبا سا غر
بگڑ ہوا نہیں کچھ کام رکاب میں ہے

۱۶
زمانہ دیکھ تو لے کس دبدبہ انقلاب میں ہے
حرم تو بیٹوں میں پردے میں خواہران یزید

۱۷
خیال خاطرِ اہلِ حرم جو گذرا ہے
تنِ حسینؑ پس از قتل اضطراب میں ہے

۱۸
تو دودِ آہ سے تیرہ عرش کی دیا ہوا
سکینہؑ آپ کی بیٹی ہوئی کباب میں ہے

۱۹ قطعہ
در خیام سے گھوڑا بچوں کے گھر گیا
بکارِ بے ہنر تو کا کیوں ردِ ثواب میں ہے

۲۰
شہید اصغرِ شش ماہ بن ہوا سو ہو
جواب دیں گے نبی تو ثواب میں ہے

۲۱
نگاہ تھرکی ہے یہ کہہ رہی ہے گویا دیدہ میں
دبیر بھی ترے ارباب انتخاب میں ہے

۲۲
بڑی قاسمؑ نوشہ کی دھوم دھام رہی
کہ جو جو خون میں کہنی ہی شہاب میں ہے

۲۳
میں ورثہ دار علیؑ بن پکارتے تھے حسینؑ
کہ آج بیش مری خون سے خضاب میں ہے

۲۴
بی حسینؑ کہتے تھے کہ ہم ہیں ہم ہیں او ستم
جو ہے حمائتی تیغ دوان کی آب میں ہے

۱
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
وہ نظم کے مضمون کا رن آج پڑے گا
مصرع تو کہاں ذہن میں کسی کا نہ اترے گا

۲
الفاظ ہیں وہ پاک کہ ثانی نہیں رکھتے
خالی جو لغت سے ہیں وہ معنی نہیں رکھتے

۳
بے حل ہوئے مشکل نہیں رہتی ہے کسی کی
محفل ہے کہ درگاہ ہے عباس علیؑ کی

۴
ہم سب کا جو من خضر اور الیاس کا ہوگا
شمہ نہ بیان مرتبہ عباسؑ کا ہوگا

۵
مضمون ہیں عباسؑ کے اعزاز تو سر کے
دیکھو تو سبھی صاف ہیں موتی یہ نجف کے

۶
دریا دل و نیسان کف و پابند کرم ہے
یہ آبرو ہمت سقائے حرم ہے

۷
ہے مہر علیؑ طبع خداداد کے خاطر
اور ماہ بنی ہاشمی امداد کے خاطر

۸
خامے کو ادھر خواہش تحریر نے تھاما
اور ہاتھ ادھر بازوئے شبیرؑ نے تھاما

۹
خوش قامتی خوش رو ہوا کو الیاس لقب ہے
حمزہ سے دو بالا الف قد ہے شرف میں

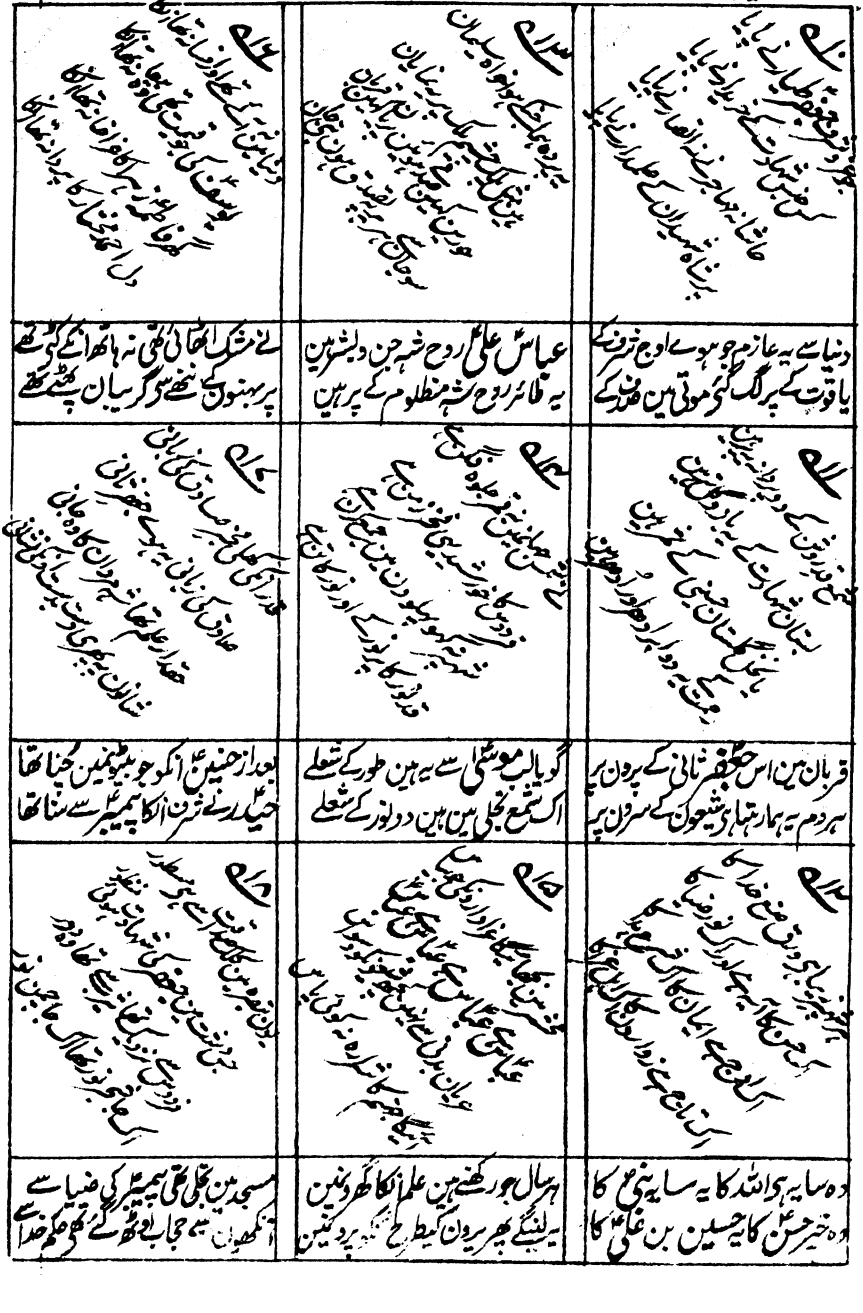

۱۹

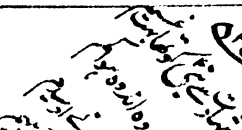

پیدا لب جاں بخش سے اسرار غنی تھے
اُس دم ہمہ تن گوش سب اصحاب نبی تھے

۲۰

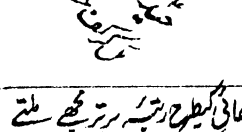

آہوں کا دھواں جمع جو ہر ایک جگہ تھا
کعبہ کیطرح جائے مسجد بھی سیہ تھا

۲۱

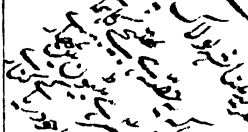

سہمات گئے جعفر طیار کے شانے
پرسے کے لیے فردوسی کو بھیجا ہے خدا نے

۲۲

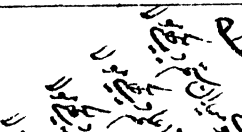

اس وقت سوئے میدان جو دیکھا علی نے
آلودہ خون انبیا دیکھے علی نے
جعفر کا جو خنجر سے کیا کام دیکھا علی نے
شہنائی حور النار م دیکھے علی نے

۲۳

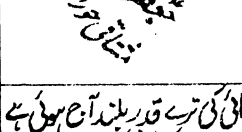

تابوت ذرا جعفر طیار کا دیکھو
انجام پیمبرؐ کے علمدار کا دیکھو

۲۴

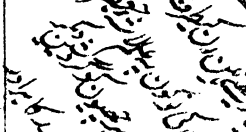

مضمون یہ ہو ہاتف غیبی کی ندا کا
لو جعفر طیار یہ ہے بیڑہ خدا کا

۲۵

بھائی کی ترے قدر بلند آج ہوئی ہے
سو میلوں پہ اک لاش کو معراج ہوئی ہے

۲۶

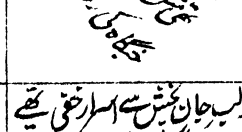

رتبہ کی بلندی میں فلک پست ملیگا
یاقوت کے پرسکو سر دست ملیگا

۲۷

قربان وہ رہیگا سریر خیر نشا پر
جعفر سے تم کہنا درود اور میں خدا پر

۲۸

شبیرؑ سے دیکھنے کی رفاقت کو تمھاری
دریا پہ ہم آویں گے زیارت کو تمھاری

۲۹

برنام ہیں دو طرح کی تاثیر ہو پیدا
حیدرؑ کا جلال الفت شبیرؑ ہو پیدا

۳۰

ممتاز ہے وہ نسل علیؑ گھر ہیں ہمارے
عباسؑ سے خطاب یہ کہتا ہے فخر ہیں ہمارے

۳۱

ہر عین کے سر پر جو زبردست ہی سب سے
یہ بازوے شبیرؑ زبردست ہی سب سے

۳۲

لو ہنسنے اجازت دی بلا جبر خوشی سے
تم عقد کرو مادر عباسؑ علیؑ سے

۳۳

سر گرم بلا عذر رہوں کام پہ اسکے
جاگیر محمدؐ کی ہیں لکھوا نامہ یہ اسکے

۳۴

گر اوسکے عوض فاطمہؑ تو یار فدا ہو
حق یہ ہے کہ اسپر بھی نہ حق اسکا ادا ہو

۳۵

انھی ہی سپر پشت پہ ہو تیغ کمر میں
کاندھے پہ علم رکھ کے پھراوں ای گھر میں

۳۶

سقائی کی سقہ کی صدا جلوہ گری ہو
نزدیک علم مشک بھی تھی سدھری ہو

خوش اسکو کرد منصب جعفرؑ کی سند سے
جائے نہ تہ بدست یہ زہراؑ کی لحد سے

گلہائے بہشتی تسلیم اسپان کے تلے تھے
نو لاکھ کی تعیں تھیں بہتر کے گلے تھے

دو واقعے وہ دیکھے کہ ہم مر گئی زینبؑ
سو کر ہوئے بیدار تو غش کر گئے زینبؑ

لو جاؤ علمدار کیا خیر نسا نے
خلعت یہی رخصت کا دیا خیر نسا نے

شہ رونے لگے مسند قاسمؑ سے لپٹ کر
جا بیٹھی دلھن ناک گھونگھٹ کو الٹ کر

پھر خواب میں دیکھا یہ حسینؑ ابن علیؑ نے
تلوار دو سے بازو مرے کاٹے ہیں کسی نے

عباسؑ بھر کے لو وطن شاہ کو بھیجا
نوحہ کیا قافلہ شاہ میں جا کے

زہراؑ کی سفارش سے علم ہمکو ملا ہے
اس قبر کی جاروب کشی کا یہ صلہ ہے

بیجان ابھی یہ جان حسنؑ کر گیا لوگو
مرنے سے بھتیجے کے چچا مر گیا لوگو

بیٹا اسی دن کے لیے بھائی کو کیا ہے
لو موت نے زہراؑ ہی کا گھر دیکھ لیا ہے

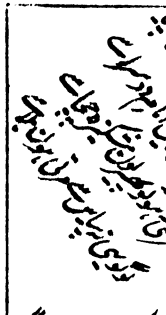

پانی وہان ہین ہاتھ سے دادی کیونگی
گریہ نہین تو جان لو دم بھر نہ جیونگی

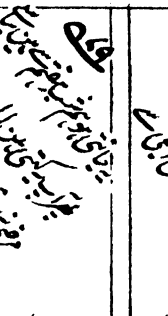

ارمان نہ پورے ہوے مجھ کشتۂ غم کے
تم لاش نہ لائے مری سایہ مین علم کے

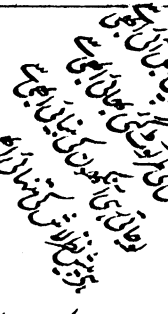

پانی نہ طلب ایک سکے کنبہ مین کرونگی
خیمہ انکو بجانے دو مین پیاسی ہی مرونگی

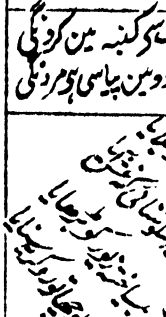

حق چاہے تو تم تک بھی پہونچا نہین پانی
بی بی کے لیے سر سہی ہم لاتے ہین پانی

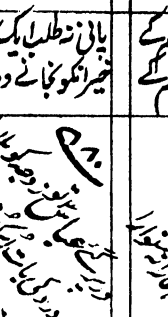

تم چھٹ گئے بھائی مرے سب چھٹ گئے عباسؑ
سر ننگے گیا زینب کا حرم لٹ گئے عباسؑ

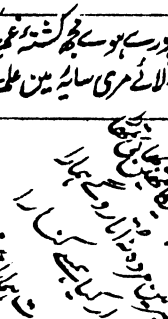

کہتے ہین کہ تو لاکھ کے سر نیزے پہ گھرونگا
بخشو مجھے ورنہ اپنا مین جیتا نہ پھرونگا

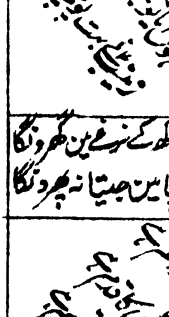

مجرا کیا حضرت کو کہ مشتاق قضا ہون
شہ بولے مگر کوٹ دہین راضی برضا ہون

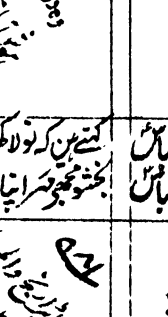

کیا مین نہین لونڈی پسر شیر خدا کی
تم دکھنے والی ہو بٹری میری بچا کی

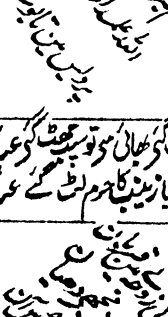

حر اپنے تصدق یہ سکینہ پہ تصدق
مین بانوی سلطان مدینہ پہ تصدق

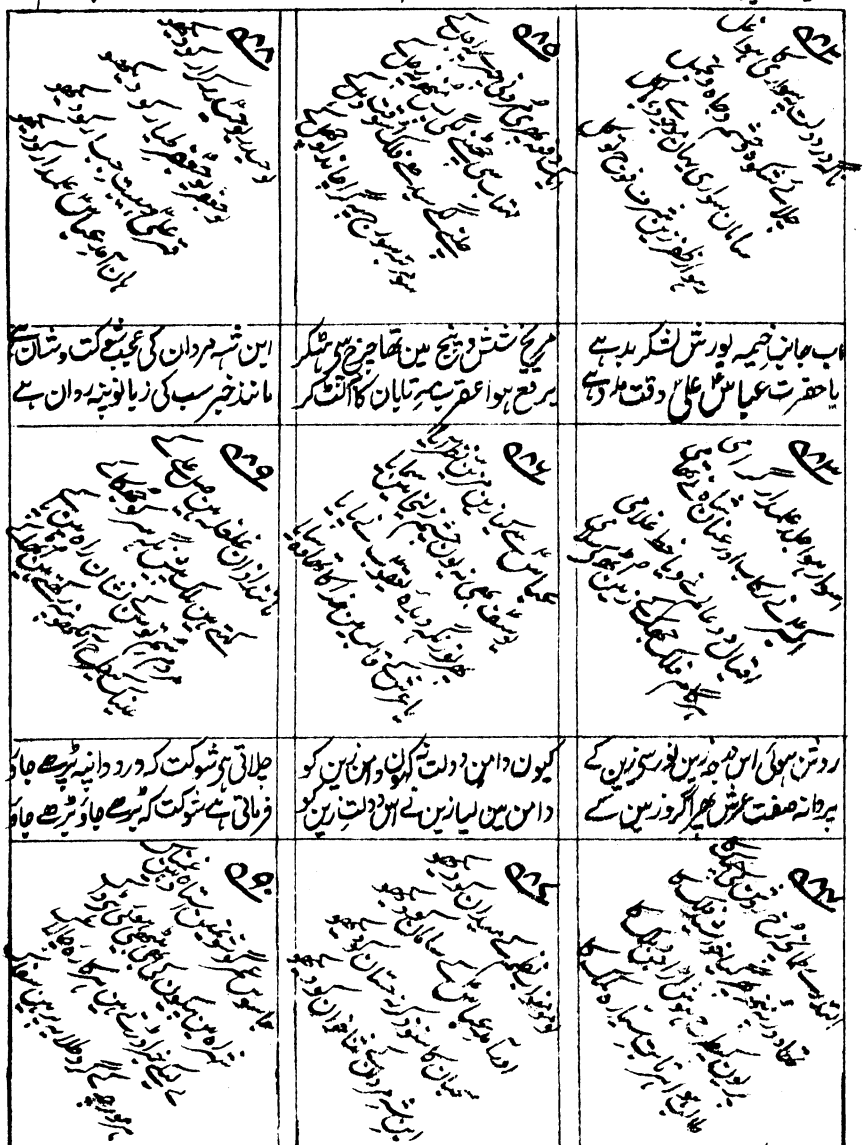

تاب جانب خیمہ یورش لشکر بد ہے
یا حضرت عباس علی دقت مدد ہے

مریخ شتش و پنج میں تھا چرخ سے ہٹکر
پرتو ہوا عکر سپہر تاباں کا الٹ کر

این شہ مردان کی عجب شوکت و شان ہے
مانند خبر سب کی زبانوں پہ روان ہے

کب اس کے ہوا حلق علمدار پہ جاری
اکبر نے رکاب اور عنان تھام لی ساری

گیسو ان دامن دولت نے کہو ان دامن کو
دامن میں لیا زین نے اس دولت زین کو

جلاتی ہے شوکت کہ درود اس پہ پڑھے جاؤ
فرماتی ہے شوکت کہ پڑھے جاؤ پڑھے جاؤ

یہ تیر غضبناک جو تھا دامن زین پر
ہلتی تھی زمین شش سرگاہ زین پر

صدقے فرس باز و شاہ دو جہان پر
مانند خبر دوستا ہے سب کی زبان پر

۹۱

گھوڑا جو سرکش تھا ترا ان کا ہے رام
کتنے ہیں عدو شیر کے کیا ان کا ہے کام
لشکر میں کہاں شاہ کے ایسے ہیں جواں لعل
دیکھا ہے کسی نے کہ ہو میدان میں بے دل

لہجے میں ہے ضیغم کے غضب تیز سری ہے
افلاک کے نو شیشہ میں بس ایک پری ہے

۹۲

الفت ہے نہ دیدن کا کسی کے ہے تمنا
ظلمات نکلنے کو ہے خضر کو نظر آیا
ہر ذرہ کے خورشید کی ہے طور پہ جلوہ
ہر ایک شجر کوہ ہے اک طور بنا یا

مُردوں کا یہ عالم ہو اُس نور بدن سے
جیسے کوئی چونک اٹھتا ہے سورج کی کرن سے

۹۳

بینی کی ہر اک عین کے مابین جگہ ہے
سوئیچ میں آنکھوں کے سیہ بند نگہ ہے

۹۴

جب باگ بکف آمد خورشید نظر آیا
لشکر میں قیامت تھی ادھر آیا ادھر آیا
چمکا جو علم جانب چپ جانب راست
دکھلا کہ نہاں آج زمیں میں ہے نظر آیا

جب ہاتھ میں تلوار کا پرتو نظر آیا
خورشید کے پنجہ میں مہ نو نظر آیا

۹۵

کیسے نبی آدم کہ یہ آدم کے شرف ہیں
کس گنتی میں عالم یہ دو عالم کے شرف ہیں

۹۶

اللہ عجب حسن و لطافت کا ہے چہرہ
یہ ابن شہنشاہ ولایت کا ہے چہرہ

۹۷

اک چشم ترحم کا گذر لاکھ جگہ ہے
یاں بندہ نواز اور ادھر بیش نگہ ہے

۹۸

اب نولا زدہ پنجہ علم سبز کا جھکا
اک بے کسی کا آڑتا ہے پھر سر اوہ علم کا

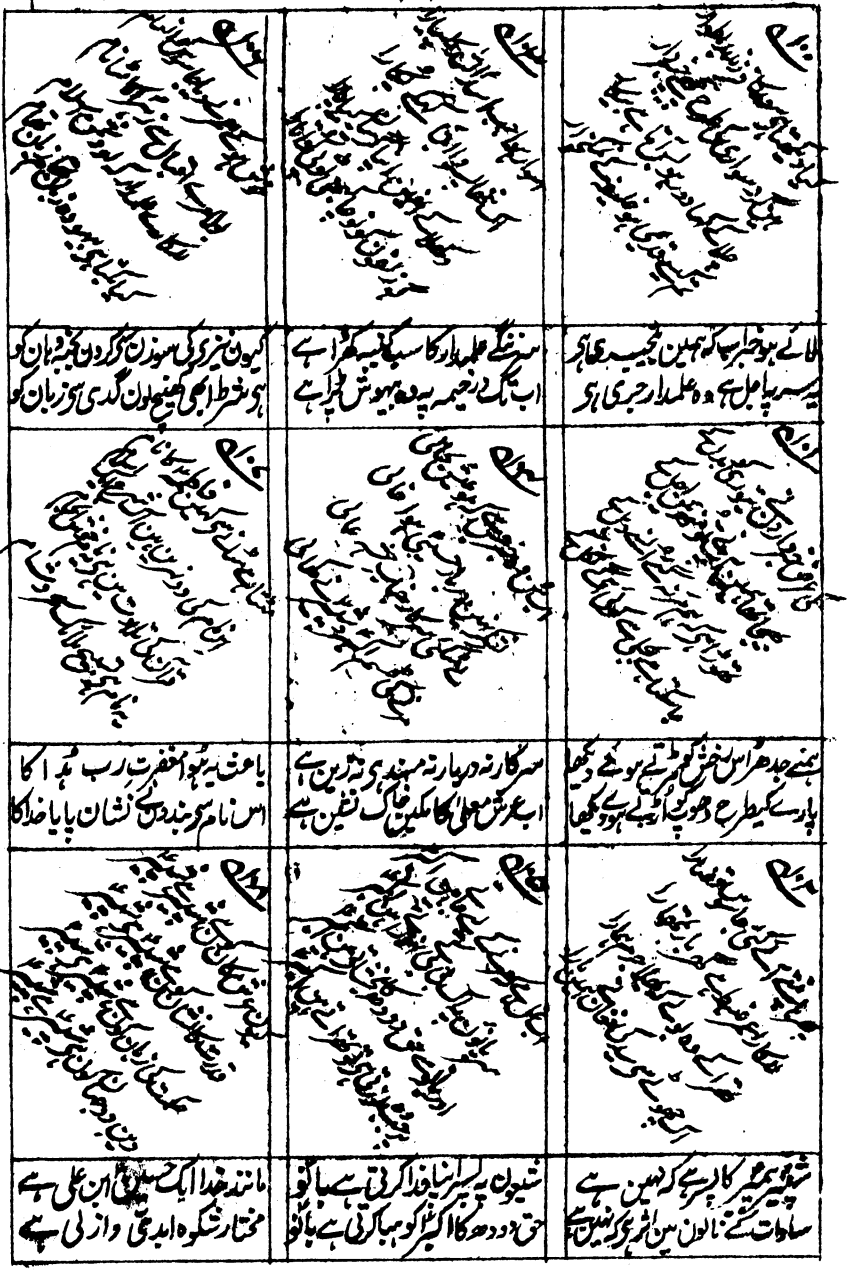

۱۱۸

طوفان کی طرح موج بڑھی تند و تیز کی
الفوث کشتی کا کوئی دعا کو نہ کیا
نیزہ زرد ہو کے نفرین خدا
پیدا بجائے موج بھنور کی ہوا ہے

گھوڑوں کو سو قدم وقت لگا پو نظر آیا
لشکر کے سمندر میں یہ ماہی پو نظر آیا

۱۱۹

بازو جو بڑھا قوس قزح کا نظارا
دم تیغ کے پرتو کا بھرا یا فوارا
عباسؑ کا پیاسا جو سوئے آب سدھارا
موجوں نے کیا غسل کنارے کو کنارا

غوطہ کا نہ انصاف لب تیغ پر آیا
پانی نہ لب ساحل کی طرح منہ میں بھر آیا

۱۲۰

زاہد کو نہ تھا ٹھکانا نہ کہیں تھا
شاعر کے لیے بحر سخن قحط زمیں تھا

۱۲۱

باران کی تھا تیغ جو بے آب نہ تھی
طوفان تھا وہ قطرہ کہ جس میں تب نہ تھی
آبِ تیغ نہ تھا لطف میں کم تر ز سراب
چشمی تھی جو تھی وہ فنا کا علم تھی

غل تھا کہ زمین نم ہے جہنم کی یہ کیا ہے
مالک نے کہا چپکے رہو قہر خدا ہے

۱۲۲

لو دیکھ لو طوفان کا ہر سو ہے تلاطم
پھر سر پہ نہ کہنا کہ نہ تھا ہم کو تنبہ
جب ہاتھ سے نکلا تو ہوا کیا لب دریا
یہ بحر ہے یہ موج ہے یہ تیغ ہے یہ آب

اک ضرب سے دو ٹکڑے زرہ خلد بدن تھا
عباسؑ کے قبضے میں ید اللہ کا چلن تھا

۱۲۳

شمشیر تھی شہ کی صف اعدا میں پڑی تھی
بیٹھی تھی قضا کونے میں تلوار کھڑی تھی

یاران یہ پکارا کہ حذر تیغ مبین سے
سر مردوں کے گردوں پہ برستے ہیں زمین سے

۱۲۴

فاقہ سے کمر تیغ کی لمعوں کو ہوا یا
اعجاز کمر تیغ کی لمعوں کو ہوا یا
لاغر خطر آب رواں سے جو کل تھے
خم ہو کے قد خشک علم دیکھ کے پل تھے

نے میر نے تیغ سے بچ تھی
سیدھی تو یہ ہی بات جھپ اس کی تھی

۱۲۷

پڑتو جو پڑا ڈھال کے ہر بند کے اوپر
غل تھا کہ وہ بجلی گری اسپند کے اوپر

۱۲۸

خود کفر یہ کہتا تھا ارے کلمہ پڑھو تم
سر بالوں پہ گرتے تھے کہ آگے نہ بڑھو تم

۱۲۹

جز صبر و دانشمندی کی نہیں ہے
تقدیر میں اک بوند بھی پانی کی نہیں ہے

۱۳۰

صرصر نے وظیفہ کیا رہوار کا کلمہ
بجلی نے پڑھا تیغ علمدار کا کلمہ

۱۳۱

ظلمت سے زمین رن کی سیہ پوش ہوئی تھی
پانوں کو رہ گور فراموش ہوئی تھی

۱۳۲

جوہر تبر و تیغ سے اور نیزہ سناں سے
پر تیر سے پہلے پھبیوں سے چلہ کماں سے

۱۳۳

اونگلی سے جو ماتھے کا عرق پاک کیا تھا
دریا کا تلاطم موتیوں سے پاٹ دیا تھا

۱۳۴

بدلی کی طرح چھائے علم حکم عمر سے
بوچھار پڑی تیروں کی نہ تیر و نہ کہ برسے

۱۳۵

دریا کے فلاطون سے اک قطرہ جانی
کیوں لائق تحریر ہوں بے مایہ بیانی
آئی نہ سمجھ میں کسی عاقل کی یہ حیرت
پانی پہ ہوئی نقش قدر یہ نہ بھی پانی

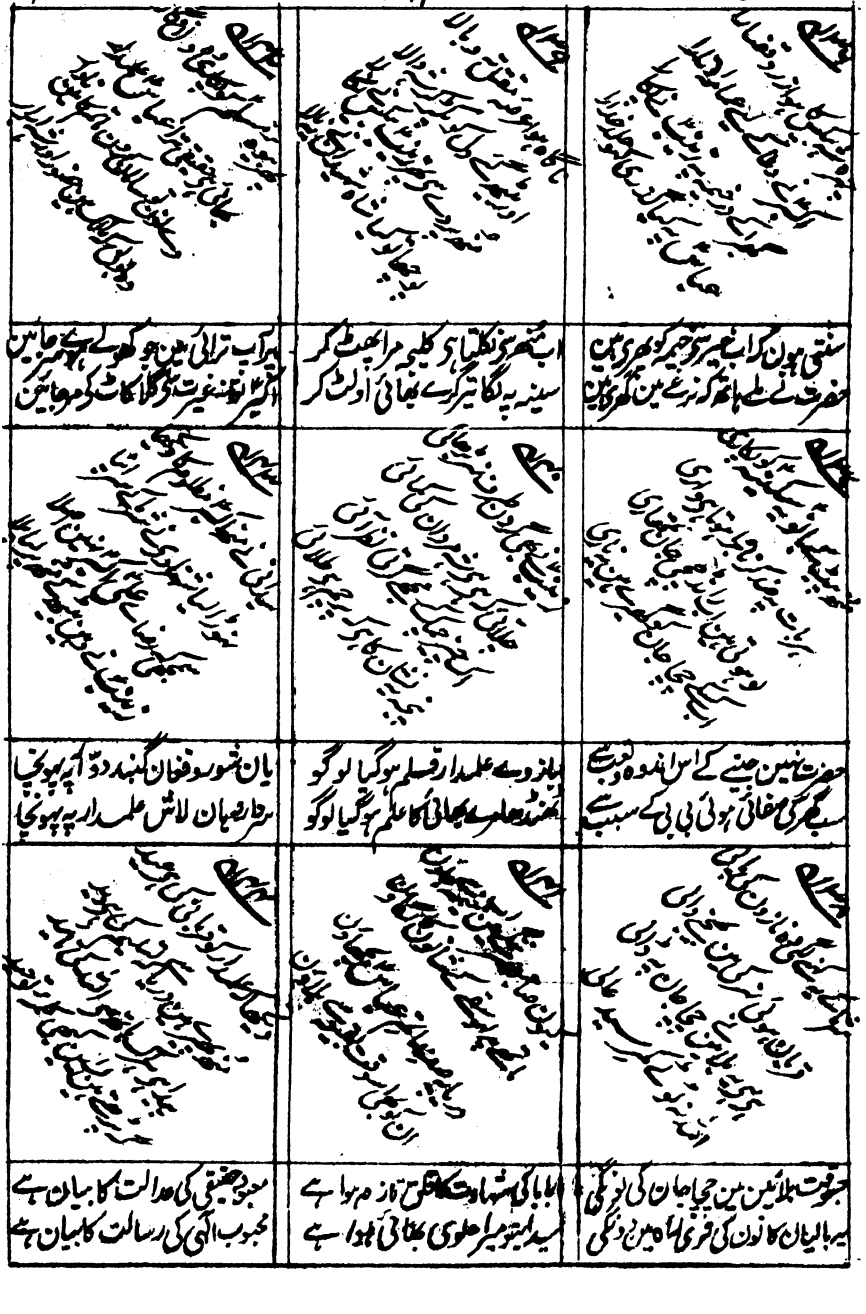

یارب ہیں ترے بارہ اماموں کے تصدق
شبّیر کی اولاد کے ناموں کے تصدق

کیا خوب بجالائے ہو فرمان خدا کا
عباسؑ درود آپ پہ ہر آن خدا کا

تجسّانہ کوئی اہل وفا ہوگا بھائی
میں اُسپہ تصدق جو تجھے روئیگا بھائی

جبّر اہمیں عباسؑ نے چھوڑا علی اکبرؑ
دم بھی مری آغوش میں توڑا علی اکبرؑ

لبیک پیمبرؐ تجھے فرماتے ہیں آقا
بابا بھی وہ سر ننگے چلے آتے ہیں آقا

غم سے ترے تڑپیگی مری روح بدن میں
جب تک کہ بدن ہوئیگا پوشیدہ کفن میں

شہ بولے علمدار سفر کرتے ہیں زینبؑ
لشکر کا ہوا خاتمہ ہم مرتے ہیں زینبؑ

۱۵۴

[illegible]
اور [illegible]
دنیا [illegible]
لازم [illegible]

اس طرح سے دل میں ہر کے ناسور ہے زینبؑ
پانی کا بھی ہمکو نہیں مقدور ہے زینبؑ

۱۵۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]

منگوایا تھا پانی یہ بیڑی میں نے خطا کی
اب لاش بھی بھکو نہ دکھاؤ گی چچا کی

۱۵۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]

عمو کی زیارت کو گئی کہا رہی تھی
چلائی چچی یہ بھی کہیں ہوتا ہے بی بی

۱۵۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]

چلائی کہ صاحب مری تسلیم کو اٹھو
ہمشیر حسینؑ آئی ہے تعظیم کو اٹھو

۱۵۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]

زانو پہ نہ بیٹھونگی نہ قدموں پہ گرونگی
لونڈی کی طرح گرد علمدار پھرونگی

۱۵۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]

اب مجھسے سنبھالی نہیں جاتی ہے سکینہؑ
اے ہمشیر کہ آتی ہے سکینہؑ

۱۶۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]

خاموش دبیر اب کہ ہر اک شیعہ ہے بیدم
مجلس میں ہے چاروں طرف اک خشک کا عالم

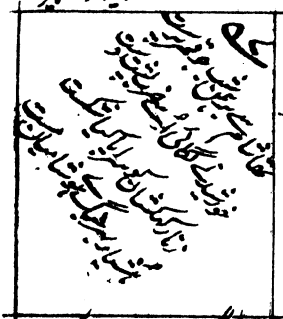

لیلیٰ شب کے حسن کی دولت جو لٹ گئی
افشاں جبیں سے نجم درخشانی چھٹ گئی

نیزہ کرن کا دیدۂ گردوں میں ڈال کر
مغرب میں پھینکی رات کی تیلی نکال کر

آ کھٹکے گا آفتاب پرستوں کے دین میں
زہرا کا آفتاب چھپایا زمین میں

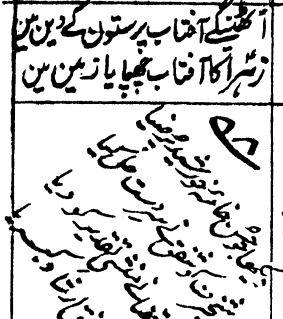

رو سب کے سوے قبلۂ آمید ہو گئے
سرگرم سجدہ عیسیٰ خورشید ہو گئے

خورشید صبح کا کل دستار ہو گیا
پھر تار تار جیب شب تار ہو گیا

یہ آخری سپاہ حسینی کا اوج ہے
تا ظہر نہ حسینؑ نہ لشکر نہ فوج ہے

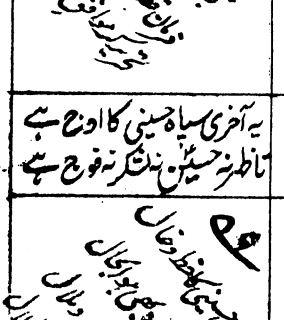

آیا جو فتح ورد لیے شاہ زور زور
ہاتھی نکالا لشکر خیبر شکار سے
پھر زیر پا فوجوں کے ہوا معرکہ میں گرد

مہتاب لشکر شہ خاور میں گھر گیا
زہ شعاع کا سر انجم پہ پھر گیا

برقع جو اٹھ گیا تھا رخ آفتاب کا
پردہ تھا فاش صبح بلمع نقاب کا

دنیا میں سرخ پوش ملازم حضور کے
عقبیٰ میں حلہ خلد کے اور قصر نور کے

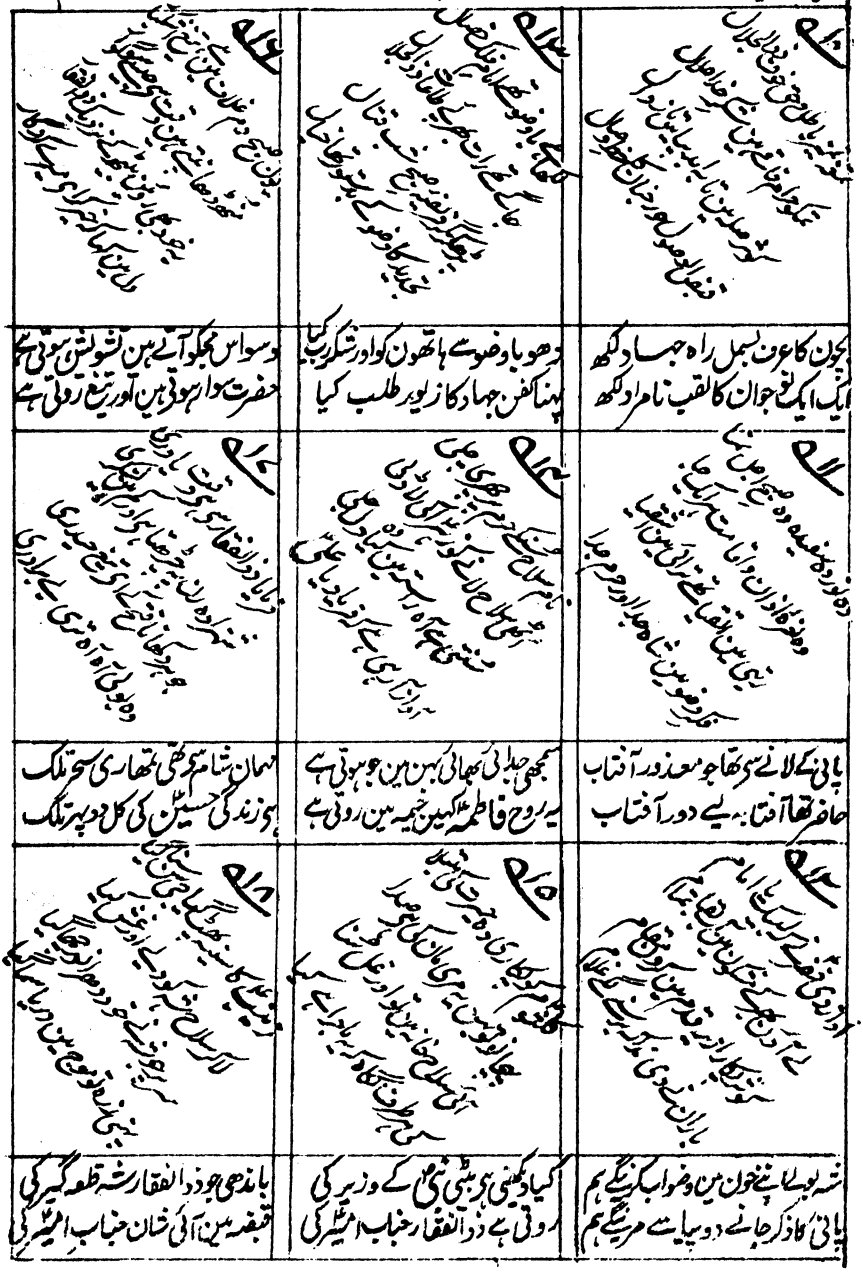

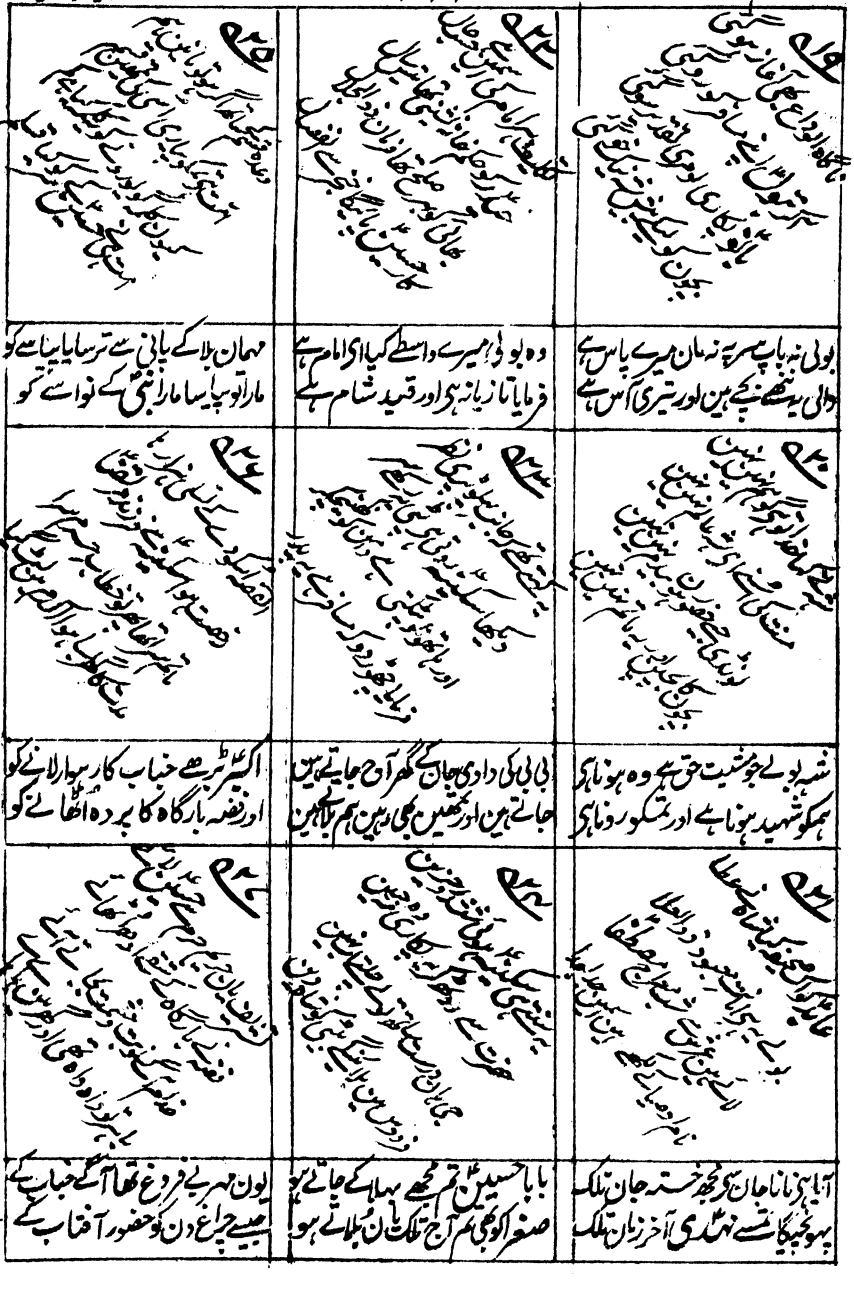

۲۱
آیا ہی نانا جان ہی مجھ خستہ جان تلک
پہونچیگا تسے نہ دی آخر زمان تلک

۲۲
بابا حسینؑ تم مجھے بہلا کے جاتے ہو
صغرا کو بھی ہم آج تلک ماں بلاتے ہو

۲۳
بی بی کی دادی جان کے گھر آج جاتے ہیں
جاتے ہیں اور تمھیں بھی رہیں ہم بلا کے ہیں

۲۴
شہ بولے جو مشیت حق ہے وہ ہونا ہی
ہمکو شہید ہونا ہے اور تمکو رونا ہی

۲۵
بولی نہ باپ سر پہ نہ ماں میرے پاس ہے
والی یہ ننھے بچے ہین اور تیری آس ہے

۲۶
وہ بولی ہمیرے واسطے کیا ای امام ہے
فرمایا تا زیانہ ہی اور قید شام ہے

۲۷
مہمان بلا کے پانی سے ترسایا پیاسے کو
مارا تو پیاسا مارا نبیؐ کے نواسے کو

۲۸
شہ بولے جو مشیت حق ہے وہ ہونا ہی
ہمکو شہید ہونا ہے اور تمکو رونا ہی

۲۹
بی بی کی دادی جان کے گھر آج جاتے ہیں
جاتے ہیں اور تمھیں بھی رہیں ہم بلا کے ہیں

۳۰
اکبرؑ بڑھے جناب کا رسہارلانے کو
اور رخصت بارگاہ کا بردہ اٹھانے کو

۳۱
آیا ہی نانا جان ہی مجھ خستہ جان تلک
پہونچیگا تسے نہ دی آخر زمان تلک

۳۲
بابا حسینؑ تم مجھے بہلا کے جاتے ہو
صغرا کو بھی ہم آج تلک ماں بلاتے ہو

۳۳
یون مہر بے فروغ تھا آگے جناب کے
جیسے چراغ دن کو حضور آفتاب کے

۲۸

خط شعاع صبح کے دست نیاز تھے
شہ کی بلائیں لینے کو ہر دم دراز تھے

۲۹

ناگہ سرخم تصدق کو درج سے
زہرا کا آفتاب نکلتا ہے برج سے

۳۰

دل چرخ پنجہ یوش کا اُس سے دھڑکتا تھا
شعلہ تو وہ تھا پر ہوا سے بھڑکتا تھا

۳۱

سر کھول کر کہیں یہ پکاری حسینؑ کی
یارب دکھانا پھر بھی سواری حسینؑ کی

۳۲

لشکر نے جب سلام کیا کل کے شاہ کو
بھیجا درود حق نے حسینی سپاہ کو

۳۳

تقسیم سرمہ گرد سواری نے کر دیا
شیشہ اندلک کا کحل جواہر سے بھر دیا

۳۴

اقبال جسکا عرف ہو وہ اک غلام ہے
فتح و ظفر نقیبوں کی جوڑی کا نام ہے

۳۵

یا باطل کو حق نے بسمل تیغ غضب کیا
ایمان نے بڑھکے کفر سے جزیہ طلب کیا

۳۶

آ آ کے معرکہ مین برابر کھڑے ہوے
نو لاکھ کے حضور بہتر کھڑے ہوے

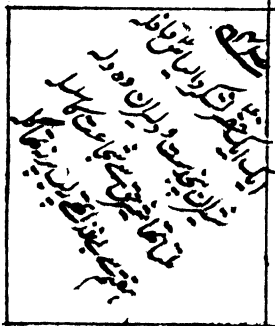

کیا کہیے کیا یہ لشکر قدرت شکوہ تھا
گلشن تھا آسمان تھا دریا تھا کوہ تھا

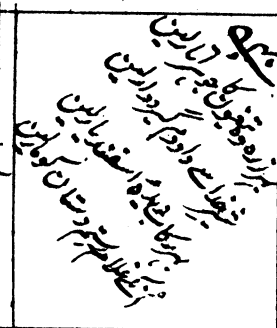

غالب بلند و پست پہ تھی دو جہان میں
گردون کمند میں تھا زمیں تھی کمان میں

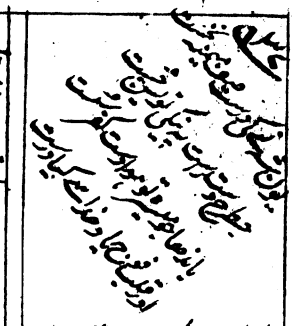

فولاد پوش فوج خدا کیا دلیر تھے
بے زخم کھائے جیتے تھے کفار سیر تھے

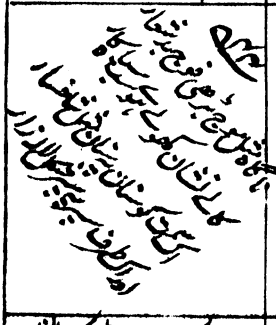

جیسے خلاصہ چار ملک ذوالجلال کے
ولیے یہ چار غول تھے خوشخصال کے

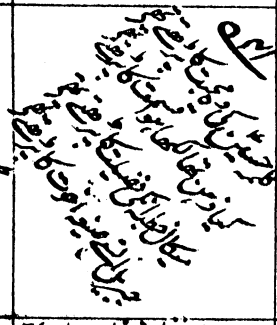

وہ خاص جان نثار شہ خاص و عام تھے
حوریں خواص خاص تھیں غلمان غلام تھے

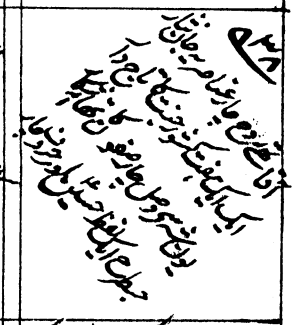

قرنا ہوئی پیادوں میں ڈنکہ سواروں میں
لعنت کا نقشہ تھا رسن دزغ قبا لوں میں

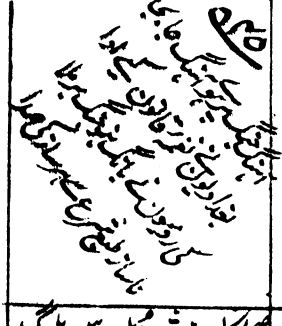

شب کے نجیب رسول زمن کے تھے
بلبل تھے اس چمن کے تو پھول اس چمن کے تھے

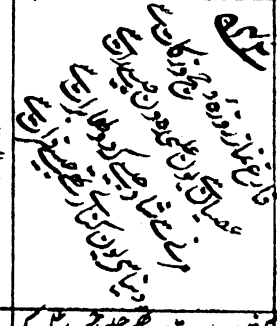

کوثر سے یوں قریب تھے جیسے حسینؑ کے
قربان یاوران شہ مشرقین کے

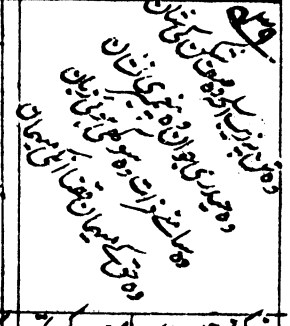

صحرا کا سینہ شور دہل سے دہل گیا
عنقا صدائے گرم بلا جل سے جل گیا

بولی نہ رحم آیا مرے نورِ عین پر
لو بابا تیر پڑنے لگے اب حسینؑ پر

لازم ہے پند و وعظ کہ دن ہو وفات کا
یہ جمعہ آخری ہے ہماری حیات کا

قدرت کے گل کھلے چمن کائنات میں
غنچہ سے پھول جھڑنے لگے بات بات میں

ٹھہرو کہ آبرو میں نہ میری خلل پڑے
ایسا نہو کہ خیمہ سے زینبؑ نکل پڑے

مین کاشفِ علوم ہون خالق علیم ہے
داؤد کی زبان ہے بیان کلیم ہے

مصحف ہر کیا دلالتہ بدر و حنین کی
ترتیل کیا ہے رتبہ شناسی حسینؑ کی

ہشیار سخت محکمہ روز جزا کا ہے
یاں سامنا حسینؑ کا ہے دان خدا کا ہے

پر مین جمائلون کو جمایں کیے ہوے
قتل امام کے لئے خنجر لیے ہوے

والشفع مرتبہ مین علیؑ و بتولؑ ہین
والوتر میرے نانا محمدؐ رسولؐ ہین

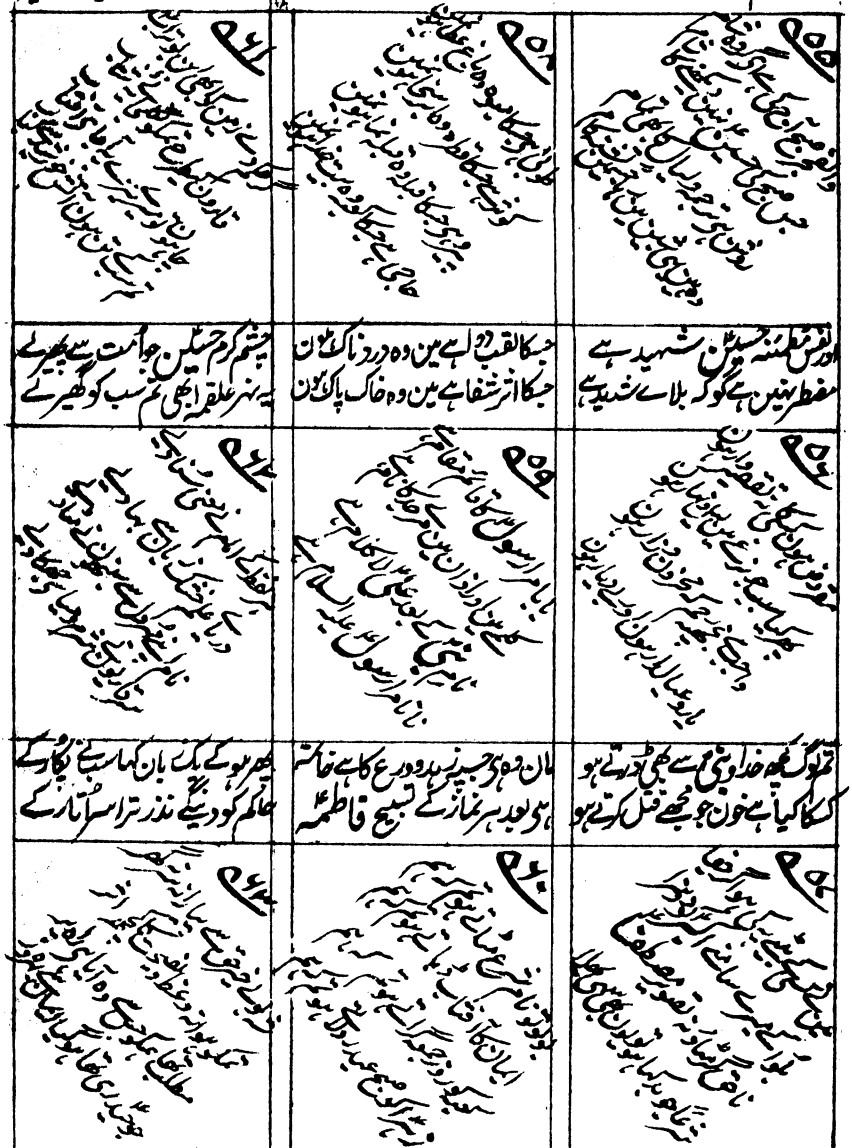

۵۵
والفجر مقتل حسین ابن علی کا ہے
جس میں کہ ذکر حسن نہیں کسی کا ہے
روضہ ہے وہ جو روبرو اسکے نہیں کسی کا ہے
دیکھیں ہیں جس حسین کو سب نے حسین سے
اور نفس مطمئنہ حسین شہید ہے
مضطر نہیں ہے گو کہ بلائے شدید ہے

۵۶
قول اور جسکا بعد وہاں کچھ نہیں
کوثر ہے جسکا فرد وہ قرآں نہیں نہیں
پیارے ہے جسکا قافلہ وہ کارواں نہیں
جاتی ہے جسکا کوچہ وہ یہ آسماں نہیں
جسکا لقب ذبیح ہے میں وہ دردناک ہوں
جسکا اثر شفا ہے میں وہ خاک پاک ہوں

۵۷
چشم کرم حسین جوانمرد سے پھیرلے
یہ نہر علقمہ ابھی تم سب کو گھیرلے

۵۷
تم لوگ کچھ خدا و نبی سے بھی ڈرتے ہو
کسکا کیا ہے خون جو مجھے قتل کرتے ہو

۵۸
ماں وہ ہے جسپہ سلام و درود کا ہے ختم
ہے بعد ہر نماز کے تسبیح فاطمہ

۵۸
پھر ہو کے یک زبان کہا سب نے پکار کے
عالم کو دینگے نذر ترا سر اتار کے

۵۹
انصاف کر کرو تو ابھی قصہ پاک ہے
جسکا حساب پاک ہے کیا اُسکو باک ہے

۵۹
بولا عمر ادھر کوئی ایسا جری نہیں
سب دوست ہیں یزید کے اک حیدری نہیں

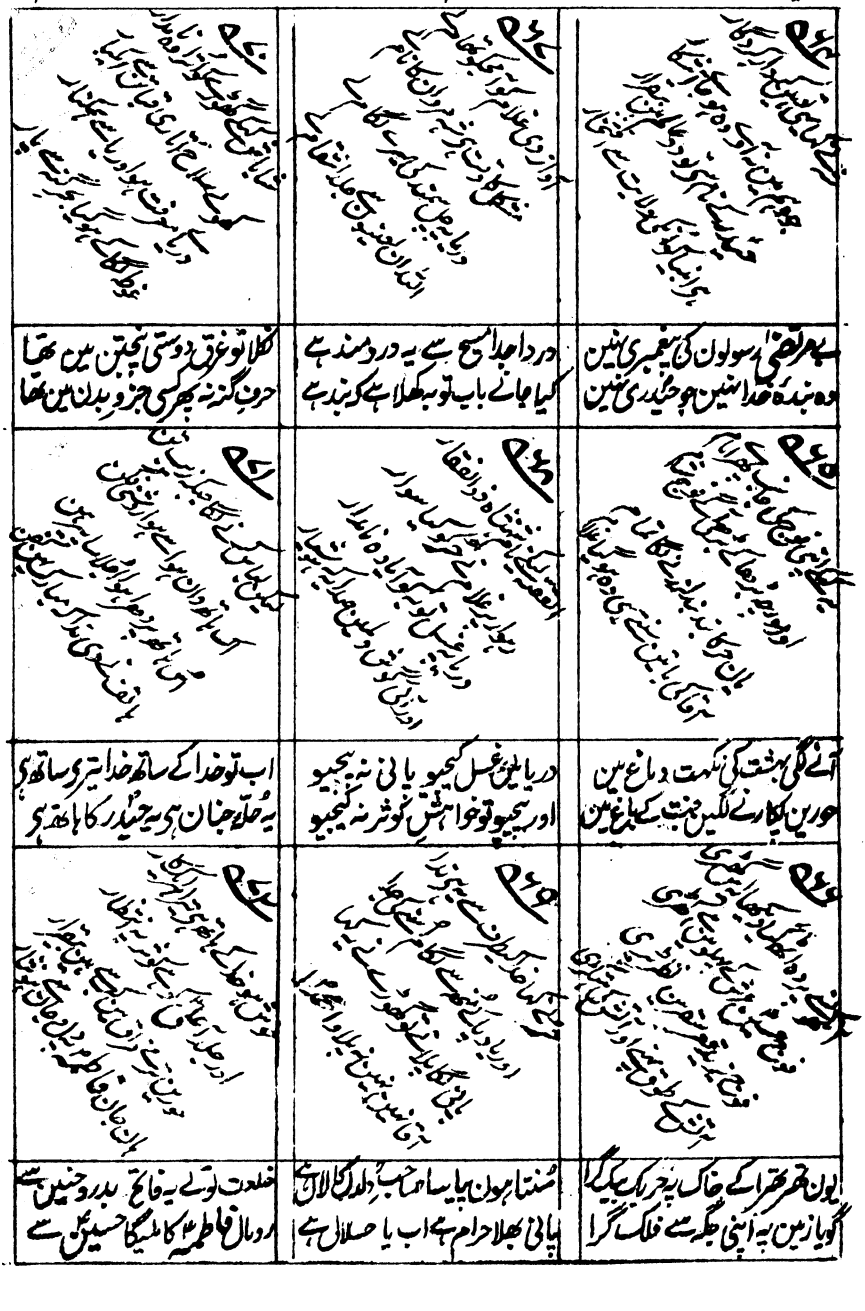

۶۶
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۶۷
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۶۸
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۶۹
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۷۰
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۷۱
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۷۲
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۷۳
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۷۴
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

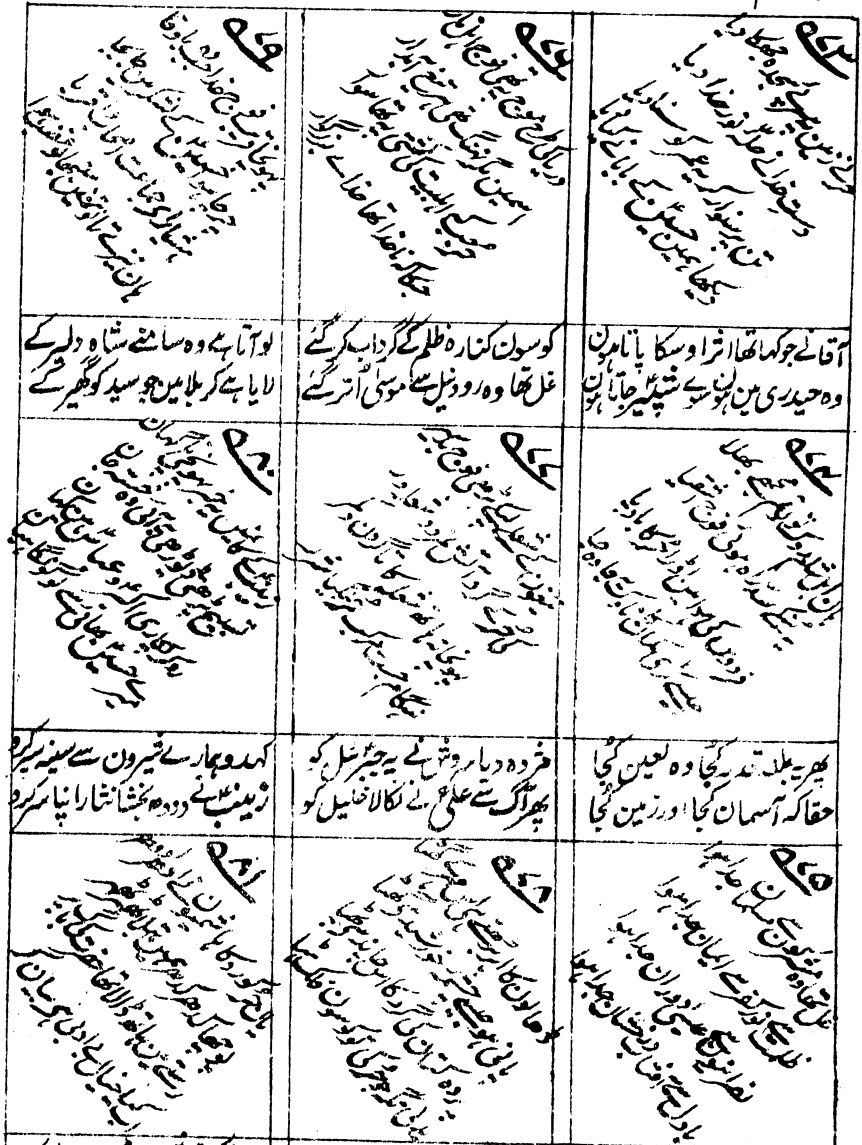

آقا نے جو کہا تھا اثر اوسکا پایا
وہ حیدری میں لہو سے شبیہ جاتا ہوں

کوسوں کنارہ ظلم کے گرداب کر گئے
غل تھا وہ رود نیل سے موسیٰ اتر گئے

لو آتا ہے وہ سامنے شاہ دلیر کے
لایا ہے کربلا میں جو سید کو گھیر کے

پھر یہ بلد تدہ کجا وہ لعین کجا
حقا کہ آسمان کجا اور زمین کجا

فرد دہ دیار و شہ نے یہ چیر عمل کو
پھر آگ سے علیؑ نے نکالا خلیل کو

کہدو ہمارے شیروں سے سینہ سپر کرے
زینبؑ نے دودھ بخشا نثار اپنا سر کرے

جنت کو کس طریقہ سے محرر محل کیا
عقرب نے ماہ چاہ سے یوسف نکل کیا

دو لاکھ جلیلیاں یقین اور اک نہال تھا
پر یہ نہال فضل خدا سے نہال تھا

زینبؑ کے شیر بچے چھوٹے سے تول کر
للکار کر چلے تیغ و سپر کھدے کھول کر

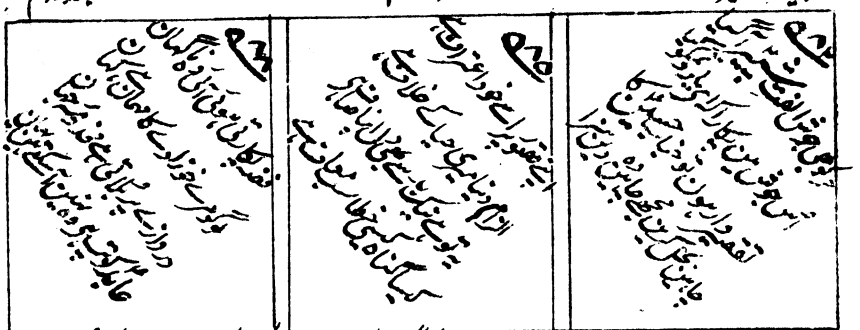

جو میں وہ تم غلام امام کریم ہو
فرق اتنا ہے جدید ہوں میں تم قدیم ہو

جانے دو یار و ذکر گذشتہ کو جانے دو
ہر عاشقِ حسینؑ ہے آنے دو آنے دو

اکبرؑ کے پیار سے نہیں کم اُسکا پیار ہے
زینبؑ بلائیں لینے کی امید وار ہے

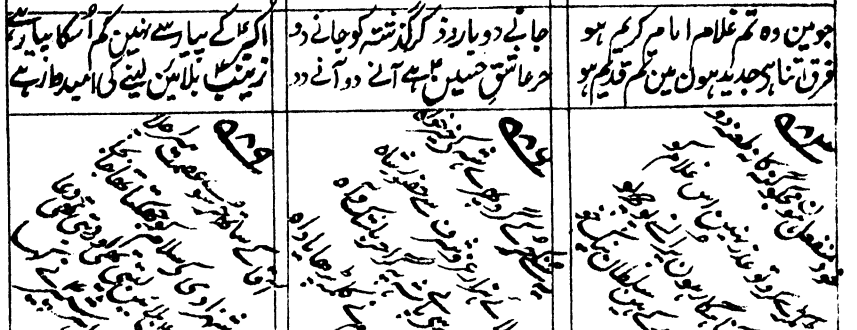

آقا کے پانوں پڑ کے خطا بخشوانے دو
میں اپنا خون کرتا ہوں اچھا جانے دو

ہمرہ کو ہمراہی سے سرفراز کیجیے
مسلم کیا تو رتبۂ مسلم بھی دیجیے

انجام نیک ہوتا ہے ہر نیکذات کا
پرکھ کر کیا سبب ہوا تیری نجات کا

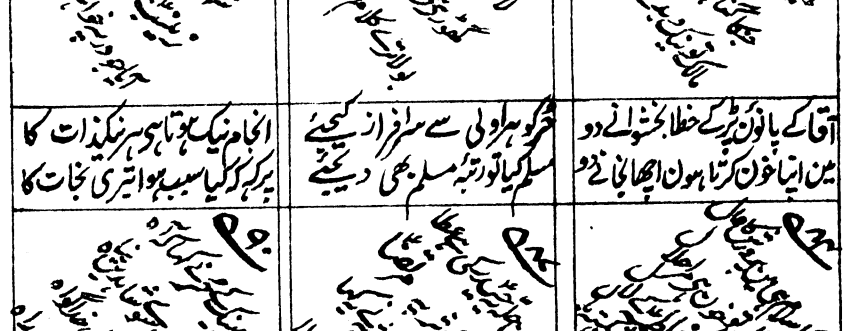

بولے حسینؑ غازیو کیا تمکو دھیان ہے
یہ میری جان ہے یہ مرا میہمان ہے

مہمان ابھی تو تیری مدارات چاہیے
وہ بولا مجکو خلد کی سوغات چاہیے

بازار میں گیا ہوں میں لیکر سمند کو
اور ڈھونڈھتا ہوں چار طرف قلبند کو

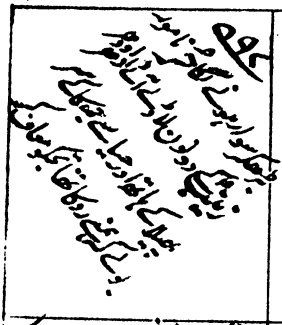

وہ پولی ہاتھ رکھکے دل پاش پاش پر
سر پیٹتی ہے فاطمہؑ مسلمؑ کی لاش پر

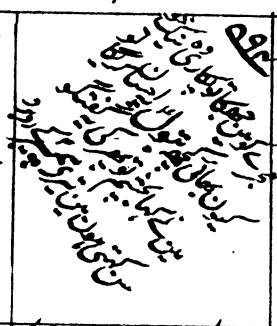

پالا ہے لاکھ پیار سے پیارے حسینؑ کو
تو فرج کیجیو نہ ہمارے حسینؑ کو

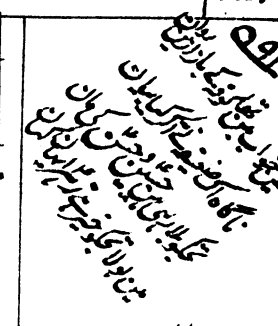

تو نے کیا ہے خوش لبِ بوتراب کو
جعفرؑ کے پوتے تھا نہ نیگے تیری کاب کو

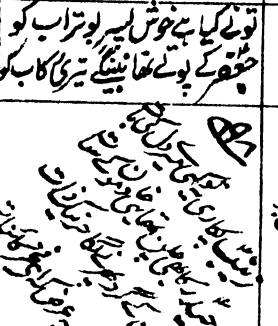

یہ تو بھلا کہیے ہے جسکو وہ روتی ہے
شیعہ جو مرتے ہیں تو عزادار ہوتی ہے

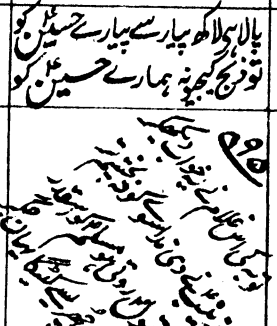

تنہا ندان ہر اول لشکر کو روئیے
یاں آکے میرے ساتھ بہتر کو روئیے

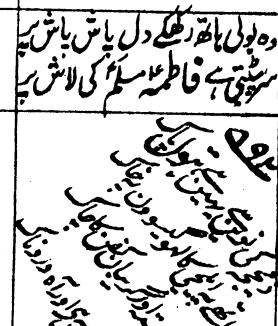

واجب ادب ہی محکو کہ عالی وقار ہو
ہٹجائیں اب حضور تو خادم سوار ہو

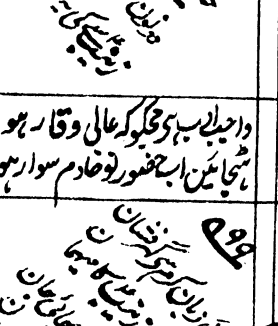

بڈھے کے پیچھے روتی ہیں اماں جناب کی
اور بولتے کے ساتھ روح رسالت مآب کی

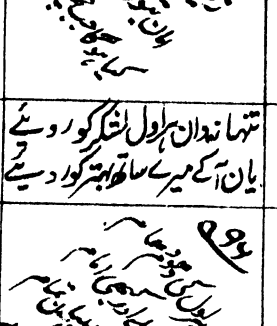

احسان کبھی نہ بھولینگے اہل حرم ترا
بابا کے ساتھ فاتحہ دلیویں گے ہم ترا

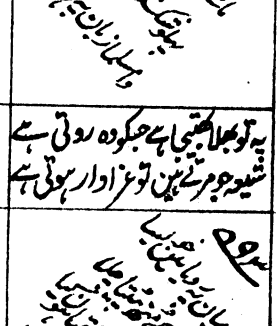

مجھسے بھی مہربان زیادہ بتول ہے
پشت پناہ روح جناب رسول ہے

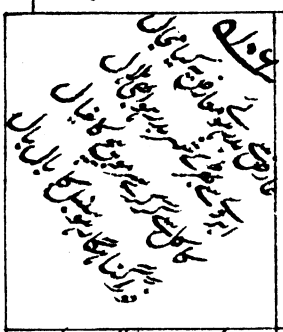

ہیبت سے پہلے فوج جفا زرد ہو گئی
یہ رنگ زرد اور اکہو ازرد ہو گئی

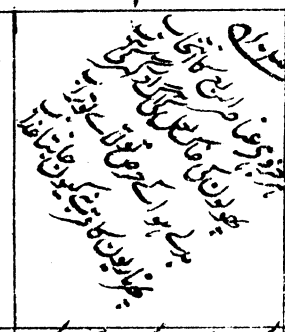

شرکت اب آہ و اشک میں آل عبا کی ہے
شر کو موافق آب و ہوا کربلا کی ہے

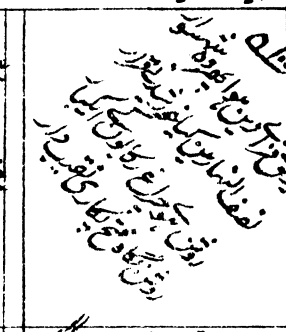

خورشید کو تپ آئے اگر سامنا کرے
تپ کا بخار جائے جو یہ رخ دوا کرے

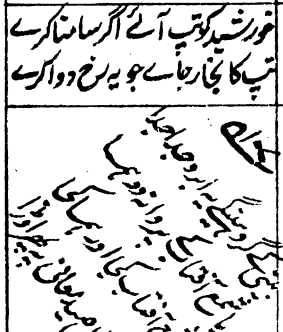

حُر عاشق حسینؑ دو عالم میں ایک ہے
رشک نجوم و مہر و قمر نام نیک ہے

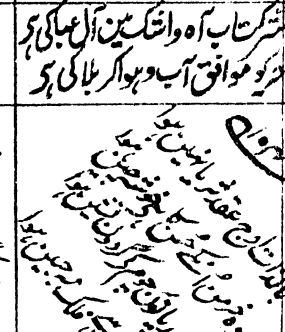

چہرہ ہے ایک جلوے مگر بیحساب ہیں
گویا کہ ایک صبح میں لاکھ آفتاب ہیں

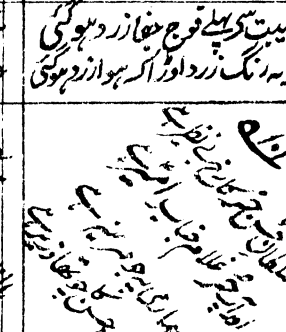

بینی کی ابرو دن کے تلے یہ دلیل ہے
اک شاخ سدرہ زیر پر جبرئیلؑ ہے

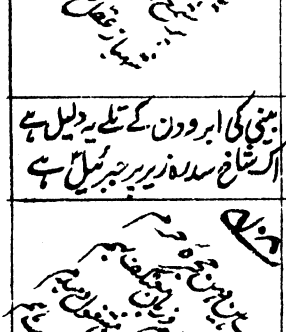

سلماں کا فخر ہے یہ مسلمان یاد رکھ

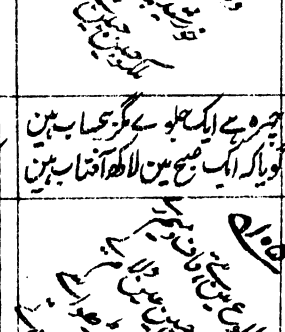

سلماں شرف جو فرد ان ہاتھ آئے ہیں
چالیس رجز پڑھ کے شہادت کے پائے ہیں

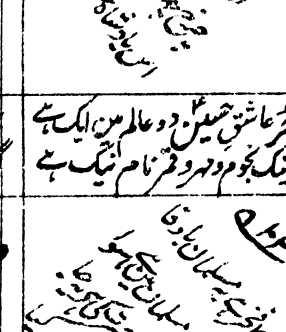

کرتے ہیں سجدہ کام و زبان کردگار کو
رکھے ہیں گرد موتی کے دانے شمار کو

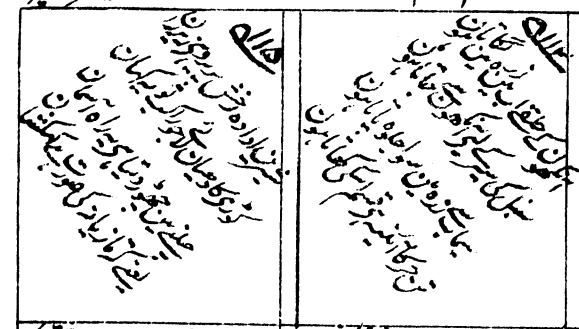

دونوں لبوں کا قند مکرر بیان ہے
یہ جان ہیں سخن کی سخن انکی جان ہے

دیکھو بدن پہ اس زرہ خوش نما کی شان
سیماب آئینہ ہے یہ ہر قائم خدا کی شان

دم بھر بھی آشنا نہیں یہ غرب و شرق کا
دل سوز ہی ہوا کا ہوا خواہ برق کا

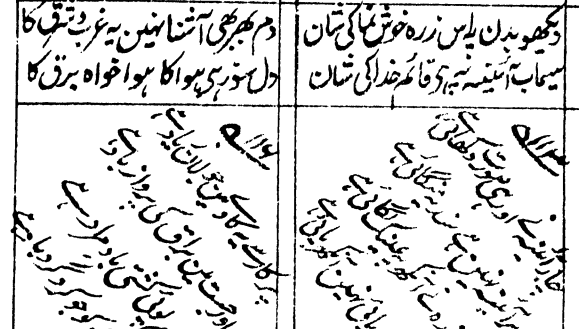

قامت پہ چہر رخ کی تجلی دوچند ہے
خورشید حشر اک قد آدم بلند ہے

عینک سے جبکہ چار طرف دیکھ لیتے ہیں
بس منکرین کا غرہ و شرف دیکھ لیتے ہیں

گرمی میں آگ ہے تو یہ نرمی میں خاک ہے
عیبوں سے مثل آب رواں صاف و پاک ہے

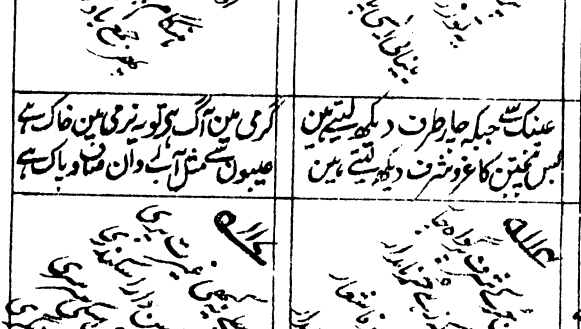

کیا انگبیں پہ ناخن پر آبدار ہیں
وہ دس ہلال ہیں تو یہ سر آفتاب ہیں

اب تک علی سے تا بہ علی اس زمانے میں
دیکھیں ہیں چار امام یہی کہکے گھرانے میں

آئینہ اسکے رخ پہ جو وا اپنا در کرے
یہ دعا ہیں اپنے سایہ سے پہلے گذر کرے

۱۱۸

میدان سے بادلوں اٹھ گئے اور خود بھی گر گئے
مارا طمانچہ خوف نے منھ سب کے پھر گئے

۱۱۹

گو مکر و حیلہ ظالموں کے آب و گل میں تھا
اوسوختہ بھاگنے کے سوا کچھ نہ دل میں تھا

۱۲۰

حُر کو کبھی نہ دیکھا تھا اس زیب و زین سے
انسان فرشتہ بنگیا ملکر حسینؑ سے

۱۲۱

غالب نہ کیوں ہو نور جبین آفتاب پر
سجدہ ابھی کیا ہے در بوتراب پر

۱۲۲

حُر کو حسینؑ تمکو مبارک یزید ہو
اب آن نہ ڈھلنے پائے کہ سید شہید ہو

۱۲۳

لشکر تھا یا کہ آگ کا دریا تھا جوش میں
نقارے شور میں تھے کہ بادل خروش میں

۱۲۴

پانی کے نام کو نہ کہیں آبرو ملی
غوطہ کو جوئے زخم بصد جستجو ملی

۱۲۵

اک جد حُر کو بھی یہ صفا دیکھکر ہوا
ہاتھ الکطرف نہ تیغ کا ناخن بھی تر ہوا

۱۲۶

یوں غرق آب تیغ تنک ظرف ہو گئے
جد دیدہ کا نام بھی بالکل ڈبو گئے

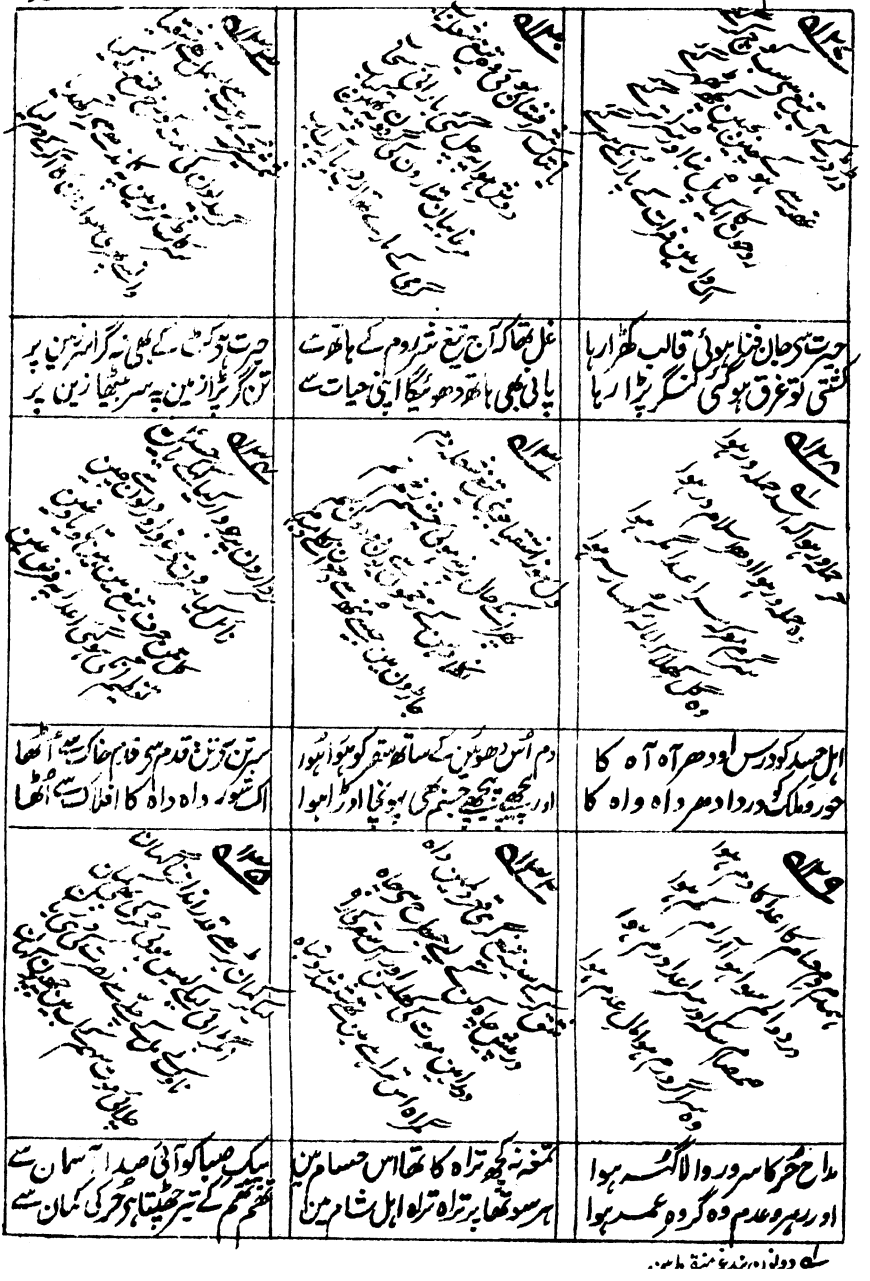

حیرت سے جان فنا ہوئی قالب کھڑا رہا
کشتی تو غرق ہو گئی لنگر پڑا رہا

غل تھا کہ آج تیغ ستمروم کے ہاتھ سے
پانی بھی ہاتھ دھوئیگا اپنی حیات سے

حیرت ہے کٹ کے بھی نہ گرا سر زمین پر
تن گر پڑا زمین پہ سر بیٹھا زین پر

اہل حسد کو درس ادھر آہ آہ کا
حور و ملک کو درد ادھر واہ واہ کا

دم اُس دھوئیں کے ساتھ سقر کو ہوا ہوا
اور پیچھے پیچھے جسم بھی پہونچا اڑا ہوا

اک شور واہ واہ کا افلاک سے اُٹھا
سر تن سے جس قدم سے فدا خاک پہ اُٹھا

مداح حر کا سرور والا گہر ہوا
اور رہبر و عدم وہ گروہ عمر ہوا

تمغہ نہ کچھ ترا کا تھا اس حسام میں
ہر سو تھا پرتو ترا اہل شام میں

سیکڑ صبا کو آئی صدا آسمان سے
تھم تھم کے تیر چھٹتا ہے حر کی کمان سے

---

۱۲۵ دولہ، رندہ، غنچہ ط ص۔

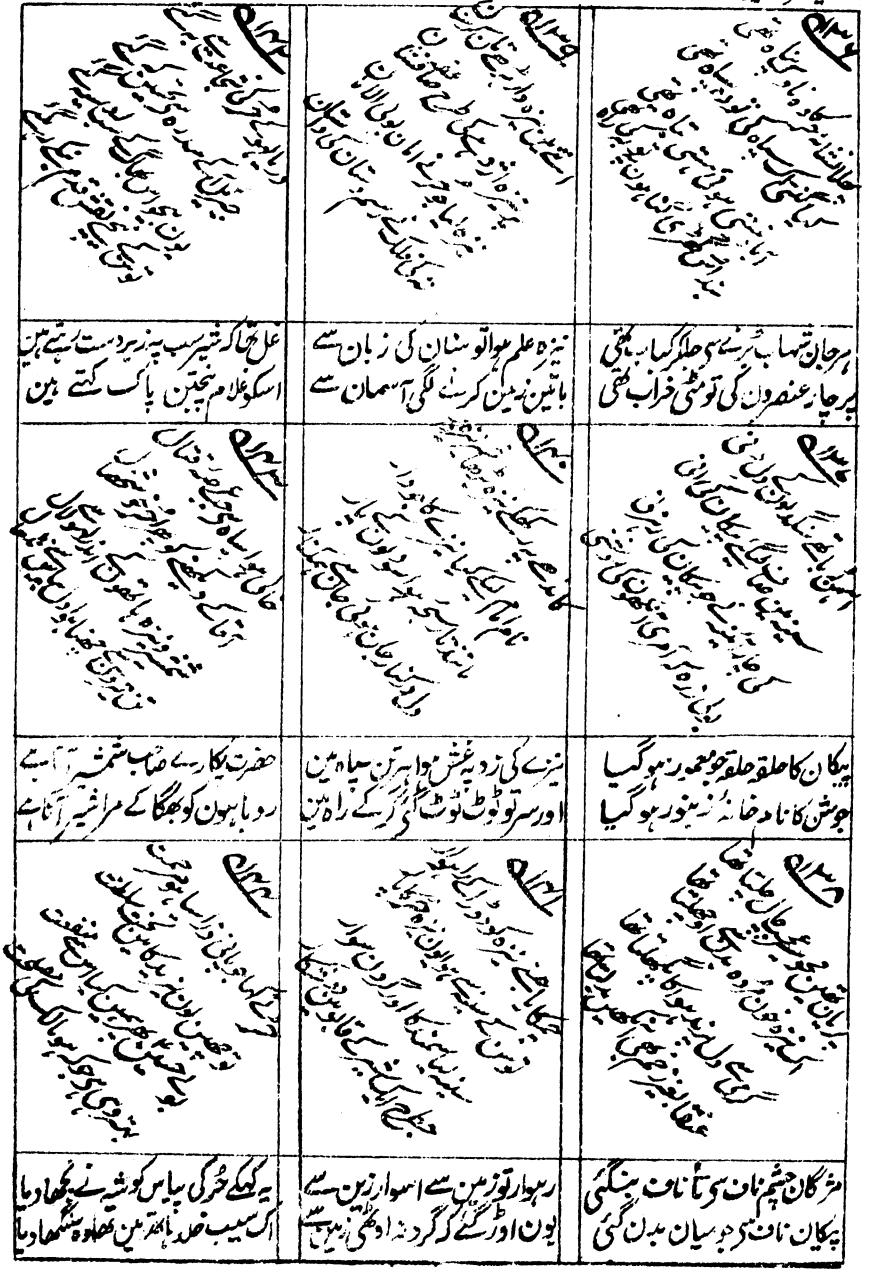

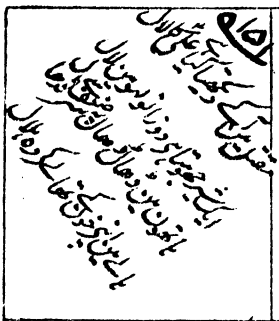

سینہ پہ بیٹھکر وہ مرا سر اتار لیگا
اور سر اتار کر تری چادر اتار لیگا

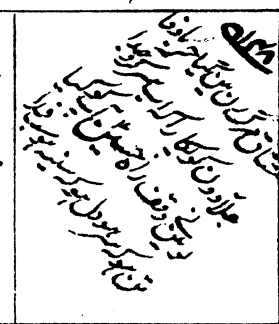

لیلو قسم غریبی سبط رسولؐ کی
تو نیزے مارو مین نے شہادت قبول کی

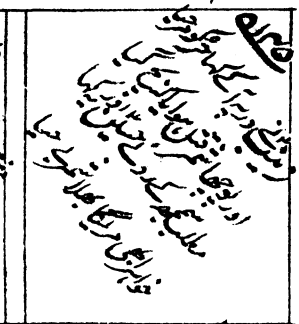

دل کو وفور درد سے ہی قصد آہ کا
لیکن وہ نام لیتا ہی اسد مجھی شاہ کا

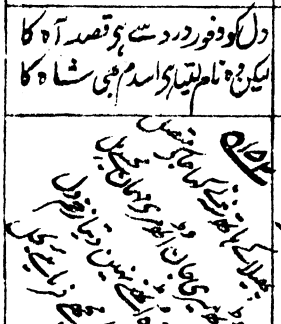

آقا علم کے سایہ مین مجکو بٹھاتے ہین
حیدر ربز بر سایۂ طوبیٰ بلاتے ہین

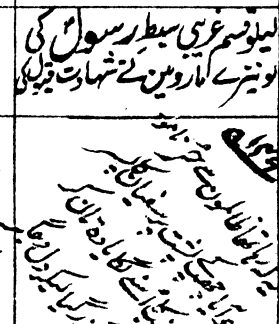

فوارہ خون دل کا بہا آہ زین پر
اور یا حسینؑ کہکے گرا عرز زمین پر

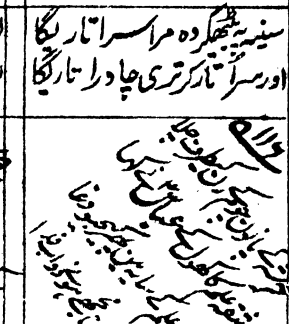

یہ کہکے اسا تڑپا کہ ہر زخم پھٹ گیا
آنکھون کی پتلی پھر گئی اور دم الٹ گیا

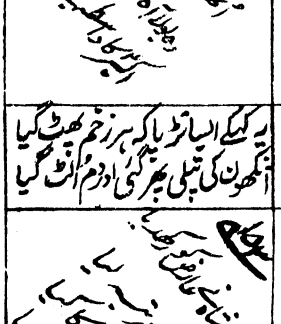

بابا کو کہیو پیاسی کا لشکر بھی آتا ہے
بھر رکھے کوزے دودھ کا اصغر بھی آتا ہے

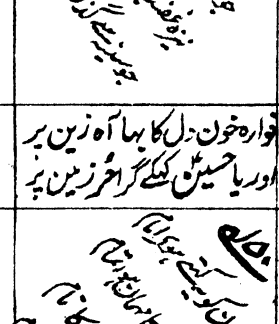

یون شاہ بیقرار تھے مہمان کے واسطے
یعقوبؑ جیسے یوسفؑ کنعان کے واسطے

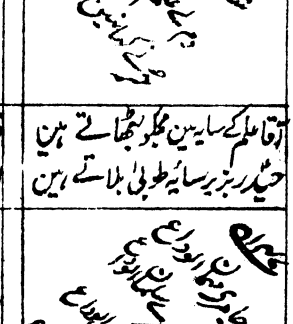

اصحاب گرد لاش کے تھے شور و شین مین
عرمسکرا رہا تھا کنار حسینؑ مین

۱۵۴

کہتے ہیں جب قریب ہی شہ کی بارگاہ — آغوش شہ میں رو کے لگا جان نثار شاہ
پوچھا رفیقوں نے تو یہ بولا وہ خستہ حال — اک آرزو ہے دل میں ہماری بجا نہ آہ

کمزور پیاس سے مرا آقا ہے کیا کہوں — آقا پہ میرے تیر افاقہ ہے کیا کہوں

۱۵۵

بولے رفیق شہ کے جا لاتیں ہم بھی — پانی نہیں ہے اور تو کچھ چیز ہے بہم
کہتا ہے رو کے کچھ نہ پیا کچھ نہ کھا ہے تو — وہ بولا کوئی دم کا ہے مہمان میرا دم

ہاتھوں پہ اپنے رکھ لو تنِ پاش پاش کو — خیمہ کے گرد لیکے پھرو میری لاش کو

۱۵۶

لکھنے کو کیا حضرت کا دو بند ہار — زینبؑ پکاری دیکھ کے ہو ہو کے بیقرار
بس اے دبیر حشر تھا زینبؑ کے بین پر — روئی تھی یوں ہی جا کے وہ لاشِ حسینؑ پر

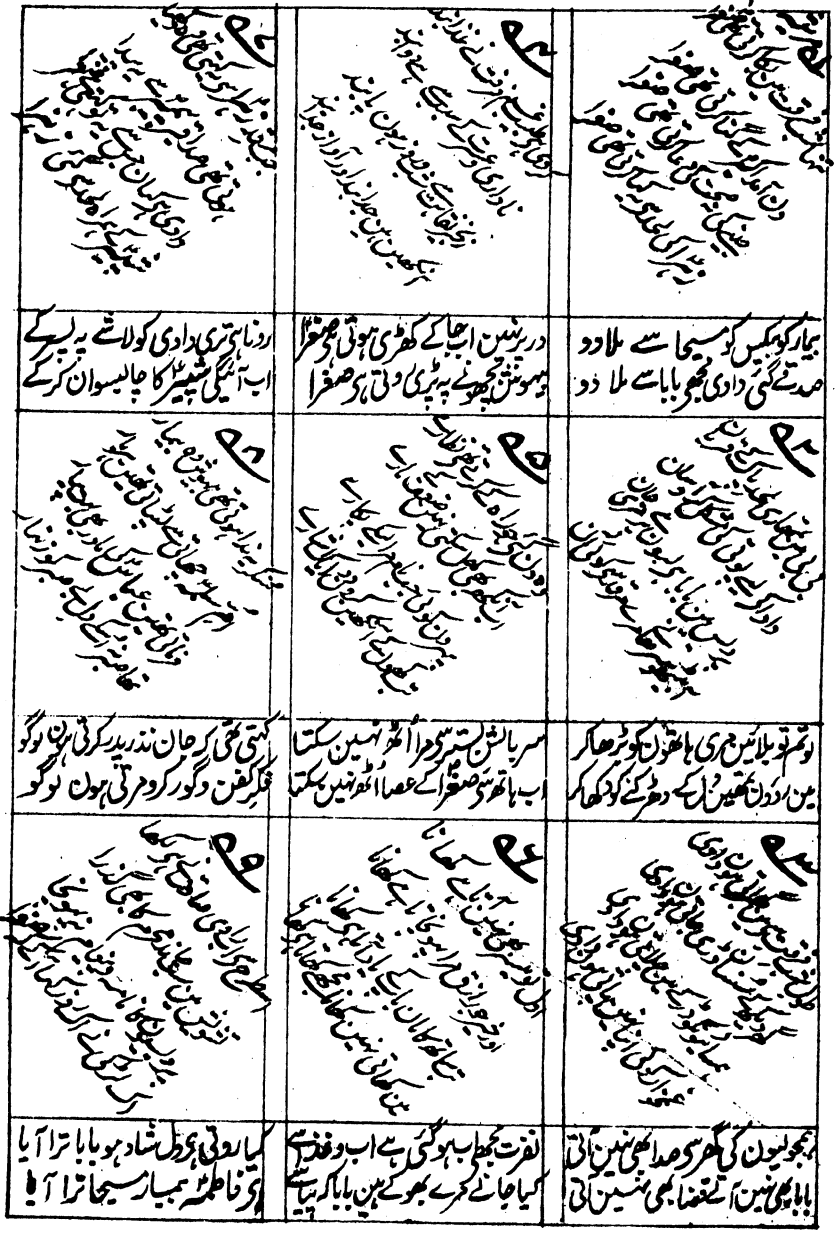

بیمار کو بکس کو مسیحا سے ملا دو
صدقے گئی دادی مجھے بابا سے ملا دو

در پر نہیں اب جا کے کھڑی ہوتی ہے صغرا
بیہوش بچھونے پہ پڑی ہوتی ہے صغرا

روتا ہے تری دادی کو لاشے پہ پسر کے
اب آئینگی شبیر کا چالیسواں کر کے

تم تو بلائیں مری ہاتھوں کو تڑپا کر
میں روؤں تمہیں دل کے دھڑکنے کو دکھا کر

سر بالش ستر سے ذرا اٹھ نہیں سکتا
اب ہاتھ سے صغرا کے عصا اٹھ نہیں سکتا

کہتی تھی کہ جان نذر پدر کرتی ہوں لوگو
فکر کفن و گور کر و مرتی ہوں لوگو

بھجوا لیوں کی گھر سے صدا بھی نہیں آتی
بابا بھی نہیں آتے تقاضا بھی نہیں آتی

نفرت مجھے اب ہو گئی ہے اب وفد سے
کیا جانے مرے بھوکے ہیں بابا کہ پیاسے

کیا روتی ہے دل شاد ہو بابا ترا آیا
ہے فاطمہ بیمار مسیحا ترا آیا

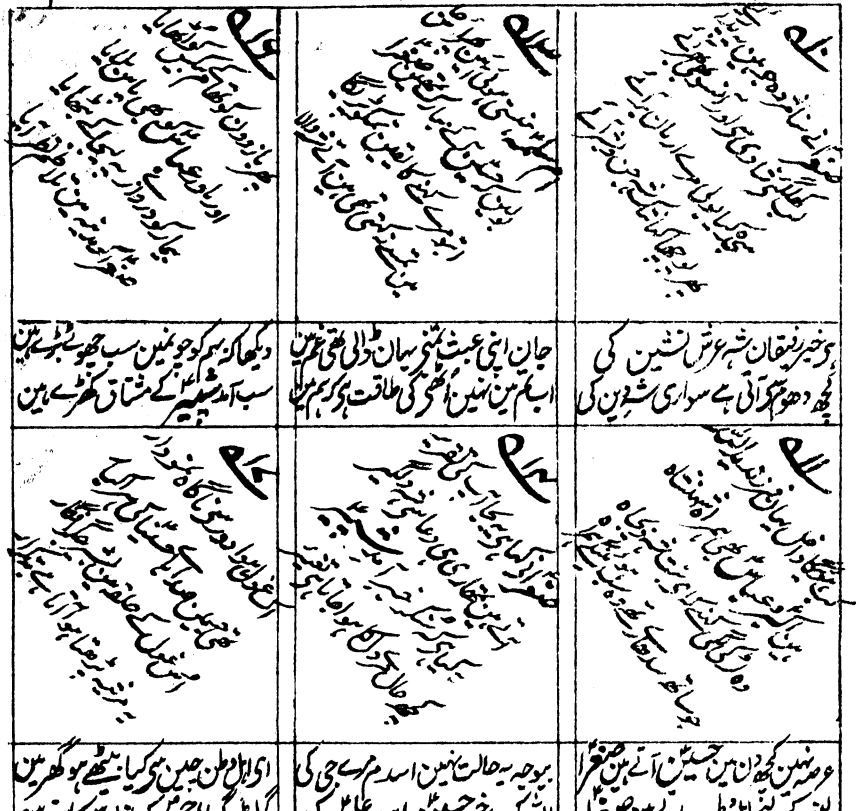

خیر رفیقان شہ عرش نشین کی
جان اپنی عبث ہم نے یہاں ڈالی تھی غم میں
دیکھا کہ سم کو چومنے سب چھوٹے بڑے ہیں

عرصہ نہیں کچھ دن میں حسینؑ آتے ہیں صغراؑ
جو حیرہ یہ حالت ہے نہیں اسدم مرے جی کی
ای اہل وطن چین سے کیا بیٹھے ہو گھر میں

اب آمد فرزند رسول دوسرا ہے
لو گھوڑے کے اوپر علی اکبرؑ کی بلائیں
پہنا یا کفن بھی نہ حسینؑ ابن علیؑ کو

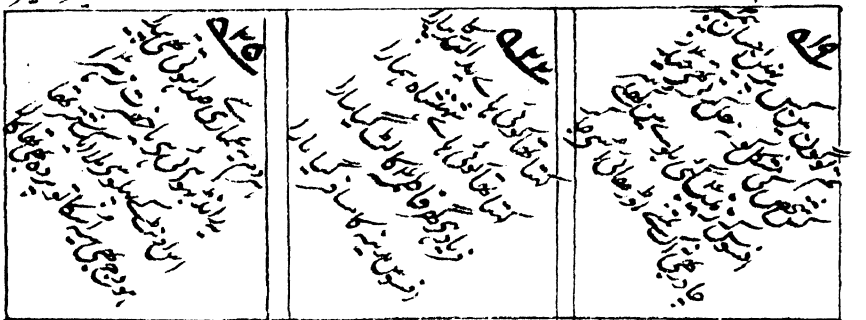

اب زینبؑ غم دیدہ سے کیا بات کرو گے
سجادؑ کی کس منہ سے ملاقات کرو گے

جو حشر کہ رحلت سے پیمبرؐ کی ہوا تھا
اُس دن بھی وہی حشر مدینہ میں بپا تھا

دیتی تھی ندا صاحب ہودج بھی یہ رو کر
فریاد بہن آئی ہے بن بھائی کی ہو کر

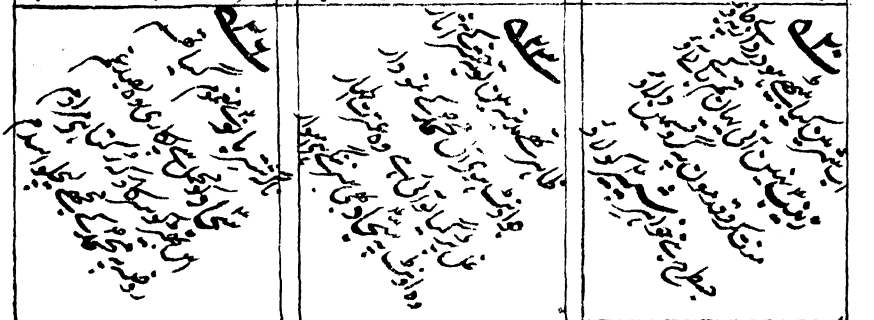

وہ کہتی ہے بھائی مرا مارا گیا رن میں
ہو ارتی میں ہو کے نجاؤنگی وطن میں

وہ زین ڈھلا گھوڑا ہے فرزندیؑ کا
دیکھو وہ علم آتا ہے عباسؑ علیؑ کا

کیا وجہ سواری مری اسجا جو کھڑی ہے
بولا کوئی صغراؑ یہاں بیہوش پڑی ہے

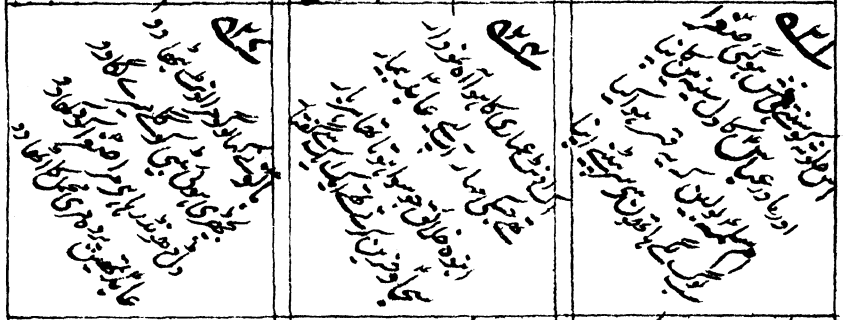

حسرت سے کوئی خشت بدیوار کھڑا تھا
ہر کوچہ میں ایک ایک پہ بیہوش پڑا تھا

یہ اشتر بالوحؑ حسینؑ ابن علیؑ ہے

میں سنتی ہوں آواز مجھے دیتی ہے صغراؑ
تم کہدو بلائیں تری مان لیتی ہے صغراؑ

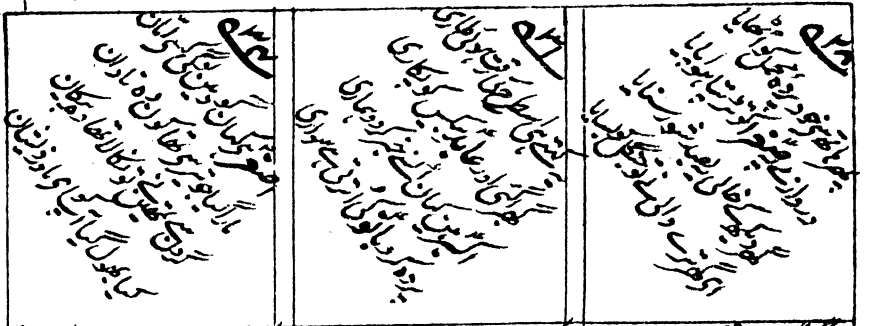

ہوتا گیا گلزار سنی تین پہر میں
کس قبر پہ دان دودھ کے کوزہ نکور رکھا تھا
بیوارثی ہیں بیوہ و مغموم و حزیں ہوں
تم ڈھونڈھ رہی ہو علی اکبر کو وطن میں

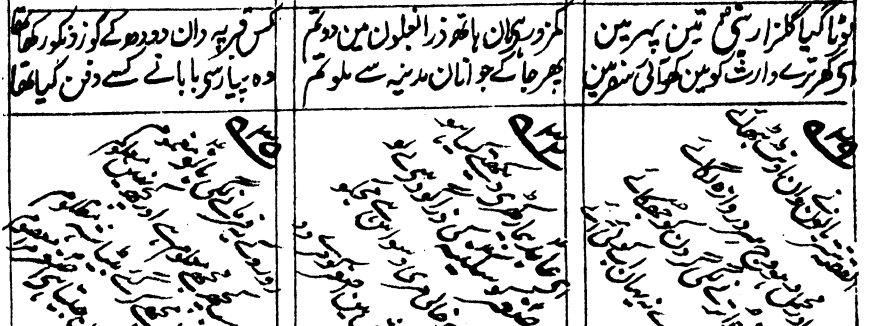

اکثر وہ یہاں ہاتھ ذرا نعلین میں دو تم
وہ پیار سے بانے کسے دفن کیا تھا
بیوہ نہ کرو پردے کی قابل میں نہیں ہوں
وہ کون تھا جو نیزے سے مارا کیا نہیں ہوں

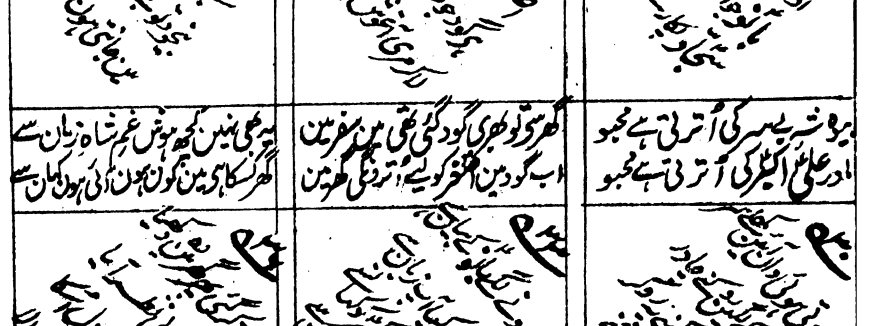

پھر جائے جو آنان مدینہ سے ملو تم
یہ بھی نہیں کچھ ہوش غم شاہ زمان سے
گھر سونا لوٹا گود گئی تھی میں سفر میں
اب گود میں اصغر کو لیے اتری ہے گھر میں

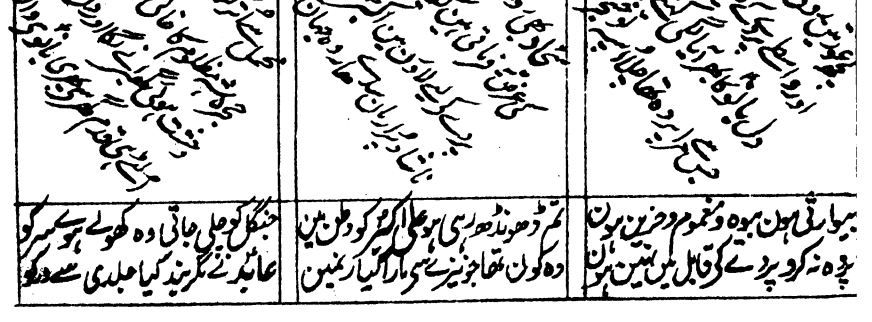

بیوہ نہ کرو پردے کی قابل میں نہیں ہوں
تم ڈھونڈھ رہی ہو علی اکبر کو وطن میں

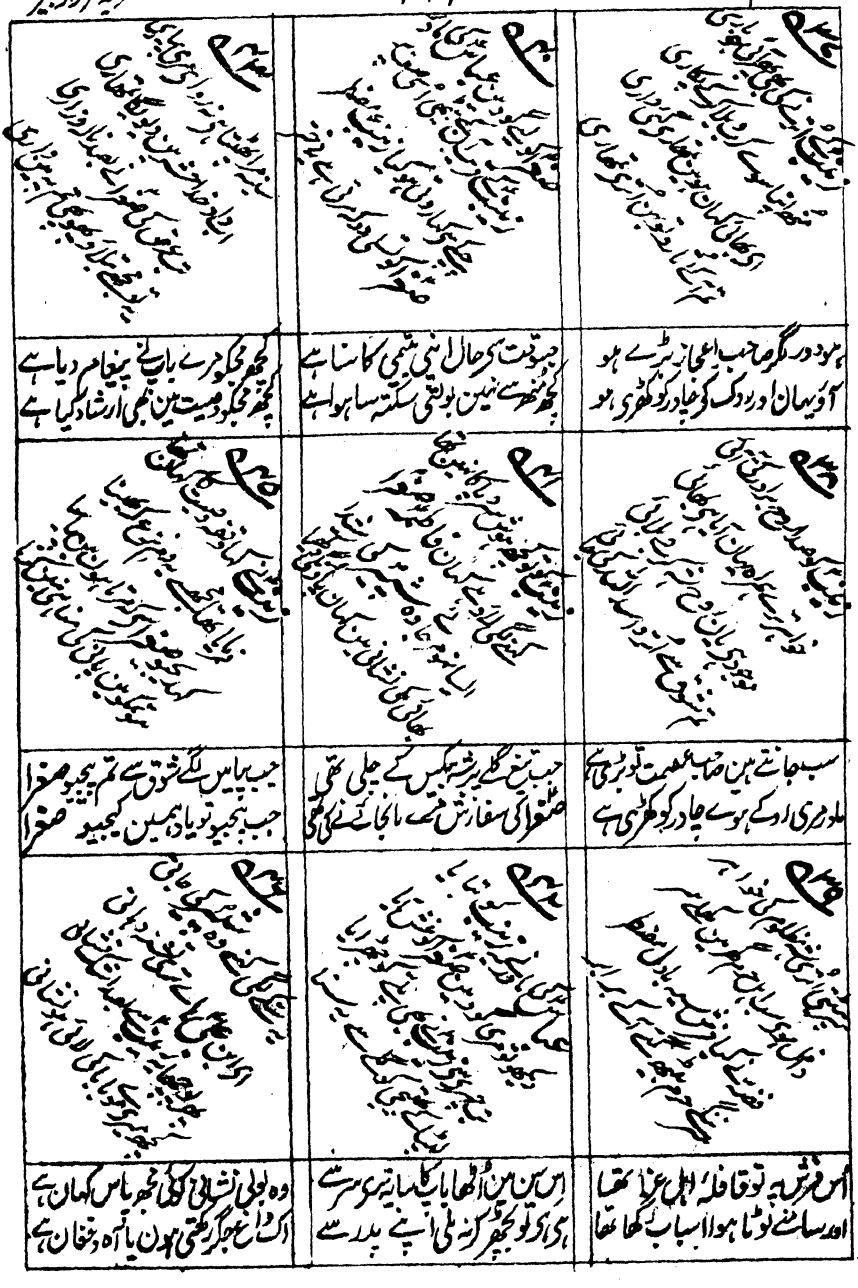

ہو دور اگر صاحب اعجاز بڑے ہو
آؤ یہاں اور رد ک کو چادر کو کھڑی ہو

جب وقت ہے حال اپنی یتیمی کا سنا ہے
کچھ منھ سے نہیں بولتی سکتہ سا ہوا ہے

کچھ مجکو مرے باپ نے پیغام دیا ہے
کچھ مجکو وصیت میں بھی ارشاد کیا ہے

سب جانتے ہیں صاحب عصمت تو بڑی ہے
لو مری رد کے ہوے چادر کو کھڑی ہے

جب تیغ گلے پر شہ بیکس کے چلی تھی
صغرا کی سفارش مرے مانجائے نے کی تھی

جب پیار میں لگے شوق سے تم بھیجو صغرا
جب بھیجو تو یاد ہمیں کیجیو صغرا

اس فرش پہ تو قافلۂ اہل عزا تھا
اور سامنے لوٹا ہوا اسباب پڑا تھا

اس سن میں اٹھا باپ کا سایہ ترے سر سے
ہے ہے تو لجھڑ کر نہ ملی اپنے پدر سے

وہ بولی نشانی کوئی مجھ باس کہاں ہے
اک داغ جگر گرکتی ہوں یا آہ و فغاں ہے

۱۶

پھر فوج سے اڑا کے دیا یا دل غنا کا
اے آب سان جا بھی کہ دہ خشک ہو ہوا کا
حاضر کیا نہ فوج نے وہ پیاسوں کا صد جگر چاک
زینب نے سر پہ مارا کہ سر پہ آیا افلاک
بیکس پہ ظلم حد سے گزرا حسینؑ ابن علیؑ کا
دیکھا نہ ہوگا ایسا کسی نے بھی کربلا کا

۱۷

ان بیکسوں کو سونپ کے بھوکے یہ اہل کا کا
یہ فاطمہؑ کا دودھ ہے یہ ہے سکینہؑ کا بھائی
جس دم جگر پہ تیروں سے بیٹوں کے ہاتھ رکھا
بھائی کا بدلہ بھی یہ ہیں غربال ہو چکا ہے
اور اس کے سوا حلق پہ اکبرؑ کے تیغ چلا ہے
جس نے کہ مہ کو ان کے حسینؑ ابن علیؑ کا

۱۸

فرمانے وہ یہ خاک کو بیچے سے لگا کے
اور بین یہ کرنے لگی زینبؑ کی جائی
اے کرب و بلا یہ تری منزل بنا نہ
اس ظلم سے دارا تھے فغفور کی جائی
تیرے ہی جگر پہ ہوگی یہ سب داد و ستد میں
اور یاں ہیں غفلت زدہ بیمار باغی ہیں

۱۹

سنتی ہوں نہ تھیں تیر ان کا جب بنایا
سنتی ہوں دم نزع بھی پانی نہ پلایا
سنتی ہوں کفن ایک کے لاشے نہ دیا یا
سنتے ہیں بی زادے کو آب کسی نے نہ دیا
اس شہر میں کیا یاسے مسلمان بسے تھے

۲۰

کہہ کر یہ بہن رکھ دیا میں ترسے صدمے
کیا علی کی خلق کو کیا میں ترسے صدمے
تو ہو گیا ہلاک یہ خدا میں ترسے صدمے
سب کے بھی احسان تو کیا میں ترسے صدمے
اے خسرو دیں اے شہ ذی جاہ مدد کر
لشکر مدد کر مری لشکر مدد کر

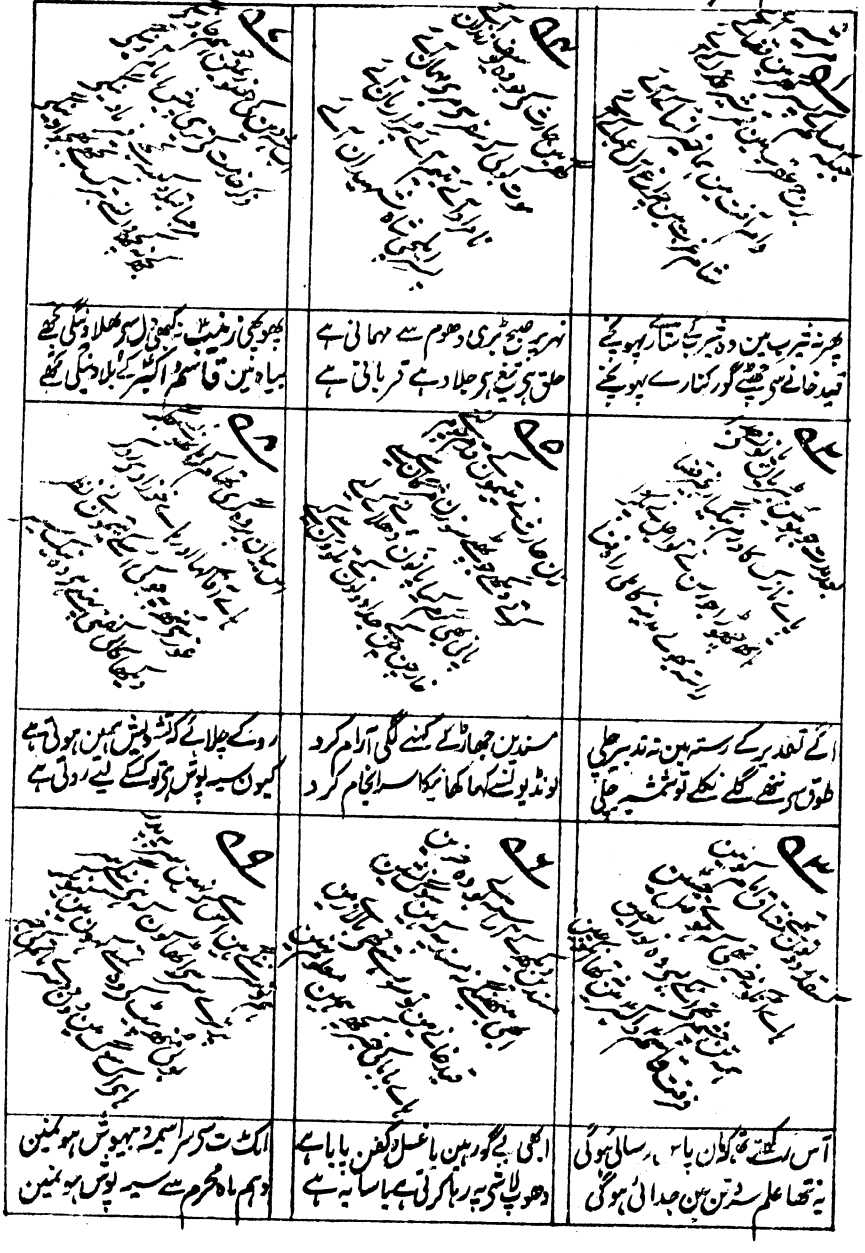

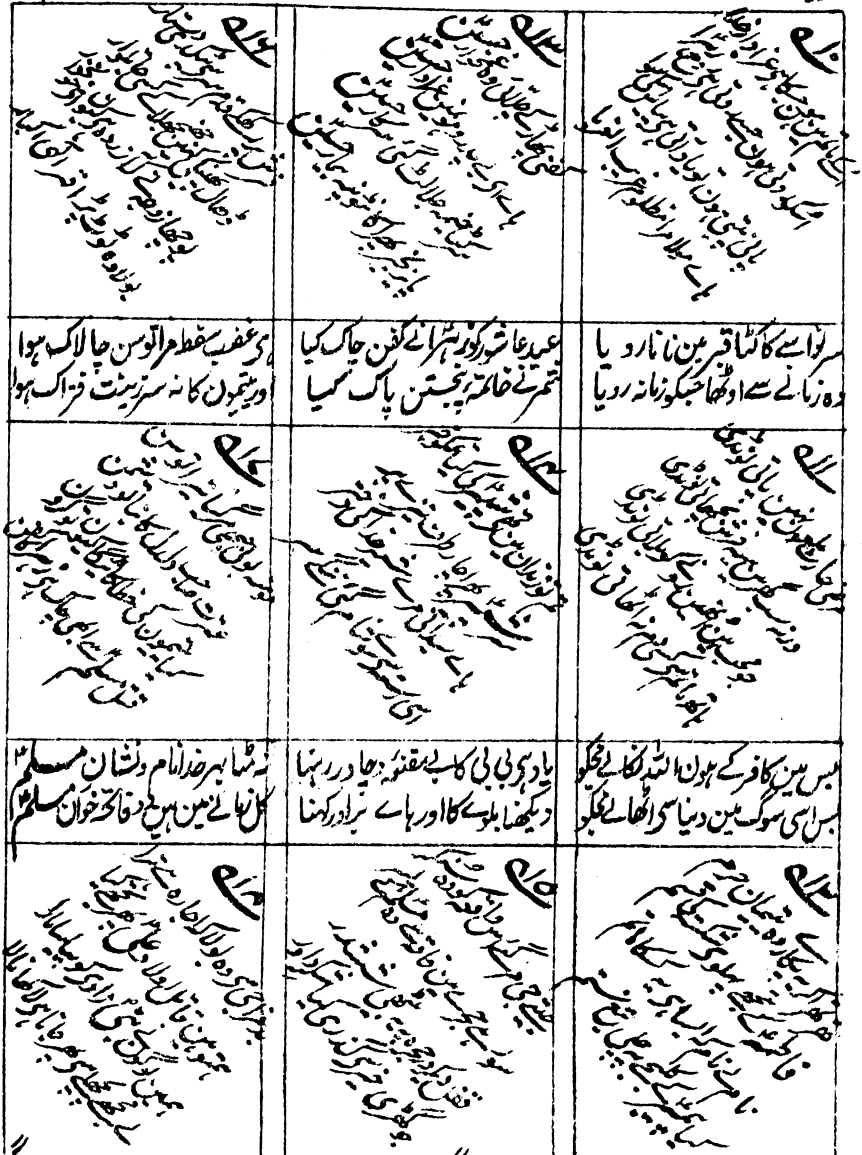

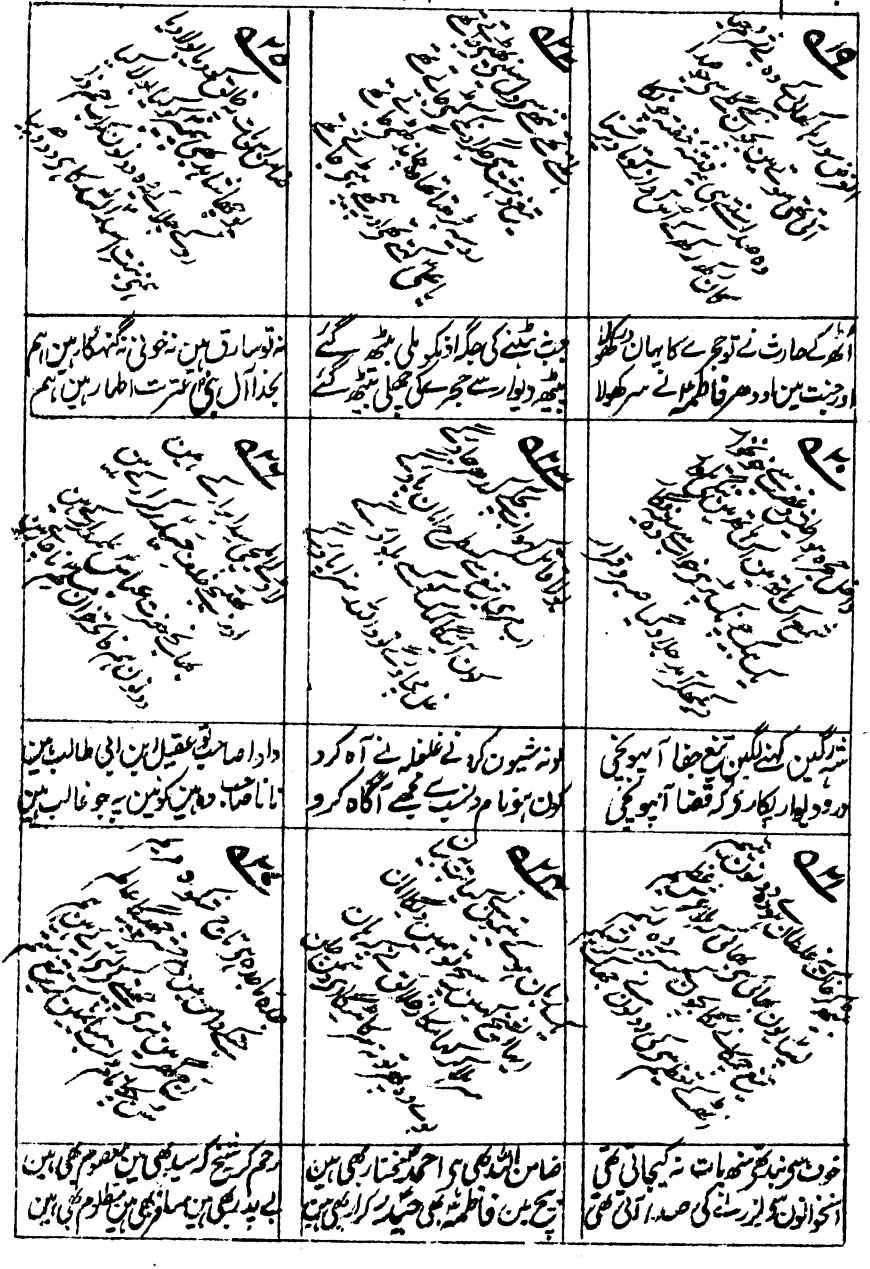

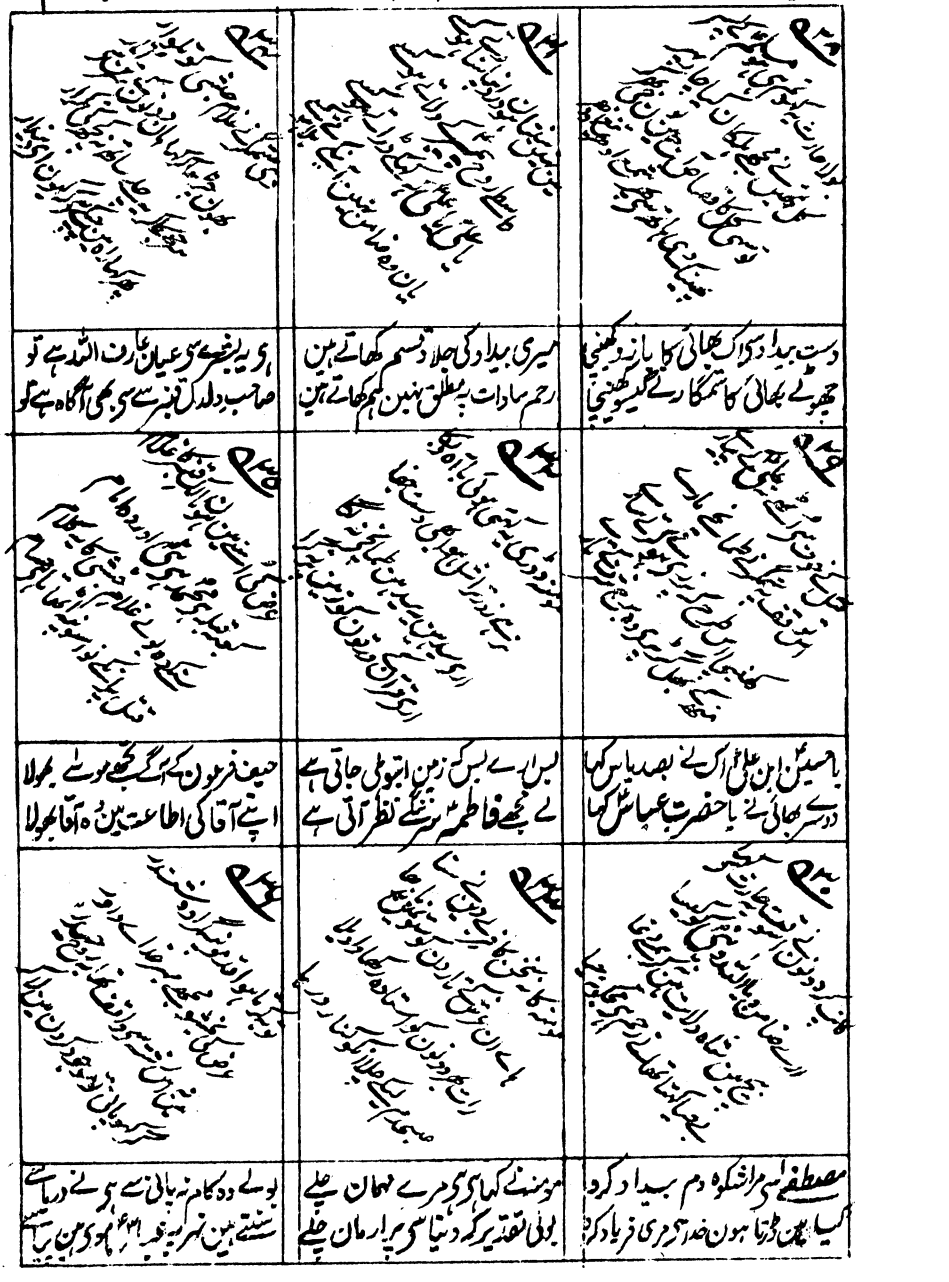

۲۸
دست بیداد سے اک بھائی کا بازو کھینچا
چھوٹے بھائی کا تمکار سے گیسو کھینچا

۲۹
باحسینؑ ابن علیؑ اک نے بصد یاس کہا
دوسرے بھائی نے یا حضرت عباسؑ کہا

۳۰
مصطفےٰ اسی مرا شکوہ دم بیداد کرو
کیا یہ ظالم ڈرتا ہوں خدا ہے مری فریاد کرو

۳۱
میری بیداد کی جلاد قسم کھاتے ہیں
رحم سادات پہ مطلق نہیں کم کھاتے ہیں

۳۲
بس ارے بس کہ زمین الٹو ہلی جاتی ہے
لے مجھے فاطمہؑ سر ننگے نظر آتی ہے

۳۳
مومنے کہا ہے مرے مہمان چلے
بولی تقدیر کہ دنیا سے یہ ارمان چلے

۳۴
یہ بیٹھے ہی عیان عارف اللہ ہے تو
صاحب دل کی نظر سے سبھی آگاہ ہے تو

۳۵
حیف فرعون کہ آگے تجھے موسےٰ بھولا
اپنے آقا کی اطاعت میں وہ آقا بھولا

۳۶
بولے وہ کام نہ پانی سے ہوئے دریا سے

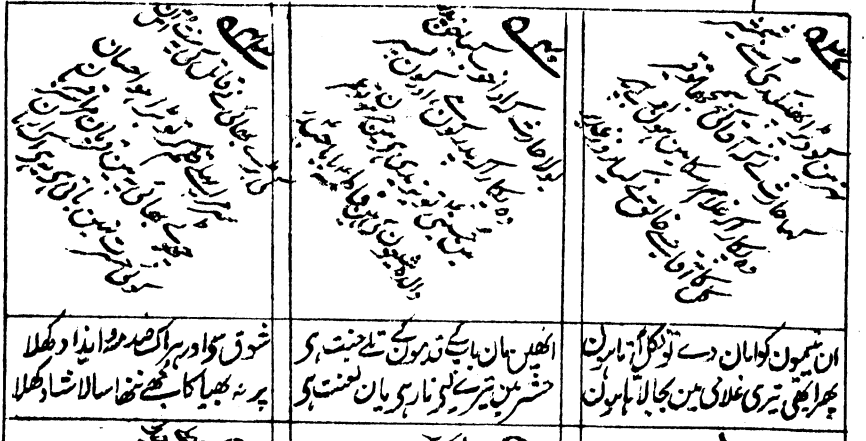

ان بیکسوں کو امان دے تو نکل آہ ماہ رواں
پھر ابھی تیری غلامی میں بجا لاتا ہوں

اٹھیں جہاں باپ کے قدموں تلے جنت ہے
حشر میں تیرے لئے مارہی یاں لعنت ہے

شوق ہوا اور ہر اک صدمہ و ایذا دیکھا
پر نہ بھیا کا سا لاشا دیکھا

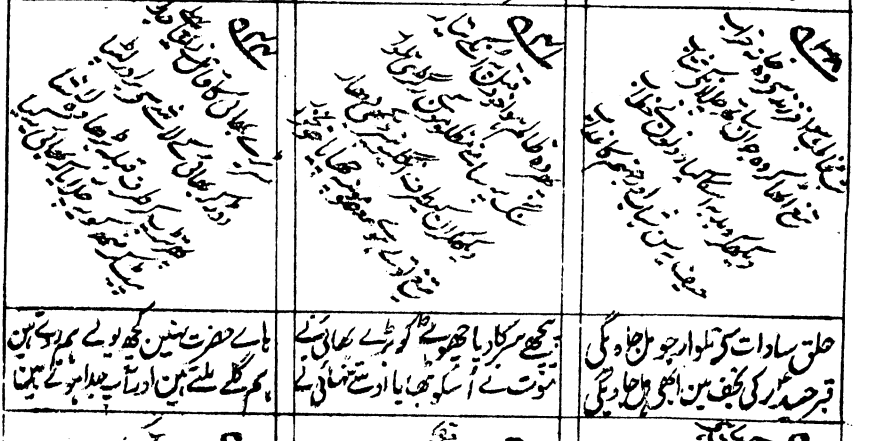

حلق سادات پہ تلوار جو چلواؤ گی
قبر حسینؑ کی لحد میں ابھی ہل جاؤ گی

پیچھے سرکار یا چھوٹے یا کوئی بھائی نے
موت نے اسکو بٹھایا اودے تنہائی نے

ہائے حضرت نہیں کچھ بولے ہم سے تم نے
ہم گلے ملتے ہیں اور آپ جدا ہوتے ہیں

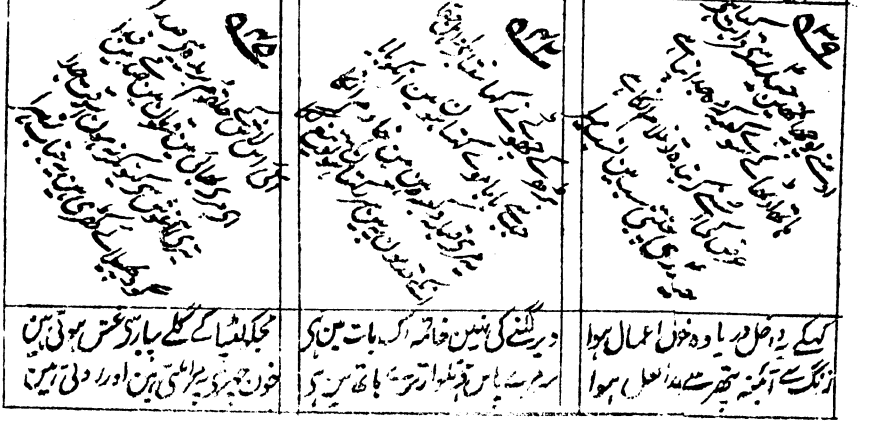

کیکے دیا صل دریا وہ خوں اعمال ہوا
زنگ سے آئینہ پتھر سے بدا لعل ہوا

دیر لگنے کی نہیں خاتمہ اک بات میں ہے
سر مرے پاس ہے تلوار ترے ہاتھ میں ہے

تھکل لٹیا کے گلے بار سی عمر ہوتی ہے
خون جو پیتی ہے پیاسی ہیں اور رلاتی ہیں

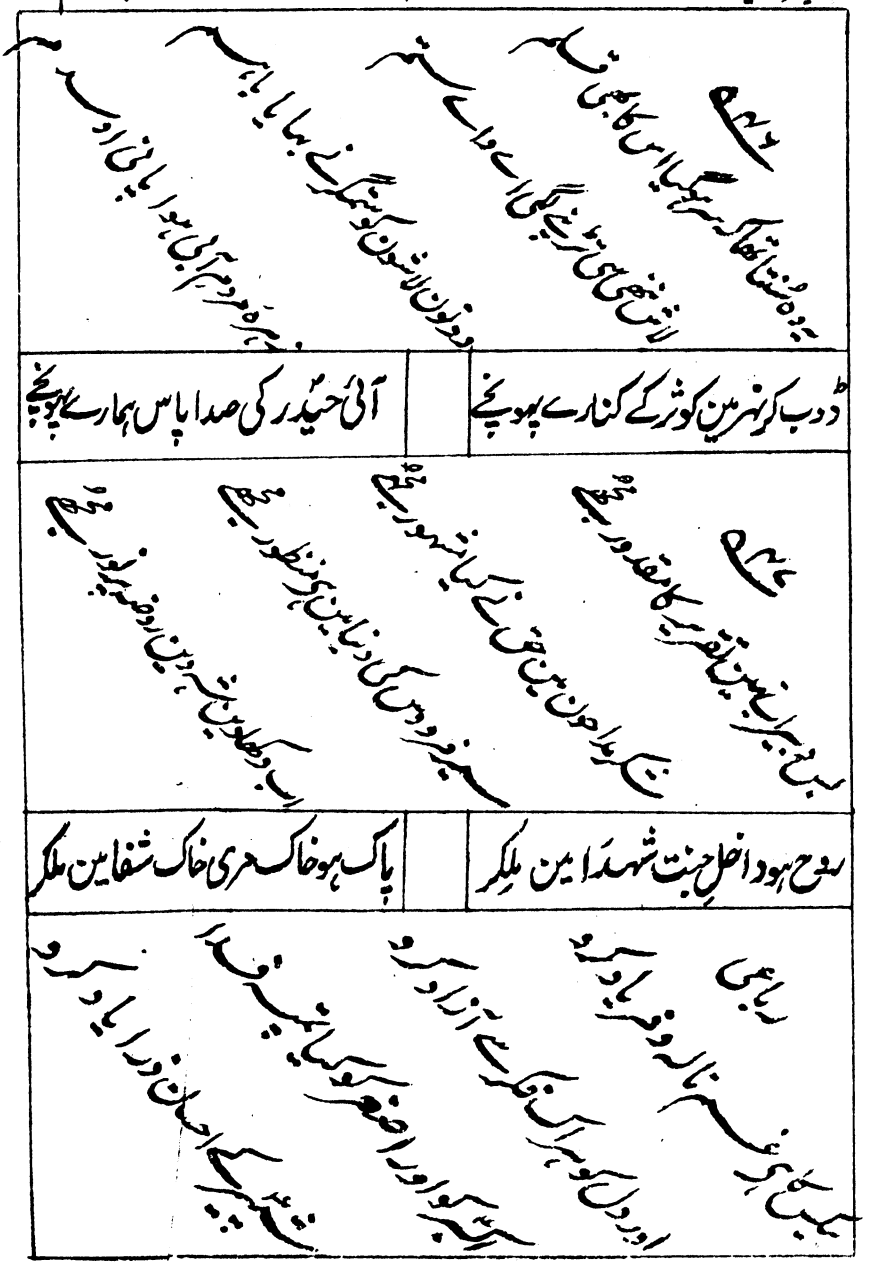

نغمہ سنجان گلشن تاریخ طبع عندلیب گلستان فصاحت بلبل چمنستان بلاغت افضل الامثال والاقران مولنا محمد حامد علیخان صاحب حامد افسر مصحح مطبع ہذا خلف اکبر حافظ غلام علیخان صاحب رئیس شاہ آباد ضلع ہردوئی شاگرد امیر الشعرا حضرت امیر مینائی لکھنوی مدظلہم حسبمین تقریظ کا مزہ ہے

کلام دبیر عطارد منش — بفضل خدا ہو نہ کیوں دلنشیں
بخط جلی پھر بصحت چھپا — برائی مرا دل ذاکران

چھپا اوسکے مطبع مین جو ہی بڑا — کریم النفس ذی بخشم ذی نشان
جناب نولکشور ذوالکرام — ہر تعریف مین جسکی قاصر زبان

نہین ہے نہین ہے نہین ہے نہین — زمانے مین ایسا کوئی قدردان
تو ہون بخشین اوسکی کیونکر بیان

سخی و مخیری ہے جس طرح — ہو ایسا کوئی دوسرا اب کہان
فقیر ونسے رکھتا ہی وہ اتحاد — غریبون پہ رہتا ہی وہ مہربان

خطاب اوسنے پایا ہی آبائی — ز سرکار برٹش بصد عز و شان
مناقب مین اوسکی کہان تک لکھون — کرون تا بکے مدح اوسکی بیان

مطابع ہین وہ اوسنے جاری کیے — کہ ورد ون ہوی فیض جنکے عیان
ہین ہند و روم و شرق سے تا بعرب — ہوے فیضیاب اونسے پیر و جوان

اودھ مین ہے جو اوسکا مطبع بڑا — اوسے چاہیے سب ہن خورد و کلان
تو ہو نام مطبع اوسیدم عیان

جو ہر دوسرا مطبع کا نیو ر — اوسی کی ہی اک شاخ یہ بھی کلان
ہین ہر ایک قسم کے آدمی ذی ہنر — خدا کی قسم جمع ہین یان بی ڈھان
اگر ڈھونڈھے کوئی یہ طاقت کہان

ہین کیا چیز ہون اوسکی مدح کیا — غرض اوسکی ہر شعبہ ہے خوب بیان
قبول اوسکو فرمائے خلاق جان

الٰہی یہ منشی بامد الابد — یا اقبال و حشمت رہی کامران
ہوا خواہ اوسکے رہین شادمان

دعا دیکے اب مجکو لازم ہوا — جو مطلب ہے حاصل لکھون وہ یہان
کرون اوسکی استادیونکا بیان

جناب سلامت علی دبیر — کلیم سخن سرور شاعران
بلیغ اللسان اور فصیح البیان

یہ دونون ہر دست استاد تھے — نظیر اوسکا پیدا ہوا ہے کہان
بہوتون خدمتگار دونونیہ استادیان

تھے مانند شیر و شکر متحد — یہ دونون دو قالب اور اک جان
ہوا دونون کو شامل خوشی اور غم

یہ دونون تھے باہم پر بار غار — بڑا اتحاد انکے تھا درمیان
کہین شاعرانہ کوئی نوک جھونک
ہوا کبھی سخن مین تو ای مہربان

کرو اسکو محمول بر اتحاد — نہ کچھ اور سمجھیں کرو این و آن — کلام اُنکے تحریر زبان اُنکی صاف — بری حشو سے انکے سارے بیان
غلاانکو جنت مین داخل کرے — طفیل خباب شہ مرسلان — چھپے اُنکے جو مرثیے جب کبھی — خریدار اُنھین لیگئے دیکے جان
چھپی دوسری جلد یہ مین بار — اُسی مطبع مین پہلے جسکا بیان — تفصیل مینے لکھا پیشتر — تصحیح مخدوم ما خادمان
جناب محمد التصدق حسین — مصحح ہین مطبع کے وہ بیگمان — بڑے نکتہ سنج اور بڑے نکتہ رس — بڑے مولوی اور بڑے نکتہ دان
اُنھون نے بڑے کام ہمین کیے — کرون اُنکے احسان مین دو بیان — وہ تھے کاتبون کی غلط نہمان — جو اغلاط بیجا پھیے پہلی بار
اِنھین بعد طبع نے نکالا انھین — بڑی جانفشانی سے اے مہربان — غرض صفحہ جمع لازم وہ کیے — جو تھا غیر موزون موزون کیا
کیا دوسرا کام اس سے بڑا — کرون اُسکو بھی اب جگہ مین بیان — کیے تھے جنھون نے ہمان اعتراض — کلام دبیر سخنور پہ ہان
ہوئے معترض سُنکے بس منفعل — ہوئی ہوگی خوش روح مرزا دبیر — خدا اجر دے انکو یان اور وہان
غرض اب چھپی جلد یہ پہلی بار — اُسی مطبع کی شاخمین بیگمان — یہان کاتب و مصحح ملازم ہمین — کہ بینشی صاحب مرے قدردان
وہ کچھ ہو سکا مینے صحت کیا — جہان دیکھا اگر انیا یا وہان — کہ ہر دم طبیعت نہین ایکسان — جہان سہو پایا ہے کیا کچھ قصور
تو بجنبٹ مطبع سے شورہ لیا — کہ وہ بھی بڑا شخص ہے نکتہ دان — اور اُردو تو ہے خاص اُسکی زبان — فرس فارسی مین وہ اشاد ہے
وہ کہتا ہے یون فارسی مین غزل — کہ کہتے ہین جسطرح اہل زبان — وہ بینشی ہے نام سکا بھگوان داس — خدا کی قسم ہے بڑا بھاگوان
وہ کامل ہے تاریخگوئی مین بھی — وہ اس فن مین کرتا ہے کیا دیا ستان — غرض جلد جسدم یہ کل چھپ چکی — نظر آئین ہمین بڑی خوبیان
مہینا تھا اگر بیس اپریل کا — اٹھارہ سو نوے بھی سن بیگمان — خیال آیا مجکو لکھون اس طبع — کہ ہو اس سے یاد زبان آوران
یکایک ہوئی میری مشکل یہ حل — ندا آئی یہ غیب سے ناگہان — کہ حامد زرے دبیر طبع — لکھو ذکر آل رسول جہان

سنہ ۱۳۰۷ھ

خاتمۃ الطبع

بعد الحمد کہ یہ جلد دوسری جلد ہاے مرثیہ مرزا دبیر صاحب مرحوم کی جو اس سے پہلے چار مرتبہ مطبع ہذا مین چھپی تھی اب پانچوین بار مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین حسب ایما جناب منشی بشن نرائن صاحب بھارگو مالک مطبع باہتمام کیسر یداس سپرنٹنڈنٹ ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۶ء طبع ہوئی ۴

نام کتاب.	قیمت
مجمع المسائل - اس کا مطالعہ طلباے مذہب امامیہ کو نہایت ضروری ہے اس مین تمام ضروری مسائل بیان کر دیے گئے ہین اور اس پر مجتہدین عراق کے حواشی چڑھائے گئے ہین مصنفۂ آقا محمد حسن الحسینی -	عہ ۵
حلیۃ المتقین - اس مین شرع محمدی کے مکارم و محاسن کا بیان ہے -	عہ ۴
دعاے جوشن صغیر و کبیر -	۱۲
تذکرۃ المعاد - فقہ مین بے مثل کتاب ہے سیکڑوں فوائد اس مین درج ہین -	۱۰۲
فقہ اُردو اہل تشیع	
انارۃ البصائر و کشف السرائر - اس مین اصول دین مذہب اثنا عشری کو بدلائل بیان کیا گیا ہے از نواب شفاء الدولہ ذکاء الملک سید افضل علی خان صاحب بہادر	
جلد دوم - بیان نبوت ہین - (ع) **جلد سوم** - بیان امامت مین	عہ ۱۰
اعمال الصالحین - اس مین دعائین مختصرہ اور معمولہ ماثورہ درج ہین از مولوی سید مصطفےٰ حسین بنظر ثانی جناب مجتہد العصر آقا حسین صاحب -	۸
بعد حمد ہندی نظم مختصر طور پر مسائل فقہ اہل تشیع کا بیان ہے -	۱
حلیۃ العرائس - اس مین مستند کتب سے نکاح کے ضروری مسائل منتخب کر کے درج کیے گئے ہین	۰۳
احکام الائمہ - احکام ضروریہ نماز روزہ و تعقیبات بعد نماز از حاجی حسن علی صاحب -	۰۴
مواعظ جعفری - اصول و فروع دین مذہب امامیہ از سید غلام حیدر خانصاحب نقوی جائسی -	۴
لسان المتقین - مذہب امامیہ کی ایک جامع کتاب ہے جس مین تعقیبات نماز پنجگانہ کیفیت سجدۂ شکر ادعیہ سجدہ شکر سوتے وقت کی دعائین - روزانہ کی دعائین تسخیر حکام کی دعائین دفع محتاجی - حجامت ڈاڑھی کی فضیلت کنگھی آئینہ خوشبو لگانے کی فضیلت - کھانے پینے پاخانہ کے آداب وغیرہ انگوٹھیون کا بیان وغیرہ وغیرہ نہایت جامع کتاب ہے -	۰۸
سرور البشر - منور حسن صاحب بشر اس مین منقبت حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اوصاف حسنین رضی اللہ عنہما کو بیان کیا گیا ہے -	

نام کتاب	قیمت
تحفۃ العوام - دو حصہ - پہلے حصے مین تمام ضروری مسائل مذہب امامیہ دوسرے مین نجس و حرام کا ذکر اور تسخیر قلوب و وسعت رزق وغیرہ کے اعمال کاغذ سفید۔	عہ/
تحفۃ العوام - کاغذ حنائی -	۱۴/
تحفۃ الاطفال - بچون کے لئے بہت مفید ہے اصول مذہب اثنا عشری کا بیان ہے۔	۱/
زاد المومنین - اعمال عاشورہ و وضایاے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ -	۱۲/
جامع جعفری - جامع رضوی کا اُردو زبان مین ترجمہ کیا گیا ہے نثر نہایت سلیس ہے اصل کتاب فقہ اثنا عشری مین نہایت معتبر اور مشہور ہے جو شرائع الاسلام کا ترجمہ ہے	للعہ ۴
زاد الصالحین - جس کے چودہ ۱۴ حصہ ہین آٹھ حصہ شائع ہو چکے ہین اس مین جملہ ضروری مسائل و احکام شرعی مذہب امامیہ کے مع سال و اعمال وغیرہ غرضکہ ہزارون مفید اور کار آمد باتین درج ہین ایسی مذہبی جامع کتاب آج تک زبان اُردو مین شائع نہین ہوئی اس پر چار مجتہدین کی توثیق کی مہرین ہین غرضکہ قابل دید ہے۔	
حصہ اول - فضیلت علم و عملیات وغیرہ۔	۴/
حصہ دوم - آداب و کیفیت طعام وغیرہ۔	عہ/۱۲
حصہ سوم - مطہرات و اعمال ہر ماہ مین۔	عہ/۸
حصہ چہارم - عقاب - ترک نماز واجبہ وغیرہ۔	عہ/
حصہ پنجم - نماز عصر و تعقیبات نماز عصر مین۔	عہ/۱۰
حصہ ششم - فضائل صلوات مین۔	عہ/
حصہ ہفتم - نماز صبح و تعقیبات وغیرہ مین۔	۱۰/
حصہ ہشتم - فضیلت روز جمعہ و اعمال و نماز روز جمعہ	عہ/۴
ترجمہ صحیفۃ الرضا - ضروری احادیث کا ترجمہ ہے۔	۳/
کنوز الآخرۃ یعنی بعد ہندی منظوم چونکہ بعد ہندی کی زبان درست نہ تھی لہذا نظم کو صحیح کیا گیا ہے۔	۰۲/
وسیلۃ النجاۃ - مجموعہ مسائل مذہب شیعہ از سید عطا حسین صاحب۔	۲/